صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

---

۹ فروری ۱۹۷۳ء

(۷ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

جلد ۳ - شمارہ ۱۶

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی

پنجاب

Provincial Assembly of the Punjab
25/6/74

مندرجات

(جمعہ - ۹ فروری ۱۹۷۳ء)

صفحہ

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ ۲۳۹۱

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ۲۳۹۲

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۲۴۲۳

اراکین اسمبلی کی رخصت ۲۴۳۱

مسئلہ استحقاق ــــ

ایوان میں کی گئی یقین دہانیوں پر عمل درآمد کی نگہداشت .. ۲۴۳۲

پنجاب صوبائی اسمبلی

پہلی پنجاب صوبائی اسمبلی کا اجلاس سوم

جمعہ - ۹ فروری ۱۹۷۳ء

(جمعۃ المبارک - ۷ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا - مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ○ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ○

پ ۸ - س ۶ - ع ۷ - آیات ۱۵۹ تا ۱۶۳

جن لوگوں نے اپنے دین میں بہت سے راستے نکال لئے اور کئی ایک فرقے ہو گئے اُن سے تم کو کوئی سروکار نہیں۔ اُن کا کام اللہ کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو سب کچھ بتا دے گا - جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا اُس کو ویسی دس نیکیوں اور اچھائیوں کا اجر عطا کیا جائے گا۔ اور جو ایک بُرائی کرے گا اُس کو صرف ایک بُرائی کی سزا دی جائے گی اور اُن پر کوئی ظلم و زیادتی نہیں کی جائے گی۔ تم کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ مذہب ابراہیم کا صحیح دین جو (سب کو چھوڑ کر) ایک کے ہو رہے تھے۔ اور ہرگز شرک کرنے والوں میں نہ تھے۔ یہ بھی کہہ دو کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔

میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے دیہی طلباء کو نمائیندگی

*۱۳۱۵ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لئے دیہی طلباء کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی دینے پر غور کیا جا رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو دیہی طلباء کے لئے داخلے کے لئے نمائندگی کا کیا تناسب ہے ؟

وزیر صحت ۔ (چودھری محمد ارشاد) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) غیر متعلقہ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ حکومت دیہات کے بچوں کو شہریوں کے برابر میڈیکل کالجوں میں داخلے کی سہولتیں کیوں نہیں دینا چاہتی ؟ آپ نے سوال کے جزو ''الف'' کے جواب میں فرمایا ہے کہ ''جی نہیں'' ۔ اسکی وجہ کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ یہ میں نے اس لئے عرض کیا ہے کہ داخلے اب مکمل ہو چکے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ آئندہ کے لئے کیا آپ اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر صحت ۔ آئندہ کے لئے غور کیا جائے گا ۔

ڈاکٹر محمد صادق سلہی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ڈاکٹروں کے بچوں کے لئے بھی کوئی رعایت ہے ۔ جیسا کہ کالجوں میں اساتذہ کے بچوں کیلئے ۲۰ فیصد رعایت ہے ۔ پولیس میں پولیس افسر اور پولیس ملازمین کیلئے رعایت ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ملازمت کی بات کر رہے ہیں یا داخلے کی بات کر رہے ہیں ؟

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ میں نے صرف مثال دی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ ڈاکٹروں کے بچوں کے لئے دو دو سیٹیں ہر کالج میں مختص کی گئی ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس وقت دیہی اور شہری طلبہ کا کالجوں میں داخلے کا تناسب کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اسکے لئے الگ سوال کی ضرورت ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ جو فہرست سوالات ہمیں موصول ہوئی ہے اس میں لکھا ہوا ہے کہ ''جواب موصول نہیں ہوا،، کیا وجہ ہے کہ اکثر سوالات کے جوابات میں یہی لکھا گیا ہے کہ ''جواب موصول نہیں ہوا،، ؟

مسٹر سپیکر ۔ اگلا ضمنی سوال ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اسکے متعلق وضاحت فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے چٹھی لکھیں میں ان سے پوچھ لوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس سے قبل بھی جناب کی وساطت سے وزراء صاحبان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی گئی تھی کہ جو سوالات دیئے جاتے ہیں ان میں اکثر سوالات کے جوابات میں یہ لکھ دیا جاتا کہ ''جواب موصول نہیں ہوا،، آج کی فہرست سوالات میں ۲۴ سوال شامل کئے گئے ہیں ان میں سے صرف ۱۰ سوالوں کے جوابات چھپے ہیں باقی ۱۴ کے متعلق یہ کہہ کر ٹال دیا گیا ہے کہ ''جواب موصول نہیں ہوا،، ۔ ابھی وزرا صاحبان موقع پر جواب دے بھی دیں تو یہ ارکان کے حقوق کی پامالی ہوگی ۔ کیونکہ ہمیں ضمنی سوالات کرنے کا کم موقعہ ملے گا ۔ اگر تمام جوابات کتابچہ میں شائع فرما دیئے جائیں تو ضمنی سوال کرنے میں آسانی رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ۔ آپ نے ۵ منٹ تقریر کرنے میں لے لئے ہیں ۔

آپ نے جزو ''ب،، کے متعلق جو ضمنی سوال کیا ہے - اس کے لئے انہوں نے کہا کہ نیا نوٹس درکار ہے -

میاں خورشید انور - سوال کے جزو ''ب،، میں دیہی طلباء کے داخلے کے لئے نمائندگی کے تناسب کے متعلق پوچھا گیا ہے - سوال میں درج ہے کہ ''اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو دیہی طلباء کے داخلے کے لئے نمائندگی کا کیا تناسب ہے - ،،

مسٹر سپیکر - یہ سوال ہی اصل میں غلط ہے -

وزیر صحت - جناب والا - میں نے جواب دیا ہے کہ یہ غیر متعلقہ ہے لیکن انہوں نے اس کو دوہرا دیا ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - اب گزارش ہے کہ وزیر موصوف نے یقین دلا دیا ہے کہ آئندہ وہ اس سلسلے میں غور کرنے کے لئے تیار ہیں -

مسٹر سپیکر - میرے خیال میں اگر دیہی طلباء کو اپنی آبادی کے لحاظ سے زیادہ نمائندگی ملی ہے تو کیا آپ اس کو کم کرانا چاہتے ہیں ؟

میاں خورشید انور - مجھے نہیں پتہ کہ نمائندگی ملی یا نہیں - میں نے دریافت کیا تھا کہ نمائندگی کا تناسب کیا ہے - کیونکہ دیہی طلباء کو کم سیٹیں دیجاتی ہیں اور آئندہ ان کی سیٹوں کا تناسب بڑھا دیا جائے -

مسٹر سپیکر - آپ دیہی طلباء کی تعریف یہاں کر دیں - کیا وھاڑی شہر کے رہنے والے لوگ بھی دیہاتی ہیں یا کہ نہیں ؟

میاں خورشید انور - ایسے قصبات دیہاتیوں میں ہوتے ہیں سوائے چند شہروں کے مثال کے طور پر ملتان - لاہور - راولپنڈی اور لائلپور جو کہ خاصے بڑے شہر ہیں باقی تمام جگہیں دیہاتی علاقوں میں شمار ہوتی ہیں - اگر وزیر موصوف آئندہ کے لئے اس مسئلہ پر سوچنے کے لئے تیار ہیں تو ٹھیک ہے -

مسٹر سپیکر - اسی لئے میں نے آپ سے دیہات کی تشریح پوچھی تھی - میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ہاؤس کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیے - میں وزیر صحت سے دریافت کرنا چاہونگا کہ ان شہروں کو چھوڑ کر یہ بتایا جائے کہ کتنے بچے میڈیکل کالجوں میں داخل ہوئے -

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر میڈیکل کالجوں میں زیادہ تر تعداد دیہاتی بچوں کی ہوتی ہے ۔ داخلے قابلیت اور اہلیت کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں تاکہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو ۔ پسماندہ علاقوں کے بچوں کے لئے تین چار سیٹیں دی گئی ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ دیہی علاقوں میں نمائندگی زیادہ ملے اور شہریوں کو کم ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا دیہی آبادی سے مراد ہے کہ جہاں میونسپل کمیٹیاں نہیں ہیں ان جگہوں کو قانون کے مطابق دیہی قرار دیا جائے ؟ اس لحاظ سے میں یہ دریافت کروں گا کہ کیا وزیر صحت از راہ کرم بتائیں گے کہ جو لوگ میونسپل کمیٹیوں سے باہر رہتے ہیں ۔ کیا ان کو داخلے میں نمائندگی مل رہی ہے ؟ دوسرے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ جناب وزیر صحت اس کا جواب دے سکتے ہیں لیکن جناب والا میں اس ضمن میں کچھ عرض کروں گا ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی تجویز سے بالکل اتفاق کرتا ہوں اور ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے ۔ اس ضمن میں ہم نے پوری تفصیلات اکٹھی کرنی ہیں جن سے ثابت ہو سکے کہ دیہی آبادیوں کے کتنے طلباء نے داخلہ حاصل کیا ہے ۔ جہاں تک شہری اور دیہاتی بچوں کے تناسب کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ضمن میں فیصلہ کرنا چاہیے ۔ بظاہر یہ کہا جاتا ہے کہ میونسپل کمیٹیوں کی حدود کے اندر جو لڑکے ہیں وہ شہری شمار ہوتے ہیں اور میونسپل کمیٹیوں کے علاوہ جو قصبات میں یعنی جو ٹاؤن کمیٹیاں ہیں ان کو بھی دیہاتیوں میں شامل کیا اس لئے کہ وہاں تعلیمی سہولتیں نہیں اس لئے ان کمیٹیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو مراعات دینی پڑیں گی اگر ان کو مراعات دینے کا معیار مقرر کیا جائے ۔ واقعی آپ کی تجویز مفید ہے کہ ہم تمام کوائف کو اکٹھا کریں کہ کتنے دیہاتی لڑکوں کو پروفیشنل کالجوں میں شہری طلباء کے مقابلہ میں داخلہ ملا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر تناسب کم ہے تو کیا اس کا ازالہ کرنے کو تیار ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ مفروضے پر سوال نہیں ہو سکا ۔

The Chief Minister as well as the Health Minister has assured the House that they will take the House into confidence in this matter.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ امر واقعہ ہے کہ کوالیفائیڈ ڈاکٹر جو کالجوں سے نکلتے ہیں وہ دیہاتوں میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے ؟ یہی حالت خواتین کی بھی ہے تو کیا جناب وزیر صحت اس نقطۂ نظر سے دیہات کے طلبہ کو نمائندگی دینے پر غور فرمائیں گے ؟

وزیر صحت ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ پسماندہ علاقوں میں سیٹیں علیحدہ دی گئی ہیں اور دیہاتوں میں ڈاکٹروں کی تعیناتی کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔

میاں خورشید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سوالات کے جوابات کتابچہ میں نہیں چھپے ۔ ہمارے حقوق کی حق تلفی ہوتی ہے ۔ از راہ کرم ہدایت فرمائی جائے کہ جو جوابات آپ کے پاس پہنچ جاتے ہیں وہ تو ہمیں پہنچا دیئے جایا کریں تا کہ ہم ان پر ضمنی سوالات کرنے کی تیاری کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے تو پوائنٹ آف پرولیج ضرور ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں تحریری جوابات دیئے جائیں اور وہ مکمل ہوں تا کہ ہم ان کو دیکھ لیں ۔ اگر ان میں کوئی نقص ہو تو ان کی وضاحت بھی طلب کر سکیں اور ضمنی سوالات بھی کر سکیں ۔ آج ۲۴ سوالات میں سے ۱۴ سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ آپ سوالات کنندہ سے پوچھ لیں کہ ان کو جوابات ملا ہے یا نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جب ہاؤس میں یہ کتاب پیش ہوتی ہے تو ہم

لوگ ان سوالوں پر سپلیمنٹری کر سکتے ہیں ۔ جب سوالات اور جوابات ہاؤس کے سامنے آ جائیں تو وہ ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور میں خود چیف منسٹر سے ملوں گا ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس میں کافی مشکلات درپیش ہوتی ہیں ۔ ایک محدود وقت کے اندر اندر ہمیں جواب موصول ہوتا ہے اس کو تشکیل دینی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے اس طرح کافی وقت لگ جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ ۱۵ دن کا وقفہ ہوتا ہے اگر پرنٹنگ میں دیر ہوتی ہے تو ہاتھ سے لکھ کر دے دیا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کو پوزیشن واضح کر دی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وہ جواب بھی نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ملک محمد علی کی سیٹ پر دیکھیں وہاں جواب موجود ہوگا ۔

میاں خورشید انور ۔ اس وقت ملک محمد علی سوال نہیں کر رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس وقت اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا ۔

میاں خورشید انور ۔ تو آپ کیا یہ تجویز فرماتے ہیں کہ آپ چیف منسٹر سے مل کر فیصلہ فرمالیں گے کہ ایسا کر دیا جائیگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے متعلق جلدی فیصلہ کر لیا جائے گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ ہر روز میاں خورشید انور صاحب یہ مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ ہمیں سوالوں کے لئے صرف ایک گھنٹہ دیا جاتا ہے لیکن اگر انہیں کسی چیز کی وضاحت درکار ہو تو وہ چیمبر میں تشریف لے جا سکتے ہیں اور ہمیں وقفہ سوالات سے استفادہ کرنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ جو داخلہ دیا جا رہا ہے یہ حقیقت ہے کہ ہائی ڈویژن کی بنیاد پر سلیکشن ہوتی ہے ۔ اگر ہوتی ہے تو کوئی ایسے لڑکے ہیں جو تھرڈ ڈویژن ہوں اور ان

کو اندرون خانہ لے لیا گیا ہو ۔ کیا آپ وضاحت کر سکتے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ ایسا کبھی نہیں ہوا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مشیر کے عزیز جن کی تھرڈ دویژن تھی ان کو داخلہ دیا گیا ہے اور اس کے متعلق آپ نے غلط بیانی کی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میری اطلاع کا تعلق ہے ایک لڑکے نے Mis-represent کر کے گورنر صاحب سے Nomination کرا لی تھی اور گورنر صاحب نے باقاعدہ طور پر لکھ کر Nomination Withdraw کر لی ہے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ نشتر میڈیکل کالج میں طالبات کے لئے سیٹیں بہت کم ہیں ؟ کیا ان سیٹوں کو بڑھانے کا کوئی ارادہ ہے ؟

Mr. Speaker : That is no supplementary to this.

انسداد تپ دق کے کلینک

*۱۳۱۷ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ پنجاب میں اس وقت انسداد تپ دق کے کتنے کلینک ہیں اور ان کلینکوں کا سالانہ بجٹ کیا ہے ؟

(ب) ضلع لاہور میں انسداد تپ دق کے کتنے کلینک ہیں اور ان میں یکم جولائی ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۲ء تک کتنے مریض داخل کئے گئے ۔ ان میں کتنے شفایاب ہوئے اور دوران علاج کتنی اموات واقع ہوئیں ؟

وزیر صحت ۔ (چودھری محمد ارشاد) :

(الف) اکیس ۔ سالانہ بجٹ ۷۴۱۳۲۰ روپے ۔

(ب) (۱) کلینکوں میں مریضوں کے داخلے کے لئے جگہ نہیں ہوتی ۔ ان میں مرض کی تشخیص اور مناسب علاج تجویز کیا جاتا ہے جس کو مریض گھر پر جاری رکھتا ہے ۔

(۲) لہذا اموات اور شفایاب ہونیوالوں کی تعداد کے متعلق کچھ نہیں بتایا جا سکتا بہر حال ان دو کلینکوں میں مندرجہ ذیل تعداد یہاں عرصہ مذکورہ کے دوران زیر علاج رہی ۔

(۱) ماڈل میٹ کلینک لاہور ۱۷,۲۱۵

(۲) ٹی بی کلینک پتوکی ۱۱,۵۴۶

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تپ دق کا مرض ناقص غذا اور گندے ماحول میں رہنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور اسے دور کرنے کے لئے حکومت کوئی اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔ یہ درست ہے ۔ اس کو دور کرنے کے لئے بی ۔ سی ۔ جی کی ٹیکہ کاری جاری ہے اور تقریباً ہر ضلع میں ۔ گوجرانوالہ ۔ شیخوپورہ ۔ سیالکوٹ بلکہ ہر جگہ پر ٹی ۔ بی وارڈ بنائے گئے ہیں ۔ جہاں ۳۶ بستر ہیں ان کو بڑھانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے ۔

ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو ٹی ۔ بی کلینک ہیں ان میں سے گورنمنٹ کی تحویل میں کتنے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ ان میں تقریباً گیارہ گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بجٹ میں تپ دق کے لئے ۷ لاکھ ۴۱ ہزار ۳ سو بیس روپے سالانہ رکھے گئے ہیں ۔ کیا یہ رقم مناسب ہے ؟

وزیر صحت ۔ میرا خیال ہے اس کو بڑھایا جا سکتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر صحت فرمائیں گے کہ جو گیارہ ٹی بی کلینک گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں ان کے علاوہ بھی کوئی ٹی بی کلینک اگر ہیں تو کیا ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے ؟

وزیر صحت ۔ کچھ ریڈ کراس کے کلینک ہیں اور کچھ ٹی ۔ بی ایسوسی ایشن کے ہیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا پورا جواب نہیں آیا ۔ میں نے ان کی کارکردگی کے متعلق عرض کیا تھا کہ اگر ان کی کارگردگی تسلی بخش نہیں ہے تو کیا گورنمنٹ ان کو Takeover کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت ۔ ان کی کارکردگی تسلی بخش ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ کلینکوں میں مریضوں کے داخلے کے لئے جگہ نہیں ہوتی اور صرف علاج بتا دیا جاتا ہے ۔ اور وہ علاج گھر پر جا کر کرتے ہیں ۔ غریب لوگ جو اس علاج کے متحمل نہیں ہو سکتے ۔ کیا ان کے لئے گورنمنٹ کوئی بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت ۔ کلینکوں میں داخلے کے لئے جگہ نہیں ہوتی بلکہ ہسپتالوں میں ہوتی ہے ۔ یہ علیحدہ سوال ہے اور میں آئندہ باری پر اس کی تفصیلات بتا سکوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بی ۔ سی ۔ جی کے ٹیکے لگانے کا انتظام کیا گیا ہے حالانکہ سوال یہ تھا کہ تپ دق جیسی موذی مرض ناقص غذا اور بھوک کی وجہ سے پھیل رہی ہے ۔ اس سلسلے میں ملک سے بھوک اور جو غلط قسم کی غذا ہے وہ ختم کی جائے لیکن جناب فرما رہے ہیں کہ بی ۔ سی ۔ جی کے ٹیکے لگانے کا انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ ٹیکے غذا کا متبادل نہیں ہو سکتے ۔

Mr. Speaker : That does not relate to his department.

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ انہوں نے موجودہ حالات کے مطابق ملک میں یہ assessment کر لی ہے کہ ٹی ۔ بی کے کتنے مریض ہیں اور ان کے لئے کتنے ہسپتال درکار ہیں ۔ کیا ان کا بندوبست کیا جا رہا ہے ؟

وزیر صحت ۔ یہ assessment تو محکمہ کے پاس ہوتی ہے ۔ لیکن میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا باقاعدہ بندوبست کیا جا رہا ہے ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ ٹی ۔ بی وارڈ بنائے جائیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں ایک سال کی کارکردگی پوچھنا چاہتا ہوں ۔ یہ assessment نہایت ضروری ہے ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نے assessment کی ہے یا نہیں ؟

وزیر صحت ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ assessment محکمہ کے پاس ہوتی ہے ۔ اگر آپ تفصیل چاہتے ہیں تو علیحدہ سوال دیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لائل پور میں دونوں ٹی ۔ بی کلینک شہر کے انتہائی گنجان آباد علاقے میں واقع ہیں ۔ کیا ان کی وہاں موجودگی سارے شہر کے لئے تپ دق کا موجب نہیں بنے گی ؟

Mr. Speaker : This is not supplementry.

ڈاکٹر محمد صادق ملہی ۔ کیا وزیر صحت یہ فرمائیں گے کہ ہمارے ملک میں کتنے ٹی ۔ بی سینیٹوریم ہیں اور ان کے داخلے کا کیا انتظام اور طریقہ کار ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کے لئے الگ سوال کی ضرورت ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ اکیس کلینک کھلنے کے بعد ٹی ۔ بی کی شرح میں اضافہ ہوا ہے یا کچھ انسداد ہو گیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ کمی ہوئی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرونگا کہ کیا یہ اکیس کلینک جو آبادیوں میں واقع ہیں یا آبادیوں سے باہر واقع ہیں ؟ اگر اندر واقع ہیں تو کیا ان کو باہر منتقل کرنے کا کوئی پروگرام ہے ؟

وزیر صحت ۔ کچھ آبادیوں سے باہر واقع ہیں اور کچھ اندر واقع ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے

سوال کے جزو ''الف،، کے جواب میں فرمایا ہے کہ سالانہ بجٹ ۸۴۱,۳۲۰ روپے ہے - یہ کلینکوں کا اپنا بجٹ ہے یا حکومت اس میں گرانٹ دیتی ہے ؟

وزیر صحت - اس میں حکومت گرانٹ دیتی ہے -

چوہدری جمیل حسن خان منج - کیا وزیر صحت یہ بتائیں گے کہ جو ٹی - بی وارڈ گوجرانوالہ میں بن رہا ہے؛ اس کی تکمیل کے بعد جو ٹی - بی کلینک وہاں موجود ہے اس کو Takeover کر لیں گے یا علیحدہ چلنے دیا جائے گا ؟

وزیر صحت - اس پر ابھی غور نہیں کیا گیا -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ٹی - بی کے مریضوں کو داخلہ لینے کے لئے بہت دقت پیش آتی ہے - کیا اس کا کوئی انتظام ہو رہا ہے - تا کہ ان کو آسانی سے داخلہ مل سکے -

وزیر صحت - میں سوال سمجھ نہیں سکا -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا - میں نے یہ عرض کی ہے کہ ٹی - بی کے مریض کو ہسپتال میں داخلہ لینے کے لئے بہت دقت ہوتی ہے - ان کو داخلہ نہیں ملتا اور کہا جاتا ہے کہ یہاں اتنی جگہ نہیں ہے - بستر نہیں ہیں - کیا ان کا کوئی انتظام فرمائیں گے ؟

وزیر صحت - میں نے عرض کیا ہے کہ حکومت اس مسئلہ سے پوری طرح آگاہ ہے -

مسٹر سپیکر - سوال کا داخلے سے کوئی تعلق نہیں ہے -

ڈاکٹر حامد رضا - کیا وزیر موصوف اس بات کی وضاحت فرمائیں گے کہ تپ دق کی تمام تر ادویات پنجاب بھر کے میڈیکل سٹوروں میں فروخت کر دی جاتی ہیں ؟

وزیر صحت - اگر کوئی ایسی بات ہے تو مجھے بتائیں -

کیپٹن احمد نواز خان - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ٹی - بی کلینک کے لئے پلانٹ کا ہونا ضروری ہے - اگر ضروری ہے تو بھکر ٹی - بی کلینک سے پلانٹ شجاع آباد کیوں منتقل کیا گیا -

وزیر صحت ۔ ضرور لے گئے ہوں گے ۔ ضرورت پڑنے پر وہاں نصب کر دیا جائے ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک ٹی بی کے مریضوں کی تعداد کا تعلق ہے وہ اطلاع محکمہ کے پاس ہے ۔ میں ان سے یہ دریافت کروں گا کیا یہ Policy matter نہیں ہے اور آپکے دائرہ اختیار میں نہیں ہے کہ assessment آپ تک ہونی چاہیے اور آپ ایک پالیسی وضع کر کے محکمہ کو دیں نہ کہ یہ ہو کہ وہ assessment کر کے اپنے پاس رکھے ۔

وزیر صحت ۔ میں نے پورا حساب نہیں بتایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محکمہ ان کا ہے وہ اس کے انچارج ہیں ۔ وہ خود دیکھ لیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کیا یہ Policy matter نہیں ہے کہ کتنے مریض ہیں اور کلینک کی ضرورت ہے ۔ اس کے مطابق ضروریات کا اندازہ لگانا کیا یہ اہم نہیں ہے ۔ یہ کام محکمہ تک محدود نہیں رہنا چاہیے ۔ یہ وزیر صحت کا کام ہے ۔ بغیر سوالات کے انکے پاس یہ تمام اطلاعات ہونی چاہیں ۔ تا کہ یہ انکی ضروریات کے مطابق کلینک کھولیں ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں بالکل اس بات سے اتفاق کرتا ہوں اسی لئے میں نے عرض کیا ہے کہ ہم ٹی ۔ بی وارڈ کھول رہے ہیں ۔ یہ اطلاع مجھے زبانی یاد نہیں ہے ۔ میں ریکارڈ دیکھ کر بتا سکتا ہوں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر صحت میری اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ ملک میں ٹی ۔ بی کے مریضوں کی تعداد زیادہ ہے اور ٹی ۔ بی کلینک کم ہیں ۔ اس لئے ہمیں پرائیویٹ ڈاکٹروں کے پاس جانا پڑتا ہے ۔ جو بذات خود ٹی ۔ بی کے مریض سے ان کی زیادہ کھال کھینچ لیتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

تپ دق کے خاتمہ کے لئے سرکاری سطح پر پروگرام

*۱۳۱۸ - **ملک محمد علی خان** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں تپ دق جیسے موذی مرض کے خاتمہ کے لئے سرکاری سطح پر کوئی پروگرام مرتب کیا گیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو لاہور ڈویژن میں اس مرض کے خاتمہ کے لئے کیا منصوبے بنائے گئے ہیں ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) :

(الف) جی ہاں -

(ب) لاہور ڈویژن میں اس مرض کے انسداد کے لئے مندرجہ ذیل منصوبوں پر عمل درآمد ہو رہا ہے -

(۱) بی - سی - جی کی ٹیکہ کاری جاری ہے - یہ ٹیکہ تپ دق کے خلاف جسم میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے -

(۲) چھ سرکاری تپ دق کلینک کام کر رہے ہیں - ان سرکاری کلینکوں کے علاوہ گیارہ ٹی بی ایسوسی ایشن اور ریڈ کراس وغیرہ کی طرف سے بھی کام کر رہے ہیں -

(۳) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سیالکوٹ ۳۶ بستروں کا ایک ٹی - بی وارڈ قائم کیا جا چکا ہے - گوجرانوالہ میں ایک ایسا ہی ٹی - بی وارڈ زیر تعمیر ہے - شیخوپورہ میں ۴۰ بستروں کے ہسپتال کی عمارت حکومت نے ٹی - بی ایسوسی ایشن سے اپنی تحویل میں لے کر اس میں ڈاکٹر تعینات کر دیا ہے اور ادویات وغیرہ فراہم کر دی گئی ہیں - وقت گزرنے کے ساتھ ان ٹی - بی وارڈوں کو سو سو بستروں کا بنا دیا جائے گا - علاوہ ازیں لاہور شہر میں تپ دق کے مریضوں کے داخلے کے لئے مختلف ہسپتالوں میں حسب ذیل گنجائش موجود ہے -

(۱) ٹیو ہسپتال لاہور - ۵۶ بستر -

(۲) لاہور جنرل ہسپتال - ۱۰۰ بستر -

(۳) گلاب دیوی ہسپتال - ۴۵۰ بستر -

(۴) تپ دق کا مجمل (انٹیگریشن) پروگرام پر ضلع گوجرانوالہ میں عمل درآمد شروع کیا جا رہا ہے - سیالکوٹ اور شیخوپورہ میں یہ کام ۱۹۷۳-۷۴ء اور ۱۹۷۴-۷۵ء میں کیا جائے گا - جس کے ذریعہ ہر ہسپتال اور ڈسپنسری میں مریض استفادہ کر سکیں گے -

ڈاکٹر محمد صادق ملہی - کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ پنجاب بھر میں کتنے انسانوں کو بی - سی - جی کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں ؟

وزیر صحت - اس کے لئے آپ علیحدہ سوال کریں -

رائے میاں خان کھرل - ہمارے معاشرے میں ٹی - بی سے زیادہ مہلک مرض استحصالی طبقہ ہے اور اس کا علاج اسلامی سوشلزم ہے -

وزیر صحت - جی بالکل ٹھیک فرمایا ہے -

ملک سرفراز احمد - جناب والا - جو ٹی - بی کے مریض داخل کئے جاتے ہیں - کیا ان کے کھانے کا تمام خرچہ گورنمنٹ کے ذمے ہے ؟ اگر ہے تو کتنی رقم یومیہ خرچ کی جاتی ہے ؟

وزیر صحت - اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - انہوں نے تپ دق کے مجمل (انٹیگریشن) پروگرام کی تفصیل جو بیان کی ہے - اس سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر صحت - اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں دوسرے مریضوں کا علاج ہوتا ہے اس کے ساتھ تپ دق کے مریضوں کا بھی علاج ہوتا ہے اور ان مریضوں کے لئے دوائیاں رکھی جاتی ہیں -

ڈاکٹر حلیم رضا - کیا وزیر صحت اس امر سے آگاہ ہیں کہ ٹی - بی کے انسداد کے لئے جو پلانٹ غلام محمد آباد میں مخصوص کیا گیا تھا وہ ۲۲ سال سے بیکار پڑا ہے - وہاں ہسپتال تعمیر ہی نہیں ہو سکا -

وزیر صحت ۔ اس سے میں آگاہ نہیں ہوں ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر صحت بیان فرمائیں گے کہ جس طرح سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ میں بستروں کا انتظام کیا ہے اسی طرح بہاولپور میں بھی بستروں کا انتظام کریں گے ؟

وزیر صحت ۔ جی ہاں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ انٹیگریشن پروگرام صرف گوجرانوالہ میں کیا گیا ہے کیا وہاں ٹی ۔ بی کے لئے مریض زیادہ ہیں ؟

وزیر صحت ۔ اس کا جواب میں شروع میں دے چکا ہوں ۔ جو جزو ,,ب،، میں تفصیل کے ساتھ درج ہے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وہ پروگرام کیا تھے جو انہوں نے انسداد ٹی ۔ بی کے لئے مرتب کئے تھے ؟

وزیر صحت ۔ اس کا جواب میں نے شروع میں دے دیا ہے ۔ جو جزو ''ب،، میں تفصیل کے ساتھ درج ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ مالی حالت کے مطابق ترجیح دی جاتی ہے ۔ کیا مالی حالت کے مطابق سیالکوٹ کو ترجیح نہیں دی جا سکتی تھی ۔ صرف گوجرانوالہ کو یہ ترجیح کیسے ملی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ وزیر موصوف نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹی ۔ بی وارڈوں کو سو بستروں کا وارڈ بنا دیا جائے گا ۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وقت گزرنے سے کیا مراد ہے اور اس کی تفصیل کیا ہے ؟ یہ پروگرام کب تک مکمل ہوگا ۔ ایک ماہ ۔ دو ماہ یا تین ماہ میں یا آئندہ بجٹ تک ؟

وزیر صحت ۔ اس میں وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کتنے سالوں کا پروگرام ہے ۔

وزیر صحت ۔ پہلے پروگرام کے مطابق ہر ضلع میں ۳۶ بستروں کا ہسپتال

بنایا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اس کو مکمل کیا جائے گا ۔ میں وقت کا تعین نہیں کر سکتا ۔

میاں اسماعیل ضیا ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ گوجرانوالہ میں ٹی ۔ بی ہسپتال کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ اس کی تعمیر شروع ہے ۔ پورا پتہ محکمہ تعمیرات سے چل سکے گا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ عوام کی سہولت کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز کے علاوہ تحصیل ہیڈ کوارٹرز پر ٹی ۔ بی ہسپتال کب تک کھولے جائیں گے ؟

وزیر صحت ۔ ابھی یہ تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ یہ مجمل (اینٹیگریشن) پروگرام آپ ملتان میں بھی کھولنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ اس پر غور کیا جائیگا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر صحت اس امر سے آگاہ ہیں کہ لائلپور میں ٹی ۔ بی ہسپتال کو تجارتی مقاصد کے تحت ۶۰ دکانوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے؟

وزیر صحت ۔ اس امر کی شکایت مجھے ملی تھی اور میں نے وہاں کے ایم ۔ ایس ۔ حضرات کو لکھا ہے کہ وہ پوری پوری تحقیق کر کے رپورٹ بھیجیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ گوجرانوالہ کے بعد کس پسماندہ ضلع کی باری آ جائے گی ؟

وزیر صحت ۔ آپ کے ضلع کی باری ضرور آئے گی ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ علم ہے کہ بہت سارے ٹی بی کے مریض ایسے ہیں جن کو دوائیاں درکار ہیں اور انہیں مل نہیں سکتیں ۔ آپ نے کل جس سٹور کا ذکر کیا تھا اس میں کچھ دوائیاں ایسی ہیں جو ایک

مہینے تک expire ہو جائیں گی ۔ کیا آپ نے ایسی دوائیوں کو ایسے مستحق مریضوں میں تقسیم کرنے کا کوئی بندوبست کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس میں ٹی بی کی کوئی دوائی نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ بی ۔ سی ۔ جی کا ٹیکہ لگانے کے لئے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے ؟

وزیر صحت ۔ جی نہیں ۔

ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جن میونسپل کمیٹیوں کے پاس فاضل رقوم موجود ہیں انہیں مجبور کیا جا سکتا ہے کہ اس موذی مرض کے تدارک کے لئے وہ اپنے خرچ سے کلینک جاری کر سکیں؟

وزیر صحت ۔ میرا خیال ہے کہ آپ یہ سوال لوکل باڈیز کے وزیر سے پوچھیں ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ صوبہ پنجاب میں جو پنجاب ٹی بی ایسوسی ایشن کو حکومت اس سال تپ دق کے لئے کوئی امداد دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت ۔ جی ھاں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ تپ دق کی وبا زیادہ تر سیلابی علاقوں میں ھوتی ہے ۔ کیا اس بات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا کہ جو نئے ٹی ۔ بی کلینک یا وارڈ کھولے جا رہے ہیں یہ زیادہ تر سیلابی علاقوں میں کھولے جائیں ؟

وزیر صحت ۔ نہیں ۔

سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ضمنی سوالات کے اس بھر پور حملے سے ان کی اپنی صحت کو تو خطرہ پیدا نہیں ہو گیا ؟

وزیر صحت ۔ جی بالکل نہیں ۔

سول ڈسپنسریوں اور سول ہسپتالوں میں ادویہ کی شدید کمی

*۱۳۱۹ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پنجاب میں سول ڈسپنسریوں اور سول ہسپتالوں میں ادویہ کی شدید کمی کی شکایت پائی جاتی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے ادویہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں اور بھائی پھیرو - چونیاں - پتوکی - کھڈیاں خاص - کنگن پور - کاھنہ اور جوڑہ کے ہسپتالوں میں ادویہ کی زبردست کمی واقع ہوئی ہے - اگر ایسا ہے تو کیوں -

(د) یکم جولائی ۱۹۷۱ء سے یکم جولائی ۱۹۷۲ء تک گوجرانوالہ - سیالکوٹ اور شیخوپورہ کے سول ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں زیر علاج مریضوں کو ادویہ فراہم کرنے کے لئے کتنے اخراجات برداشت کرنے پڑے ؟

وزیر صحت - (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ھاں -

(ب) حکومت نے ادویات کی موجودہ کمی کو دور کرنے کے لئے نئی عوامی ھیلتھ سکیم کے تحت ھر ہسپتال اور ڈسپنسری میں ادویات کی بجٹ تین (۳) گنا کرنے کا فیصلہ کیا ہے -

(ج) جی نہیں - متذکرہ ہسپتالوں میں سے صرف سول ہسپتال چونیاں - کنگن پور اور بھائی پھیرو میں واقع ڈسپنسریاں گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں - ان کو مالی سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں مبلغ ۱۹,۰۰۰/- روپے کی ادویات مہیا کی گئیں -

(د) سول ہسپتال سیالکوٹ ۲,۵۸,۶۶۶ روپے

سول ہسپتال شیخوپورہ ۷۴,۶۶۱ روپے

سول ہسپتال گوجرانوالہ ۵۸,۴۹۷ روپے۔

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مختلف ہسپتالوں کو ادویات مہیا کرنے کا سرکاری طریق کار کیا ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ ایم ایس ڈی میں تمام ادویات ہوتی ہیں جو حکومت محکمہ انڈسٹری کی معرفت خریدتی ہے۔ مختلف ہسپتال اپنی ضروریات اور بجٹ کے مطابق ادویات طلب کرتے ہیں اور انہیں یہ دوائیاں وہاں سے مہیا کی جاتی ہیں ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ادویات کو تین گنا کرنے کا منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ اصل میں یہ کام نئے سال سے شروع ہونے والا تھا لیکن ہمارے وزیر خزانہ کی مہربانی سے ہمیں ۸۰ لاکھ روپے اور مل گئے ہیں اور ہم ابھی ان دوائیوں کو بڑھا رہے ہیں ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ یہ رقم جو تین گنا کی گئی ہے وہ اعداد و شمار میں کتنی ہے ؟

وزیر صحت ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ابھی ابھی انہوں نے فرمایا ہے کہ دوائیاں میڈیکل سٹور سے ہسپتالوں کو مہیا کی جاتی ہیں ۔ اگر اس کے باوجود ہسپتالوں میں دوائیوں کی ضرورت ہو تو اس کے لئے ہسپتالوں کو زیادہ دقت ہوتی ہے ۔ اس سلسلے میں میں نے ایک رپورٹ نشتر کالج سے وزیر موصوف کو بھیجی تھی ۔ کیا وزیر موصوف اس مسئلہ کو حل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اپنے طور پر دوائیاں خرید سکیں ؟

وزیر صحت ۔ ہم نے یہ تجویز رکھی ہے کہ اگر میڈیکل سٹور ڈپو سے دوائیاں نہ ملیں تو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ بجٹ کے

کم از کم ۳۰ فی صد کے برابر دوائیاں خرید سکیں۔ یہ تجویز فنانس پارلیمنٹ کو منظوری کے لئے گئی ہے۔ اگر منظور ہو گئی تو اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۳۵ ہزار کی آبادی والے شہر میں صرف پانچ ہزار کی آبادی کے لئے ادویات دیجاتی ہیں اور وہ بھی صرف اے پی سی یا سلفا ڈایا ذین یا اس قسم کی اور چھوٹی چھوٹی ادویات ہوتی ہیں ؟

Mr. Speaker : It is a vague question.

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ صرف سرکاری ڈسپنسریوں سے ایسی قیمتی ادویات نہیں ملتیں جس سے غریب عوام براہ راست متاثر ہوتے ہیں ؟ کیا اس کا سدباب کیا جائے گا ؟

وزیر صحت۔ میں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ملک میں دوائیوں کی کمی ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق ملہی۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں یہ بات ہے کہ جو دوائیاں مقامی طور پر خریدی جاتی ہیں ان کا معیار گھٹیا ہوتا ہے ؟

وزیر صحت۔ جی نہیں۔

رانا میاں خان کھرل۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں بوتلوں میں صرف یہ رنگ بھرا پانی اور زخموں پر صرف پٹی باندھنے کی چیزیں ہوتی ہیں اور کچھ نہیں ملتا ؟

وزیر صحت۔ یہ غلط ہے۔

چوہدری غلام قادر۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ کے ہسپتال میں کسی کو دوائی نہیں دی جاتی اور وہاں ایک پرائیویٹ میڈیکل سٹور کھلا ہوا ہے اور عوام کو کہا جاتا ہے کہ جو دوائیاں لکھ کر دی گئی ہیں وہ اس سٹور سے خریدیں ؟

وزیر صحت۔ آپ میرے پاس کئی دفعہ آئے ہیں لیکن آپ نے یہ بات میرے ساتھ کبھی نہیں کی۔ اگر آپ یہ بات کرتے تو میں اس کی انکوائری کراتا۔

کنور محمد یسین خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ آج تک انہوں نے کبھی سٹاک پر اچانک چھاپہ مارا ہے اور وہاں پر کوئی بے قاعدگی پائی ہے ؟

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دیہاتوں میں ڈسپنسریوں پر دوائیاں بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں ؟

وزیر صحت ۔ زیادہ تر ڈسپنسریاں ڈسٹرکٹ کونسل کی ہوتی ہیں اور ان میں ادویات کم ہوتی ہیں ۔ لیکن کمی بہر حال ہے ۔ اس لئے دوائیاں بڑھانے کی تجویز کی گئی ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب وزیر صحت کو یہ معلوم ہوگا کہ اکثر جو غرباء ہسپتالوں میں جاتے ہیں ان کو کہا جاتا ہے کہ دوائی موجود نہیں ہے اور ان کو لکھ کر دیا جاتا ہے کہ وہ دوائی بازار سے لائیں ۔ جب گورنمنٹ لاکھوں روپے ادویات پر خرچ کر رہی ہے تو کیا کوئی ایسا انتظام یا ایسا طریقہ رکھا گیا ہے جس سے پتا چلے کہ ادویات غبن ہو رہی ہیں یا وہ صحیح استعمال ہو رہی ہیں ؟

وزیر صحت ۔ نشاندھی پر اس کی چیکنگ ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ کیا کوئی جنرل چیکنگ بھی ہوتی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جی ہاں ، چیکنگ باقاعدہ طور پر ہوتی ہے ۔ رجسٹرڈ موجود ہوتے ہیں ، باقاعدہ ڈی ایچ او جا کر چھاپے مارتا ہے ، چیک کرتا ہے اور پورا پورا محاسبہ کیا جاتا ہے ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ کیا وزیر موصوف تسلیم کریں گے کہ ناقص کارکردگی کے پیش نظر محکمہ صحت کی صحت نہایت ضروری ہے ؟

وزیر صحت ۔ نہیں جی ۔

ملک سرفراز احمد ۔ وزیر صحت نے فرمایا ہے کہ جو ڈسپنسریاں ڈسٹرکٹ کونسل کی تحویل میں ہیں ، وہاں دوائیوں کا انتظام ناقص ہے ۔ کیا اس کے پیش نظر ڈسپنسریوں کو وہ اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر صحت ۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ ان کا انتظام ناقص ہے ۔ میں نے کہا ہے کہ کمی ہو سکتی ہے ۔ لیکن جہاں تک ان کو اپنی تحویل میں لینے کا سوال ہے ، اس کے لئے باقاعدہ رولز ہیں اور جب ہمیں اس پر توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ ڈسپنسریاں ڈسٹرکٹ کونسل کی ہوں یا لوکل باڈیز کی ، ان کو تحویل میں لینے پر غور کیا جاتا ہے ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا جناب وزیر صحت یہ فرمائیں گے کہ جہاں دیہاتوں میں سول ڈسپنسریاں ہیں وہاں صرف ایک ہی ڈسپنسر ہوتا ہے ۔ کیا اس ضمن میں وہ غور کر رہے ہیں کہ وہاں ایک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر متعین کیا جائے ۔

وزیر صحت ۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر ڈسپنسری میں ایک ڈسپنسر ہو ، اے ۔ ایم ۔ او کی پوسٹ ہوتی ہے ، ایم او کی پوسٹ ہوتی ہے اور آئندہ پالیسی میں حکومت یہ غور کر رہی ہے کہ ہر یونین کونسل سطح پر ایک ڈاکٹر ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار محمد عاشق (سوال نمبر ۱۳۹۱ پوچھا نہیں گیا) ۔

سول ہسپتال جوہر آباد

* ۱۴۵۹ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) سول ہسپتال جوہر آباد ضلع سرگودھا میں کتنی لاگت کی ادویات سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں فراہم کی گئیں ۔

(ب) کتنی رقم کی ادویات سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں صرف کی گئیں ۔

(ج) اس سال کے دوران کتنے اندرونی اور بیرونی زنانہ و مردانہ مریضوں کا علاج کیا گیا ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ جوہر آباد ہسپتال میں ایکسرے پلانٹ موجود نہیں ہے اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس ہسپتال میں ایکسرے پلانٹ مہیا کرنا ضروری نہیں سمجھتی ؟

وزیر صحت ۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) ۷۲-۱۹۷۱ء میں مبلغ ۱۸۲۹۸۳ روپیہ فراہم کیا گیا تھا ۔

(ب) تقریباً دگنی رقم سے زیادہ ۔

(ج) بیرونی مریض ۔

نئے		پرانے		میزان
مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	
۱۶۱۵۹	۱۷۶۳۶	۲۵۶۵۹	۳۳۶۵۱	۶۹۳۱۰

اندرونی مریض ۔

نئے		پرانے		میزان
مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	
۲۳۳	۲۰۵	۳۰۳۰	۱۳۳۱	۳۳۸۱

(د) جی ہاں ۔ حکومت ایکس رے پلانٹ کا ہونا ضروری سمجھتی ہے اور اس سلسلے میں ناظم محکمہ صحت پنجاب کو ہدایات دی جا چکی ہیں ۔

ملک سرفراز احمد ۔ کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے جو بجٹ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے وہ ۱۸,۹۸۳ روپے ہے اور مریض ۷۳,۷۹۱ ہیں ۔ تو کیا اس تناسب سے یہ بجٹ صحیح ہے ؟ اگر نہیں تو رقم بڑھانے کا کوئی ارادہ ہے ؟

وزیر صحت ۔ بجٹ پر تو آپ نے نظر ڈالی لیکن یہ نہیں دیکھا کہ میں نے جزو ''ب'' میں عرض کیا ہے کہ تقریباً دگنی رقم خرچ کی گئی ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ ۷۳,۷۹۱ مریض ہیں ۔ اس تناسب سے رقم دگنی بھی ہو تو چار آنے فی کس بنتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حساب تو اس کا آپ ہی لگائیں ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Honble Minister be pleased to state whether it is not a fact that all such difficulties shall be removed by the new Health Policy.

Minister for Health : I hope so.

کرنل محمد اسلم خان لہازی ۔ کیا آنرایبل وزیر صحت فرمائیں گے کہ

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کیا یہ درست ہے ؟ (قہقہہ)

ملک محمد اعظم ۔ میرے سوال کے جزو ''د،، کا جواب وزیر صحت نے نہیں فرمایا ۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس کا بھی جواب دیں ۔

وزیر صحت ۔ جزو ''د،، کا جواب میں نے عرض کیا ہے :

جی ہاں ، حکومت ایکس رے پلانٹ کا ہونا ضروری سمجھتی ہے اور اس سلسلے میں ناظم محکمہ صحت پنجاب کو ہدایات دی جا چکی ہیں ۔،،

ملک محمد اعظم ۔ اندازاً کب تک ایکسرے پلانٹ لگایا جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ میں اس میں اندازاً مدت کا تعین اس لئے نہیں کر سکتا کہ اس میں فارن ایکسچینج بھی involved ہے ، بہر حال اس پہ ہدایات کر دی گئی ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں کہ ادویات ان کمپنیوں سے خریدی جاتی ہیں جو زیادہ سے زیادہ کمیشن دیتی ہیں ؟

مسٹرسپیکر ۔ کس کو ؟

رائے میاں خان کھرل ۔ محکمے کو ۔

وزیر صحت ۔ ادویات انڈسٹریز کا محکمہ خریدتا ہے ، ہیلتھ کا محکمہ نہیں خریدتا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر صحت اس امر سے آگاہ ہیں کہ غریب آدمی تو ایکسرے کی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں اور اس کے برعکس امیر آدمیوں کے لیے ایکسرے کی تمام تر سہولتیں میسر ہیں ۔

وزیر صحت ۔ معاشرے میں عموماً امیر غریبوں کا استحصال کرتے ہیں ۔ یہ امر واقع ہے ۔ لیکن ہسپتالوں میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ امیروں کی نسبت غریبوں کو زیادہ طبی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ استحصال کب بند ہو سکے گا ۔

وزیر صحت ۔ جب آپ سمجھ جائیں گے ۔ (قہقہہ) ۔

سید ناظم حسین شاہ ۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ایکسرے کی فلموں کی ہسپتالوں میں بہت کمی ہے ؟

وزیر صحت ۔ کمی تو نہیں ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کہ ہسپتالوں میں زیادہ داخلہ مضروب مریضوں کو ملتا ہے ، کیونکہ انہیں میڈیکل سرٹیفکیٹ دینے میں ڈاکٹر بڑی بڑی فیسیں لیتے ہیں ۔

وزیر صحت ۔ میڈیکو لیگل کی آپ بات کر رہے ہیں ۔ ان کو تو داخل کیا جانا ضروری ہے ۔ اگر ان کو داخل نہ کیا جائے گا تو کیا ان کو باہر پھینک دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ حضرات سوال سے کافی دور چلے گئے ہیں ۔

It is not a general discussion. We have to ask only Supplementry Question. Next question, please.

سول ہسپتال خوشاب کی منتقلی

*۱۳۶۰ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر صحت ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سول ہسپتال خوشاب (ضلع سرگودھا) شہر کی آبادی کے وسط میں ہے اور طبی نقطہ نظر سے یہ جگہ موزوں نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس ہسپتال کو کسی دوسری کھلی جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت ۔ (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) (۱) جی ھاں ۔

(۲) جگہ ناموزوں نہیں ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب وہ خوشاب میں تشریف لے گئے تھے تو وھاں کے عوام نے مطالبہ کیا تھا کہ اس ھسپتال کو باھر منتقل کیا جائے اور آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ یہ منتقل کیا جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ جی ھاں ، انھوں نے یہ مطالبہ کیا تھا ، لیکن میں نے وعدہ نہیں کیا تھا ، بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ اس پر غور کیا جائے گا ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی بلڈنگ کو چھوڑ کر باھر نئی بلڈنگ بنانے کے لئے کافی پیسوں کی ضرورت ہے ۔ اس سلسلے میں اگر آپ بھی مدد کرنے کی یقین دھانی کرائیں تو اس پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

نوشہرہ ضلع سرگودھا کے ھسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری

*۱۳۶۱ ۔ **ملک محمد اعظم** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نوشہرہ ضلع سرگودھا کے ھسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری ابھی تک نہیں ھوئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ھو تو کب تک لیڈی ڈاکٹر کی تقرری ھو جائے گی ؟

وزیر صحت ۔ (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ھاں ۔

(ب) لیڈی ڈاکٹروں کی بھرتی کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔ جونہی انتخاب ھو چکتا ہے ۔ ایک لیڈی ڈاکٹر یہاں تعینات کر دی جائے گی ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ لیڈی ڈاکٹرز باھر دیہات میں جانے سے ھچکچاھٹ محسوس کرتی ہیں ۔

وزیر صحت ۔ جی ھاں یہ درست ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر کوئی لیڈی ڈاکٹر جو اس علاقے سے تعلق رکھتی ھو وھاں جانے کے لئے خواھش مند ھو تو آپ اس کو وھاں بھیجیں گے ؟

وزیر صحت ۔ جی ضرور بھیجیں گے ۔

سید دیوان غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ لیڈی ڈاکٹر کی تقرری قصبے کی آبادی کے پیش نظر کی جاتی ہے یا اس کے کون سے لوازمات ھوتے ہیں ؟

مسٹرسپیکر ۔ یہ بنیادی سوال سے متعلق نہیں ۔ یہ تو ایک Specific question تھا کہ نوشہرہ ضلع سرگودھا کے ھسپتال میں لیڈی ڈاکٹر کی تقرری نہیں ھوئی ۔

سید دیوان غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ خاص قواعد اور ضوابط کے تحت آپ ان سوالوں کے جو نوٹس منظور فرماتے ہیں یا ان میں ترمیم کرتے ہیں ۔ اس کے بعد ھمارا اسمبلی سیکریٹریٹ مناسب ضرورت کے مطابق تمام محکموں کو سوال بھیجتا ہے ۔ ان کے جوابات خاص وقت میں دئے جانے چاھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات پہلے بھی ھو چکی ہے میں وزراء کرام سے کہوں گا کہ جو جواب موصول ھو سکتے ھوں ان کو ضرور مہیا کر دیا کریں ۔

ویسے سوال بھی اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ ان کا **Data** اکٹھا کرنے میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔

سید دیوان غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ آج کی فہرست میں میرے چار سوال ہیں ان تمام کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دئے گئے ہیں۔ وہ مجھ سے پڑھے بھی نہیں جاتے ۔ اس کے علاوہ جواب اتنے مبہم ہیں کہ میں سمجھ نہیں سکتا ۔ اگر یہ جوابات ہمیں گھر پر موصول ہوں تو ہم ضمنی سوالات کی تیاری بھی کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ بشرطیکہ ضمنی سوالات کی باری آ جائے ۔ میں اپنے سکریٹریٹ کو ہدایت کر دوں گا کہ اس کی یا تو چھپائی کی جائے یا سائیکلوسٹائل بڑی اچھی طرح سے کی جائے ۔ وزراء سے بھی کہوں گا سوالات کے جوابات ذرا توجہ کے ساتھ جلدی اسمبلی سکریٹریٹ کو فراہم کرنے کی کوشش کریں تاکہ وقت پر ان کو فہرست سوالات میں شامل کیا جا سکے ۔

سید دیوان غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ جوابات بھی ہمیں ایجنڈے کے ساتھ ملا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا بھی بندوبست کریں گے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک استحقاق ہے ۔ میرے ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ڈرگ سٹور میں کوئی میڈیسن نہیں جو کہ ٹی ۔ بی کے لئے استعمال ہوتی ہو ۔ میں نے ابھی ڈاکٹر وجیہ الحسن سے پتہ کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ,,سٹریپٹومائسین،، موجود ہے جو استعمال ہوتی ہے اور مارچ میں expire ہو رہی ہے ۔ ہمارے وزیر صحت کو یہ علم نہیں ہے کہ اسے استعمال کرنا ہے اور انہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ ادویات موجود بھی ہیں یا نہیں ۔ یا یہ expire ہو رہی ہے ۔ انہیں استعمال کرنا ہے ورنہ بیکار ہو جائیں گی ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : There is a provision in the rules regarding questions. If the reply is incorrect or the Member is not

satisfied with it, he can avail the relief under that provision. Please read that specific provision in the rules.

میں اس بات کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں ۔ کیونکہ وقفہ سوالات میں تحاریک استحقاق پیش کی جاتی ہیں ۔ میں آنریبل ممبران کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ تحاریک استحقاق کے پیش کرنے کا ایک وقت ہوتا ہے اور یہ وقفہ سوالات کے بعد آتی ہیں ۔ قواعد انضباط کار میں ایک ترتیب ہے کہ پہلے کون سے امور پیش ہونے چاہیں اور بعد میں کون سے روزانہ اسی حساب سے کارروائی ہوتی ہے ۔ پہلے وقفہ سوالات ہوتا ہے اس کے بعد تحریک استحقاق آتی ہیں ۔ جو ساٹھ منٹ وقفہ سوالات کے لئے مخصوص ہوتے ہیں ۔ اگر ایک دو تحاریک استحقاق آ جائیں تو جو خاص مقصد ہے وقفہ سوالات کا ہے وہ پورا نہیں ہو سکے گا اور وزراء صاحبان آپ کے سوالوں کے جوابات نہیں دے سکیں گے ۔ اس لئے آنریبل ممبران سے میں کہوں گا کہ وہ اس وقت میں کم از کم اس بات سے گریز کریں ۔

ڈویژنل دفاتر اور صوبائی نظامت صحت کے عملہ کی صوبائی سطح پر مشترکہ سینیارٹی لسٹ

*۱۵۴۴ ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈائرکٹر ہیلتھ سروسسز پنجاب نے ڈویژنل دفاتر اور صوبائی نظامت صحت میں کام کرنے والے پورے عملہ محرری کی صوبائی سطح پر مشترکہ سینیارٹی لسٹ تیار کی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کن قواعد کے تحت کیا گیا ہے۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد بابت بھرتی عملہ محرری (علاقائی) محکمہ صحت مجریہ ۱۹۶۴ء منسوخ کئے جا چکے ہیں۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت پنجاب کے ایس۔ اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔ نوٹیفیکیشن نمبر ایس او آر (ایس اینڈ جی اے ڈی)۱۵—۳—۷۱ء مورخہ ۲۹—۱۱—۷۱ء کے ذریعے ڈویژنل دفاتر کے نائب ناظموں کو اپنے عملہ محرری کا تقرر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب نے حکم جاری کیا ہے کہ آئندہ علاقائی دفاتر میں باقاعدہ آسامیوں پر متعینہ عملہ محرری کی ترقی مستقل کے احکام وہ خود جاری کیا کریں گے اور یہ کام ڈویژنوں کے نائب ناظم نہیں کریں گے۔

(و) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈویژنل دفاتر کے عملہ کے متعدد ارکان جن کی ترقی ان کے ناظموں نے کی تھی اور جو باقاعدہ مستقل آسامیوں پر کام کر رہے تھے ان کی تنزلی مورخہ ۱—۳—۷۱ء سے کر دی گئی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور یہ اقدام کن قواعد کے تحت کیا گیا ہے؟

وزیر صحت۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) یہ درست ہے کہ آزمائشی طور پر ہر ایک مشترکہ سینیارٹی لسٹ بنائی جا چکی ہے اور وہ برائے اعتراضات دوسرے دفاتر کو بھیجی جا چکی ہے۔

(ب) ایسا سول سروسسز اپیلیٹ ٹریبونل پنجاب کے فیصلوں کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ ویسے بھی ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد محکمہ میں تشکیل نو ہوئی ہے۔ اس کے مطابق الگ الگ علاقائی (ریجنل) ڈائریکٹوریٹ کی بجائے اب ایک صوبائی صدر دفتر بن چکا ہے اور اس دفتر اور ماتحت دفاتر کے درمیان پرانا عملہ از سر نو کام لگ گیا ہے۔ اور علاقائی (ریجنل) لسٹیں غلط ملط ہو گئی ہیں۔ اس لئے صوبائی سطح پر ایک سینیارٹی لسٹ کی اشد ضرورت ہے۔تاکہ موجودہ صورت حال میں ان کے سینیاٹی جھگڑے برائے ترقی و مستقلی آسانی سے طے پا سکیں۔

(ج) قواعد بابت بھرتی عملہ محرری (علاقائی) محکمہ صحت مجریہ ۱۹۶۴ء عملاً اسی دن سے ختم ہو گئے تھے جس دن کہ علاقائی ڈائریکٹوریٹ ختم کر کے محکمہ کی موجودہ تشکیل نو کی گئی تھی۔

(د) درست ہے اور ابھی تک ایسا ہی ہو رہا ہے۔

(ہ) محکمہ کی تشکیل نو اور مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر یہ ناگزیر ہے کہ مختلف دفاتر میں کام کرنے والے عملہ کی محکمانہ ترقی و مستقلی مرکزی دفتر سے ہو ان کی سینیارٹی صرف اسی طرح ہی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ اگر مختلف دفاتر ترقیاں اور مستقل کرنے لگ جائیں تو اس طرح سینئر افراد کا حق جو دوسرے دفاتر میں کام کر رہے ہوں گے مارا جا سکتا ہے کیونکہ قواعد کی رو سے ان افراد کی ترقی کے احکام دوسرے علاقائی دفتر کا نائب ناظم نہیں دے سکتا۔

ایک دفتر کا نائب ناظم جب اپنے ہی دفتر کے آدمی کو ترقی کے احکام دے گا تو جب وہ دوسرے دفاتر میں تبدیل ہو کر جائے گا۔ تو وہاں پر کئی جھگڑے کھڑے ہو جائیں گے۔ کیونکہ سینیئر افراد یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کا جونیئر تو اونچی آسامی پر ہو اور وہ نچلی

آسامی پر اس قسم کے جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں اور ان میں سے بعض اس وقت اسی دفتر میں اور سول سروسز اپیلنٹ ٹریبونل پنجاب میں بھی زیر غور ہیں ۔

ان حالات کے تحت یہ ہدایات جاری کی گئی تھیں کہ جب ایک صوبائی سطح پر مشترکہ سینیارٹی لسٹ تشکیل پا جائے گی ۔ تو اس وقت سینیارٹی لسٹ کو غلط ملط ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ باقاعدہ آسامیوں کی ترقیاں اور مستقلیاں صوبائی صدردفتر سے کی جائیں مگر جونیئر کلرکوں کی بھرتی اور چار ماہ تک کی آسامیوں پر ترقیاں بدستور علاقائی دفاتر میں ہوں ۔

(و) یہ غلط ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

سیدووالا تحصیل ننکانہ میں ہسپتال کی نئی عمارت

* ۱۵۸۲ ۔ **رائے عمر حیات خان** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر قصبہ سیدووالا تحصیل ننکانہ صاحب ، ضلع شیخوپورہ میں ہسپتال کے لئے ایک نئی عمارت تعمیر کی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ایک عرصہ گزر جانے کے باوجود ہسپتال کو نئی عمارت میں منتقل نہیں کیا گیا ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ہسپتال کی نئی عمارت پر ایک مقامی سیاست دان نے قبضہ کر رکھا ہے ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے اس ہسپتال میں کوئی ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر موجود نہیں ہے اور نہ ہی ہسپتال میں مریضوں کے لئے بستروں کا خاطر خواہ انتظام ہے ۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس ہسپتال کے اکثر غریب مریضوں کو ادویات بازار سے خریدنی پڑتی ہیں ۔ اور ہسپتال ادویات نایاب ہیں

وزیر صحت ۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ضلعی ہیلتھ آفیسر شیخوپورہ اور نہ ہی محکمہ ضلعی انجینئرنگ شیخوپورہ کے علم میں یہ بات ہے کہ ہسپتال کی نئی عمارت پر کسی مقامی سیاست دان کا قبضہ ہے ۔

(د) (۱) جی ہاں ۔ (۲) اندرونی مریضوں کے لئے ۸ بستروں کا انتظام ہے ۔

(ہ) یہ ہسپتال ضلعی کونسل شیخوپورہ کے زیر انتظام کام کر رہا ہے ۔ اس کے لئے ادویات کی خرید کرنے کے لئے مبلغ ۲,۰۰۰ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے جو پورے سال کے لئے ناکافی ہے ۔

جلال پور پیروالا ، ضلع ملتان میں ہیلتھ سنٹر کی تعمیر

*۱۶۱۵ ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں ایک

پرائمری ہیلتھ سنٹر کی منظوری ہو چکی ہے جس پر ۷۳-۱۹۷۲ء میں عمل درآمد ہونا قرار پایا ہے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت نے مذکورہ ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کے لئے عوام سے ۴ ایکڑ اراضی مہیا کرنے کی اپیل کی تھی۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کے لئے شہر کے باہر ۴ ایکڑ ۱۴ مرلہ اراضی مختص کر دی گئی ہے جس کی قیمت عوام نے باہمی تعاون سے جمع کر کے ڈپٹی کمشنر صاحب ملتان کے پاس داخل کرا دی ہے۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ابھی تک مذکورہ بالا اراضی کا انتقال محکمہ صحت کے نام نہیں ہو سکا اور اسی وجہ سے محکمہ صحت ابھی تک عمارت کی تعمیر کا کام شروع نہیں کر سکا۔

(ھ) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ہیلتھ سنٹر کی تعمیر کے لئے مناسب اور فوری اقدامات کرے گی؟

وزیر صحت - (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی نہیں۔

(ب) جی ھاں۔

(ج) جی ھاں۔ عوام نے قریباً پانچ (۵) ایکڑ زمین کی قیمت ڈپٹی کمشنر ملتان کے پاس داخل کرا دی ہے۔

(د) جی ھاں۔ یہ درست ہے۔

(ھ) ہیلتھ سنٹر جلال پور۔ پیر والا ضلع ملتان میں جلد بنایا جانے کا امکان مالی حالات پر ہے۔

جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں پوسٹ مارٹم کی عمارت کی تعمیر

*۱۶۲۸ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلال پور پیر والا ضلع ملتان میں ایک سول

ہسپتال موجود ہے اور اس میں ایک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹر متعین ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سب تحصیل میں پوسٹ مارٹم سنٹر نہیں ہے بلکہ ۲۷ میل دور شجاع آباد میں ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ اس علاقہ سے پوسٹ مارٹم کے لئے لاش کو شجاع آباد لے جانے کی صورت میں عوام اور پولیس دونوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ علاقے کے ایک زمیندار نے ۲ کنال اراضی محکمہ صحت کے نام انتقال کرا دی ہے تاکہ وہ اس پر پوسٹ مارٹم کے لئے عمارت تعمیر کرا سکے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ اراضی پر پوسٹ مارٹم کی عمارت تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت ۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔ کسی حد تک درست ہے ۔

(د) صرف ایک کنال زمین ایک زمیندار نے اس مطلب کے لئے دی ہے جو کہ ابھی تک محکمہ صحت کو نہیں ملی ہے ۔

(ہ) جی ہاں ۔ حکومت پوسٹ مارٹم کی عمارت تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

ضلع جہلم میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد

*۱۶۳۵ ۔ **مرزا فضل حق** ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع جہلم میں ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے ۔

(ب) آیا مذکورہ ضلع کی ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے اے - ایم - او یا ہیلتھ انسپکٹروں کو Minor Medicolegal کے اختیارات حاصل ہیں -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب نفی میں ہو تو کیا حکومت مذکرہ بالا اہل کاروں کو Minor Medicolegal کے اختیارات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد) -

(الف) ۳۲

(ب) اے - ایم - او - ڈاکٹر کو پہلے ہی میڈیکولیگل (Medicolegal) کام کرنے کے اختیارات ہیں ہیلتھ انسپکٹروں کو یہ اختیارات نہیں ہیں -

(ج) ہیلتھ انسپکٹروں کو Minor Medicolegal کام کرنے کے اختیارات دینے کا کوئی ارادہ نہیں ہے -

---

ڈسپنسریوں کی سالانہ گرانٹ میں اضافہ -

*۱۶۳۶ - **مرزا فضل حق** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پہلے ہر ڈسپنسری کو تین ہزار روپے سالانہ بطور گرانٹ دئے جاتے تھے اب یہ گرانٹ ڈیڑھ ہزار روپے سالانہ کر دی گئی ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

(ب) کیا ڈسپنسریوں کے عملے کے لئے رہائشی مکان تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہے تو اس منصوبہ پر کب تک عمل درآمد ہو گا -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ڈسپنسریوں کے عملے کے لئے مکان تعمیر

کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے - اگر ایسا ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر صحت - (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی نہیں -

(ب) و (ج) ملازمین کے لئے رھائشی مکان زیادہ سے زیادہ بنائے جائیں گے خاص کر نچلے درجے کے ملازمین کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ سو فیصد رھائشی مکان ہوں - اور یہی حکومت کی پالیسی ہے -

---

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ میو ھسپتال کی طرف سے کتابچہ "خفتہ را خفتہ کہ کند بیدار" کی اشاعت

*۱۶۹۶ - **رائے عمر حیات خان** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ میوھسپتال لاھور نے سرکاری ملازم ہوتے ہوئے گذشتہ دنوں ایک کتابچہ بعنوان "خفتہ را خفتہ کہ کند بیدار" شائع کیا جس میں دل آزار مواد موجود ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت - (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی نہیں -

(ب) غیر متعلقہ ہے -

سول ھسپتال جڑانوالہ کو ۱۹۷۲ء میں ادویات کی فراھمی

*۱۶۹۸ - **رائے عمر حیات خان** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) سول ھسپتال جڑانوالہ کو ۱۹۷۲ء میں کتنی مالیت کی ادویات فراھم کی گئیں -

(ب) ۱۹۷۲ء میں ہسپتال مذکور میں کتنے مریض داخل ہوئے اور ان میں سے کتنے شفایاب ہوئے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ جو ادویات مذکورہ عرصہ میں سول ہسپتال جڑانوالہ کو مہیا کی گئیں ان سے بہت ہی کم مریض استفادہ کر سکے۔

وزیر صحت۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) سول ہسپتال جڑانوالہ کو سال ۱۹۷۲ء (پہلی جنوری تا ۳۱ دسمبر) میں تقریباً گیارہ ہزار روپے کی ادویات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ ایک ہزار روپے کی ادویات اسی عرصہ میں ماہانہ Contingencies کے طور پر مہیا کی گئیں۔

(ب) سال ۱۹۷۱ء میں ۷۳۷ مریض داخل ہوئے جن میں سے ۷۱۸ شفایاب ہوئے اور باقی ماندہ ۱۹ اموات تھیں۔

(ج) یہ کہنا درست نہیں ہے۔

ڈی مونٹمورنسی ڈینٹل کالج لاہور میں پروفیسروں کی آسامیاں

*۱۷۵۰۔ **رانا پھول محمد خان۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ میڈیکل کونسل آف پاکستان نے سفارش کی تھی کہ ڈی مونٹمورنسی ڈینٹل کالج لاہور کے چاروں شعبوں کے سربراہ پروفیسر اور اسسٹنٹ پروفیسر ہوں گے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے موجودہ اسسٹنٹ پروفیسر کو پروفیسر بنا دیا ہے اور اسسٹنٹ پروفیسر کی آسامی ختم کر دی ہے۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ قواعد کے مطابق پروفیسر کے لئے پانچ سالہ تجربہ بطور اسسٹنٹ پروفیسر ضروری ہے ؟

وزیر صحت۔ (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) جی نہیں ۔ میڈیکل کونسل کی ۱۹۷۱ء کی سفارشات کے مطابق چاروں شعبوں کے سربراہ پروفیسرز ہوں گے ۔

(ب) اسسٹنٹ پروفیسر کی تین اسامیوں کو اونچا درجہ دے کر پروفیسروں کی آسامیوں میں تبدیل کر دیا ہے تاہم ایک اسسٹنٹ پروفیسر کی آسامی فی الحال موجود ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ موجودہ قواعد کے مطابق ایسے اسسٹنٹ پروفیسر و پوسٹ گریجوایٹ کوالیفیکیشن رکھتے ہیں ۔ اور ساتھ ہی پانچ سال کا تجربہ بطور اسسٹنٹ پروفیسر کا ہو ۔ وہ ترقی کے قابل ہوتے ہیں ۔ اس کے علاوہ وہ اسسٹنٹ پروفیسر جو صرف بی ۔ ڈی ۔ ایس کی ڈگری رکھتے ہیں ان کے لئے پروفیسر بننے کے لئے سات سال کا تجربہ بطور اسسٹنٹ پروفیسر ضروری ہے ۔

ڈی مونٹمورنسی ڈینٹل کالج لاہور میں پروفیسروں کی تقرری

*۱۷۵۳ ۔ **رانا پھول محمد خان ۔** کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈیمونٹورنسی کالج آف ڈینٹسٹری لاہور میں جن اسسٹنٹ پروفیسروں اور پروفیسروں کا تقرر کیا جاتا ہے وہ پوسٹ گریجویٹ نہیں ہوتے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ایسے اشخاص کو پوسٹ گریجویٹ اشخاص پر ترجیح دی جاتی ہے جب کہ میڈیکل انجینئرنگ ، زرعی انسٹیٹیوٹوں اور پنجاب یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں کسی شخص کا تقرر بطور اسسٹنٹ پروفیسر یا پروفیسرز اس وقت تک نہیں کیا جاتا جب تک وہ پوسٹ گریجویٹ نہ ہو ۔

(ب) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ایسا کیوں ہے ؟

وزیر صحت ۔ (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ھاں ۔ قواعد کی رو سے ان کے پاس پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن کا ھونا ضروری نہیں ۔

(ب) موجودہ قواعد میں پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن والے کو ترجیح نہیں دی جاتی ہے ۔

(ج) ڈی مونٹمورنسی کالج آف ڈینٹسٹری لاھور میں اسسٹینٹ کی اسامی پر تقرری کے لئے پاکستان میڈیکل کونسل کے قواعد کے مطابق ھر وہ دندان سرجن جس کے پاس جی ۔ ڈی ۔ ایس کی ڈگڑی ھو اور آٹھ سال کا تجربہ پڑھائی یا عملی تجربہ ھو ۔ اسسٹینٹ پروفیسر کی آسامی کے لئے رکھنے کے قابل ھوتا ہے ۔ البتہ پروفیسر کی آسامی کے لئے کوئی بھی اسسٹینٹ پروفیسر جس کے ۲۱ پاس بی ۔ ڈی ۔ ایس ڈگڑی ھو اور سات سال اسسٹینٹ پروفیسری کی ھو ۔ یا پوسٹ گریجویٹ کوالیفیکیشن کے ساتھ پانچ سال اسسٹینٹ پروفیسری کی ھو تو وہ پروفیسر کی آسامی پر لگ سکتا ہے ۔

خان پور ضلع رحیم یارخان میں آنکھوں کے ھسپتال کا اجراء

*۱۷۵۹ ۔ چوھدری کلیم اللہ ۔ کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سید الطاف حسین شاہ مرحوم نے ۲۶۲ کنال شہری زمین بمقام خان پور ضلع رحیم یار خان آنکھوں کے ھسپتال کے لئے وقف کی ھوئی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ اراضی میں شادی روڈ پر آنکھوں کے ھسپتال کے لئے ایک عمارت سال ۱۹۷۱ء سے تیار ھو چکی ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ اراضی کے ٹرسٹی نے مذکورہ بلڈنگ اور زمین کو حکومت کے حوالہ کرنے اور وہاں ایک سرکاری ہسپتال چلانے کے لئے لکھ کر دیا ہوا ہے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے حکومت نے اس عمارت کے ساتھ عملہ کے کوارٹروں کے لئے مبلغ دو لاکھ روپیہ کا تخمینہ بھی تیار کیا تھا -

(ھ) اگر جزو ھائے (الف) یا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وجہ ہے کہ حکومت نے مذکورہ ہسپتال کی عمارت اور اراضی کو ابھی تک اپنے قبضہ میں نہیں لیا اور کیا حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت - (چوھدری محمد ارشاد) :

(الف) جی ھاں -

(ب) جی ھاں -

(ج) جی ھاں -

(د) جی ھاں -

(ھ) محکمہ صحت مذکورہ ہسپتال کی عمارت کو اپنے قبضہ میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں تمام معلومات اکٹھی کی جا چکی ہیں اور اب سارا کیس محکمہ مالیات کو بھیجا جا رہا ہے -

---

ضلع سیالکوٹ میں ہسپتال اور ڈسپنسریاں

*۱۷۷۶ - **صوفی نذر محمد** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع سیالکوٹ میں کتنے ہسپتال اور ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں "

(ب) مذکورہ ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی تعداد کیا ہے -

(ج) جزو (الف) و (ب) بالا کے جواب کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے -

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد) :

(الف) ضلع سیالکوٹ میں ۱۲ ہسپتال اور ۴۹ ڈسپنسریاں مشتملہ ایک ہیلتھ سروسز یونٹ کام کرتے ہیں -

(ب) ان ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹروں کی کل تعداد (منظور شدہ آسامیاں) ۸۰ ہے -

(ج) تحصیل وار تفصیل بابت جزو (الف) اور (ب) جدول لف ھذا میں ملاحظہ فرماویں -

---

تحصیل وار جدول بابت تفصیل تعداد ہسپتال و ڈسپنسریاں ضلع سیالکوٹ

بنیادی دیہی

نام تحصیل	ہسپتال				ڈسپنسریاں				مراکز صحت				ٹی ۔ بی ۔ کلینک				نام ادارہ مع خالی آسامی
	تعداد	تعداد	ڈاکٹر خالی آسامی		تعداد	تعداد	ڈاکٹر خالی آسامی		تعداد	تعداد	ڈاکٹر خالی آسامی		تعداد	تعداد	ڈاکٹر خالی آسامی		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴				
(۱) سیالکوٹ																	
سرکاری	۳	۱۵	۳	۲	۲	۲	—	—	—	—	—	—	سیالکوٹ تحصیل				
لوکل باڈی	۱	۱	—	۷	۷	۵	—	—	—	—	—	—	۱۔ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال				
پرائیویٹ	۲	۵	—	۲	۲	—	—	—	—	—	—	—	سیالکوٹ ۔ (۱) ایلومالوجسٹ				
(۲) ڈسکہ													(۲) ریڈیالوجسٹ (۳) میڈیکل				
سرکاری	۱	۵	۲	۳	۳	۱	—	—	—	—	—	—	آفیسر ۔				
لوکل باڈی	—	—	—	۶	۵	۳	—	—	—	—	—	—	۲۔ سکول ہیلتھ سروسز یونٹ ۔				
پرائیویٹ	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	(۱) میڈیکل آفیسر ۔				
(۳) پسرور													۳۔ ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری ۔				
سرکاری	۱	۲	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	ہیراد اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر				
لوکل باڈی	—	—	—	۹	۹	۸	—	—	—	—	—	—	۴۔ ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری ۔				
پرائیویٹ	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	کوٹلی لوہاراں اسسٹنٹ میڈیکل				
													آفیسر ۔				

(۴) نارووال												
سرکاری	۲	۳	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
لوکل باڈی	۱	۱	—	۷	۶	۶	—	—	—	—	—	—
پرائیویٹ	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
(۵) شکرگڑھ												
سرکاری	۲	۲	۱	۱	۱	—	۱	۳	—	۱	۱	۱
لوکل باڈی	—	—	—	۱۲	۱۱	۱۱	—	—	—	—	—	—
پرائیویٹ	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—	—
کل میزان												
سرکاری	۸	۲۷	۶	۶	۶	۲	۱	۲	—	۲	۲	۲
لوکل باڈی	۲	۲	—	۴۱	۳۸	۳۳	—	—	—	—	—	—
پرائیویٹ	۲	۵	—	۲	۲	—	—	۲	—	—	—	—

۵ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری - رسول پور - اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

۶ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری - پھادراں کلاں - اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

۷ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری - چوریاں کلاں - اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

تحصیل ڈسکہ -

۱ - سول ہسپتال ڈسکہ (۱) میڈیکل آفیسر (۲) ڈینٹل سرجن -

۲ - کنال ڈسپنسری - سرانوالی - اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

۳ - ٹی - بی - کلینک ڈسکہ - میڈیکل آفیسر -

۴ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری رواله اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

۵ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری - کھڑتل اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

۶ - ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری - بڈھا گواریہ - اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر -

نام ادارہ مع خالی آسامی ۔

تحصیل پسرور ——

۱۔ ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری ۔	قلعہ سوبھا سنگھ ۔	اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر
۲۔ ,, ,, ,,	چونڈہ	ایضاً
۳۔ ,, ,, ,,	معراج کے	ایضاً
۴۔ ,, ,, ,,	جو ڈالا	ایضاً
۵۔ ,, ,, ,,	خان پور	ایضاً
۶۔ ,, ,, ,,	اوچا نارنگ	ایضاً
۷۔ ,, ,, ,,	ماجرا گھڑی	ایضاً
۸۔ ,, ,, ,,	سوکن ونڈ	ایضاً

تحصیل نارووال ——

۱۔ ڈسٹرکٹ کونسل ڈسپنسری	سنکھترا	اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر
۲۔ ,, ,, ,,	تلونڈی بنڈران	ایضاً
۳۔ ,, ,, ,,	ھالو وال	ایضاً
۴۔ ,, ,, ,,	قلعہ سوبھا سنگھ	ایضاً
۵۔ ,, ,, ,,	جسڑ	ایضاً
۶۔ ,, ,, ,,	ریلو چک	ایضاً

تحصیل شکر گڑھ ——

۱۔ سول ھسپتال شکر گڑھ لیڈی ڈاکٹر ۔

۲- ٹی - بی کلینک - شکر گڑھ (۱) میڈیکل آفیسر -

۳-	,,	,,	,,	ٹرامانکا		اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر
۴-	,,	,,	,,	ڈرمن		ایضاً
۵-	,,	,,	,,	شاہ غریب		ایضاً
۶-	,,	,,	,,	اخلاص پور		ایضاً
۷-	,,	,,	,,	لیہ کلاں		ایضاً
۸-	,,	,,	,,	دارا پور		ایضاً
۹-	,,	,,	,,	کم تالا		ایضاً
۱۰-	,,	,,	,,	گوراله		ایضاً
۱۱-	,,	,,	,,	بیگه		ایضاً
۱۲-	,,	,,	,,	مرال		ایضاً
۱۳-	,,	,,	,,	سوکو چک		ایضاً

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

ضلع سیالکوٹ میں خاندانی منصوبہ بندی کا سٹاف ۲۵

*۱۷۷۷ - صوفی نذر محمد - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ خاندانی منصوبہ بندی کا کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے -

(ب) مذکورہ سٹاف کا ماہوار خرچ کیا ہے -

(ج) جزو (الف) و (ب) کے جوابات کی تفصیل تحصیل وار بتائی جائے -

(د) کیا مذکورہ سٹاف نے اب تک اپنی ذمہ داریوں کو بہ طریق احسن انجام دیا ہے - اگر نہیں تو کیا حکومت غیر جانبدار کمشن کے ذریعے ان کے خلاف تحقیقات کرانے کو تیار ہے ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) :

(الف) کل سٹاف کی تعداد ۵۴۵ ہے -

(ب) اوسطاً ۱۳۰۴۵۵ روپے (ایک لاکھ تیس ہزار چار سو پچپن روپے) ہے -

(ج) مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے -

تفصیل	افسران درجہ اول	افسران درجہ دوم	ملازمین درجہ سوم	ملازمین درجہ چہارم	ماہوار خرچ
۱ - ضلعی ہیڈ کوارٹر	۲	—	۲۵	۸	۱۸۴۳۳ روپے
۲ - ہمہ وقتی خاندانی منصوبہ بندی کلینک	۱	—	۱	۴	۲۴۷۳ روپے
۳ - تحصیل سیالکوٹ	—	۱۲	۱۲۳	۱۰	۳۱۹۷۲ روپے
۴ - تحصیل ڈسکہ	—	۹	۹۸	۹	۲۵۰۱۳ روپے
۵ - تحصیل پسرور	—	۷	۷۲	۷	۱۸۳۱۱ روپے
۶ - تحصیل نارووال	—	۷	۷۸	۷	۱۷۹۶۲ روپے
۷ - تحصیل شکر گڑھ	—	۶	۶۳	۶	۱۶۲۹۱ روپے
میزان	۳	۴۱	۴۵۰	۵۱	۱۳۰۴۵۵ روپے

(د) مذکورہ سٹاف کی کارکردگی تسلی بخش ہے - لہذا کمیشن کے تقرر کا سوال پیدا نہیں ہوتا -

---

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں لیڈی ڈاکٹر کی تعناتی

*۱۷۹۲ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ دس ہزار نفوس پر مشتمل ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے تھانہ کی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں زنانہ معالجہ کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر تعینات نہیں -

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے عوام ایک عرصہ سے یہاں لیڈی ڈاکٹر کے تقرر کا مطالبہ کر رہے ہیں -

(ھ) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ سیت پور میں لیڈی ڈاکٹر تعین کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت - (چودھری محمد ارشاد) :

(الف) جی ھاں -

(ب) جی ھاں - یہ درست ہے -

(ج) - جی ھاں - یہ درست ہے -

(د) - جی ھاں - یہ درست -

(ھ) - جی ھاں - حکومت قصبہ سیت پور میں لیڈی ڈاکٹر تعین کرانے کا ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ ڈسٹرکٹ کونسل یہاں پر لیڈی ڈاکٹر کی آسامی مخصوص کرے -

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں ڈسپنسری کو ہسپتال کا درجہ دینا

*۱۷۹۳ - **دیوان سید غلام عباس بخاری** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ دس ہزار آبادی پر مشتمل ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے تھانہ کی مجموعی آبادی تقریباً ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ میں یونین کونسل کی صرف ایک ڈسپنسری ہے -

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ڈسپنسری میں کوئی ایم - بی - بی ایس ڈاکٹر متعین نہیں ہے -

(ہ) اگر جزو (ج) و (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ سیت پور میں موجودہ ڈسپنسری کو ہسپتال کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد) -

(الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں -

(ہ) اس بات کا انحصار ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ پر ہے کہ آیا اس ڈسپنسری کو ہسپتال کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں - حکومت کو اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا -

---

مسودہ ہیلتھ پالیسی

*۱۸۳۵ - **چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ** - کیا وزیر صحت از راہ کرم بیان فرمائیں کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مرکزی حکومت نے ہیلتھ پالیسی کے مسودہ کے بارے میں صوبائی حکومتوں سے سفارشات اور آراء طلب کی ہیں -

وزیر صحت - (چوہدری محمد ارشاد)

جی ہاں -

اراکین اسمبلی کی رخصت

بیگم آباد احمد خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست بیگم آباد احمد خان صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> ۲۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو میں کسی وجہ سے میٹنگ سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں پہنچ سکی تھی - بطور اطلاع تحریر کر رہی ہوں - مہربانی کرکے رخصت منظور کی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

> کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر غلام بلال شاہ -

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر غلام بلال شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

> I suffered from fever on 6-2-1973, so I failed to attend the Assembly meeting. Kindly sanction day's leave of absence on 5-2-1973."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

رانا رب نواز نون

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رانا رب نواز نون صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

ملتمس ہوں کہ بندہ ایک نہایت ضروری کام کے لئے گھر جا رہا ہے ۔ دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے یعنی ۹ اور ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء کیلئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

ایوان میں کی گئی یقین دہانیوں پر عمل درآمد کی نگہداشت

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ میں Committee of Assurance کا ممبر ہوں ۔ اس کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ وزرا کی طرف سے ایوان کے اندر دی گئی یقین دہانیوں پر عمل کی نگہداشت کرے اور اس کمیٹی کے استحقاق میں ہے کہ ایوان کے اندر کرائی گئی یقین دہانیوں کا ریکارڈ اسے بہم پہنچایا جائے جو کہ اس کمیٹی کی تشکیل سے لے کر آج تک ایسا کوئی ریکارڈ وزراء کی طرف سے یا کسی دیگر ذرائع سے نہیں پہنچایا گیا ۔ اس طرح اس کمیٹی کے ممبران کے استحقاق کو ہی پامال نہیں کیا گیا بلکہ اس معزز ایوان کے ممبران کے پیدا شدہ استحقاق کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ۔ کمیٹی اپنا اجلاس آج تک اس لئے نہ کر سکی

چونکہ ریکارڈ کی نقول ہائے اس کمیٹی کو نہ پہنچائی گئیں ۔ مسئلہ چونکہ ممبران کے استحقاق کے تحفظ کا ہے اس لئے اس پر بحث فرمائی جائے ۔ ،،

مسٹر سپیکر ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے رول کو پوری طرح پڑھا نہیں ہے ۔

Rule 154 (3) of the Rules of Procedure says :

> Any member who feels that an assurance or a promise given to him or an undertaking made by a Minister has not been implemented within a reasonable time, he may in writing propose that the matter may referred to the Committee by the Speaker. If the speaker is satisfied that a reasonable time has elapsed and that the matter should be gone into by the Committee of Assurances, he may refer the matter to the Committee.

Therefore, your move does not relate to any violation of the privilege.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ممبران کو وزراء صاحبان جو اس ایوان کے اندر یقین دھانیاں کرواتے ہیں اسکی تفصیل فرما دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزراء صاحبان جو وعدہ کرتے ہیں وہ سارے ایوان سے ہوتا ہے ۔ یقین دھانی ایک ممبر کی ہوتی ہے ۔ اگر اس کو معقول معیاد کے اندر پورا نہ کریں ۔ تو ممبر خود ایسی یقین دھانی کو جو ہاؤس میں کی گئی ہو کے متعلق مجھے لکھ سکتا ہے کہ یہ وعدہ ایفا نہیں ہوا ۔ اگر مجھے یہ تسلی ہو جائے کہ معقول وقت گزرنے کے باوجوہ وعدہ ایفا نہیں ہوا تو اس مسئلہ کو کمیٹی کے پاس بھیج دونگا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ بالکل صحیح مقام پر پہنچ گئے

ہیں ۔ میں انہی وعدوں کے متعلق عرض کرتا ہوں جو یقین دہانیاں دلائی گئی ہیں ان میں سے ایک بھی پوری نہیں کی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یقین دہانی پوری کی ہے یا نہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے ۔ یہ ممبر کا فرض ہے کہ جب یقین دہانی پر عمل نہیں ہوتا تو وہ میرے علم میں لائے کہ اس یقین دہانی پر عمل نہیں ہوا ۔ اگر واقعی جس قسم کا وعدہ تھا اس سے متعلق معقول وقت گزر گیا ہے اور وزیر متعلقہ نے نے اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا ۔

Then I will refer this matter to the committee.

کمیٹی کے پاس خود بخود وہ معاملہ نہیں جائے گا ۔ اس لئے اگر آپ کو یہ شکایت ہے کہ کوئی ممبر یہ بات میرے نوٹس میں لایا ہے کہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا اور اس کے باوجود وہ کمیٹی کے پاس مسئلہ نہیں گیا then it may be a privilege that has been violated. لیکن اگر کسی ممبر نے یہ تکلیف گوارا ہی نہیں کی کہ قاعدہ ۱۵۴ کے تحت وہ معاملہ میرے نوٹس میں لاتا تو اسکی کیا امداد کی جا سکتی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ جو آج تک اس معزز ایوان میں وعدے کئے گئے ہیں پورے نہیں ہوئے ۔

Mr. Speaker : The provision is not general. There is specific provision that failure to fulfil promise has to be brought to my notice. I am required under the rules to pass an order on such matter that has been brought to my notice, That stage has not yet come ; how a privilege has been violated. Now we go on to the adjournment motions.

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک پرولیج موشن کے متعلق عرض کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا ۔ کہ آپ قاعدہ ۵۲ پڑھیں کہ یہ پرولیج بنتی ہے یا نہیں ۔ ایک بات تو میں نے جنرل کی تھی کہ وقفہ

سوالات میں ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ وقفہ سوالات وقفہ سوالات ہی رہے یہ وقفہ کسی دیگر مقصد کا وقفہ نہ بن جائے۔

دوسرے میں نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ قاعدہ ۵۲ کو پڑھیں اسکے بعد جو آپ مناسب سمجھیں کر لیں۔ یہ کسی وقت بھی پیش ہو سکتی ہے میں آج بھی اس کی اجازت دے سکتا ہوں۔ اگر میری تسلی ہو جائے کہ یہ واقعی استحقاق ہے۔

چیف منسٹر صاحب اس وقت موجود نہیں ہیں ان کے متعلق تحریک استحقاق defer کی جاتی ہے۔ شیخ صفدر علی کی ایک تحریک استحقاق ہے وہ کل ایوان میں آ جائے گی۔

شیخ صفدر علی ۔ جناب والا ۔ غلط جواب دیا گیا ہے ۔ میں نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے ۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ اطلاع غلط ہے جو اس معزز ایوان میں دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل کریں گے ۔

تحاریک التوائے کار

اہم فرائض کی انجام دہی کے لئے ناتجربہ کار افراد کا تقرر

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کیلئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے ۔ کہ عوام میں حیرانگی ، پریشانی اور عدم اعتماد کے احساسات بڑھتے جا رہے کیونکہ حکومت نے جن شخصیتوں کو عوامی دشواریاں دور کرنے کے لئے اہم فرائض پر فائز کیا ہے ۔ وہ عوام کی توقع اور معیار پر پورے نہیں اترے ۔ ان کا تقرر ان کے تجربہ کے منافی ہے اور قوم کا سرمایہ بے جا خرچ کیا جا رہا ہے ۔

I rule this out of order. The honourable member wants to bring a vote of no-confidence. There is a regular procedure for that provided in the Rules.

ایزادی نرخ کے مطابق گنے کی قیمت نہ ملنے پر تحصیل بھلوال کے کاشتکاران کی ہڑتال

مسٹر سپیکر - چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے - کہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں حکومت پنجاب نے چینی پر مکمل کنٹرول کی نئی پالیسی کا نفاذ کیا تو کاشتکاروں کو چینی کا مختص کوٹہ بند کر دیا - چنانچہ تحصیل بھلوال کے کاشتکاروں نے یہ مطالبہ کیا کہ کاشتکاروں کو یکم نومبر ۱۹۷۲ء سے ایزادی نرخ ۴٫۲۵ روپے کے حساب سے گنے کی قیمت ادا کی جائے - اس مطالبہ سے کوئی پذیرائی نہ ہونے کی وجہ سے کاشتکاران تحصیل بھلوال نے ۷ دسمبر ۱۹۷۲ کو ہڑتال کرتے ہوئے نون شوگر ملز بھلوال کو گنے کی سپلائی بند کر دی - یہ ہڑتال ۱۸ دسمبر تک جاری رہی -

مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو وزیر خوراک پنجاب نے ریڈیو پر اعلان کیا کہ کاشتکاروں کو گنے کا ریٹ شروع سیزن سے دیا جائے گا اور مؤرخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کو ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے نون شوگر ملز بھلوال کی انتظامیہ کے روبرو کاشتکاروں کے نمائندگان کو حکومت کے اس فیصلہ کی اطلاع دی کہ گنے کا ایزادی نرخ ۴٫۲۵ روپے شروع سیزن سے دیا جائے گا - اور ہڑتال ختم ہو گئی -

انجمن کاشتکاران بھلوال ضلع سرگودھا کے سیکرٹری نے مجھے بذریعہ خط اطلاع دی کہ کاشتکاروں کو مل نے رقم کی ادائیگی نہیں کی جس کے نتیجے میں کاشتکاران بھلوال نے انتہائی قدم اٹھانے کا فیصلہ کر دیا ہے جس سے اس علاقے کے عوام اور مل مالکان کے درمیان تصادم ہونے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے -

مسئلہ کی نوعیت اہمیت عامہ کی حامل اور سنگین ہے - اس پر بحث کرنا لازمی ہے اس لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی فرمائی جائے -

اس میں پبلک مفاد کی کونسی بات ہے - سیزن تو نومبر میں ہی شروع ہو گیا تھا -

چوہدری امان اللہ لک - آج تین چار روز ہوئے تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا -

مسٹر سپیکر - جب تصادم ہو جائے گا تب اہمیت عامہ کی بات بن جائے گی -

چوہدری امان اللہ لک - منسٹر صاحب نے تمام باتیں ٹیلی فون پر معلوم کر لی ہیں - ان سے اطلاع لے لی جائے ممکن ہے ان کو تمام حالات کا پتہ ہو -

وزیر خوراک - جناب والا - یہ مسئلہ چند سرمایہ داروں کی ذہنیت کا پیدا کردہ ہے - اس کے متعلق میں نے اس معزز ایوان میں فوڈ کے مباحثہ کے دوران اپنا بیان دیا تھا - اب مسئلہ یہ ہے کہ شروع سیزن میں میں نے شوگر ملوں کا دورہ کیا - مل مالکان کو حکومت کی پالیسی سے آگاہ کیا کہ گنے کی قیمت چار روپے ۲۵ پیسے ہوگی البتہ جن کاشتکاروں کو اس کے عوض چینی دی گئی ان کو یہ قیمت ادا نہیں ہوگی - پھر دوبارہ ہدایت دی گئی - کل مجھے جب یہ تحریک التوا موصول ہوئی تو میں نے ڈی - سی سرگودھا سے معلوم کیا - انہوں نے ٹیلی فون پر مجھے بتایا کہ وہاں کے حالات قابو میں ہیں - اس کے ساتھ ہی ساتھ نئی ہدایات بھی پہنچا دی گئیں اور تاکید کی گئی کہ کاشتکاروں کو یہ رقم دی جائے - میں اس معزز ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شروع سیزن سے لے کر اب تک شوگر ملوں کے مالکان نے ہمارے آرڈر پر پوری طرح تعاون نہیں کیا حالانکہ انہوں نے بار بار وعدے کئے تھے حکومت نے ان پر پوری طرح کڑی نگرانی رکھی ہوئی ہے - اگر انہوں نے پیداوار کے وعدوں کو پورا نہ کیا اور انہوں نے کاشتکاروں کو معاوضہ نہ

دیا اور پرانی روایات کو قائم رکھا جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو ان مل مالکان سے پوری قیمت وصول نہیں ہوتی تو حکومت نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم شوگر ملوں کو قومی تحویل میں لے لیں گے۔ مجھے امید ہے کہ امان اللہ لک صاحب اپنی تحریک کو واپس لے لیں گے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں۔

مرتہنی و مرہونہ اراضی کے الاٹیوں کی اقساط کی عدم ادائیگی پر الاٹمنٹ پر منسوخی کے نوٹس

مسٹر سپیکر۔ تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے بیس سال قبل مرتہنی و مرہونہ اور زیر موروث اراضی چھوٹے مالکان اور مہاجرین کو الاٹ کی تھی اور مرتہنی مرہونہ اراضی کے حقوق ملکیت دینے کے لئے علی الترتیب دس روپے و پانچ روپے فی یونٹ کے حساب سے بیس اقساط میں ادا کی جانی تھی۔ ان اقساط میں سے بیشتر قسطیں الاٹیوں نے ادا کردی ہیں لیکن غربت اور افلاس اور ۶ سال کے عرصہ میں پاک و ہند کی دو جنگوں کے نتیجے میں سرحدی علاقوں کی تباہی کی وجہ سے بہت سے الاٹی واجب الادا اقساط ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ محکمہ مال نے ان اقساط کی وصولی کے لئے آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۲ء مقرر کی اور اقساط کی وصولی کے ساتھ دس سال کا چھ فیصد سود اور بقیہ رقم پر نو فیصد تاوان مستزاد کر دیا۔

محکمہ مال کی جانب سے اب جنگ سے متاثرہ ان غریب الاٹیوں کو بیس سالہ الاٹ شدہ اراضیات کی الاٹمنٹ منسوخ کرنے کے نوٹس دیئے جا رہے ہیں جس سے الاٹیوں کی پریشانیوں میں مزید اضافہ ہو گیا ہے اور ہزاروں افراد اضطراب و بے چینی کا شکار ہو گئے ہیں۔

وزیر بحالیات ۔ جناب والا ۔ ان کو یہ سوچنا چاہئے کہ مالکان کو حقوق ملکیت دئے گئے تھے اور قیمت کو اقساط میں ادا کرنے کا وعدہ تھا لیکن جو جنگ سے متاثرہ علاقے ہیں وہاں حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے کہ ان کے ساتھ مکمل تعاون ہو ۔ ان کو یہ محسوس نہ ہو کہ ان کی مکمل نگہداشت نہیں کی جا رہی اور ان کے حقوق بجا طور پر حکومت بحال کرنے کی کوشش کرے گی ۔ میں ایوان کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ جہاں تک میعاد کا تعلق ہے وہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۳ء تک بڑھا دی گئی ہے اور اب نوٹس دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان پر تاوان بھی ڈالا گیا ہے ۔

وزیر بحالیات ۔ جو اضطراب اور ہیجان کی بات کی گئی ہے وہ اس لئے کہ نوٹس دئے گئے ہیں کہ وہ یہ جگہیں خالی کریں وگرنہ پیچیدگیاں پیدا ہوں گی ۔ جناب والا ۔ تحریک التوا میں دی گئی تاریخ ۳۱-۱۲-۷۳ غلط ہے تاریخ ۳۰-۱۲-۷۳ صحیح ہے ۔ لیکن میں اس چیز کی یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر چھوٹے مالکان اقساط ادا نہیں کر سکیں گے تب بھی ان کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جزاک اللہ ۔

وزیر بحالیات ۔ جہاں تک جنگ سے متاثرہ علاقوں کا تعلق ہے ۔ حکومت پہلے ہی سے ایسے لوگوں کو رعایت دے رہی ہے اور تاوان کے سلسلے میں بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ ہوگی جس سے ان کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑے یا ان کے حقوق کو تحفظ نہ دیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ ان کو واضح طور پر فرمانا چاہیے کہ کسی سے تاوان وصول نہیں کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ غور کر سکتے ہیں اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ تاوان کے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری - ہم جناب کے توسط سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ ریکارڈ کا حصہ بن جائیں -

مسٹر سپیکر - تاوان کے مسئلہ پر مزید غور کیا جائے گا -

وہاڑی میں کھوکھوں کا زبردستی اٹھوایا جانا -

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ سیکریٹری میونسپل کمیٹی وہاڑی نے اسسٹنٹ کمشنر کے واضح احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غریب کھوکھا والوں کے کھوکھے زبردستی اٹھوا کر بہت سے خاندانوں کو بیروزگار کر دیا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب ، بے چینی خوف و ہراس اور غم و غصہ پایا جاتا ہے -

اس پر فیصلہ کرنے سے پہلے میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہاں میونسپل کمیٹی کے head کون ہیں -

میاں خورشید انور - ایڈمنسٹریٹر ہے -

مسٹر سپیکر - اس طرح ایک ماتحت افسر نے یہ بات کی ہے - اگر اے - سی نے آرڈر پاس کیا ہے اور اس کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو لوگ پہلے ایڈمنسٹریٹر کے پاس جائیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ان کی دوکانیں اٹھوا دی گئی ہیں وہ اب کس کے پاس جائیں -

مسٹر سپیکر - آپ اپنی تحریک پڑھیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف انفارمیشن - جناب والا - میرا خیال ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب چونکہ آج تشریف فرما نہیں ہیں - اس لئے اس کو کل پر ملتوی کر دیں ممکن ہے کہ وہ کوئی ایکشن لینا مناسب سمجھیں -

مسٹر سپیکر - بہت اچھا -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ on the floor of the house وزیر اعلیٰ کی یہ commitment تھی ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہی اس جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں ۔ اس کو pending رکھا جاتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹرسپیکر ۔ گنتی کی جائے ..... گنتی کی گئی ..... کورم پورا نہیں ہے ..... گھنٹیاں بجائی جائیں ..... گھنٹیاں بجائی گئیں ..... کورم پورا ہو گیا ہے ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ پاسپورٹوں کی درخواستوں پر ارکان صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخطوں اور مہروں کے استعمال کی روک تھام کے لئے ملک غلام نبی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق سے متعلق مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پاسپورٹوں کی درخواستوں پر ارکان صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخطوں اور مہروں کے استعمال کی روک تھام کے لئے ملک غلام نبی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق سے متعلق مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ پاسپورٹوں کی درخواستوں پر ارکان صوبائی
اسمبلی کے جعلی دستخطوں اور مہروں کے استعمال کی
روک تھام کے لئے ملک غلام نبی رکن صوبائی

اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق سے متعلق مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی پیش کردہ رپورٹ پر غور و خوض کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ پاسپورٹوں کی درخواستوں پر ارکان صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخطوں اور مہروں کے استعمال کی روک تھام کے لئے ملک غلام نبی رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے مسئلہ استحقاق سے متعلق مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی پیش کردہ رپورٹ پر غور و خوض کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ جناب عبدالرحمان جامی رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری سے متعلق سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب عبدالرحمان جامی رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری سے متعلق سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ عبدالرحمان جامی رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری سے متعلق سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر فی الفور غور و خوض کیا جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ

> کہ جناب عبدالرحمان جامی رکن صوبائی اسمبلی کی گرفتاری سے متعلق سید تابش الوری رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر فی الفور غور و خوض کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں مباحث اسمبلی کی غیر درست اشاعت سے متعلق حاجی محمد سیف اللہ خان کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر - مباحث اسمبلی کی غیر درست اشاعت سے متعلق حاجی محمد سیف اللہ خان رکن صوبائی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کردی گئی ہے۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

> کہ مباحث اسمبلی کی غیر درست اشاعت سے متعلق حاجی محمد سیف اللہ خان رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر فی الفور غور و خوض کیا جائے۔

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے۔

> کہ مباحث اسمبلی کی غیر درست اشاعت سے متعلق حاجی محمد سیف اللہ خان رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پر فی الفور غور و خوض کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ اور میمورنڈم بابت سال ۱۹۷۲ء

(ایوان کی میز پر رکھ دی گئی)

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جناب والا - میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ اور میمورنڈم بابت سال ۱۹۷۲ ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

مسٹر سپیکر - پنجاب پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ اور میمورنڈم بابت سال ۱۹۷۲ء ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے -

---

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ چوہدری علی بہادر خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

> کہ چوہدری علی بہادر خان رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۲۸ فروری ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

قاضی محمد اسماعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسٹر فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۷ مارچ ۱۹۷۳ تک توسیع کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسٹر فرزند علی رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۷ مارچ ۱۹۷۳ء تک توسیع کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء ایوان میں زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری ایک گزارش ہے کہ جو آج قانون سازی کا کام ہو رہا ہے اس مسودہ قانون کی ایک کاپی بمعہ ترامیم کے فراہم کر دی جائے بڑی مہربانی ہو گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کو پہنچی نہیں ہے ۔

نوابزادہ محمد خان خاکوانی ۔ جناب والا ۔ آج کسی کے پاس نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کاپیاں آئی تھیں لیکن پیپلز ہاؤس میں رہ گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو خوش ہونا چاہیے کہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا عملہ رات کے گیارہ بجے تک کام کرتا ہے ۔ ایوان دو بجے ختم ہوتا ہے تو وہ کھانا بھی نہیں کھاتے اور کام شروع کر دیتے ہیں ۔

ملک محمد خالد ۔ جناب والا ۔ میری گزارش ہے کہ اگر ایجنڈا ہمیں رات دس بجے پہنچ جائے تو ہم اس کو اچھی طرح دیکھ سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر ٹرانسپورٹ ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ دی ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری کی ایک ترمیم ہے ۔ کہ اسے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔ اس کے علاوہ دو ترامیم اور ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس میں بہت سی ترامیم ہیں ۔ رائے عامہ معلوم کرنے کی بھی ہیں اور ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تین ممبران کی طرف سے ترامیم ہیں ایک سید تابش الوری کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے دوسری میاں خورشید انور کی طرف سے ۔ تیسری عمر حیات خان کی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ایک میری بھی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم کہاں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ تقریباً ہر بل میں میری ترامیم ہوتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت تو نہیں مل رہی ہیں ۔ اگر ہو گی تو دیکھ لیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے وزیر متعلقہ سے یہ درخواست کروں گا کہ اسے جلدی میں منظور کرنے سے قبل اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے کیونکہ اس کا بہت حد تک غریب عوام کے ساتھ تعلق ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے ایسے غریب عوام کی رائے کے بغیر جلدی پاس کرانے کی کوشش کی تو یہ سخت ناانصافی ہوگی کیونکہ یہ قانون سازی غریب عوام کے لئے کی جا رہی ہے ۔ وزیر صاحب یا ان کی پارٹی کے لئے نہیں ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Point of order. Sir, I draw your attention th rule 78 (2) of the Rules of Procedure……

Mr. Speaker : I have to listen to what an hon'ble member says. This amendment is immature and it cannot be taken up.

Mian Khurshed Anwar : Why ?

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Because no date has been specified.

Rule 78 (2) of the rules of Procedure ;

At this stage amendments to the Bill may not be moved, but—

(a) If the member-in-charge moves that this Bill be taken into consideration, any member may move an amendment, that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion :

Therefore, this amendment cannot be taken up.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ شاید فاضل رکن یہ بھول گئے ہیں کہ جس وقت اس ایوان میں جہیز کے متعلق ایک بل پیش ہوا تھا اس

پر فاضل رکن حزب اقتدار کی طرف سے سرکولیشن کی ایک ترمیم لائی تھیں جس پر تاریخ نہیں تھی اور آج یہ میرا اعتراض دھرا رہی ہیں۔ ہم نے اعتراض کیا تھا کہ اس میں تاریخ نہیں ہے اس لئے یہ تحریک پیش نہیں کی جا سکتی۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ یہ رولز آپ کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب نے اس پر رولنگ دیا تھا کہ اس میں خاص تاریخ کا ہونا ضروری نہیں ہے لہذا یہ تحریک درست ہے اور اسی تحریک کو جناب نے carry کرکے وہ جہیز بل سیلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیا تھا ۔ ایک رولنگ جو دفعہ ہاؤس میں آ جائے اور قانون اور ضابطے کا حصہ بن جاتی ہے ۔ افسوس تو یہ ہے کہ فاضل رکن بھی اس وقت موجود تھیں بلکہ انہوں نے اس وقت یہ کہا تھا کہ مجھے اس سیلیکٹ کمیٹی میں ضرور شریک کیا جائے ۔ تو اب ان کے خیال کے مطابق ان کی وہ تحریک قانون کے مطابق نہیں تھی ۔

(قطع کلامیاں)

میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو ترمیم جناب خورشید انور نے بغیر تاریخ کے دی ہے یہ اس جہیز بل پر ترمیم کے مطابق دی گئی ہے جو سابقہ رولنگ کی روشنی میں صحیح اور درست ہے اور قابل پذیرائی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم صاحبہ آپ کس رول کا حوالہ دے رہی ہیں ؟

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ۔ میں قاعدہ (۲) ۷۸ کا حوالہ دے رہی ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ سپیکر صاحب کو پڑھ لینے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو کسی وقت ہو سکتا ہے ۔

Any member can rise up and make an amendment in the motion.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ انہوں نے تاریخ مانگی ہے ۔ اس لئے اس پر غور نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ یہ ترمیم ہے ۔

Haji Muhammad Safiullah Khan : Sir, I move an amendment that :

> "a date, 15th of April 1973, be fixed for circulation for public opinion".

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان نے جو ترمیم پیش کی ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ بل پر غور کرنے کے لئے تاریخ ۱۵ اپریل رکھ دی جائے ۔ میں اس ضمن میں اتنا کہنا چاہتی ہوں ۔

The bill was promulgated in the shape of an ordinance on 29 October 1972. The public at large had sufficient time to give its opinion. The date 15th April mentioned by Haji Sahib is not applicable for the simple reason because the bill lapse after 42 days, automatically. Therefore, this amendment is redundant and frivolious. It cannot be considered. The bill should be taken up at once.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کس آرڈیننس کی بات کر رہی ہیں ؟

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ موٹر وھیکل آرڈیننس کی ۔

میاں خورشید انور ۔ اسمبلی میں اس وقت کسی آرڈیننس کا ذکر نہیں ہو رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بیگم ریحانہ سرور . . .

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ آپ میرا پوائنٹ آف آرڈر تو سمجھیں ۔ بات بل کی ہو رہی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ عوام کی رائے لینے کے لئے ۱۵ اپریل کی تاریخ مقرر کی جائے ۔ میں یہ کہتی ہوں کہ یہ بل آرڈیننس کی شکل میں ۲۸ اکتوبر کو جاری ہو چکا تھا تو کیا عوام کو اس پر رائے دینے کا مناسب وقت نہیں دیا جا چکا ؟

Mr. Speaker : Begum Sahiba : This is no point of Order. It may be a explanation of a point.

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب سپیکر - ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء کو یہ بل automatically lapse ہو جائے گا اور اگر اس قسم کی بحث جاری رکھی گئی تو بل مناسب وقت پر پاس نہیں ہو سکتا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - بل lapse نہیں ہوتا آرڈیننس lapse ہو جاتا ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - لیکن پبلک کی اطلاع کے لئے تو دیا جا چکا ہے اس کے لئے چار ماہ دئے جا چکے ہیں تاکہ اس پر غور کیا جا سکے

But no information has been receiveed so far. The Bill is under consideration, of course.

میاں خورشید انور - یہ آرڈیننس گزٹ نوٹیفیکیشن کے بعد ممبروں کے پاس پہنچایا گیا ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - یہ بل آرڈیننس کی صورت میں تین چار ماہ پہلے عوام کی رائے کے لئے دیا جا چکا ہے -

میاں خورشید انور - بیگم صاحبہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس آرڈیننس کی کاپیاں گزٹ نوٹیفیکیشن کے بعد لائبریریوں میں جاتی ہیں اور معزز ارکان کو ملتی ہیں - عوام کو نہیں ملتیں - عوام کو اب پتہ چلا ہے کہ ان کے لئے کس قسم کی قانون سازی کی جا رہی ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - ordinance کی کاپی کی قیمت صرف تیرہ پیسے ہے اور اس کو ہر کوئی خرید سکتا ہے - یہ لائبریری میں بھی موجود ہے یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے -

میاں خورشید انور - اس لئے میں بار بار یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ اتنی جلدی نہ فرمائیں - کیونکہ یہ مسئلہ خاص طور پر عوام کے متعلق ہے - اس لئے عوام کی رائے لینے اور اس کا جائزہ لینے سے قبل اس کو باقاعدہ قانون کی شکل نہ دی جائے -

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں نے یہ سمجھا تھا کہ حزب اختلاف کی جھڑپیں صرف میرے یا ہمارے اوپر ہوتی ہیں مگر یہ حسرت ناک بات یہ ہے کہ ایک معزز خاتون کھڑی ہوں تو ان بیچاری پر حملے ۔ ان پر **attack** اور **counter attack** ہو رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی کیا حالت ہو گی جب کہ ان کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ کم از کم اس رویہ کو تبدیل کیا جائے اور اپوزیشن کی طرف سے کچھ **relaxation** ہونی چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ یہ تو وہی بات ہوئی نہ کہ گواہ چست ، مدعی سست ۔ بیگم صاحبہ کو تو کوئی اعتراض نہیں ، لیکن کرنل اسلم صاحب اعتراض کیے جاتے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ ان کی حالت زار نہیں دیکھی جا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری آپ کی امنڈمنٹ کی کیا پوزیشن ہے کہ مسودہ قانون کو متداول کرایا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں اس کو **put** فرما دیجیے ۔ میں اس پر کوئی تقریر نہیں کر سکتا ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ایوان میں یہ گزارش کروں گا کہ ۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء سے یہ آرڈیننس باقاعدہ طور پر نافذ ہوا ہے اور مشتہر ہو کر زیر عمل ہے اور اس کے تحت بورڈ تشکیل دے دیا گیا ہے ۔ روڈ ٹرانسپورٹ نے بورڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بجائے اچھے طریقے سے ایڈمنسٹریشن کو چلایا ہے اور گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی انکم کو پچاس ہزار سے ایک لاکھ یومیہ تک پہنچا دیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یومیہ یا ماہانہ ؟

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ معاف کیجئے ایک لاکھ ماہانہ ۔ میں اس سلسلے میں صحیح معلومات ایوان کے سامنے ابھی تھوڑی دیر بعد یومیہ اور ماہانہ

کی تفصیل پیش کروں گا ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کی مشتہری کی چنداں ضرورت نہیں ۔ اس کے علاوہ جہاں تک سٹینڈنگ کمیٹی کا تعلق ہے ، چونکہ میں نے قائد حزب اختلاف اور دیگر معزز ارکان حزب اختلاف کے ساتھ اس سلسلے میں تفصیلاً تبادلہ خیال کیا ہے ۔ حزب اختلاف کی طرف سے اچھی تجاویز کو قبول کرتے ہوئے اس میں ترامیم بھی طے کر لی ہیں ۔ اس کے بعد میں سمجھتا کہ اس مفید قانون کو جس پر اپوزیشن اور حزب اقتدار دونوں متفق ہوں اور اس کی formation میں عوام کی نمائندگی کا ۔ ایمپلائرز کی نمائندگی کا اور ادارے کے مفاد کا پورا پورا تحفظ کیا گیا ہے ۔ مزید التوا میں ڈالا جائے ۔ ان حالات میں میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب صدر ۔ جیسا کہ فاضل وزیر موصوف نے اس ایوان کے سامنے بیان فرمایا ہے ۔ حزب اختلاف کی طرف سے جتنی ترامیم دی جاتی ہیں ، میں نے پہلے بھی شائد اس ایوان میں گزارش کی ہوگی ، اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ قانون سازی میں مزاحمت کی جائے ۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قانون کی اچھی طرح پر چھان بین کی جائے ۔ اور اس کے علمی اور عملی سارے پہلو سامنے آ جائیں ، اس کا نفع اور نقصان ، اس کی مصلحتیں اور مضرتیں سامنے آ جائیں ۔ اب جتنی تجاویز ہم نے ان کو دی تھیں وزیر موصوف نے ان کی افادیت کو قبول فرما لیا ہے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آج ہی فی‌الفور زیر غور لایا جائے تاکہ آج ہی یہ بل پاس ہو جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ منسٹر انچارج اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس کے نتیجے میں بالاتفاق پیش ہو رہی ہیں ۔ سید تابش الوری اب آپ کی ترمیم کی کیا پوزیشن ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ کوئی بھی موشن یا قرارداد ہاؤس میں پیش ہونے کے بعد ہاؤس کی منظوری کے بغیر واپس نہیں لی جا سکتی ، اس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہاؤس سے اب آپ منظوری لے لیں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ ان کی ترمیم یہ ہے کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۷۳ء رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

No date was mentioned in this Amendment. That is why I raised the objection.

مسٹر سپیکر ۔ پہلی ترمیم سید تابش الوری صاحب کی تھی ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پہلے خورشید انور صاحب کی ترمیم تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء کو ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب یہ تحریک ایوان میں پیش ہے ۔ سوال یہ ہے :

"کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ تک متداول کرایا جائے ۔"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے ۔

"کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔"

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۲ زیر غور ہے ۔

Sheikh Aziz Ahmed : I beg to move :—

"that in Clause 2 (a) of the Bill for the words "Road Transport Board" occurring in line 2-3, the words "Punjab Road Transport Board" be substitued".

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ پہلی امنڈمنٹ تھی جو وعدہ ۷۸ (۲) کے تحت آنی چاہیے ۔ جب انہوں نے motion for consideration دی اس کے فوراً بعد رائے عامہ معلوم کرنے کے متعلق امنڈمنٹ آنی ہے ۔

First it has to be discussed on principles then you will call on second motion that amendment to the original bill shall be considered.

جناب والا ۔ آج اس ایوان میں دی ویسٹ پاکستان موٹر وھیکلز (پنجاب امنڈمنٹ) بل ۱۹۷۳ء پیش کیا گیا ہے ۔ جہاں تک اس بل کی افادیت ، اس کے پاس کرنے کا مقصد ، اس کی promulgation جس حد تک میں سمجھتا رہا اور جو میری سمجھ میں آیا اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس بل میں سوائے gender کی تبدیلی ہے اور کچھ نہیں ۔ بعض مونث کو مذکر بنایا گیا ہے اور مذکر کو مؤنث بنایا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انگریزی میں بھی اس کا مذکر مؤنث ہے یا صرف اردو میں بھی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اردو میں بھی ہے اور انگریزی میں اسے gender کہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا انگریزی میں بھی کارپوریشن اور بورڈ کا gender بدل جاتا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ کارپوریشن اردو میں بھی جب استعمال ہوتی ہے اور انگریزی میں بھی جب استعمال ہوتی ہے تو وہ مؤنث کے

معنی میں بھی آتی ہے اور بورڈ صرف تلفظ اور تشخص اور معنوی اعتبار سے مذکر بن جاتا ہے۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب اس کو غلط بیان کر رہے ہیں ۔ کیونکہ انگریزی میں کارپوریشن مؤنث کے لئے کبھی بھی کوئی علیحدہ لفظ نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اگر اس بل کے پاس ہونے سے یہ فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ پہلے کارپوریشن اس وجہ سے ناکام رہی ۔ کارپوریشن کی انتظامیہ اور کارپوریشن بذات خود ہی اس وجہ سے خسارے میں رہی کہ شاید لوگوں میں اس کا تاثر جو تھا کچھ اس حیثیت میں تھا کہ وہ معنوی اعتبار سے مؤنث شمار ہوتی تھی ۔ اس لئے وہ کنٹرول کرنے میں ناکام رہی ۔ ہر لحاظ سے خسارے میں رہی اور وہ افادیت جو کارپوریشن قائم کرتے وقت مدنظر رکھی تھی اس میں وہ صریحاً ناکام رہی ۔ جس طرح کہ جناب فاضل وزیر ٹرانسپورٹ نے فرمایا ہے ۔ جس دن سے اس کارپوریشن کو بورڈ کا کا نام دے دیا گیا ہے ۔ بجائے خسارے کے اس میں ماہانہ لاکھوں روپے منافع ہونا شروع ہو گیا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ وہ یومیہ لفظ ہے ۔ آمدنی ایک لاکھ روپیہ یومیہ اب پہنچ چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں تو منافع کی بات کر رہا تھا ۔ بہر حال منافع لاکھوں میں نہیں ہے ۔ وہ منافع جو ماہانہ ہو سکتا ہے وہ ہزاروں میں ہے ۔

میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ویسے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس بورڈ کے قیام سے اس بورڈ کی

تبدیلی سے اور اس بل کے پاس ہونے سے اس روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی کارکردگی میں اضافہ ہو سکتا ہے اس میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اس کو چند ترامیم کے ساتھ اگر منظور کر لیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ حرج نہیں ہے۔ مگر جہاں تک تجربہ کا تعلق ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے جناب والا۔ وہ یہ واضح کر رہے ہیں کہ جب بھی اس ادارے میں کسی خرابی کو دور کرنے کے لئے کوشش کی جاتی رہی۔ خواہ ایک نئی انتظامیہ مسلط کر دینے سے وہ سابقہ تجربات کے لحاظ سے کامیاب نہیں رہا۔ ہم نے بارہا دیکھا میں وہ مثال نہیں دھراؤں گا ,ملائی، والی۔ بلکہ میں آپ کی اپنی ایڈمنسٹریشن کی مثال دوں گا کہ پولیس کا محکمہ تھا۔ تعزیر پاکستان ایک جامع کتاب تھی۔ اس کے ساتھ ضابطہ فوجداری اس کو بھی زیادہ جامع بناتا ہے۔ مگر ہماری پولیس اس کو **impiement** کرنے میں ناکام رہی۔ اسی ضابطہ فوجداری میں جو اختیارات پولیس کو کرپشن ختم کرنے کے لئے حاصل ہیں ان کو **implement** کرنے میں پولیس ناکام رہی۔ تو گورنمنٹ نے سوچا کہ اس پر انٹی کرپشن کا ایک محکمہ قائم کر دیا جائے۔ محکمہ پر محکمہ کرپشن کو ختم کرنے کے لئے قائم کیا گیا۔ مگر تجربات یہ بتاتے ہیں اور واقعات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جس دن پولیس کے اختیارات کے اوپر ایک اور بااختیار ادارے کو محض اس وجہ سے قائم کیا گیا ہے۔ کہ وہ ادارہ کرپشن کو ختم کرے گا . . . . .

Begum Rohana Sarwar Shaheed : Mr. Speaker, I would like to draw your attention to Rule 78 (1) of the Rules of Procedure :

> "On the day on which any of the motions referred to in rule 76 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed, but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles".

یہ پولیس والوں کی مثال دے رہے ہیں۔

And this is not within the principles of the Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں کوئی یوسف زلیخا کا قصہ تو نہیں بیان کر رہا ہوں میں تو principles بیان کر رہا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ یہاں پر بات ہو رہی ہے موٹر وھیکل کی اور آپ ذکر کر رہے ہیں پولیس کا ۔

You are irrelevent.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کارپوریشن کے اوپر بورڈ کا تسلط قائم کر دینا ۔ اسی طرح ہے جس طرح پولیس پر انٹی کرپشن کا محکمہ قائم کر دیا گیا ہے اور یہ واقعات ظاہر کر رہے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ جس دن سے انٹی کرپشن کا محکمہ اس غرض سے مقرر کیا گیا تھا ۔ قائم کیا گیا تھا کہ صوبے میں اور ملک میں کرپشن ختم ہو آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ اسی دن سے کرپشن کے لائسنس دئے گئے ہیں ۔ اور وہ کرپشن کم نہیں ہوئی بلکہ کرپشن بڑھی ہی ہے ۔ میں نے اس سلسلے میں ایک گوشوارہ پہلے بھی مانگا تھا ۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کی نیت نیک ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اس مقصد کے لئے بورڈ بنا رہے ہیں کہ جو دھاندلیاں جو خرابیاں کارپوریشن کے وقت میں ہوتی رہی ان کا سدباب کیا جائے ۔ اس پر ایک نیا کنٹرول نیا چیک دینے کے لئے یہ بورڈ بنا دیا گیا ہے ۔ مگر میں آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس بورڈ کی تشخیص اسی لحاظ سے کی گئی ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا ۔ ویسے فاضل رکن ابھی بھی میرے ساتھ اس امر پر سیر حاصل گفتگو بھی کر چکے ہیں ۔ ان کی حسب منشا ہم نے جو بورڈ پہلے سے تشکیل دیا ہوا تھا وہ بعینہ اسی طرح تھا جس طرح کہ حاجی صاحب کی خواہش تھی ۔ اس کی further ہم نے Rules کی بجائے ایکٹ کی صورت میں وضاحت بھی کر دی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اس ایوان کا ایک معزز رکن اس کا ممبر ہوگا ۔ ایک ورکرز یونین آف فیڈریشن کا elected رکن ہوگا ۔ یہ دونوں افراد اگر

کارپوریشن کو چیک نہیں کر سکتے ۔ یہ کرپشن کو روک نہیں سکتے تو پھر میرے خیال میں حاجی سیف اللہ صاحب خود اپنے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ بحث کو مختصر کرتے ہوئے ایوان کا وقت بچایا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ حاجی سیف اللہ صاحب کی گزارشات کا مطلب یہ تھا کہ قانون تو حکومت نیک نیتی سے بنانا چاہتی ہے ۔ حکومت کو متوجہ کرانا مطلوب تھا کہ اس قانون کو نیک نیتی کے ساتھ کارفرما بھی کیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ بہت سے معاملات میں اپوزیشن اور حزب اقتدار میں سمجھوتا طے پا چکا ہے ۔ جیسا کہ حاجی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ اب زیادہ کہنے کے لئے کچھ نہیں رہ گیا ہے اور قائد حزب اختلاف نے بھی فرمایا ہے کہ ہم صرف اس بارے میں توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ آپ جو بھی قانون بنائیں اس پر صحیح طریقے سے عمل درآمد ہو ۔ میں آپ کی وساطت سے انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم جو بھی قانون بنانا چاہتے ہیں یا بنا رہے ہیں اسی نیک نیتی سے بنا رہے ہیں کہ اس پر صحیح طریقے سے عمل درآمد ہو اور اسی جذبے کے تحت روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے کاروبار کو اور اس مسئلے کو سلجھانے کے لئے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ بنایا گیا ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, I am discussing the principles and they are replying to my speech.

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو assurance دے رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ وہ میری تقریر کے بعد assurance دیں تاکہ ہاؤس confidence میں آ جائے ۔ میں تو پہلے کہہ چکا ہوں کہ ایک چیز طے ہونے کے بعد اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم آپ کو یہ نہ بتائیں اور یہ نہ کہیں کہ جو آپ قانون بنا رہے ہیں اس میں کوئی خرابی نہیں ۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ بورڈ کے بنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ آپ بورڈ بنا رہے ہیں آپ کہتے ہیں کہ اس کے بنانے سے ٹرانسپورٹ کے کام میں

کافی زیادہ حوصلہ افزا کامیابی پیدا ہوگی یہ جو اس وقت خسارے میں ہے پھر وہ منافع بخش ہو جائے گی ۔ ہمیں اس سے کوئی کلام نہیں ہے ۔ کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ ہم اتفاق کرتے ہیں کہ آپ بورڈ بنائیں ۔ آپ کی یقین دہانیوں کے پیش نظر کہ یہ بورڈ مفید رہے گا ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں ۔

اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کر رہا تھا وہ یہ نہیں تھا کہ آپ بورڈ نہ بنائیں بلکہ میں کہہ رہا تھا کہ یہ بورڈ بنتے رہے ہیں یہ تبدیلیاں لائی جاتی رہی ہیں ۔ اصل خرابی کو دور کرنے کی بجائے ایک اور چوکیدار مقرر کیا جاتا رہا ہے ۔ مگر مشاہدے میں آیا ہے واقعات یہ بتاتے ہیں کہ وہ چیز جس کو ختم کرنا مقصود تھا ۔ جس خرابی کو دور کرنا مقصود تھا ۔ وہ خرابی آج تک دور نہیں ہوئی ۔ خدا کرے آپ کا جذبہ ، آپ کی کوششیں اور آپ کا عمل یہ ثابت کر دے کہ اس بورڈ کا حشر پہلے کی طرح نہیں ہوگا اور یہ بورڈ جس مقصد کے لئے بنایا جا رہا ہے اگر آپ نے اپنے عمل سے اپنی کوششوں سے اور اپنی کاوشوں سے اس کو صوبے کی افادیت کے لئے قائم کیا ۔ بنایا اور چلایا تو اس کے بنانے کا صحیح معنوں میں فائدہ حاصل ہو جائے گا ۔ صوبے کے عوام بھی خوش ہو جائیں گے ۔ اس وقت تک جو کچھ بھی اس لیجسلیشن میں ہوا ہے ۔ اس میں عام سمجھنے والے کو اور عام آدمی کو یہ پتہ نہیں لگ سکتا تھا کہ اس کے بنانے کا مقصد کیا ہے ۔ یہ بورڈ کیوں بن رہا ہے ۔ اگرچہ یہ چیز افہام و تفہیم سے طے ہوئی ہے کہ یہ بورڈ محض اس لئے بنایا جا رہا ہے کہ سابقہ کارکردگی کو بہتر بنائے ۔ پہلے اتھارٹی پر چیکنگ نہ تھی ۔ کوئی ایسی ورکنگ باڈی نہ تھی ۔ کوئی representative یا ٹیکنیکل بورڈ نہ تھا جو کہ اس اتھارٹی پر کنٹرول کر سکتا ، اس پر اپنا اثر رکھ سکتا ۔ اور اس کو صحیح معنوں میں چلا سکتا ۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ بورڈ وہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے بنا رہے ہیں ۔ اگر اس بورڈ کو تشکیل کو ان ترامیم کے ساتھ جو ابھی ہاؤس میں ہماری طرف سے پیش ہوں گی منظور کر لیا جائے تو ہمیں یقین واثق ہے کہ یہ بورڈ صوبے کے لئے کارآمد رہے گا اور اگر اس بورڈ کی تشکیل میں وہی لاپرواہی برتی گئی ۔ اس بورڈ

کی تشکیل کے بعد اس کو اس حد تک رکھ دیا گیا کہ چلو یہ ہو گیا لیجسلیشن ہو گئی ہے تو پھر اس کی کوئی افادیت نہیں رہے گی ۔ میں وزیر موصوف سے یہ یقین دھانی چاھوں گا کہ وہ بورڈ کو اسی جذبہ کے ساتھ چلائیں کے جس جذبہ کے تحت وہ آج اسے پاس کروا رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ (بہاول پور ۱) جناب سپیکر ۔ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن جسے اب بورڈ میں تبدیل کیا جا رہا ہے عوام کی شکایات اور اعتراضات کی ایک طویل عرصہ تک ھدف رھی ہے ۔ یہ اطمینان بخش بات ہے کہ گورنمنٹ نے عوامی احساسات و جذبات کے پیش نظر اس کی ترتیب اور طریقہ کار میں تبدیل کرنے کے لئے ایک مسودہ قانون اس ایوان میں پیش کیا ہے ۔ یہ بات درست ہے کہ بنیادی طور پر صرف کارپوریشن کو بورڈ کا نام دینے سے کوئی فرق نہیں پڑھتا . . . . . .

رانا پھول محمد خان : جناب سپیکر ۔ میں جناب کی توجہ اس طرف دلانا چاھتا ھوں کہ ھمیں آج ایک حکم ملا ہے کہ ماہ جنوری کا سفر خرچ اور بھتہ کا بل ممبران لے لیں ۔ پہلے ھوتا یہ رھا ہے کہ جب اجلاس ھوتا تھا تو بل نقدی کی شکل میں ممبران کو لاکر دیا جاتا تھا ۔ اب ممبر صاحبان یہاں بیٹھے ھوئے ہیں اور بھتے کے بل میانوالی بھیجیں گے ۔ ملتان بھیجیں گے ۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ سابقہ روایات کو بحال رکھتے ھوئے نقدی کی شکل میں رقم یہاں دی جائے ۔ پہلے بھی یہ ھوتا رھا ہے ۔ اب ممبران یہاں لاھور میں بیٹھے ھوئے ہیں اور ان کے سفر خرچ کا بل ان کے ضلعوں میں جائے گا ۔ ان کے لئے مشکلات پیدا ھو جائیں گی ۔ پہلے بھی نقدی کی شکل میں ھمیشہ دیتے رہے ہیں اور اب بھی دینا چاھیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دیکھتا ھوں کہ مسئلہ کیا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ایسا ھوتا رھا ہے ۔ ۱۵ دن جب اجلاس کو گزر جاتے تھے تو ایک ھزار روپیہ نقد ان کو دیا جاتا تھا بعد میں ان کے ٹی ۔ اے سے وضع کر لیا جاتا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں یہ نہیں کہہ رھا کہ آپ صحیح نہیں فرما رہے ہیں لیکن میرے لئے یہ نیا مسئلہ ہے ۔ میں اس مسئلہ کو دیکھوں گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ ٹرانسپورٹ جسے سرکاری سطح پر منظم کیا جا رہا ہے کی بہتری اور اصلاح ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں عوام کی جو شکایات ہیں ان میں بنیادی طور پر ٹرانسپورٹ وھیکل کی کمی اور انتظامیہ کی بدعنوانیاں اور دھاندلیاں نمایاں رہی ہیں ۔

جناب والا ۔ اس ترمیم کے ذریعے اور اس بل کے ذریعہ یہ موقع فراہم کیا جا رہا ہے کہ وہ کارپوریشن جو بورڈ آف ریونیو کے ماتحت کام کیا کرتی تھی اب اس کو ایک وسیع تر بورڈ کے سپرد کیا جا رہا ہے تاکہ عوامی رائے کی روشنی میں اصلاح احوال کے جو مواقع پیدا ہوئے ان سے بہتر طور پر استفادہ کیا جا سکے ۔ آج جناب وزیر متعلقہ سے گفتگو کے دوران ہماری جن ترامیم پر اتفاق رائے ظاہر کیا گیا ہے اس کے تحت اس ایوان کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ ہماری ترمیم کے نیچے سب بورڈ کی ترتیب پہلے کے مقابلے میں بہتر ہو جائے گی ۔ اب اس بورڈ میں تین کی بجائے جو سات ارکان منتخب ہوں گے یا نامزد کئے جائیں گے ان میں عوامی نمائندے اور ورکرز ٹرانسپورٹ فیڈریشن کے نمائندے بھی شامل ہوں گے ۔ اس طرح اس ایوان کو ایک اور حق اور اختیار دیا جا رہا ہے جو اس سے پہلے اسے حاصل نہ تھا ۔ اصل مسودہ قانون میں اس ایوان کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ بورڈ کے لئے عوامی نمائندگان کا اختیارات کرے گا اب اس طے شدہ ترمیم کے ذریعہ سے یہ اختیار دیا جا رہا ہے .....

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاؤس میں کورم ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس مسودہ قانون میں طے شدہ ترمیم کے ذریعے یہ ایک نیا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس ہاؤس کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ خود اپنے نمائندے اس بورڈ کے لئے منتخب کرے ۔ اسی طرح اصل بل کے ذریعے مجوزہ بورڈ سے ٹرانسپورٹ کے مسائل

سے متعلق مشورہ کرنے کا اختیار سلب کیا جا رہا تھا۔ بورڈ کو اس حق سے محروم کیا جا رہا تھا کہ وہ پالیسی بنانے کے سلسلے میں حکومت کو رائے دے اور مناسب تجاویز و شفارشات پیش کرے ہماری نئی ترمیم کے ذریعہ یہ اختیار بورڈ کو ایک دفعہ پھر بحال کر دیا گیا ہے۔

جناب والا۔ اس بل میں ایک انتہائی ظالمانہ اور غیر منصفانہ ضمن یہ ہے کہ اگر کوئی ممبر بورڈ کے کسی ایک اجلاس سے بھی غیر حاضر رہے تو وہ رکنیت سے محروم ہو جائے گا۔ اب ہماری ترمیم کے تحت یہ منظور کیا جا رہا ہے۔ یہ اختیار دیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی ممبر دو مسلسل اجلاسوں سے رخصت کے بغیر غیر حاضر رہے تو وہ رکنیت سے محروم ہو سکے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان ترامیم کے ساتھ یہ بل ان مقاصد سے ہم آہنگ ہو سکے گا۔ جو وزیر متعلقہ نے اس سلسلے میں ایوان کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اب ہمیں توقع رکھنی چاہیے کہ یہ بورڈ عوام کی مشکلات کو دور کرکے ٹرانسپورٹ کو نئی سہولتیں فراہم کرنے اور انتظامیہ کو بہتر، موثر اور دیانتدار بنانے میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔

چوہدری امان اللہ لک - (گجرات - ۸) جناب والا - چونکہ حاجی سیف اللہ صاحب اور سید تابش الوری صاحب نے اپنے جذبات و احساسات اس ایوان میں پہنچا دیئے ہیں اور ان ترامیم کے پیش نظر جو فاضل وزیر ٹرانسپورٹ اور ان کے مابین طے ہوئی ہیں کہ اگر موٹر وھیکلز آرڈیننس ۱۹۶۵ء کو جس پر کئی روز اس معزز ایوان میں بحث و تمحیص ہوتی رہی ہے۔ اور ٹرانسپورٹ کے سارے نظام کو مکمل طور پر بدلنے کے لئے ایک جامع پروگرام مرتب کیا جاتا تو بہتر ہوتا۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ دفعہ ۷/۱۰ میں جو ترامیم ہیں وہ دراصل اس ناکامی کی طرف نشاندھی کرتی ہیں جو موجودہ حکومت حادثات کو روکنے اور ٹرانسپورٹ کے پرانے طریقہ کار کو بدلنے کے لئے ایک واضح نقطہ نگاہ نہیں رکھتی۔ کارپوریشن کو بورڈ میں تبدیل کرنا بھی میں اس لئے مناسب یا ضروری محسوس نہیں کرتا تھا کیونکہ اس میں دفعہ ۷ کی ذیلی دفعہ (۲) میں واضح تھا کہ ایک چیئرمین اور

دو نمائندگان کو حکومت نامزد کرے گی ۔ اگر ممبران کی تعداد بڑھانا مقصود تھی تو اس دفعہ ۷۰ کی ذیلی دفعہ (۲) میں اضافہ کیا جا سکتا تھا اور اگر اس کی ہیئت کاذئی کو بدلنا مقصود تھا تو اس میں بہت سی ترامیم ہم نے اس بل میں دی تھیں لیکن اس کے باوجود میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ ترامیم جو بورڈ کی شکل میں ہمارے سامنے آئی ہیں اور جیسا کہ ہمارے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے ماسوائے ان چند نمائندگان کے اس مقام پر لانے کے باقی طریقہ کار سارے کا سارا وہی ہے ۔ بہر حال اس سپروائزری طریقہ کار کو ان ترامیم کے ساتھ چونکہ منظور کیا جا چکا ہے ۔ اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ اس پر اب زیادہ تنقید مناسب نظر نہیں آتی ۔ آج میں اس بل کے سلسلے میں اپنے فاضل دوست میاں وٹو صاحب سے یہ استدعا کرنے والا تھا کیونکہ معاہدہ ہو چکا ہے کہ اگر اس موٹر وھیکلز آرڈیننس وہ تمام ترامیم لائی جائیں تو میں سمجھتا کہ یہ بڑا کارنامہ تھا جو وہ سرانجام دینے سے قاصر رہی ہے ۔ لیکن بہر حال میں ان ترامیم کو جو انہوں نے خوش دلی سے قبول کی ہیں یا نا خوش دلی سے قبول کی ہیں اب میں ان کے پیش نظر مزید تنقید اس بل پر مناسب نہیں سمجھتا اس لئے میں ختم کرتا ہوں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل خان وٹو) ۔ جناب والا ۔ چونکہ فاضل ممبران سید تابش الوری اور حاجی صاحب نے واضح طور پر اس کی تائید کی ہے ۔ یعنی ان ترامیم کی جو ہم نے پیش کیں اس لئے یہ بات حوصلہ افزا ضرور ہے لیکن میں چوھدری امان اللہ خان لک کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ انہوں نے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ اور پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کو ایک ھی سمجھ لیا ہے ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے یہ واضح کر دوں کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن اور صرف گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سے متعلق تھی اب بورڈ کی صورت میں ہے اور اس کی دفعات ۷۰ اور ۷۱ اس سے متعلقہ ہیں باقی دفعات جو ہیں وہ اس سے متعلقہ نہیں ہیں ۔ اس میں مکمل اور جامع ترامیم کر دی گئی ہیں ۔

اس کے ساتھ جناب والا میں یہ گزارش کرونگا کہ جہاں تک فاضل ممبران

نے اس کو پوری طرح سے عملی جامہ پہنانے کے لئے ہم سے یقین دھانی کا مطالبہ کیا ہے میں ان کی خدمت میں یہ واضح کر دوں کہ بورڈ کی تشکیل پہلے ہی سے ہے جو آج ترامیم کی صورت میں پیش کی جا رہی ہے۔ آج سے تین ماہ پیشتر اس بورڈ کو تشکیل دیکر اس کے نمائندے اسی صورت میں جیسا کہ خیال تھا مقرر کئے جا چکے ہوئے ہیں جو باقاعدہ اپنی میٹنگیں کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں ہی پہلے عرض کیا ہے خاطر خواہ improvement اس میں ہو چکا ہے۔ میں ان کو مزید یقین دلاتا ہوں کہ گورنمنٹ کی ہر ممکن یہ کوشش ہوگی کہ اس کو in letter and spirit عملی جامہ پہنایا جائے۔

CLAUSE 2

مسٹر سپیکر ۔ اب کلاز ۲ زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد ۔

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I beg to move :

> "That in clause 2(a) of the Bill for the words "Road Transport Board" occurring in lines 2-3, the words "Punjab Road Transport Board" be substituted".

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :

> "That in clause 2(a) of the Bill for the words : "Road Transport Board" occurring in lines 2-3, the words. "Punjab Road Transport Board" be substituted".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اگلی ترمیم چوھدری امان اللہ لک کی ہے۔ کیا آپ اسے واپس لے رہے ہیں ۔

Chaudhry Amanullah Lak : I withdraw it, Sir.

Mr. Speaker : This is withdrawn.

CLAUSE 3

اب مسودہ قانون کی ضمن ۳ ایوان کے سامنے زیر غور ہے -

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : Sir, I move :

"That clause 3 sub-clause(i) should be substitued as under :—

(i) In sub-section(2) for the words "a Chairman and two" the word "seven" shall be substituted after the word "Government", the following shall be added "and shall be sudstituted as follows :—

(1) Minister Incharge	Chairman
(2) One nominee of the Provincial Assembly.	Member
(3) One representative of the Bargaining Agent of Road Transport Board Worker' Union or Federation.	Member
(4) A representative of Technical Branch Punjab Road Transport Board.	Member
(5) A representative of Traffic Branch of Punjab Road Transport Board.	Member
(6) A representative of other modes of public transport.	
(7) Managing Director of Punjab Road Transport Board.	Member

مسٹر سپیکر - شیخ عزیز احمد آپ کی ترمیم بھی بعینہ یہی ہے -

شیخ عزیز احمد - جی یہی ہے -

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ مجھے اس ترمیم کے متعلق کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :

"that clause 3 sub-clause (i) should be substituted as under :—

(i) In sub-section (2) for the words "a Chairman and two" the word "seven" shall be substituted and after the word "Government", the following shall be added "and shall be substituted as follows :—

(1) Minister Incharge.	Chairman.
(2) One nominee of the Provincial Assembly.	Member
(3) One representative of the Bargaining Agent of Road Transport Board Workers' Union or Federation.	Member
(4) A representative of Technical Branch Punjab Road Transport Board.	Member
(5) A representative of Traffic Branch of Punjab Road Transport Board.	Member
(6) A representative of other modes of public transport.	Member
(7) Managing Director of Punjab Road Transport Board.	

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Syed Tabish Alwari to move his amendment.

Syed Tabish Alwari : I beg to move :

"That for Clause 3, sub-clause (v) the following shall be substituted :—

In sub-section (6) for the words "The Chairman

and each" the word "Each" shall be substituted and for the word "shall" occurring in first line between "member" and "receive" the word "may" shall be substituted and for the word "and" occuring in second line between "salary" and "allowances" the word "or" shall be substituted".

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :

"That for Clause 3, sub-clause (v) the following shall be substituted :—

In sub-section (6) for the words "The Chairman and each', the word "Each" shall be substituted and for the word "shall" occuring in first line "member" and "receive" the word "and" occuring in second line between "salary" and "allowances" the word "or" shall be substituted".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Rana K.A. Mahmood to move his amendment.

Rana K. A. Mahmood Khan : I beg to move :

"That in Clause 3 (b) the following shall be substituted :

(b) after clause (iv) the following new clauses shall be added, namely :

(v) if he absents himself from two consecutive meetings of the Board without leave of absence ; or

(vi) if he is found to be a lunatic or is of unsound mind".

Mr. Speaker : The same amendment is of Ch. Aman Ullah Lak. Would you also like to move it ?

Chaudary Amanullah Lak : I beg to move :

"That in Clause 3 (b) the following shall be substituted :—

(b) after clause (iv) the following new clauses shall be added, namely :—

(v) if he absents himself from two consecutive meetings of the Board without leave of absence ; or

(iv) if he is found to be lunatic or is of unsound mind".

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :—

"That in Clause 3 (b) the following shall be substituted :—

(b) after clause (iv) the following new clauses shall be added, namely :—

(v) if he absents himself from two consecutive meetings of the Board without leave of absence ; or

(vi) if he is found to be lunatic or is of unsound mind".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Mian Khurshed Anwar to move his amendment.

Mian Khurshid Anwar : I beg to move :—

"That in clause 3, sub-section (vii) shall be deleted".

Mr. Speaker : Motion moved and the question is :

"That in clause 3, sub-clause (vii) shall be deleted".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That clause 3, as amended, do stand part of the bill.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : Next by Sh. Aziz Ahmed.

Sheikh Aziz Ahmed. Sir, I withdraw my amendment.

CLAUSE 4

Mr. Speaker : The question is :

"That Clause 4 do stand a part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE 5

Mr. Speaker : The question is :

That Clause No. 5 do stand a part of the Bill.

(The motion was carried)

CLAUSE 6

Mr. Speaker : The question is :

The Clause 6 do stand a part of the Bill.

(The motion was carried)

PREAMBLE

Mr. Speaker : Now we come to Preamble.

Sheikh Aziz Ahmed : I beg to move :

"That in the Preamable of the Bill, between the words "the" and "Road" occurring in line 5, the word "Punjab" be inserted".

Mr. Speaker : Amendment moved and the question is :

"That in the Preamable of the Bill, between

the words "the" and "Road" occurring in line 5, the word "Punjab" be inserted".

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The question is :

That Preamble, as amended, be the Preamble of the Bill.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ Long title میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اس لئے اس کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) موٹر گاڑی ہائے مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس خوش اسلوبی سے یہ مسودہ قانون پاس کرنے پر سارا ایوان مبارک باد کا مستحق ہے ۔ اب ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں ۔ چائے کا وقفہ لازمی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج جمعۃ المبارک ہے کچھ ارکان کی طرف سے یہ تجویز آئی ہے کہ کمشن کی رپورٹ کو زیر غور لایا جائے ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ رپورٹ عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۲۲ (۳) کے تحت یکم فروری کو پیش ہونی چاہیے تھی وہاں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ :

"The President or the Governor, as the case may be, shall cause the report and memorandum to be laid before the National Assembly or the Provincial Assembly, as the case requires, at the first meeting of the Assembly held after the thirty first day of January for the year in which the report was submitted,....."

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ نے یقین دھانی کرائی تھی کہ رپورٹ چھپ رہی ہے ۔ یہ رپورٹ آج کسی کی تحریک پر پیش کی جا چکی ہے ۔ ۳۱ جنوری کے بعد جو پہلی میٹنگ ہوگی اس میں آ جائے گی ۔ اس میٹنگ کے متعلق جو آپ کا تصور ہے وہ درست نہیں ہے ۔

"Meeting" actually means the whole session, not the first day.

ورنہ آئین میں "First day of the meeting" لکھا ہوتا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ میں تمام ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جو محمد افضل خان وٹو کا بل تھا اس میں کچھ "وٹ" تھے وہ ہم نے نکال دئے ہیں اور متفقہ طور پر پاس کر دیا ہے ۔

بقول حافظ :

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلمان ڈنڈا ڈنڈا با برہمن ڈانگ ڈانگ

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا ۔)

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی پنجاب صوبائی اسمبلی کا اجلاس سوم

ہفتہ ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء
(شنبہ ۶ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ○ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○

پ ۲ - س ۲ - ع ۱ و ۲ - ایات ۱۵۲ تا ۱۵۶

پس تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے جائیں ان کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے ہو۔ اے ایمان والو صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ صبر و استقامت رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔

اور ہم تم کو کسی قدر خوف سے، بھوک سے مال و دولت کے جانوں کے اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے۔ تو (اے پیغمبر) صبر و استقامت رکھنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔ یہ وہ ہیں کہ جب ان لوگوں پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی بڑی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت یاب ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

میاں خورشید احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آج وقفہ سوالات ختم کر دیا گیا ہے ۔ آیا یہ مستقل طور پر ختم کر دیا گیا ہے یا صرف آج کے لئے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس وقت موجود نہیں تھے جس وقت ایوان نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہفتے کو سوالات نہیں ہوں گے ۔ ایک شیڈول بنا ہوا ہوتا ہے کہ کس دن کس محکمے کے سوالات ہوں گے ۔ ہفتہ کے روز جو اجلاس ہو رہا ہے یہ اس ایوان کے فیصلے کے مطابق ہو رہا ہے کہ اس مرتبہ ہفتے کو working day بنا لیا جائے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سید مہتاب احمد شاہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سید مہتاب احمد شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں ایک تاریخ اشتمال کے سلسلے میں ۳۰ جنوری سے لیکر ۲ فروری تک چار روزا سیشن اسمبلی سے غیر حاضر رہا ہوں ۔ میں نے اپنے ایک دوست ممبر کو چھٹی کی درخواست دی تھی لیکن مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ میری درخواست آپ تک نہیں پہنچا سکے مہربانی کر کے میری مندرجہ بالا چار روز کی رخصت منظور فرمائی جاوے نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

محترمہ ناصرہ کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ناصرہ کھوکھر صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"With due respect I beg to state that due to unavoidable circumstances I was unable to attend the session on 7th February 1973. Kindly grant me leave for the day, and oblige."

مسٹر سپیکر : سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احسان الحق پراچہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احسان الحق پراچہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I could not attend the Session of the Punjab Provincial Assembly on 31st January, 1st, 7th and 8th February, 1973 on account of my pre-occupations. My absence for these days may please be excused. Thanks."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبدالغنی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

کمترین بعارضہ نزلہ و کھانسی مؤرخہ ۸ فروری ۱۹۷۳ء کو بیمار رہا ہے ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"One day leave may please be granted to me on 10-2-1973 from Assembly session as I have to go out of Lahore."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

"I want to get myself checked up by the Medical Specialist, Service Hospital. I wo'nt be able to attend the session on 10-2-1973. Kindly grant me leave.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

جناب والا ۔ عرض ہے میری اہلیہ بدستور بیمار
ہے اور میں سخت پریشان ہوں اجلاس میں
شمولیت سے قاصر ہوں ۔ براہ کرم ہاؤس سے
میری مزید رخصت از ۵-۲-۷۳ تا ۱۲-۶-۷۳
منظور کرائی جائے ۔ مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری صاحب کی تحریک استحقاق ہے جو ایوان میں پڑھی جا چکی ہے ۔ وزیر اعلیٰ نے یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۳۲ کے مطابق صوبائی پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی ۔ وہ رپورٹ ایوان میں پیش ہو گئی ہے ۔

It is disposed of accordingly.

مسئلہ استحقاق

نشان زدہ سوال نمبر ۱۴۲۴ کے نادرست جواب کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ شیخ صفدر علی ۔

شیخ صفدر علی ۔ جناب والا ۔ میں نے ایک سوال آرٹ کونسل کے متعلق کیا تھا جس کا نمبر ۱۴۲۴ ہے ۔ یہ سوال ایوان میں پیش ہو چکا ہے ۔ میں نے سوال کے جزو 'ج' میں پوچھا تھا کہ کیا ممبران صوبائی اسمبلی اس موقع پر مدعو کیے گئے تھے ۔ جس کا جواب یہ دیا گیا ہے ۔ جی ہاں ۔ کچھ ممبران مدعو کئے گئے تھے ۔ وہ آئے بھی تھے ۔ لیکن ان کے ناموں کا ریکارڈ نہیں ۔ یہ جواب سراسر غلط ہے ۔ کیونکہ سوال کرنے سے پہلے اور بعد میں بھی میں نے جملہ ممبران اسمبلی لاہور سے تسلی کی ہے ۔ دانستہ طور پر غلط جواب دیا گیا ہے ۔ اس طرح غلط جواب دینے سے اس معزز ایوان کا اور میرا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر عبدالخالق آپ کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل رکن شیخ صفدر علی صاحب کے جو جذبات ہیں ہمارے بھی وہی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان آرٹ کونسل پر ان کا جو اعتراض ہے وہ بجا ہے ۔ جناب والا ۔ میرے محکمے کے متعلق سوالات کے جوابات ۳۱ تاریخ کو دیئے جانے تھے ۔ ۲۷ تاریخ کو میں ان کے متعلق تیاری کر رہا تھا کہ یہ سوال میری نظر سے گزرا ۔ میں نے اسی روز اسی وقت ایک خط پاکستان آرٹ کونسل کو لکھا جو میں ایوان میں پڑھ دیتا ہوں ۔

Letter dated 27th January, 1973 to the Secretary, Pakistan Art Council.

"A question has been raised in Provincial Assembly that the Members of Provincial

Assembly/National Assembly, stationed at Lahore, are not treated at par with the other citizens of Pakistan and are not invited to cultural shows arranged at the Pakistan Art Council in honour of the visiting diplomats from abroad. I would accordingly emphasize that the Members of Provincial and National Assemblies are respectable citizens of this country and, as such, those stationed in Lahore, should invariably be invited to such functions in future."

جہاں تک ان کے جذبات کا تعلق ہے میں ان کو share کرتا ہوں۔ میرے جذبات مشترک ہیں۔ میں نے اسمبلی میں جواب دینے سے پہلے ۲۷ تاریخ کو پاکستان آرٹ کونسل کو خط لکھ دیا تھا کہ آئندہ سے ایسے کیا جائے۔ اس کے بعد ایک دو چیزیں میں پاکستان آرٹ کونسل کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کچھ حضرات کا خیال ہے کہ یہ حکومت پاکستان کا ادارہ ہے۔ یہ حکومت پاکستان کا ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک سوسائٹیز ایکٹ کے تحت پرائیویٹ سوسائٹی کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ اس کا کوئی اور بورڈ آف گورنر ہے۔ اس میں کچھ .....

شیخ صفدر علی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے جو نکتہ استحقاق پیش کیا ہے۔ اس میں یہ نہیں ہے کہ انہوں نے بلایا ہے یا نہیں بلایا ہے۔ میرا موضوع زیر بحث یہ ہے کہ انہوں نے دانستہ طور پر اس معزز ایوان میں رپورٹ غلط پیش کی ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ میں فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ میں نے ان سے پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ یادداشت سے بتا رہے ہیں۔ ان کے پاس کوئی نام لکھا ہوا نہیں ہے۔ ملک غلام نبی صاحب کو انہوں نے invitation بھیجی تھی۔ غلام نبی صاحب اگر یہ تصدیق کر دیں کہ ان کو دعوت ملی تھی اور شاید وہ جا نہ سکے ہوں۔

ملک غلام نبی۔ دعوت نامہ آیا تھا۔

وزیر تعلیم - جناب والا - مجھے بھی یاد پڑتا ہے کہ دو ممبر صاحبان کو میں نے بھی وہاں دیکھا ہے - ایک ملک شاہ محمد محسن اور دوسرے بیگم ریحانہ سرور صاحبہ کو - آرٹ کونسل سیکرٹری نے بھی کہا ہے اور وہ بھی یادداشت سے بتا سکتے ہیں بیگم ریحانہ سرور تشریف فرما ہیں - آپ ان سے بھی اس کی تصدیق فرما سکتے ہیں -

بیگم ریحانہ سرور شہید - میں وہاں موجود تھی -

وزیر تعلیم - جناب والا - فاضل رکن جناب شیخ صفدر علی صاحب کا جو اس معاملے میں اعتراض ہے وہ بجا ہے، کہ کیوں نہیں ایم - پی - اے صاحبان کو مدعو کیا گیا -

Sheikh Safder Ali. Why this distinction that only two members were invited and not others?

میرا نکتہ استحقاق صرف یہی ہے -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں فاضل رکن کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کا اعتراض بجا ہے - اس لئے جب آپ کا سوال میرے سامنے آیا تو میں نے آپ کی تحریک استحقاق پیش کرنے سے بہت دن پہلے یعنی ۲۷ جنوری کو خط لکھ دیا تھا -

میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ ایسا کیا جائے - میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ یہ ایک پرائیویٹ سوسائٹی ہے - حکومت پاکستان کا ادارہ نہیں جس کو میں حکم کر سکوں -

شیخ صفدر علی - حکومت پاکستان پچاس ہزار روپے کی گرانٹ کیا ان کو کھانے کے لئے دیتی ہے ؟ وہ گرانٹ ان کو جائز مصرف کے لئے دی جاتی ہے -

وزیر تعلیم - اس سال یعنی ۷۳-۱۹۷۲ میں ان کو کوئی گرانٹ نہیں دی گئی - یہ صرف پرائیویٹ سوسائٹی ہے - اور حکومت کا صرف اتنا کنٹرول ہوتا ہے کہ ان کو گرانٹ دی جائے - میں نے ان کو خط لکھ دیا ہے - میں

سمجھتا ہوں ۔ آپ کا اعتراض بجا ہے ۔ آپ میری یقین دہانی پر یقین کریں ۔ یہ ۲۷ جنوری کا خط ہے جو میں نے لکھا ہے۔ یہ آپ کی تحریک استحقاق پیش کرنے سے قبل لکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ایم ۔ این ۔ اے معزز حضرات ہوتے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ شہر کی کسی تقریب میں ان کو نہ بلایا جائے۔

میاں خورشید انور ۔ میں وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہر شہری معزز اور شریف ہے ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان وی ۔ آئی ۔ پی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میری اس عرض کے بعد مجھے امید ہے کہ معزز رکن مطمئن ہو گئے ہوں گے ۔ اور اپنی تحریک استحقاق کے بارہ میں دوبارہ غور فرمائیں گے ۔

شیخ صفدر علی ۔ جناب والا ۔ اس کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیجئے ۔ کیونکہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ یہ کس دن کا واقعہ ہے اور میں نے کیا اعتراض کیا ہے ۔

Mr. Speaker. This suggestion is not opposed. It goes to the Committee on Rules of Procedure and Privileges. Report to come before 28th of February 1973.

ایک سوال چودھری ارشاد صاحب کے متعلق ہے وہ اس وقت ہاؤس میں موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے اس کو بعد میں لے لیں گے ۔

ریڈیو پاکستان لاہور سے اسمبلی کی کارروائی کو طنزیہ انداز میں پیش کرنا

چوھدری امان اللہ لکھ ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مؤرخہ ۹ فروری ۷۳ کو نو بج کر بیس منٹ پر رات کو ریڈیو لاہور سے سجاد کرمانی نے صوبائی اسمبلی کی کارروائی ریڈیو سے نشر کی ۔ میں نے ریڈیو کارروائی سنی۔ اناؤنسر سجاد کرمانی نے یہ کارروائی اس انداز سے نشر کی جس سے اسمبلی کے وقار اور ممبران

پر ایسے جملے اور الفاظ استعمال کئے گئے ۔ مثال کے طور پر افضل وٹو صاحب کو دولہا اور دوسرے ممبر کو دلہن سر بالے کے الفاظ استعمال کئے گئے ۔ کامنٹری انتہائی توہین آمیز تھی۔ اور اسمبلی کی کارروائی کی بجائے تنقیدی اور تضحیکی پہلو اجاگر تھے۔ کسی نامہ نگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کارروائی اسمبلی عوام میں اس طرح پیش کرے جس سے اس اسمبلی اور ایوان کا وقار مجروح ہو ۔ رات کی کامنٹری معزز ایوان پر ایک طنز تھی ۔ ایوان کے وقار کو نظر انداز کیا گیا ۔ اس لئے میں اپنے اور ایوان کے وقار کو مجروح کرنے کی پاداش میں اس واقعہ کے ذمہ دار شخص کے خلاف کارروائی کرنے کی استدعا کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker. This is referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges. Report to come before 28th of February 1973.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آج کوئی کام بھی نہیں ہے ۔ اس لئے آج چھٹی کر دی جائے اس میں کچھ حرج بھی نہیں ہے ۔

نشان زدہ سوال نمبر ۱۳۱۸ پر کئے گئے ضمنی سوال کے جواب میں غلط اطلاع کی فراہمی

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کل مؤرخہ ۹ فروری ۱۹۷۳ء وزیر صحت نے سوال نمبر ۱۳۱۸ میں کئے گئے ضمنی سوال کا جواب غلط دے کر میرے اور معزز ایوان کے استحقاق کو پامال کیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا گورنمنٹ میڈیکل سٹور ڈپو لاہور میں ہزاروں روپے کی جو ادویات غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں ان میں ایسی دوائیاں اور ٹیکے بھی ہیں جو ٹی ۔ بی کے مریضوں کے استعمال کے لئے ہیں ۔ اور ان میں ایسی دوائیاں بھی ہیں جن کی افادیت مارچ کے مہینے تک ختم ہو جائے گی محکمہ دوائیاں بیمار لوگوں کو فوری طور پر دے کر اس نقصان سے بچ جائے اور غریبوں کو دوائیاں مل جائیں ۔ اس کا جواب وزیر موصوف نے یہ فرمایا کہ اس سٹور میں کوئی ایسی دوائی نہیں

جو ٹی - بی کے مریضوں کے کام آ سکے - میں نے اس جواب کے بعد اس امر کی تصدیق کی تو وزیر موصوف کا جواب غلط ثابت ہوا جو کہ سٹور میں ایسی بے شمار قیمتی ادویات موجود ہیں جو ٹی - بی کے مریضوں کے لئے ہیں - اور ایسی دوائیاں بھی ہیں جن کی افادیت مارچ تک ختم ہو جائے گی - وزیر موصوف نے چونکہ ایوان میں غلط اطلاع دی ہے - اور ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا ہے اور میرے استحقاق کو بھی مجروح کیا ہے - اس لئے میری تحریک استحقاق پر بحث فرمائی جائے -

جناب والا - کیونکہ میرے ضمنی سوال میں ایک تعمیری پہلو تھا - میں امید کرتا تھا کہ وزیر موصوف اس تعمیری پہلو کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کریں گے - یہ نہایت لازمی چیز ہے - اس سے ایک دن پہلے ایک تحریک التوا اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی جس کے متعلق اسمبلی کے اندر بحث ہو چکی تھی - کہ ایسی ادویات موجود ہیں جن کی افادیت دن بدن ختم ہو رہی ہے مگر استعمال نہیں ہو رہیں - میں یہ امید کرتا تھا کہ اس کڑی کے ساتھ ان حالات پر روشنی ڈالی جائے گی کیونکہ ہر چیز ان کے علم میں ہے کہ کتنی ادویات موجود ہیں - وہ یا تو ان معلومات کے سلسلے میں پورا عبور نہیں رکھتے کہ یہ ادویات ٹی - بی کے لئے استعمال ہوتی ہیں یا انہوں نے اس لئے غلط بیانی کی کہ شاید اگر کوئی رکن اچھا ہی مشورہ دیتا ہے تو اس کا فائدہ نہ اٹھایا جائے - بہر حال میں وضاحت کروں گا کہ ہم اس وقت ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے کھویے بھی ہمیں ایک صحیح رخ کی طرف لیجائیں - یہ مشورے ہم اس لئے دیتے ہیں اور اس لئے تنقید کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنا کام اچھی طرح سے نہیں کر سکتا تو ہم اس کی اصلاح کریں -

مسٹر سپیکر - کیا وزیر متعلقہ اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے ؟

وزیر صحت - جناب سپیکر - میں یہ گزارش کروں گا کہ نہ صرف راجہ صاحب کا سوال ہی تعمیری تھا بلکہ اس ہاؤس میں جو سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں وہ سب تعمیری ہوتے ہیں - ہمیں اس کا پورا پورا علم ہے کہ ان کا مقصد

تنقید برائے تنقید نہیں ہوتا بلکہ اصل مقصد اصلاح ہوتا ہے اور اس کے پیش نظر ہر سوال کا جواب دیا جاتا ہے - لیکن میں راجہ صاحب کی توجہ اس امر کی طرف دلاؤں گا کہ ان کا سوال یہ تھا کہ ''لاہور ڈپو میں ہزاروں روپے کی ادویات غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں -'' میں نے ان کو کہا تھا کہ ''کوئی دوائی ایسی نہیں ہے کہ جو غیر محفوظ حالت میں پڑی ہو'' اور میں ان کو اب بھی چیلنج کرتا ہوں کہ ٹی - بی کی جو دوائیاں وہاں ہیں - ان میں سے کوئی بھی غیر محفوظ حالت میں نہیں پڑی ہوئی - اگر آپ اس کو ثابت کر دیں تو پھر یہ بات بن سکتی ہے -

راجہ محمد افضل خان - میں نے یہ سوال کیا تھا کہ '' کیا آپ کو معلوم ہے کہ عوام کو ادویات کی دشواری ہے اور خاص طور پر غریب عوام کو جو ٹی- بی کے مریض ہیں اور جنھیں ان ادویات کی ضرورت ہے - آپ کے پاس سٹور میں ایسی ادویات موجود ہیں جن کی مدت استعمال ختم ہونے والی ہے - اگر یہ آپ ان لوگوں میں تقسیم کر دیں تو کوئی حرج نہیں ہے'' - آپ نے کہا ہے کہ ''ایسی ادویات موجود نہیں ہیں -''

وزیر صحت - جناب والا - آپ نے کہا تھا کہ جو ادویات اس سٹور میں ہیں وہ غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں - میں نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ کوئی دوائی ایسی نہیں ہے کہ جو ٹی - بی کی ہو اور غیر محفوظ ہو -

راجہ محمد افضل خان - آپ ٹیپ play کریں - آپ نے صاف صاف کہا ہے -

Mr. Speaker I will have to look into the Tape because both the hon'ble member have differed about the question as well as the answer.

راجہ محمد افضل خان - جناب والا - اس قسم کی غلط بیانی سے ہم تمام ارکان کا استحقاق مجروح ہوتا ہے -

وزیر صحت - جناب سپیکر - میں ان کی تحریک استحقاق پڑھ کر عرض کر رہا ہوں - اس کے پہلے الفاظ ہیں - ''لاہور ڈپو'' - یہ انہوں نے لکھا ہے

میں نے نہیں لکھا اور یہ اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ان کے الفاظ ہیں ۔ یہ آپ خود بھی دیکھ لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اصل میں وہ ضمنی سوال کے متعلق بات کر رہے ہیں کہ اس کا جواب درست نہیں ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ کیا گورنمنٹ سٹور ڈپو لاہور میں ہزاروں روپے کی ادویات غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں اور ان میں ایسی دوائیاں اور ٹیکے بھی ہیں کہ جو ٹی ۔ بی کے مریضوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ۔ ان میں ایسی ادویات بھی ہیں جن کی افادیت مارچ کے مہینے تک ختم ہو جائے گی۔ محکمہ یہ دوائیاں فوری‌طور پر بیمار لوگوں کو دے کر اس نقصان سے بچ جائے اور غریبوں کو دوائیاں مل جائیں ،،۔ اس کا جواب وزیر موصوف نے یہ دیا کہ ''اس سٹور میں کوئی ایسی دوائی نہیں ہے کہ جو ٹی ۔ بی کے مریضوں سے متعلق ہو،،۔

وزیر صحت ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ کوئی ایسی دوائی نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ یہ فرما رہے ہیں اور وہ کچھ اور فرما رہے ۔ ہیں اس لئے میں خود ٹیپ سنوں گا اور اس کے بعد اس کے متعلق فیصلہ کروں گا ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ اس وقت بحث ملتوی کی جائے اور آپ ٹیپ سن کر اس کے متعلق فیصلہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

میاں خورشید انور ۔ وہ باہر گئے ہیں آپ اس کو pending کر لیں ۔

مسٹر سپیکر۔ یہ پہلے ہی pending چلی آ رہی ہے ۔ یہ تحریک میاں خورشید انور کی ہے جو ڈی ۔ جی خان کے متعلق ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب وزیر اعلیٰ آج بھی نہیں ہیں ۔ اس لئے اس کو بھی pending کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب کی بھی یہی تحریک ہے ۔ چوہدری امان اللہ صاحب کی یہ تحریک ۱۰ تاریخ کے لئے رکھی گئی تھی ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب محمد حنیف رامے نے اس پر غور فرمانا تھا ۔

تحاریک التوائے کار

تحصیل قصور کے جنگی متاثرین کو زرعی قرضوں کی وصولی کے سلسلے میں رعایت نہ دینے پر تشویش

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے جنگی متاثرین ضلع سیالکوٹ کو زرعی قرضوں کی وصولی میں رعایت دی لیکن تحصیل قصور ضلع لاہور کے جنگی متاثرین کو یہ رعایت دینے سے انکار کر دیا جس کے نتیجہ میں زرعی بنک نے تحصیل قصور کے جنگی بے گھروں سے قرضہ کی وصولی شروع کرنے کے احکامات جاری کر دئے ہیں جبکہ یہ بھی رعایت کے مستحق تھے ۔ حکومت کے اس اقدام سے اس علاقہ کے لوگوں میں سخت بے چینی اور خوف و ہراس پھیل چکا ہے ۔ مسئلہ کی نوعیت سنگین ہے ۔ اس پر بحث کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے اور اس اہم مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے ۔،،

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس تحریک التوائے کار کے دو حصے ہیں ۔ ایک یہ کہ پنجاب حکومت نے متاثرین جنگ خصوصاً سیالکوٹ کے ضلع کے متاثرین جنگ کو یہ سہولت دی ہے کہ زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان کے جو قرضے اس علاقے کے لوگوں کے ذمہ واجب الادا تھے ۔ اس سلسلے میں انہیں رعایت دی ہے اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ یہ رعایت سیالکوٹ کے لوگوں کو تو ملی ہے ۔ لیکن لاہور کے جو متاثرین جنگ ہیں ان کو نہیں ملی ۔

جناب والا ۔ اس کی صحیح صورت حال یہ ہے کہ جب پنجاب حکومت نے زرعی ترقیاتی بنک سے گفتگو کی تو ان سے یہ سہولت تمام متاثرین جنگ کے لئے مانگی تھی ۔ اصل میں یہ گفتگو مرکزی حکومت کے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی طرف سے اس بنک کے ساتھ مکمل ہوئی تھی ۔ ہماری طرف سے جو درخواست گئی تھی وہ یہ تھی کہ تمام متاثرین جنگ کو یہ سہولت دی جائے لیکن جب اس کے احکامات جاری ہوئے تو اس میں کسی غلط فہمی کی بنا پر جو حکومت پنجاب کی طرف سے نہیں ہوئی بلکہ یا تو مرکز کی طرف سے ہوئی یا اس بنک کی طرف سے ہوئی انہوں نے لکھا کہ سیالکوٹ کے متاثرین جنگ کو یہ سہولت دی جائے ۔ جناب والا ۔ یہ ایک عام تاثر تھا کہ شاید متاثرین جنگ صرف ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ بھی صرف شکر گڑھ کی تحصیل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ لاہور کے کچھ گاؤں بھی جنگ سے متاثر ہوئے تھے ۔ جہاں تک اس ریلیف کا اور دوسری تمام ریلیف کا تعلق ہے وہ تمام سہولتیں وہ تمام رعائتیں جو سیالکوٹ کے لئے ہیں وہ لاہور کے لئے بھی ہیں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس حکم میں جو الفاظ تھے وہ یہ تھے کہ ضلع سیالکوٹ کے متاثرین جنگ کو اس بنک کی طرف سے یہ سہولت دی جائے ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ رعایت تھی کیا ؟ رعایت یہ تھی کہ زرعی ترقیاتی بنک نے جو قرضے دے رکھے تھے ان کو دو سال کے لئے ملتوی کر دیا جائے ۔ اس کی جو اقساط واجب الادا ہیں وہ دو سال تک وصول نہ کی جائیں ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں گے کہ یہ تحریک ۵ فروری کو ہاؤس میں پیش ہوئی ہے ۔ اس کے مقابلے میں جب یہ احکامات آئے تو ہمارے محکمہ ریلیف کی طرف سے ۳۱ جنوری کو مرکزی حکومت کے نام ایک چھٹی لکھی گئی ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کی خدمت میں اس کا متن سناؤں گا ۔ ہم نے مرکزی حکومت کو یہ لکھا ہے کہ یہ رعایت صرف سیالکوٹ تک محدود نہیں ہونی چاہیے ۔ یہ غلطی کی بنا پر ایسا ہوا ہے اور آپ اس رعایت کی توسیع لاہور کے متاثرین جنگ کے لئے بھی کریں ۔ اب میں اس چھٹی کا متن سناتا ہوں ۔

From Deputy Secretary (Relief) to the Section Officer, Government of Pakistan (Cabinet Division).

I am directed to refer to the letter No. 5 (10) DR, dated 22nd January 1973, on the above subject.

The concessions agreed to by the Board of Directors of the Agricultural Development Bank of Pakistan only extend to Sialkot District, whereas Lahore District has been ignored. The war displaced persons of Lahore District also deserve these concessions because they have also sustained losses on account of war. It is, therefore, requested that the Board of Directors, Agricultural Development Bank of Pakistan, may be requested to extend the concession to the war affected persons of Lahore District also.

جناب والا ۔ میں نے اس موشن کے بعد یہ معلومات حاصل کی ہیں جو ہمارا مراسلہ مرکزی حکومت کو گیا اس کی بنا پر مرکزی حکومت کی کیبنٹ ڈویژن نے منسٹری آف فنانس کو اس سلسلے میں move کیا ہے ۔ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک کو منسٹری آف فنانس کی طرف سے واضح ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بنک کی دو سال تک اقساط نہ وصول کرنے کی سہولت نہ صرف سیالکوٹ کے متاثرین جنگ کو حاصل رہے بلکہ لاہور کے متاثرین جنگ کو بھی یہ سہولت ملنی چاہئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وضاحت کے بعد اس تحریک التوا کو اگر پیش کرنے والے دوست واپس لے لیں تو مناسب ہوگا ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ لاہور ضلع کی قصور تحصیل کے ریکارڈ کے مطابق صرف آٹھ دیہات کو متاثرہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کے قبضہ میں چلے گئے تھے حالانکہ وہ بارہ دیہات

تھے جنہیں بے چراغ دیہات کہتے ہیں ۔ ان کی ریونیو اسٹیٹکس ہندوستان کے قبضے میں تھیں ۔ دریائی علاقہ ہونے کی وجہ سے وہاں کی آبادی جھگیاں وغیرہ پر مشتمل تھی لیکن ریونیو کی اصطلاح میں اسے بے چراغ کہتے ہیں۔ اس لئے وہی دیہات متاثرہ نہیں بلکہ بارڈر بیلٹ کے پانچ میل کے علاقہ میں دوسرے قصور کے بیشتر دیہات جنگ سے متاثر ہوئے ہیں ۔ لہذا اس امر کی elucidation ہونی چاہیے۔ war-affected سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ دیہات جو ہندوستان کے قبضے میں چلے گئے تھے بلکہ ہماری اپنی افواج کی نقل و حرکت کی وجہ سے جن دیہات کو نقصان پہنچا ہے یا جن لوگوں نے نقل مکانی کی تھی ۔ انہوں نے بھی نقصان اٹھایا ہے ۔ اس لحاظ سے اس میں ان کو بھی شامل کیا جائے ۔ جو ہمارے دیہات ہندوستان کے قبضے میں چلے گئے تھے ان کا تقریباً ¼ حصہ ہی مزروعہ تھا ۔ مزروعہ علاقہ تو بارڈر بیلٹ کا تھا جو متاثر ہوا ہے ۔ اگر اس علاقے کو جو ہندوستان کے قبضے میں چلا گیا ہے اس کو یہ ریلیف دی جائے اور پانچ میل کے بارڈر بیلٹ کے بیشتر دیہات اگر اس سے محروم رکھے گئے تو مقصد پورا نہیں ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اگر جناب والا ۔ اجازت دیں تو میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر بحث ابھی open نہیں ہوئی ۔ انہوں نے نکتہ وضاحت پر تقریر کر دی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں بھی ایک وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ متعلقہ موضوع سے انحراف نہ کیا جائے کہ کون سے علاقے شامل ہیں اور کون سے نہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ میں چونکہ لاہور کے ضلع سے تعلق رکھتا ہوں اور لاہور کا اس میں ذکر آیا ہے۔ اس لئے میں بھی وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کے جذبات سے متفق نہیں ؟

رانا پھول محمد خان ۔ میں ایک نکتے کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور وہ نکتہ یہ ہے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جو جنگ سے متاثرہ علاقے ہیں اس کے علاوہ اگر کچھ اور لوگوں کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو اس کو معاوضہ دیا جائے گا ۔ وہاں پانچ میل کے ایریا میں ایسے چھوٹے چھوٹے مالکان ہیں جن کی فصلیں مائنز بچھانے کی وجہ سے یا اور وجوہات سے بالکل تباہ ہو چکی ہیں اور ان بیچاروں کا ذریعہ صرف چار پانچ ایکڑ کاشت پر ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی اور چوہدری یعقوب خان کی تقریر کا اس تحریک التوا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ وضاحت جو جناب نے فرمائی ہے کہ میری تقریر کا اصل موضوع سے تعلق نہیں مجھے اس سے اختلاف ہے ۔ بیشتر دیہات جنگ سے متاثر ہوئے ہیں ۔ وزیر خزانہ کی تقریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں چاہتا تھا کہ جو دیہات متاثر ہوئے ہیں ان کو بھی فائدہ پہنچایا جائے ۔ اس کو confine اس صورت میں بھی نہیں کرنا چاہیے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری تحریک التوا کے متعلق حکومت پنجاب کی جس چٹھی کا یہاں حوالہ دیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں ضلع لاہور کے لیے وہی مراعات حاصل ہو جائیں گی یا ہو چکی ہیں ۔ اب باقی رہا تخصیص کے متعلق تو میں سمجھتا ہوں لاہور کا سارا ضلع اس میں آتا ہے ۔ اس چٹھی کے مطابق میں اپنی تحریک پہ زور نہیں دیتا ۔

میو ھسپتال میں سٹاف کلب کی مسماری

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ

حکومت نے میو ہسپتال میں سٹاف کلب کو مسمار کر دیا ہے۔ جس سے ڈاکٹر اور عملے کے لوگ خوردونوش کے اہتمام سے محروم ہوگئے ہیں۔ اس سلسلے میں پاکستان سنٹرل میڈیکل باڈی کے صدر ڈاکٹر اقبال لودھی نے وزیر صحت کو بھی متوجہ کرایا ہے مگر اس سلسلے میں کوئی اقدام نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر اقبال لودھی نے ڈاکٹروں کی ہڑتال کا اندیشہ ظاہر کیا ہے۔

علامہ صاحب کل میرے پاس تشریف لائے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ سٹاف کلب ابھی مسمار ہو رہی ہے۔ مسمار ہونے کا عمل جاری ہے۔ اس کے متعلق وزیر صحت کچھ ارشاد فرمائیں گے؟ مسئلہ اس وقت یہ ہے کہ ڈاکٹر اور عملے کے لوگ خورد و نوش کے اہتمام سے محروم ہوگئے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ اس سے زیادہ اہم مسئلہ ڈاکٹروں کی ہڑتال کا اندیشہ ہے۔ جناب کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں ڈاکٹروں نے ہڑتال کر دی تھی جس کی وجہ سے ۲۳ قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں تھیں۔ اس سے زیادہ اندوہناک مسئلہ یہ ہے۔

وزیر صحت۔ جناب سپیکر۔ اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ سٹاف کلب ۱۹۳۴/۱۹۳۵ء میں بنائی گئی تھی۔ اب محکمہ بلڈنگ نے اس کو باقاعدہ طور پر unfit declare کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ اس کو گرا دیا جائے کیونکہ یہ خطرناک بلڈنگ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں سٹاف کلب تھی لیکن اس میں ڈاکٹروں کی خوردونوش کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ یہ کہنا کہ وہاں پر ان کی خوردونوش کا بندوبست تھا درست نہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ سٹوڈنٹس کا یہ مطالبہ تھا کہ ان کے لیے یہاں پر کیفیٹریا بنایا جائے لہذا کچھ جگہ پہلے ہی حاصل کر کے جو سٹاف کلب کے ساتھ ملحقہ تھی وہاں کیفیٹریا بنایا گیا جو اپریل ۱۹۷۲ء میں مکمل ہوا۔ وہاں پر نہ صرف سٹوڈنٹس کی خوردونوش کا بندوبست ہے بلکہ ڈاکٹروں کی خوردونوش کا بھی بندوبست ہے۔ یہ بلڈنگ گرانے کے بعد یہاں پر نیا سٹاف کلب بنانے کے

لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اپنی تجاویز دے گی اور وہاں پر ایک نیا سٹاف کلب بنانے کا بندوبست کیا جائے گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے صرف اتنا دریافت کرنے کی جسارت کروں گا کہ جب ڈاکٹر اقبال لودھی نے ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی تو کیا انہوں نے ان کو یہ اطمینان دلایا تھا کہ آپ کی خوردونوش اس سے متاثر نہیں ہوگی اور نیا سٹاف کلب بھی بنایا جائے گا ؟

وزیر صحت ۔ میں یہ آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں کہ باقاعدہ طور پر کمیٹی بنائی گئی ہے جو اپنی تجاویز دے گی۔

مسٹر سپیکر ۔ ''متوجہ کرایا،، یہ بڑی vague سی بات ہے۔ متوجہ کرانے کا کیا مطلب ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ بیان باقاعدہ تمام اخبارات میں چھپا ہے شائع ہوا ہے ۔ انہوں نے بیان ذمہ داری سے دیا ہے کہ متوجہ کرایا گیا ہے آپ فرماتے ہیں کہ معمولی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے فرما تو دیا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ان کے بیان کے بعد میں اپنی تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک ہی مضمون کی تحریک حاجی سیف اللہ ، میاں خورشید انور اور علامہ رحمت اللہ ارشد کی طرف سے ہے ۔

ڈیرہ غازی خان میں مسلم لیگ کے دفتر پر پیپلز پارٹی کے حامیوں کا زبردستی قبضہ

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو

زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''جمہور'' کے ۴ فروری کے اداریہ کے مطابق/ڈیرہ غازی خان کے مسلم لیگ کے دفتر پر حکمران پارٹی کے کارکنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ دفتر متروکہ وقف جائداد میں گزشتہ دس برسوں سے چلا آ رہا ہے اور اس دفتر کا جون ۱۹۷۳ء تک کرایہ بھی ادا کیا جا چکا ہے مگر تالے توڑ کر اس پر اچانک قبضہ جا لیا گیا۔ اس دھاندلی سے ڈیرہ غازی خان کے عوام اور مسلم لیگ کے مکتب فکر سے متعلق اصحاب اضطراب کا شکار ہوگئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ صورت یہ ہے کہ مورخہ ۲۷ جنوری کو مسلم لیگ کے کارکنوں نے یہ شکایت درج کرائی کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے دھرم شالہ کی بلڈنگ پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے تو اس پر ان کے خلاف ایک کیس دفعہ ۳۵۲/۳۵۷ تعزیرات پاکستان کے تحت درج کیا گیا ہے۔ وہ مقدمہ زیر تفتیش ہے اور کیس رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ یہ کیس پولیس میں درج ہونے سے sub-judice نہیں ہو جاتا۔ اس وقت سوال یہ نہیں ہے بلکہ سوال یہ ہے کہ ایک مسلمہ پولیٹیکل پارٹی کے باضابطہ الاٹ شدہ دفتر پر کسی فرد واحد نے نہیں بلکہ ایک پولیٹیکل پارٹی نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس مسئلے کی نوعیت انفرادی طور پر نہ لی جائے بلکہ یہ قطعی طور پر عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے جو صرف پولیس تک چھوڑ دینے سے حل نہیں ہوگا۔ اگر وزیر اعلیٰ یہ یقین دہانی کرا دیں کہ وہ دفتر خالی کرا کر ایک ہفتے کے اندر اندر اس پارٹی کو واپس دے دیں گے جس کا وہ دفتر تھا تب تو معاملہ حل ہو سکتا ہے ورنہ صرف پولیس پر چھوڑ دینے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ یہ بہت اہم چیز ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کی سیاسی صورت حال پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا۔ چونکہ کارکنوں کے درمیان ایک اوقاف کی جائیداد پر قبضہ کرنے کا جھگڑا ہے۔ یہ قطعی طور پر دو سیاسی پارٹیوں کے درمیان تنازعہ نہیں ہے۔ کارکنوں کے درمیان یہ جھگڑا ہے۔ انہوں نے زبردستی

قبضہ کیا ہے تو قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے جس طرح کہ آپ خود وکیل ہیں آپ جانتے ہیں کہ اس قانونی کارروائی سے لازمی طور پر نتائج نکلیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اپنا سیاسی اثر و رسوخ استعمال کر کے اس مسئلے کو حل کرائیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ لازمی طور پر حق دار کو حق دیا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر کچھ لوگ ملک صاحب کی کوٹھی پر زبردستی قبضہ کر لیں اور بعد میں جھگڑا کریں تو یہ کوئی طریقہ نہیں ہے ۔ از راہ کرم وہ جگہ خالی کرائیں اور مسلم لیگ کو واپس کی جائے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ دھرم شالہ کسی کی کوٹھی نہیں تھی وہ ایک متنازعہ جگہ تھی جسے وہ بھی چاہتے تھے کہ لیں اور وہ بھی لینا چاہتے تھے ۔

میاں خورشید انور ۔ گزارش یہ ہے کہ انہوں نے اس کا کرایہ دے رکھا ہے ۔ دس سال سے وہاں دفتر قائم تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اتنا عرض کر دوں جناب وزیر اعلیٰ کی اطلاع کے لیے کہ یہ درست ہے کہ وہ متروکہ وقف پراپرٹی ہے ۔ مگر وہ وقف پراپرٹی باضابطہ طور پر مسلم لیگ کے نام الاٹ ہے ۔ اس کی الاٹمنٹ کے آرڈر میرے پاس موجود ہیں ۔ اس کا کرایہ دیا ہوا ہے اور کرایہ کی رسید لی ہوئی ہے ۔ جب تک یہ الاٹمنٹ منسوخ نہ ہو اور وہ باضابطہ طور پر reject نہ ہو کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی شکل میں بھی اس کو متروکہ جائیداد سمجھ کر اس پر قبضہ کر لے یا اس کو اپنے ہاتھ میں لے ۔ جناب والا ۔ وہ واضح یقین دہانی فرمائیں ۔ میں ان کو ریکارڈ دے دوں گا اگر یہ ذاتی اثر و رسوخ استعمال کر کے اس اہم ترین مسئلے کو حل کرا دیں تو اس تحریک التوا کے پیش کرنے کا مقصد پورا ہو جائے گا ۔ مقصد تو معاملہ کو حل کرانے کا ہے ۔

وزیر اعلیٰ - جناب والا - اگر ان کی الاٹمنٹ نہ ہوتی تو جنہوں نے زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے یا قبضہ کیا ہے ان کے خلاف مقدمہ درج نہ ہوتا - اس سے انکار نہیں ہے - مقدمہ درج ہو چکا ہے - جیسے انہوں نے فرمایا ہے وہ مجھے اپنا ریکارڈ دے دیں ، کاغذات دے دیں لازمی طور پر ہم کوشش کریں گے کہ حق داروں کو حق ملے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - آپ کی وساطت سے وزیر اعلیٰ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ یہ ایک اہم سیاسی نوعیت کا مسئلہ ہے اور ہمیشہ ہی اس قسم کی شکائتیں پیدا ہوتی رہی ہیں کہ پیپلز پارٹی جو اس صوبے کی ہیئت حاکمہ ہے ان کے کارکن خلاف قانون کام کرتے ہیں - اس معاملے میں ذاتی طور پر وزیر اعلیٰ کو مداخلت کرنی چاہیے تاکہ جھگڑا سیاسی نوعیت کا نہ بنے - سیدھی سادھی بات ہے کہ جب ریکارڈ ان کے پاس موجود ہے ، رسیدیں ان کے پاس موجود ہیں ، کرایہ دیا ہوا ہے اور الاٹمنٹ آرڈر موجود ہے تو کسی فرد کو کیسے اجازت دی جا سکتی ہے کہ وہ جا کر اس میں داخل ہو - یہ فرد واحد کا معاملہ نہیں ہے کہ پرچہ درج ہو چکا ہے تفتیش جاری ہے - یہ سیاسی نوعیت کا معاملہ ہے اس سے صوبے کی سیاسی صورت حال متاثر ہو سکتی ہے - یہ اہم اور سنگین معاملہ ہے اس پر وزیر اعلیٰ کو نہایت سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اور وہ پکا وعدہ کریں کہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے اپنے عہدے اور منصب کے اختیارات کو استعمال کر کے دفتر خالی کرائیں گے -

میاں خورشید انور - ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ دھرم شالہ کی جگہ ہے - میرا خیال ہے کہ اگر وہاں مسلم لیگ کا دفتر ہے تو وہ دھرم شالہ اور اگر پیپلز پارٹی کا دفتر بن جاتا ہے تب بھی وہ دھرم شالہ رہے گی مسجد نہیں بن جائے گی - وہ باقاعدہ الاٹ ہے اس کا کرایہ دیا ہوا ہے - آپ کسی کرایہ دار کو بھی ایک منٹ میں فارغ نہیں کر سکتے وہ تو دس سالوں سے قابض ہیں - آپ نے اپنے کارکنوں کو یہ خصوصی اختیارات کیوں دے رکھے ہیں - یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس پر دو ٹوک فیصلہ ہونا چاہیے - ملک صاحب نے نرم نرم باتوں سے مسئلے کو الجھانے کی کوشش کی ہے حل نہیں کیا -

وزیر اعلیٰ - جناب والا مجھے protest کرنے کا حق ہے - اگر ہم ان کا یہ حق تسلیم نہ کرتے تو ان کے خلاف مقدمہ درج نہ کرتے - دفعہ ۴۵۲/۴۵۷ تعزیرات پاکستان کے تحت مقدمہ درج کیا جا چکا ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے حق داروں کو ان کا حق دلوانے کی کوشش کریں گے -

میاں خورشید انور - زبانی دلوائیں گے یا عملی طور پر کچھ ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - کمال بات کرتے ہیں - آپ اس صوبے کے وزیر اعلیٰ ہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ کوشش کریں گے - آپ یہ کہیے کہ یہ میرا فرض ہے - یہ میرا فریضہ ہے یہ میرے منصب کا فریضہ ہے کہ میں حق داروں کو حق دلواؤں گا اور اس ایوان کے اندر اعلان کروں گا کہ ان کو حق دیا جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - جس طرح انہوں نے فرمایا ہے اصول اور قانون یہ ہے کہ جب بھی کوئی چوری کا پرچہ درج ہو تو چوری کا مال فوراً پولیس اپنے قبضے میں لے لیتی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا زیادتی ہو سکتی ہے کہ ۱۵ دن اس قبضے کو ہو گئے ہیں اور ابھی تک وہ بلڈنگ پولیس نے اپنے قبضے میں نہیں لی اور ابھی تک ناجائز طور پر قبضہ جاری ہے -

مسٹر سپیکر - آپ بھی قانون جانتے ہیں اور میں بھی قانون جانتا ہوں کہ ابھی تک پولیس کے پاس یہ اختیارات نہیں آئے کہ اگر کوئی کسی جگہ پر زبردستی قبضہ کر لے، تو اس کو بے دخل کر سکے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں قانون نہیں جانتا لیکن دفعہ ۱۴۵ کیا ہے ؟

مسٹر سپیکر - اس لیے میں نے آپ کا سوال oppose کیا تھا کہ قانون تو بہر حال اپنا کام کرے گا - آپ نے جیسے کہا ہے یہ مسئلہ ایک سیاسی نوعیت کا مسئلہ ہے - ملک صاحب آپ نے assurance دے دی ہے ؟

وزیر اعلیٰ - جناب والا - میں نے واضح الفاظ میں یقین دھانی کرائی ہے کہ اسے وہ شکل نہیں دی جائے گی - راجہ محمد افضل صاحب کی رگ پتہ نہیں کیوں پھڑک رہی ہے - انہیں اچھی طرح سمجھا لینا چاہیے کہ ۱۴۵ موجود ہے - لیکن اس کے باوجود میں کوشش کروں گا چونکہ ان کا حق بنتا ہے اس لیے لازمی طور پر ان کو قبضہ واپس دلایا جائے - اس وقت تک جو مجھے latest رپورٹ ہے جو تصدیق شدہ نہیں ہے - وہ یہ ہے کہ جس شخص نے قبضہ لینا ہے وہ وہاں موجود نہیں ہے جونہی وہ واپس پہنچ گیا اس سے رابطہ قائم کیا جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان ، جناب والا - اس واضح یقین دھانی کے بعد میں اپنی تحریک التوا کو press نہیں کرتا -

راجہ محمد افضل خان - جناب والا - میرے متعلق ذکر ہوا ہے کہ میری نبض پھڑک رہی ہے -

وزیر اعلیٰ - انہوں نے نبض نہیں کہا ہے - نبض تو ہر شخص کی پھڑکتی ہے جب نبض پھڑکنا بند ہو جائے تو انسان مر جاتا ہے -

راجہ محمد افضل خان - جناب والا - میں اتنا عرض کروں گا کہ ہر مسئلے کے حل کے لیے آپ ہمیں ایک سال سے ''گا،، اور ''گے،، کی گردان سے نواز رہے ہیں ایک دن آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ فلاں دن ہو جائے گا تو ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے -

وزیر اعلیٰ - آپ خود کہہ رہے ہیں ہو جائے ''گا،، -

(قہقہہ)

شکر گڑھ میں جنگی بے گھروں کی آبادکاری کے ناقص انتظامات

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو

زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آج کے اخبار 'امروز' میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شکر گڑھ میں جنگی بے گھروں کی آبادکاری کے سلسلہ میں فوج کے سوا تمام دیگر انتظامات نہایت ناقص ہیں اور عام رشوت چل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وہاں کے ایم۔ این۔ اے ملک سلیمان صاحب نے بھی احتجاج کیا ہے۔ چونکہ یہ ایک انسانی اور فوری توجہ کا طالب مسئلہ ہے اس لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کرکے اس پر غور کیا جائے۔

میاں خورشید انور یہ بڑی important ہونے کے باوجود بڑی vague ہے۔

میاں خورشید انور۔ اصل میں آپ کے جلدی پڑھنے کی وجہ سے ایک لفظ چھوٹ گیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ بات نہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ انتظام بڑا ناقص ہے اور عام رشوت چل رہی ہے۔ دراصل یہ بڑی indefinite ہے۔

میاں خورشید انور۔ ایک ایم۔ این۔ اے صاحب کی سٹیٹمنٹ تھی اور لوگوں نے بھی اعتراض کیا تھا۔ وہاں کے ایم۔ این۔ اے حضرات بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان سے بھی تصدیق فرما سکتے ہیں۔ لوگ وہاں مطمئن نہیں۔ سول انتظامیہ شکر گڑھ میں جنگی متاثرین کی آبادکاری کے سلسلے میں ناکام ہو چکی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر خزانہ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے)۔ جناب والا۔ جو تحریک التوا ایوان میں پیش کی گئی ہے اس میں ایک بیان کا حوالہ دیا گیا ہے جو ملک سلیمان صاحب نے جو سیالکوٹ کی تحصیل شکر گڑھ کے ممبر نیشنل اسمبلی ہیں اخبار ''امروز'' میں دیا ہے۔ اگرچہ اس تحریک کے ساتھ وہ اخبار شامل

نہیں کی گئی ہے لیکن ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کا تراشا ہم اپنے طور پر حاصل کریں ۔ اس کا ایک تجزیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ شکر گڑھ میں جنگی بے گھروں کی آبادکاری کے سلسلے میں فوج کے سوا دیگر تمام انتظامات نہایت ناقص ہیں اور عام رشوت چل رہی ہے ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ غلط بیانی کم ہی ممکن تھی جو اس تحریک میں سامنے لائی گئی ہے اور جو اس بیان کا بھی ایک حد تک حصہ ہے ۔

جناب والا ۔ جب جنگی بے گھروں کی آبادکاری کا کام شروع ہوا تو اس کے بعد حکومت کے تمام محکمے ان اہم فرائض کی سرانجام دہی کے لئے نہایت مستعدی کے ساتھ اپنا اپنا کام کرنے لگے ۔ اس کام کی اہمیت کے تحت پنجاب کی حکومت نے پنجاب کے گورنر صاحب نے میری سرکردگی میں ایک ریلیف کمیٹی بنائی جس میں میرے علاوہ جناب عبدالحفیظ کاردار اور چودھری محمد انور سمہ وزیر مال شامل کئے اور اس کے علاوہ جو ریلیف کمشنر اور تمام متعلقہ محکمے ہیں ان لوگوں کے ساتھ اس سلسلہ میں ہمارا صبح شام ایک رابطہ قائم تھا ۔ چنانچہ ریوینیو ۔ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ۔ ہیلتھ ۔ پولیس اور جنگلات کے محکمے فوری طور پر ان علاقوں میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنی اپنی سہولتیں اس علاقے کے لئے مہیا کرنے کے انتظامات شروع کئے ۔ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے ایک ہزار کنوئیں صاف کئے اور پانچ سو ہینڈ پمپ لگائے ۔ جناب والا ۔ یہ سب کام اس وقت ہوا جب کہ ایک شخص کو بھی اس علاقے میں جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی چہ جائیکہ یہ بات ہو کہ ان محکموں نے کچھ نہیں کیا ۔ ان محکموں نے اپنا کام بہت پہلے سے شروع کردیا تھا اور نہایت مستعدی کے ساتھ یہ کام انجام دیا گیا ۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس خالی کردہ علاقے میں بیس ڈسپنسریاں قائم کیں ۔ محکمہ جنگلات نے ۲۲ مختلف جگہوں پر چھتیں ڈالنے کا جو مٹیریل ہے مثلاً بلی وغیرہ ان کے لئے ڈپو قائم کئے جو محکمہ جنگلات کی وساطت سے لوگوں کو بغیر کسی

فائدے کے جتنی اس کی cost ہے اس cost price پر پیش کیا گیا ۔ اس سلسلے میں ریلوے سے بھی تعاون حاصل کیا گیا تاکہ ریل کا کرایہ بھی نہ دینا پڑے اور جتنی سستی سے سستی چھت ڈالنے کا مٹیریل ہم عوام کو مہیا کر سکیں ہم کریں ۔

جناب والا ۔ محکمہ خوراک نے ۹۵ ڈپو (راشن ڈپو اور سیلز ڈپو) اس سارے علاقے میں قائم کئے ۔ اس کے علاوہ اب ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس تعداد کو بھی دوگنا کر دیا جائے تاکہ چھوٹے گاؤں والوں کو بڑے گاؤں میں جانے کی جو دقت ہے اس سے وہ بچ جائیں کیونکہ اس علاقے میں پکی سڑکیں نہیں ہیں جو سڑکیں ہیں وہ جنگ کی وجہ سے خراب ہو چکی ہیں ان کو بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ ٹھیک کیا جائے لیکن اور زیادہ سہولت پیدا کرنے کے لئے ہم نے ڈپوؤں کی تعداد جو تقریباً ۱۰۰ تھی وہ اب تقریباً ۲۰۰ کر دی ہے ۔

جناب والا ۔ محکمہ زراعت نے اس علاقے کے لئے ۲۰ ٹریکٹر بھی مہیا کئے ہیں تاکہ اس علاقے میں جہاں ہل نہ چلا ہو ۔ جہاں زراعت اور کھیتی باڑی نہ ہوئی ہو اور گھاس پھوس اگ آیا ہے اس میں عوام کی سہولت کے لیے کرایہ پر سستے داموں ٹریکٹر مہیا کئے جا سکیں ۔ حال ہی میں جناب صدر مملکت نے اس علاقے کا دورہ کیا تو انہوں نے اس ضرورت کی اہمیت کو اور بھی زیادہ محسوس کیا ۔ چنانچہ اب ہم نے مرکزی حکومت کے ساتھ رابطہ قائم کیا ہے ۔ اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس علاقے کے لئے ۲۰۰ ٹریکٹر حاصل کئے جائیں تاکہ اس سارے علاقے کو اس سال فصل کے قابل بنانے کے لئے ایک بھرپور سعی کی جا سکے ۔

جناب والا ۔ اس علاقے کے لئے کلیم فارم وسیع پیمانے پر تقسیم کئے گئے ہیں اور موقع پر ہی ان کلیموں کی تصدیق کا انتظام کیا گیا ہے ۔ یہ کام بالکل فوری طور پر ہو رہا ہے اور اس میں کوئی طوالت نہیں ہے ۔ بہت تھوڑا وقت اس کے

لئے دیا گیا ہے تاکہ فوری طور پر کلیم منظور ہو جائیں ۔ یہ اس لئے ہے کہ رشوت کا جو پہلو ہے اس میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اس طرح پولیس نے بھی نظم و نسق قائم کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کئے ہیں ۔

جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے عرض کی ہے اس تحریک کے ساتھ پریس کٹنگ نہیں لگایا گیا تھا ۔ ہم نے وہ پریس کٹنگ حاصل کیا ہے اور اب میں آپ کی وساطت سے اس پریس نوٹ میں ملک سلیمان صاحب نے جو پیپلز پارٹی کے ایک معزز ممبر نیشنل اسمبلی ہیں جو بیان دیا ہے اس کا تجزیہ کرکے اس کے بارے میں عرض کرنی چاہوں گا کہ کیا صورت حال ہے انہوں نے جو بیان دیا ہے اس کی کیا صورت ہے اور جو صورت حال اصل ہے وہ کیا ہے ۔ مجھے اس بارے میں یہ بھی گزارش کرنی ہے کہ جو paradox نظر آتا ہے جو پیپلز پارٹی کے ایک ممبر مرکزی اسمبلی نے بیان دیا ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید میرے عزیز دوست ملک سلیمان صاحب کا میری طرح سے کچھ بلڈ پریشر ہائی رہتا ہے ۔ اور کچھ ویسے بھی اس علاقے میں اتنے مصائب اور اتنی مشکلات ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے ۔ مجھے ان کی نیت پر ہرگز کوئی شبہ نہیں ہے لیکن وہ کچھ طبیعت سے مجبور ہیں اور کچھ حالات ایسے ہیں کہ پریشر اتنا زیادہ ہے کہ تھوڑی بات کو بھی شاید وہ زیادہ محسوس کر گئے ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ شکر گڑھ کی تحصیل پر . . . . . .

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرما سکیں گے کہ پیپلز پارٹی کے کتنے ممبر صوبائی اسمبلی اور ممبر مرکزی اسمبلی بلڈ پریشر کے مریض ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ جب عوام میں آتے ہیں تو اکثر ان کا بلڈ پریشر ذرا اونچا ہو جاتا ہے ۔ اس لئے کہ عوام کی شکایات اتنی زیادہ ہیں کہ اس سلسلے میں انسان واقعی یہ چاہتا ہے کہ کچھ کر گزرے اور اگر کچھ نہ

کر گذرے تو دیوار سے سر پھوڑ لے (قہقہہ) - جناب والا یہ وسائل اور ضرورت کی پرانی کہانی ہے - میں اس بحث میں نہیں جانا چاہتا -

جناب والا- میرے معزز دوست ملک سلیمان صاحب کا وہ بیان جس کے حوالے سے یہ تحریک التوا پیش کی گئی - میں آپ کے سامنے لاتا ہوں اور پھر اسی سے اس exaggeration کا اندازہ آپ خود کر لیجئے - انہوں نے جو پہلی بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ تحصیل شکر گڑھ میں جتنی رقم ریلیف اور آبادکاری کے لئے خرچ کی جا رہی ہے جو عملہ یہاں کام کرنے کے لئے متعین کیا گیا ہے اس عملہ پر اس ریلیف اور آبادکاری کی رقم سے بھی زیادہ رقم خرچ کی جا رہی ہے - آپ اسی سے اندازہ کیجئے -

جناب والا - اس علاقے میں ہم تقریباً ۱۸ کروڑ روپیہ خرچ کر رہے ہیں اور اس ۱۸ کروڑ میں سے جو رقم اس علاقے میں کام کرنے والے عملہ کی تنخواہ، عملہ کے رہنے سہنے - پٹرول اور چیزوں پر خرچ ہو رہا ہے وہ ۱۷ لاکھ روپیہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ رقم اگر صحیح calculate کی جائے تو تنخواہوں سمیت ایک فی صد بنتی ہے - اور میرے عزیز دوست جن کے بیان کی بنا پر یہاں پر تحریک التوا پیش کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ۱۰۰ روپیہ ہے تو یہ ۱۰۰ روپے سے بھی زیادہ ہے حالانکہ یہ اس تمام رقم کا ایک فیصد ہے جو وہاں خرچ کی جا رہی ہے -

جناب والا - اس کے بعد انہوں نے کہا ہے کہ غریبوں کے لئے بہت مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں - یہ مشکلات تو ضرور پیدا ہوئی تھیں لیکن یہ بھارت نے پیدا کی تھیں ہم نے کوشش کی ہے کہ ان مشکلات کا ازالہ کیا جا سکے - چنانچہ پرسوں جب میں نے اس میں التواء چاہا تھا وہ اس لئے تھا کہ یو - این - او کے سیکریٹری جنرل تشریف لا رہے تھے اور میں نے ان کو تمام علاقے دکھانے تھے - میں ان کو تمام علاقے دکھانے کے لئے دوبارہ سہ بارہ بلکہ چار پانچ مرتبہ ان علاقوں میں گیا ہوں اور ان کے ساتھ رہا - جب وہ چلے گئے تو میں نے

شکر گڑھ میں قیام کیا اور وہاں لوگوں سے ملا ۔ فاضل دوست مشتاق احمد صاحب جو وہاں کے ایم۔بی۔اے ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دوست جو اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جانتے ہیں کہ ہم نے وہاں کئی وفود سے ملاقاتیں کیں ۔ ان کی تکالیف سنیں اور ان کا تدارک بھی کیا ۔ جناب والا۔ اسی پر بس نہیں ۔ اس کے بعد جیپ کے ذریعے میں تین گاؤں میں گیا جن کا نام فتح پور کلاں ۔ مہری پور افغاناں اور شاہ پور پلاٹ ہے ۔ بلکہ اس سے آگے دس پندرہ میل کچے میں جا کر خود میں نے ہر چیز کی پڑتال کی ۔ یہ تین گاؤں ایسے تھے جہاں کے لوگ سب سے زیادہ مشتعل تھے ۔ میرے معزز دوست جانتے ہیں اور میں اس کا بار بار ذکر کرنا نہیں چاہتا ہوں کہ ان کی مہربانی سے ایک طرح کا احتجاج ہو رہا تھا ۔ میں نے سمجھا کہ جب میں گاؤں میں جا کر حالات کو دیکھوں گا تو وہاں کی بدترین شکل مجھے نظر آ جائے گی یا اگر میں ان حالات کو قابو میں نہ لا سکوں تو میرا خیال تھا کہ کم از کم میں اس معزز ایوان کے سامنے کچھ کہہ سکوں گا لیکن جناب والا میں آپ کی خدمت میں عرض کروں کہ صورت حال ایسی نازک نہیں ہے جیسی کہ بیان کی گئی ہے ۔ میں وہاں حاضر ہوا ۔ میں نے دیکھا اور میں نے تمام گاؤں کا خود دورہ کیا ۔ وہاں کے لوگوں کے کلیمز کو دیکھا ان کے ریکارڈ کو دیکھا اور ان دوستوں بات چیت کی ۔ انہوں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے ۔ جہاں جہاں غریب لوگ ہیں ان کو ایک ایک ہزار روپیہ ان کے مکانوں کی مرمت کے لئے دیا ہے ۔ ان کو زراعت کے لئے بھی مدد کی گئی ہے ان لوگوں نے اپنے گھروں کی مرمت کرنی شروع کر دی ہے ۔ اگر میں یہ کہوں تو بیجا نہ ہو گا کہ وہ لوگ ۸۰ فیصدی ایسے ہوں گے جو ۱۶۰ یا ۱۵۰ یا ۲۰۰ روپے سے اپنی جھگی اپنا کوٹھا دوبارہ مرمت کر لیں گے اور مناسب کاروبار بھی شروع کر سکیں گے ۔ البتہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ جو لوگ حویلیوں والے تھے ان کی طرف سے ایجیٹیشن ہو رہی تھی وہ کہتے تھے کہ جناب ہماری حویلی کی مالیت ایک لاکھ کی تھی اور آپ نے ایک ہزار دے کر امیر اور غریب کو برابر کر دیا ۔ جناب والا ۔ جو میرے بس میں ہے میں نے کیا ہے میں سب کو مطمئن تو نہیں کر سکتا ۔ میں نے ان کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کی کوشش کی ہے لیکن

جہاں تک حویلیوں کا سوال ہے جو ان کو بطور مدد کے دیا ہے یہ کوئی ان کا معاوضہ نہیں ۔ یہ صرف ان کو ان کے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے دیا ہے یہ حکومت نے دراصل حقیر نذرانہ ان کو دیا ہے۔

پھر یہ کہا گیا ہے کہ سوائے فوج کے اور کوئی وہاں کام نہیں کر رہا ۔ میں نے اس کا نقشہ آپ کے سامنے رکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے فوج نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ۔ جہاں تک سڑکوں کا تعلق ہے ان کی مرمت بھی کی گئی ہے اور جہاں کچھ سڑکیں تھیں جن کو ہندوستان کی فوج نے بہت زیادہ تباہ و برباد کر دیا تھا ان کو بھی ٹھیک کیا گیا یہ کام ہماری فوج کے ذمے تھا ان سڑکوں کی دیکھ بھال کی گئی ۔ جہاں گڑھے پڑے تھے وہاں مٹی ڈالی گئی ۔ گڑھوں کو پر کیا گیا تو اس قسم کا کام بھی فوج نے ذمہ لے رکھا ہے ۔ تو ہم ان کے شکر گزار ہیں لیکن جناب والا ۔ باقی تمام کام سول انتظامیہ کر رہی ہے اور یہ کہنا کہ ملٹری کے سوا اور کوئی محکمہ کام نہیں کر رہا یہ درست نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ ہم ملٹری والوں کو سلام کرتے ہیں کہ ان کی مہربانی سے کافی کام ٹھیک ہو گیا لیکن اس کی کیفیت یہ ہے کہ ۱۰۰ میں سے ایک کام ان کے سپرد ہے باقی ۹۹ کام سول انتظامیہ کر رہی ہے ۔

پھر یہ کہا گیا ہے کہ جائزہ کمیٹیاں صحیح طور پر نہیں بنائی گئیں ۔ یہ الزام میرے عزیز دوست ملک سلیمان نے لگایا ہے ۔ انہوں نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی کے نمائندوں کو جگہ نہیں دی گئی ۔ مگر صورت حال یہ ہے کہ جائزہ کمیٹی تین افراد پر مشتمل ہوتی ہے اس میں ایک گاؤں کا نمبردار ۔ دوسرا وہاں کا ایم پی اے اور تیسرے اس گاؤں کا ایک نمائندہ ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ بے گھر لوگوں کا نمائندہ اگر کوئی پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتا ہے تو وہ اس میں ہے ۔ البتہ کوئی ایم پی اے یا ایم این اے جو پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ بڑی خوشی سے پارٹی کا نمائندہ رکھ دیں ۔ یہ عجیب بات ہے کہ تمام لوگوں نے اپنے نمائندے دئے ہیں لیکن ابھی تک ملک سلیمان صاحب نے اپنا کوئی نمائندہ نہیں دیا ۔

پھر کہا گیا ہے کہ ایک کنبہ کو ایک ہزار روپیہ گھر بنانے کے لئے دیتے

ہیں ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو بار بار شکر گڑھ میں سامنے لایا گیا ۔ جب صدر مملکت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وہاں تشریف لے گئے تو وہاں بورڈ پر لکھا ہوا تھا کہ ون یونٹ بھی توڑ دو ۔ ہم حیران ہوئے کہ کب سے ''ون یونٹ'' پھر بن گیا ۔ جناب والا ۔ ایک احاطے میں رہنے والے مختلف گھروں کو ایک جگہ شمار کر کے انہیں ایک گھر کی رقم دی گئی ۔ صدر مملکت نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو دیکھا جائے ۔ جب یو ۔ این ۔ او کے سیکریٹری جنرل وہاں تشریف لے گئے تو میں شکر گڑھ کے وفد کے ساتھ گیا تھا تو اس وقت یہ فیصلہ ہوا کہ جو کنبہ الگ رہائش رکھتا ہے الگ کھاتا پیتا ہے خواہ اس کے لوگ ایک احاطے ہی میں کیوں نہ رہتے ہوں خواہ وہ ایک باپ کے بچے ہی کیوں نہ ہوں تو ان کو الگ الگ شمار کیا جائے گا اور ان کو ایک ایک ہزار روپیہ ملے گا ۔ اس کے متعلق میں یہ حکم دے کر آیا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں ہاؤس کو تسلی رکھنی چاہئے ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کیا ہے کہ اگر کوئی کلیم منظور نہیں ہوا تو اس کو از خود زیر غور لایا جائے ۔ اگر کسی کا اس بنیاد پر کچھ حق بنتا ہے تو اس کو بھی ایک ہزار روپیہ ملے ۔

جناب والا ۔ جن لوگوں کو شکایت ہے کہ ہم کدھر جائیں ہم نے ان کے لیے کئی tiers بنا رکھے ہیں ۔ مثال کے طور پر سب سیکٹر پر ایک سپروائزر ہے ۔ اس کے بعد اے ۔ سی ہے ڈی ۔ سی ہے ۔ لازمی طور پر کہیں نہ کہیں ان کی شنوائی ہو سکتی ہے ۔ میں نے خاص طور پر عملہ کو تاکید کی ہے ۔ میں اپنے ساتھ ریلیف کمشنر ۔ ایڈیشنل ریلیف کمشنر اور ڈی ۔ سی ان سب لوگوں کو لے کر گیا تھا ۔ ان کی چہرہ نمائی کرا کر ان کو بتایا گیا کہ جو آپ کی شکایات ہیں انہیں دور کیا جائے گا اور ضروری باتوں پر عمل درآمد ہوگا ۔ اس کے بعد کہا گیا ہے کہ خیمے بہت کم لگے ہیں اور جو لگے ہیں وہ حکومت کے اپنے استعمال میں ہیں اور اس علاقے کے بے گھر افراد کے لیے نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ میں اطلاعاً عرض کر دوں کہ حکومت نے ۱۰،۴۲۷ خیمے اس علاقے میں نصب کئے ہیں ۔ جن دوستوں کو انہیں دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ یہ

کہیں گے کہ وہاں کوئی گھر ایسا نہیں چاہے چھوٹا ہو یا بڑا جہاں یہ خیمے نصب نہ کیے گئے ہوں ۔ بلکہ بعض جگہوں پر گاؤں میں مکانوں کے اندر خیمے لگے ہوئے ہیں تا کہ جو بیمار لوگ ہیں ان کو باہر نہ آنا پڑے ۔ تو ان علاقوں کے لوگ اس وقت عمارت سازی بھی کر رہے ہیں اور جو معقول سہولت انہیں مہیا کی جانی تھی وہ مہیا کر دی گئی ہے اور انہیں آسانیاں حاصل ہیں ۔ ان ۱۰،۴۲۷ خیموں کے علاوہ ۴۰۰ خیمے زائد ہیں جو حکومت کے مختلف محکموں کے عملہ کے پاس ہیں ۔ زیادہ تر خیمے بے گھر لوگوں کے استعمال میں ہیں ۔

اب میں دوسرا آئٹم جناب کی خدمت میں عرض کروں گا ۔ بعض اوقات ایک بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کو کسی حد تک بڑھا چڑھا کر کھینچا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ کہا گیا ہے کہ جو ہینڈ پمپ لگائے گئے ہیں ان میں سے ۵۰ فیصد سے زائد کام نہیں کر رہے ۔ میں نے اس چیز کو خود دیکھا ہے اور میں اس مسئلے میں آپ کے سامنے اور ہاؤس کے سامنے شرمندہ ہوں کیوں کہ بہت سے ہینڈ پمپ کام نہیں کر رہے ۔ لیکن اس میں بھی مبالغہ آرائی ہے ۔ یہ کہنا کہ ۵۰ فیصد کام نہیں کر رہے یہ غلط ہے ۔ یہ ہینڈ پمپ اس وقت لگائے گئے تھے جب لوگ ان علاقوں میں نہیں گئے تھے اور ہم نے سوچا کہ لوگ اپنے گھروں میں آئیں گے تو انہیں لازمی طور پر پینے کے لیے پانی دینا چاہیے ۔ چونکہ عوام نہیں تھے اس لیے اس بات کا اندازہ نہیں ہو سکا کہ کونسی جگہ روائتی طور پر اس کام کے لیے اچھی رہی ہے ۔ بعض جگہوں پر صحیح پمپ لگ گئے کیونکہ ان کے نشانات موجود تھے یا نقشوں میں ہمارے پاس ریکارڈ موجود تھا اور بعض جگہوں پر یہ ہینڈ پمپ غلط لگ گئے جہاں دو ۔ چار ۔ پانچ دن تو پانی آیا لیکن اس کے بعد پانی کی سطح نیچی ہو گئی ۔ اس لیے اب دوبارہ ہینڈ پمپ ہم از سر نو لگا رہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں میں متعلقہ محکمے سے یہ گزارش کر رہا ہوں کہ وہ اس میں ہماری مدد کریں ۔

جناب والا ۔ اس بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ کلیم فارم نہیں ملتے ہیں ۔

میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس سارے علاقے میں تقریباً ساٹھ ہزار لوگوں کے کلیم ریکارڈ کے مطابق داخل ہوئے تھے - لیکن ہم نے صرف سیالکوٹ کے علاقے میں ایک لاکھ کلیم فارم مہیا کئے ہیں اگر اس کے باوجود کوئی کمی ہے تو میں وہاں متعلقہ حکام کو حکم دے کر آیا ہوں کہ وہ کہیں بھی ایسی کمی موجود نہ رہنے دیں اور مزید فارم چھپوانے کی اگر ضرورت ہے تو وہ چھپوائیں -

جناب والا - یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس علاقے میں پچاس فیصد لوگ تجارت کرتے تھے - انہوں نے صنعتیں لگائی ہوئی تھیں - جناب والا مجھے تسلیم ہے کہ ان میں سے کچھ ضرور تجارت کرتے تھے - ان میں سے ضرور کچھ لوگوں نے صنعتیں بھی لگائی ہوئی تھیں لیکن جیسا کہ میرے دوست کچھ عادت سے مجبور ہیں وہ زیادہ ہی exaggerate کرتے ہیں - یہ پچاس فیصد آبادی کی صنعت و تجارت میں مشغولیت انہوں نے بڑھا چڑھا کر بیان کی ہے - اس سلسلہ میں میں ہاؤس کو اعتماد میں لیتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے نیشنل انڈسٹریز کارپوریشن کو پروگرام دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ اس تمام علاقے کے تاجروں اور صنعت کاروں کو آسان شرائط پر قرضے مہیا کرے تا کہ اس علاقے میں وہ جلد از جلد چھوٹی چھوٹی صنعتیں اور ضروری صنعتیں مثلاً آٹا پیسنے والی چکیاں وغیرہ لگا سکیں -

اس بیان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے ٹیوب ویلوں کی جو سکیم بنائی تھی اس میں صرف امیروں کو فائدہ دیا جا رہا ہے مگر غریبوں کو فائدہ نہیں دیا جا رہا ہے - جناب والا - پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹیوب ویل جس کا بھی تھا وہ دوسروں کی نسبت کھاتا پیتا ہوگا - دوسری بات یہ ہے کہ ٹیوب ویلوں کے سلسلہ میں جو ہمارا منصوبہ ہے اس میں کوئی رقم رکھی ہی نہیں گئی تھی جس سے اس کے ٹیوب ویل کا کوئی معاوضہ یا compensation ہم دیں گے - پہلے اندازہ تھا کہ ٹیوب ویل بہت تھوڑے ہیں اس لیے ہم نے اس کو سکیم کا حصہ نہیں بنایا تھا - اب پتہ چلا ہے

کہ تقریباً سو ۔ سوا سو ٹیوب ویل تھے جس کے لیے ہم نے مرکزی حکومت کو move کیا ہے ۔ جب اس سلسلے میں کوئی رقم مخصوص ہوئی وہ بلا تخصیص کہ امیر کے پاس وہ ٹیوب ویل تھا یا غریب کے پاس تھا جس کا بھی ٹیوب ویل ہوگا اس کو اس رقم میں سے مناسب اور برابر حصہ دیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ آخر میں یہ کہا گیا ہے کہ مختلف غریب کنبوں کو ۹۰ روپے dole money راشن کے لیے دیا جا رہا ہے جو بہت کم ہے ۔ اس سلسلے میں غریبوں کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا ہے ۔ جناب والا ۔ میں خاص طور پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں اور تمام معزز ممبران کی توجہ بھی اس مسئلہ میں چاہتا ہوں ۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ dole money سکیم ہم نے نہیں چلائی ۔ جو راشن دیا جا رہا ہے وہ کنبے کی بنا پر نہیں دیا جا رہا جس کی بنا پر یہ الزام لگایا گیا ہے ۔ یہ کہا گیا ہے اور شبہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چھوٹے کنبے کو بھی ۹۰ روپے اور بیس آدمیوں کے کنبے کو بھی ۹۰ روپے راشن کے مل رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ ایسا نہیں ہے ۔ ہر شخص کو فی کس کے حساب سے راشن دیا جا رہا ہے ۔ اگر بیس افراد کا کنبہ ہے تو اسے بیس افراد کے حساب سے راشن ملے گا ۔ اگر دو افراد کا کنبہ ہے تو اسے دو افراد کے حساب سے راشن ملے گا ۔ اس سلسلے میں میں جو خصوصی بات کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ چونکہ اس علاقے کے لوگوں کو ربیع کی فصل کاشت کرنے کا موقع دشمن کی مکاری کی وجہ سے نہیں مل سکا اور دشمن نے ان کے علاقے ایسے وقت میں خالی کیے کہ ربیع کی فصل کاشت نہیں کر سکے ۔ اس لیے ہم نے یہ سکیم بنائی کہ ان دوستوں کو جو یہاں گئے ہیں اس وقت تک ہم راشن دیں گے جب تک ان کی نئی فصل نہ آ جائے (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس لیے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ غریب حکومت اس سلسلے میں کیا کر سکتی ہے ۔ ہم جو شہریوں کو راشن دیتے ہیں آپ کو علم ہے کہ اس میں آدھ سیر آٹا دیا جاتا ہے اور یہی دیہات میں راشن دیا جاتا ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں ۴ چھٹانک چینی ہے جو اس وقت عملاً دو چھٹانک دی جا رہی ہے ۔ لیکن ہم جو راشن اس علاقے

کے لوگوں کو دے رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر شخص خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اس کو آدھ سیر آٹا جس میں سے کوئی میدہ یا سوجی نہیں نکلی ہوئی ہوگی دیا جائے گا ۔ جناب والا ۔ دوسرے دیہی علاقے کے لوگوں کو دو چھٹانک چینی مہینے میں ملتی ہے لیکن اس علاقے کے لوگوں کو خواہ وہ بچے ہیں خواہ بڑے ہیں ۹ چھٹانک چینی مفت مہینے میں دی جائے گی ۔ اس کے علاوہ چار چھٹانک گھی فی کس دیا جائے گا ۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ۔ اور یہ ایک لمبی مدت کے لیے دیا جائے گا اس کے بعد ہر فیملی کے لیے فی کس ہر روز ایک چھٹانک یومیہ دال دی جاتی ہے اور یہ چار چھٹانک فی کنبہ ہر روز اس علاقے کے لوگوں کو راشن دیا جاتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں اپنی گزارشات کو sum up کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ میں نے اس علاقے میں بار بار جا کر یہ دیکھا ہے اور جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے وہ ہماری اس کوشش سے کافی حد تک مطمئن ہیں ۔ میں ہرگز نہیں کہتا کہ جو کچھ ہم نے ان کے لیے کیا ہے یہ حرف آخر ہے ۔ میں نے ذاتی کوشش کر کے سنٹرل حکومت کو اس بارے میں خاص طور پر move کیا ہے ۔ تمام ان بڑے بڑے ملکوں کے لوگوں کو جن کے پاس کچھ ذرائع ہیں ان کے سفیروں کو ہم نے اس علاقے کا دورہ کرایا اور ایک حصے کا دورہ عنقریب باقی ملکوں کے سفیروں کا اس علاقے میں ہونے والا ہے ۔ اس کے علاوہ مختصر سی مدت کے لیے جب یونائٹڈ نیشنز کے جنرل سیکرٹری یہاں پاکستان میں رہے ان سے ضد کی کہ وہ بھی ضرور اس علاقے کا دورہ کریں ۔ جناب والا ۔ حکومت پاکستان نے اس علاقے کی ترقی کے لیے ۔ اس علاقے کی بحالی کے لیے ۔ اس علاقے کے لوگوں کی مدد کے لیے ۱۸۰ ملین ڈالر کا منصوبہ بنایا ہے (نعرہ ہائے تحسین) ۔ وہ منصوبہ ہم نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کو پیش کیا ہے ۔ جنہوں نے کہا ہے کہ وہ ہمیں فوری طور پر ۱۶ ملین ڈالر پہلی قسط کے طور پر دیتے ہیں اور یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ اس کے لیے وہ عالمی ضمیر جگائیں گے ۔ ہم بھی اپنی سطح پر تمام سفیروں کے ذریعے سے تمام دنیا کی اقوام کو آگاہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کا بھی ہمارے ساتھ

وعدہ ہے ۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جو کچھ ہم کر سکے ہیں اس میں ہم نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی اور جو کچھ ہم آئندہ کر سکیں گے اس سے بھی کوئی گریز نہیں کیا جائے گا ۔ جو کچھ ہمیں بیرونی ایجنسیوں سے امداد کی صورت میں ملے گا وہ پائی پائی اس علاقے کی بہتری ، خوشحالی اور اس علاقے کے غریب عوام کی دوبارہ زندگی میں شمولیت کے لیے ان کی خدمت میں نذر کیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ اس گزارش کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن دوستوں نے یہ تحریک پیش کی تھی میرا خیال ہے کہ وہ کافی مطمئن ہوگئے ہونگے اور اب وہ اس کو مزید پریس نہیں کریں گے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ یہ مسئلہ جو تحریک التوا کے ذریعے ایوان میں پیش کیا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جماعتی اور گروہی مفادات سے بالا تر رہ کر قومی اور بین الاقوامی اہمیت کے طور پر سوچنا اور سمجھنا چاہیے ۔ جناب سپیکر۔ اگر اس مسئلہ کو تحریک التوا کے ذریعہ اس ایوان میں لائیں گے اور اس کی کارروائی اخبارات میں مشتہر ہوگی تو آپ جانتے ہیں کہ اس سے ہمارا cause کمزور ہوگا ۔ جناب محمد حنیف رامے صاحب نے صحیح فرمایا ہے کہ بین الاقوامی ادارہ یا جن لوگوں سے ہم کہہ رہے ہیں کہ ہماری مدد کریں ۔ ایسی تحریک التوا پیش ہونے سے ہمارے اس cause کو نقصان پہنچے گا اور پاکستان کی بدنامی کا باعث بنیں گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ مسٹر محمد حنیف رامے کی لمبی چوڑی تقریر کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری اطلاع اخباری ہے اور تحریک کے ساتھ اخبار کی کٹنگ لگی ہوئی ہے۔ متعلقہ ایم این اے صاحب نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے ان کے پیش نظر ضروری ہوگیا تھا کہ اس مسئلے پر بحث ہوتی ۔ حنیف رامے صاحب نے جس انداز میں کہا ہے کہ ہم ان لوگوں کو کھانا دے رہے ہیں اور ان کے لئے ادویات مہیا کر رہے ہیں ۔ جناب والا ۔ ہم ان پر کوئی احسان نہیں کر رہے بلکہ یہ ہماری ذمہ داری ہے ۔ لیکن جس انداز سے وہ ذکر فرما رہے

تھے ۔ اس کے مطابق یہ ہے جیسے ہم ان پر خیرات کر رہے ہیں حالانکہ یہ پوری قوم کی ذمہ داری ہے ۔ اگر وہاں کے منتخب نمائندے عوام کے لئے کچھ اور مانگتے ہیں ۔ تو ہمیں وہ بھی دینا چاہئے ۔ اگر وہ لوگ انتظام سے مطمئن نہیں ہیں اور چودھری محمد انور سمہ صاحب کے انتظام سے لوگ نالاں ہیں تو جیسا کہ کہا جا چکا ہے اور ایک موقع پر صدر پاکستان جب تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو اور امداد دی جائے ۔ یہ صحیح ہے کہ آپ نے کروڑوں روپے خرچ کئے ہیں ۔ مگر بقول ایم این اے صاحب کے اعتراض یہ تھا کہ وہاں بہت سا روپیہ ضائع ہو رہا ہے ۔ اس لئے اگر وزیر خزانہ یقین دلاتے ہیں کہ روپیہ ضائع نہیں ہوگا تو ٹھیک ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ میرے عزیز دوست نے روپیہ کے ضائع کرنے کی بات کی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے میں نے خاص طور پر خود انتظام کیا تھا کہ روپیہ کسی شخص کے ذریعے تقسیم نہ کیا جائے ۔ چنانچہ میں نے ملک کے تین بڑے بینکوں مثلاً بنک آف پاکستان ۔ حبیب بینک اور یونائیٹڈ بنک کے ذریعے تمام رقوم تقسیم کرائی ہیں ۔ اور یہ اہتمام اس لئے بھی کیا گیا ہے کہ علاقے میں چونکہ پولیس کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ غریب لوگوں کی اور بوڑھے لوگوں کی جیب سے دو اڑھائی ہزار روپے کی رقم کوئی نکال لے اور دوسرے ان لوگوں کو بنکاری کی عادت پڑے ۔ ان کے باقاعدہ طور پر حساب کھول دئے گئے ہیں پاس بکیں دے دی گئی ہیں اور سفری بینکوں کا انتظام کیا گیا ہے ۔ اور میں نے تینوں گاؤں میں جا کر دیکھا ہے کہ روپیہ کل پرسوں سے تقسیم ہونا شروع ہوا ہے اس سے پہلے رقم کسی کے پاس تھی ہی نہیں اور نہ کسی کو رقم دینے کا اختیار تھا جس میں سے وہ خرد برد کر سکے ۔ ان تمام حساب کی تدابیر کی گئی ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں ۔ کہ آپ تسلی رکھئے اس بارہ میں صبح و شام دن/رات ریلیف کا تمام عملہ چوکس ہے اور ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ان لوگوں کو کوئی دقت نہ ہو لیکن اتنا بڑا ریلیف آپریشن ہے ۔ سات آٹھ لاکھ کی آبادی کا مسئلہ ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ اکا دکا کوئی واقعہ ہو جائے لیکن

جہاں بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے فوری/طور پر اس کا تدارک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ جس طرح کہ رؤف طاہر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ قومی مسئلہ ہے ۔ گزارش ہے کہ میں اس کی تائید کرتا ہوں قوم اس کے لئے کافی کچھ کر رہی ہے لوگ قربانی کی کھالیں بھی دے رہے ہیں اور گورنمنٹ ریلیف فنڈ میں نقد روپیہ بھی جمع کرا رہے ہیں ۔ گزارش یہ ہے کہ وہاں کے منتخب لوگوں کو مطمئن کیا جائے تاکہ وہاں کے عوام کو پوری امداد مل سکے ۔ مجھے امید ہے کہ وزیر خزانہ یقین دہانی دلانے کے بعد بھی مزید اصلاح کرنے کی کوشش کریں گے ۔ میں عرض کروں گا کہ لوگ وہاں مطمئن نہیں ہیں ۔ چودھری محمد انور سمہ صاحب کی جو ڈیوٹی لگا رکھی ہے اس سے لوگ زیادہ پریشان ہوئے ہیں ان کی بجائے کسی اور کو وہاں انتظام کے لئے لگا دیا جائے ۔

Mr. Speaker. No personal observations please.

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ تحریک التوا میں کہیں بھی فاضل رکن نے کسی بھی وزیر کے بارہ میں ذکر نہیں کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ان کو منع کر دیا ہے ۔ (قطع کلامیاں) میاں خورشید انور آپ نے تحریک واپس لے لی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں نے تحریک واپس نہیں لی بلکہ اس پر بحث کی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میرے عزیز خطیب وزیر خزانہ جب تقریر فرماتے ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ ''اے ہم نشین نزاکت احوال دیکھنا،، آج انہوں نے بڑی فصیح و بلیغ تقریر کے بعد ہاؤس کو اعتماد میں لینے اور مطمئن کرنے کی سعی فرمائی ہے ۔ کیا میں ان سے دریافت کر سکتا ہوں کہ وہ کون سے وزیر ہیں جنہوں نے مرکز کے بیس کروڑ روپے میں سے ایک کروڑ روپے اپنے حساب میں رکھ لیا تھا ؟ ملک معراج خالد صاحب اور حنیف رامے صاحب

ان کا علم جانتے ہیں اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس کی وجہ سے اس علاقہ کا انتظام حنیف رامے صاحب کے سپرد ہوا ۔ یہ ان کی امانت و دیانت کا حال ہے۔ انہوں نے ایوان کو اعتماد میں لیا ہے کہ یہاں کوئی خیانت نہیں ہو رہی اور امانت سے کام ہو رہا ہے ۔

Mr. Speaker. It is altogether a separate issue.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ وہ اس دیانت دار وزیر کا نام لیں جنہوں نے ان مفلوک الحال لوگوں کا ایک کروڑ روپیہ جو مرکز نے خرچ کرنے کے لئے دیا تھا وہ اپنے حساب میں جمع کرا لیا ہے اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں جناب گورنر صاحب کو جنہوں نے ان کے پیٹ میں سے ایک کروڑ روپیہ اگلوا لیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے بھی اجازت دی جائے تو میں ان کے اس سنگین الزام کا جواب دوں ۔ جناب والا ۔ محترم قائد حزب اختلاف نے جو سنگین الزام لگایا ہے اس کے بارہ میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ ہرگز کسی شخص نے یا کسی وزیر نے اپنے حساب میں وہ روپیہ جمع نہیں کرایا تھا ۔ صورت یہ تھی کہ مرکز کی طرف سے جو رقم ملی تھی اس رقم کے لئے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے یہ طے پایا تھا کہ وہ رقم بینکوں کے ذریعہ سے خرچ کی جائے ۔ چنانچہ خزانہ میں سے ایک کروڑ روپے ایک کمرشل بینک میں منتقل کروا دیئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کس کی اجازت سے ؟ آپ اس کا جواب نہ دیں تو بہتر ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ انہیں جواب دینے دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سوال اس ایوان کے ریکارڈ پر ہے تو وہ رقم کسی نے اپنے حساب میں نہیں جمع کرائی تھی ۔ وہ رقم ایک بنک میں ریلیف کی مد میں جمع تھی ۔

چوہدری جمیل حسن خاں منج - جناب والا - اگر قائد حزب اختلاف نے کسی وزیر کا نام پوچھا ہے اور نام پوچھنے پر وہ تحریک واپس لے لیتے ہیں تو وہ بیان فرمائیں -

میاں خورشید انور - آپ نام بھی بتا دیں پھر بھی ہم واپس نہیں لیں گے -

رانا پھول محمد خان - ہم واپس نہیں لے رہے ہیں -

(قطع کلامیاں)

وزیر اعلیٰ - جناب والا مجھے بھی کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے - علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب اتفاق فرمائینگے کہ چونکہ یہ مسئلہ اس تحریک کا حصہ نہیں ہے - اس لئے اس پر مزید بحث نہیں ہونی چاہئے یہ بحث لا حاصل ہے - اس لئے اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا- اس مسئلہ میں خواہ مخواہ دوسرے issue کو داخل کرنا درست نہیں ہے - وزیر خزانہ نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ وہ رقم کسی کے ذاتی حساب میں جمع نہیں کی گئی تھی بلکہ ریلیف فنڈ میں جمع کی گئی تھی اور وہ ٹریژری سے ایک کمرشل بینک میں جمع کرائی گئی تھی

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں مزید کسی گفتگو میں نہیں پڑنا چاہتا ہوں صرف اپنے شریف النفس اور دیانتدار وزیر اعلیٰ سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ وہ اس کی وجہ بھی بتائیں کہ ایک بنک سے پیسہ نکلوا کر دوسرے بنک میں کیوں رکھوایا گیا تھا اور کتنا اوور ڈرافٹ لیا گیا تھا - میرے خیال میں اس مسئلہ کو یہیں ختم کر دیں -

Mr. Speaker. This controversy is not relevant. I am going to put it to vote.

ملک ثنا اللہ خان - جناب سپیکر - بجوات پھلکیاں تحصیل سیالکوٹ جنگ سے متاثرہ علاقہ ہے - اور میرے حلقہ سے تعلق رکھتا ہے میں اس علاقے کا نمائندہ ہوں - میرے علاقے کے ۲۷ گاؤں دشمن کے قبضہ میں تھے .....

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے یا پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ہے ؟

ملک ثنا اللہ خان ۔ یہ پوائنٹ آف انفرمیشن ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ انفارمیشن آپ مجھ سے لینا چاہتے ہیں یا مجھے دینا چاہتے ہیں ؟

ملک ثنا اللہ خان ۔ یہ پوائنٹ آف انفارمیشن ہے ۔

Mr. Speaker. I am not supposed to have information from you.

آپ نے کچھ پوچھنا ہو تو پوچھ سکتے ہیں ۔ اب میں اسے منظور کرتے ہوئے ایوان کے سامنے اجازت کے لیے پیش کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر . . . . . .

Mr. Speaker. I have not actually allowed the debate on it.

اگر آپ رولز کو اس انداز میں violate کریں گے تو I will have to kill most of the Motions in the Chambers.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ تعاون فرمائیں ۔

Mr. Speaker. Without a leave having been granted, a debate has been started on that.

اگر ملک ثنا اللہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریک ٹھیک ہے تو اس کی اجازت کے حق میں کھڑے ہو جائیں یا اگر آپ نے کوئی بات کرنی ہے تو ان کے چیمبر میں جا کر بات کر لیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ سیالکوٹ کے نمائندے کو بات کرنے کی اجازت ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں اس تحریک کو ایوان کے سامنے برائے اجازت پیش کرتا ہوں ۔ جو ارکان اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ (گنتی کے بعد) ۔ ۔ ۔

It falls short of 30 members. Leave is not granted.

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور کی وہاڑی کے متعلق تحریک ہے جو pending رکھی ہوئی ہے -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - اس سلسلے میں پنجاب ریلیف کمیشن کے متعلق میری ایک تحریک التوا بھی pending ہے جو اس کے ساتھ ہی پیش ہو گی -

مسٹر سپیکر - وہ کہاں ہے ؟

سید تابش الوری - اس کا نمبر ۲۰۲ ہے اور اس کی کاپی اسی دن جناب سیکرٹری صاحب نے منگوا لی تھی جو آپ کے ریکارڈ میں موجود ہے - اس کے بہت سے پہلوؤں پر اظہار خیال ہو گیا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے -

سید تابش الوری - یہ ۱۹ جنوری سے آپ کے ریکارڈ پر ہے - میں یہ آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں -

---

جنگی بے گھروں کیلئے مخصوص پنجاب ریلیف فنڈ سے لاکھوں روپے کا خرد برد

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے روزنامہ جسارت کراچی مورخہ ۸ جنوری ۷۳ء کے مطابق جنگی بے گھروں کے لئے مخصوص پنجاب ریلیف کمیشن کے لاکھوں روپے مبینہ طور پر خرد برد کر لئے گئے ہیں - اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ "پنجاب ریلیف کمیشن جنگی بے گھروں کیلئے خیمے خریدنے پر گزشتہ ایک سال کے دوران تیس لاکھ روپے خرچ کر

چکا ہے - یہ خیمے ان خیموں کے علاوہ ہیں جو UNICEF نے جنگی بے گھروں کی رہائشی ضروریات کیلئے بھیجے تھے مگر ان میں سے جنگی بے گھروں کو کوئی خیمہ نہیں ملا - تیس لاکھ روپے سے جو خیمے حاصل کئے گئے تھے ان کے متعلق کچھ پتہ نہ چل سکا کہ وہ کسے دیئے گئے ہیں - با خبر ذرائع کا خیال ہے کہ خیموں کے لئے رکھی جانے والی رقم خرد برد ہوگئی ہے - کمیشن اب تک ساڑھے چھتیس لاکھ روپے کا کپڑا تقسیم کرنے کا دعویٰ کرتا ہے - کمیشن کے حساب سے یہ رقم ایک مقامی فرم کو ادا کی گئی ہے جسے بعض با اثر افراد نے ٹھیکہ دلایا تھا مگر جنگی متاثرین کو بہت کم کپڑا تقسیم کیا گیا ہے - اس طرح ریلیف فنڈ سے لاکھوں روپے خرد برد ہوگئے ہیں - UNICEF نے دو لاکھ ۹۰ ہزار روپے کے جو تیار خیمے بھیجے تھے وہ حکمران پارٹی نے اپنی پارٹی کے مقاصد کیلئے رکھ لئے تھے ،، - مظلوم جنگی بے گھروں کے لئے مخصوص فنڈز اور عطیات کے متعلق یہ سنگین انکشافات عوام میں بے چینی ، بے اعتمادی اور اضطراب کا باعث بن گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - کیا وزیر خزانہ کو اس کا نوٹس ہے یا نہیں ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - نوٹس تو ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں -

میاں منظور احمد موہل - پوائنٹ آف آرڈر - میں آپ کی توجہ رول ۶۵ کی طرف دلاتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ :

> Not more than one such Motion shall be made on any one day but.....

مسٹر سپیکر - آپ اطمینان سے بیٹھ کر اس قاعدہ کو پڑھیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - خیموں اور کپڑے کے سلسلے میں روزنامہ جسارت کی ۸ جنوری کی اشاعت میں جو خبر چھپی ہے اس کی بنیاد پر یہ تحریک التوا ایوان میں پیش کی گئی ہے - پہلی بات تو یہ ہے کہ ۸ جنوری ــــــ

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک ابتدا میں موصول ہوگئی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ بجا ہے ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔ حضور والا ۔ اگر اس پر بحث ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ۔

مسٹر سپیکر۔ ابھی اس پر بحث کا مرحلہ نہیں ہے ۔ اگر آپ اس کے متعلق کوئی بیان دینا چاہتے ہیں تو دیدیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ۔ ایک جگہ تین لاکھ لکھا ہے اور ایک جگہ تیس لاکھ لکھا ہے ۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں سے حکومت پنجاب نے صرف ۱۹ لاکھ روپے خیموں پر خرچ کئے ۔ اس ۱۹ لاکھ روپے کی رقم سے ۶۶۴۲ خیمے حاصل کئے گئے اور اس وقت یہ جو ۱۰۴۲۷ خیمے ہیں ان میں سے بقیہ خیمے ہمیں مختلف رفاعی اداروں مثلاً ورلڈ ایجنسی یا ریڈ کراس سے ملے ۔ اسلئے جو رقم ۳۰ لاکھ روپے کی باقی بچ گئی تھی اس کو ہم نے ریلیف کے دوسرے کاموں کی طرف منتقل کردیا ۔

جناب والا۔ اسی طرح اس میں یہ کہا گیا ہے کہ UNICEF نے جو ۲۹۰۰۰۰ خیمے بھیجے تھے وہ حکمران پارٹی نے اپنی پارٹی کے مقاصد کے لئے رکھ لئے تھے ۔ جناب والا ۔ ہمیں یہ تو اندازہ نہیں ہے کہ UNICEF نے ان پر کتنی رقم خرچ کی تھی۔ ایک ہزار خیمے ہمیں دیئے تھے جو ڈی ۔سی سیالکوٹ کی تحویل میں دے دیئے گئے تھے اور ہر گز ہر گز ایک خیمہ بھی اپنے تصرف یا استعمال میں نہیں لایا گیا ۔ یہ سرا سر غلط بیانی ہے ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف اس پر کمیٹی بٹھانے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر خزانہ ۔ اس کے علاوہ یہ کہا گیا ہے کہ کپڑے کے لئے کسی ایک شخص کے ٹنڈر منظور کر لئے گئے ۔ اول تو وہ ایک شخص بیان نہیں کیا

گیا ۔ میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ جب ہم نے اس کے لئے ٹنڈر طلب کئے تھے تو تقریباً ۱۵ فرموں نے اس میں حصہ لیا اور اس کے نتیجے میں ان فرموں کے مندرجہ ذیل مقدار کے لئے ٹنڈر منظور کئے گئے ۔ اس لئے یہ کہنا کہ کسی ایک شخص کے ذریعے سے یہ کپڑا حاصل کیا گیا ہے سرا سر غلط ہے ۔ جن لوگوں کے ذریعے سے کپڑا حاصل کیا گیا وہ لوگ نہیں بلکہ فرمیں ہیں ۔ سب سے پہلے زینت ٹیکسٹائل ٹریڈنگ کارپوریشن لاہور سے ۶۰ ہزار گز چھینٹ رضائیوں کے لئے ایک روپیہ ۳۶ پیسے گز کے حساب سے خریدی گئی . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ ان تفصیلات کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ عبدالحمید اینڈ کمپنی ۔ ورلڈ ٹریڈرز ۔ حبیب یونس کارپوریشن ۔ شیخ عبدالکریم اینڈ کمپنی ۔ قیصر ریڈی میڈ انڈسٹریز اور ستلج ٹیکسٹائل ملز ۔ ان سات فرموں کے ذریعے سے یہ کپڑا چھینٹ اور کورس کلاتھ خریدا گیا ۔ اس لئے جو کچھ بھی اس معزز اخبار جسارت کراچی کی ۸ جنوری کی اشاعت میں کہا گیا ہے اس میں کوئی صداقت نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے پہلے بیان اور موجودہ بیان کی روشنی میں اس تحریک کے محرک محترم تابش الوری صاحب اس پر اصرار نہیں کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ چاہیے تو یہ کہ وہ اس نہایت اہم معاملہ کو صرف سوالوں اور جوابوں کی طرح بھگتانے کی کوشش نہ کریں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس ضلع کے نمائندگان اس ایوان میں موجود ہیں ۔ پہلے ایک تحریک ایک ایم ۔ این ۔ اے کی طرف سے آئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : No suggestions and no speeches. Syed Tabish Alwari, what is the position ?

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ مجھے ایک سیکنڈ کے لئے اجازت دیدیں ۔ ایک حلقے میں بد دیانتی ہوئی ہے ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker: I have not opened the discussion. Shah Sahib, What is the position in view of the statement of the Minister ?

رانا پھول محمد خان - آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائیں جو وہاں جا کر تحقیقات کرکے اطلاع دے -

وزیر خزانہ - جس کے لئے میرے دوست رانا پھول محمد خان صاحب نے بھی فرمایا ہے ، اس کے لئے باقاعدہ ایک ایمرجنسی پرچیز کمیٹی بنی ہوئی ہے جو لاہور کے کمشنر کی سرکردگی میں یہ تمام اشیاء خریدتی ہے اور اس میں سیالکوٹ ضلع کے تمام ایم - این - اے دوست موجود ہیں - جب تک وہ کپڑے کی مقدار ، اس کے معیار اور اس کے نرخوں کے بارے میں پوری طرح سے مطمئن نہیں ہو جاتے وہ کمیٹی ایک پائی بھی نہیں خرچ کرتی - اس لئے جو بھی ٹنڈر قبول کئے گئے اور جو بھی رقم ان مدوں پر خرچ کی جاتی ہے وہ باقاعدہ ایمرجنسی پرچیز کمیٹی کی مدد سے کی جاتی ہے جس میں ہاؤس کے معزز نمائندے بھی شامل ہیں - اس لئے اس بارے میں تسلی رکھنی چاہیے -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - وزیر خزانہ کی وضاحت کی روشنی میں میں اس تحریک پر زور نہیں دوں گا لیکن توقع کروں گا کہ خود چونکہ پیپلز پارٹی کے ایم - پی - اے اور ایم - این - اے حضرات نے بڑے شدید قسم کے اعتراض کئے ہیں - اس لئے عوام میں اس صورت حال کی وضاحت کے لئے کوئی تحقیقاتی کمیٹی قائم کر دی جائے یا کوئی اور صورت اگر وہ اختیار کرنا چاہیں تو اس کے بارے میں اس ایوان کو اعتماد میں لینا مناسب ہوگا -

مسٹر سپیکر - ایم - پی - اے تو اس کے ممبر ہیں -

اینیمل ہسبینڈری کالج کے طلبہ کی ہڑتال

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ

اینیمل ہسبینڈری کالج کے طلبہ نے پندرہ یوم سے اپنے مطالبات منوانے کے لیے ہڑتال کر رکھی ہے اور اس ہڑتال سے دیگر کالج بھی متاثر ہونے کا خدشہ پیدا ہو چکا ہے ۔ حکومت اس اہم مسئلے پر کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام ہوئی ہے ۔ اس طرح لاہور کے کالجوں میں بدامنی پیدا ہو چکی ہے ۔ مسئلہ فوری حل طلب ہے اور اہمیت عامہ کا حامل ہے ۔ اس پر بحث فوری طور پر ضروری ہے ۔ اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جانی مناسب ہے ۔ ''

میں فاضل ممبر سے دریافت کروں گا کہ کیا اس مسئلہ پر حکومت فیصلہ نہیں کر چکی ہے کہ ہڑتال کرنی چاہیے کہ نہیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ ہڑتال تو لڑکوں نے کرلی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تو حکومت نے کیا فیصلہ کرنا ہے ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ حکومت نے ان کے مطالبات پر غور نہیں کیا اور نہ ہی اس بد امنی پر کنٹرول کیا ہے ۔ جناب والا ۔ حکومت کا یہ فرض ہے اور محکمے کا بھی یہ فرض ہے ۔ ہڑتال تو وہ نہیں کرتے ۔ ہڑتال تو کالج کے لڑکوں نے کرنی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے لکھا ہے کہ حکومت اس مسئلے پر کوئی فیصلہ کرنے میں ناکام ہوئی ۔ وہ کون سا مسئلہ ہے ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ حکومت کو ان کے مطالبات منظور کرنے ہیں ، وہ جائز ہیں یا ناجائز ہیں یہ دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں فاضل ممبران سے کہوں گا کہ تحریک واضح ہونی چاہیے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں نے بڑی وضاحت سے لکھا ہے ۔ عالی جاہ کہ حکومت اس مسئلے کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے ۔ اس سے زیادہ اور کیا

واضح ہو ؟

مسٹر سپیکر - گرائمر کا ایک اصول ہوتا ہے - یہ جو pronoun کا استعمال ہے یہ اس noun کو relate کرتا ہے جو immediately فقرے میں استعمال کیا گیا ہو - اس لئے کم از کم pronoun کے استعمال کے اصول کو تو مد نظر رکھیں - کسی noun سے تو relate کیجئے -

وزیر تعلیم - جناب والا - فاضل رکن نے آج صبح کے اخبار نہیں پڑھے، خصوصاً ''نوائے وقت،، اور '' مشرق ،، - یہ معاملہ حل ہو چکا ہے ، اس لئے اس میں کوئی ایسی بات ہی نہیں رہی -

مسٹر سپیکر - طلبہ نے ہڑتال ختم کردی ہے ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں ، بالکل ختم کردی ہے اور اب کوئی ایسا معاملہ ہی نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - یہ موشن خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے -

شاہ پور ٹیکسٹائل ملز جوہرآباد کی مشینری کے خراب ہونے کا احتمال

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور زر مبادلہ کا ضائع کرنا اس غریب قوم پر ظلم ہے - روز نامہ ''جمہور،، لاہور کی اشاعت مورخہ ۹ فروری ۷۳ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ساڑھے تین کروڑ روپیہ کے زرمبادلہ سے منگوائی گئی مشینری تباہ ہورہی ہے - شاہ پور ٹیکسٹائل ملز جوہر آباد ضلع سرگودھا نے ساڑھے تین کروڑ

روپے کے زر مبادلہ سے دو سال ہوئے مشینری منگوائی جو آج تک کھلے آسمان تلے پڑی ضائع ہو رہی ہے۔ حکومت اور مل مالکان کی عدم توجہی کی وجہ سے اس زر مبادلہ کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ یہ خبر پڑھنے کے بعد صوبہ پنجاب کے عوام کے ذہنوں میں یہ خوف پیدا ہوگیا ہے کہ ایک طرف حکومت کی عدم توجہ کی وجہ سے درآمد مشینری تباہ ہورہی ہے اور دوسری طرف یہ ہیجان پیدا ہو گیا ہے کہ سرمایہدار طبقہ پاکستان کی صنعتی ترقی کے میدان سے بھاگ چکا ہے اور ملک کا معاشی ڈھانچہ خالی ہو چکا ہے۔ مسئلہ اہمیت عامہ کا حامل ہے۔ اس پر بحث ضروری ہے۔

کیا شاہ پور ٹیکسٹائل مل گورنمنٹ کی ہے؟

چودھری امان اللہ لک۔ یہ اخبار کی اطلاع کے مطابق پرائیویٹ ہے۔ جسے درآمدی لائسنس دیا گیا تھا . . . . . .

Mr. Speaker : It is not a matter of recent occurrence as is clear from the facts stated in this motion.

It is a matter that took place two years ago. Moreover, the protection of the machinery is not an immediate responsibility of the Provincial Government. Therefore, it is ruled out of order.

اب یہ تین چار تحاریک رہ گئی ہیں جنہیں میں اچھی طرح پڑھ نہیں سکا۔ اگر ہاؤس مناسب سمجھے تو ان کو پھر take up کر لیں گے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کوالٹی کنٹرول سٹاف والی تحریک لے لیں۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے اس میں شک ہے کہ یہ گورنمنٹ آف پاکستان کی ذمہ داری ہے۔

But let me consult somebody about this.

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں اس بارے میں صرف اتنی گزارش کر دوں کہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ یہ provincial subject ہے - امید ہے کہ وہ آج ہی یقین دہانی دے کر اس کو ختم کردیں گے - یہ غریب ملازمین کا سوال ہے اس کو ابھی لے لیں -

---

کوالٹی کنٹرول سٹاف کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ "اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ صنعت و حرفت کے کوالٹی کنٹرول سٹاف کو آٹھ ماہ سے تنخواہ نہیں ملی اور تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے ایک چپڑاسی ریاست علی فوت بھی ہو گیا -"

سید تابش الوری کی تحریک التوا نمبر ۲۶۸ بھی اس موضوع سے متعلق ہے -

وزیر زراعت - جناب والا - محکمہ کوالٹی کنٹرول جون ۷۲ء میں ختم کر دیا گیا تھا - اس میں تیرہ افراد ہیں جن کو ابھی تک نوکری نہیں ملی - کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کو جلد از جلد نوکری مل جائے - تنخواہ کی ادائیگی بجٹ کی کمی کی وجہ سے نہیں ہو سکی - میں اور فنانس منسٹر کل یا پرسوں اکٹھے مل رہے ہیں اور ایک ہفتے یا دس دن کے اندر ان کو تنخواہیں بھی مل جائیں گی اور کوشش کی جائے گی کہ ان کو نوکریاں بھی مل جائیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اس یقین دہانی کے بعد میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرنا چاہتا -

رانا پھول محمد خان - میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں جو نہایت غور طلب ہے - کیا کوئی وزیر بھی ایسے ہیں جن کو بجٹ کی کمی کی وجہ سے

تنخواہ نہ ملی ہو؟

علامہ رحمت اللہ ارشد - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو تحاریک التوا ایسی اہم ہیں کہ ان کو اگر آئندہ کارروائی کے دن پر رکھا گیا تو ان کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ ایک تو جناب ایک لڑکے عبدالوحید سے متعلق ہے اور دوسری چنیوٹ میں ہڑتال کے متعلق ہے۔

مسٹر سپیکر - چنیوٹ والی میرے پاس نہیں ہے۔ تحریک التوا نمبر ۲۷۰ کو لے لیتے ہیں۔

طالب علم عبدالوحید کی ضمانت قبل از گرفتاری کرانے کے لیے پولیس کے مطالبہ پر طلبہ میں اضطراب

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ زخمی طالب علم عبدالوحید جو اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہسپتال میں داخل ہے اس کے لواحقین کے پاس ہسپتال میں پولیس کا ایک اہلکار آیا اور ان سے کہا کہ چونکہ عبدالوحید مختلف مقدمات میں ملوث ہے۔ اس لیے سیشن کورٹ سے ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرا لیں۔ اس واقعے سے طالب علموں میں ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے اور عوام بھی پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں۔

وزیر تعلیم - میرا خیال ہے کہ یہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر - جس وقت وزیر اعلیٰ آجائیں گے تو اس وقت یہ تحریک لے لیں گے۔

سید تابش الوری - جناب والا- میری ایک نہایت اہم تحریک التوا ہے - اس سے سارا صوبہ متاثر ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کو بھی take up کرلیں -

مسٹر سپیکر - اگر وہ زیادہ اہم ہے تو اطمینان سے کرنی چاہیے -

سید تابش الوری - گزارش یہ ہے کہ جیسے آپ مناسب سمجھیں - آپ اس کو دیکھ تو لیں -

مسٹر سپیکر - اس تحریک کا نمبر کیا ہے -

سید تابش الوری - یہ جناب ۲۶۹ نمبر پر ہے -

مسٹر سپیکر - ریکروٹمنٹ کون سا ایسا مسئلہ ہے جسے آج ہی ختم ہو جانا ہے - یا لوگوں کو آج ہی نوکری مل جاتی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - ریکروٹمنٹ پر پابندی سے خاتمے کے متعلق ہے - چیف منسٹر اس سلسلے میں کوئی پالیسی بیان دینا پسند کریں تو بہت سے بے روزگاروں کی مشکل آسان ہو سکے گی -

مسٹر سپیکر - آپ کی تحریک التوا ابھی زیر غور نہیں ویسے فنانس منسٹر یہاں موجود ہیں - میں اپنے طور پر ان سے جاننا چاہوں گا کہ ریکروٹمنٹ پر یہ پابندی ہے بھی یا نہیں -

وزیر خزانہ - جناب والا - اصولی طور پر یہ طے پا گیا ہے کہ پابندی رفع کر دی جائے لیکن ابھی تک نوٹیفیکیشن ہونے میں رکاوٹ ہے -

سید تابش الوری - جناب والا میری ایک دوسری تحریک استحقاق بھی تھی جس پر آج وزیر متعلقہ کو اظہار خیال کرنا تھا -

مسٹر سپیکر - وہ رپورٹ کل تقسیم ہو گئی ہے -

سید تابش الوری - وہ تقسیم تو ہو گئی مگر لیٹ ہوئی -

Mr. Speaker. I gave a ruling. It has been distributed in the first meeting of the Assembly after the 31st of January.

سید تابش الوری ۔ جناب والا۔ بجا ہے اس کا جو پہلا پورشن ہے اس میں یہ کہا گیا ہے کہ رپورٹ ۱۵ جنوری تک انہیں کر دینی چاہیے تھی مگر انہوں نے ۲۰ تاریخ کو issue کی ہے اور یہی اس وقت مسئلہ ہے ۔ وہ دوسرا مسئلہ تو موہل صاحب نے اٹھایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں طریقہ یہ ہے کہ جب اس کا نوٹس آئے گا تب یہ زیر بحث آئے گا ۔

Syed Tabish Alwavi : It is a notice for discussion of the Public Service Commission report میں اس وقت privilege کا مسئلہ اٹھا رہا ہوں ۔ حکومت نے اس رپورٹ کو آئین کی provision کے مطابق بر وقت پیش نہیں کیا ۔ اسی delay نے مسئلہ استحقاق کو جنم دیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں یہ بات بھی آ جائے گی ۔ آج تو میں نے اس کو dispose of کر دیا ہے ۔

> You are not precluded from bringing this before the House and any action that the House proposed to take, it will be entitled.

سید تابش الوری ۔ پھر میری pending ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ pending نہیں ہے ۔ آپ زبانی بھی کر سکتے ہیں ۔ کوئی بات نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ آپ اسے pending کر دیں ۔

مسٹر سپیکر۔ وہ dispose of ہوگئی ہے ۔ آپ صبح ایوان میں تشریف فرما نہیں تھے ۔

رانا پھول محمد خاں ۔ جناب والا۔ چائے کا وقت ہوگیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ چائے کے لئے ساڑھے گیارہ بجے سے بارہ بجے تک کا فیصلہ ہوا تھا ۔ روز فیصلے نہ بدلا کریں ۔ ساڑھے گیارہ بجے چائے کے لئے وقفہ کریں گے ۔ Privilege Motions کے متعلق جو reports ہیں یہ بعد میں لی جائیں گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ Privileges کی رپورٹیں ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب میں نے اسی لئے ہاؤس سے اجازت لی ہے آپ اعتراض نہ کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں۔ پھر چائے کے وقفے کے بعد لیجسلیشن کا کام شروع کریں گے تاکہ دماغ تازہ ہو ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر ٹرانسپورٹ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

"The Road Transport Corporation (West Pakistan Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1973".

فی الفور زیر غور لایا جائے

مسٹر سپیکر ۔تحریک پیش کی گئی ہے :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Mian Khurshid Anwar. I oppose it Sir.
Haji Muhammad Saifullah Khan. I oppose it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ پہلے ترامیم آ جائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پہلے principles discuss ہوتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر پہلے ترامیم move ہوں گی ۔ principles بعد میں discuss ہوں گے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan. Motion for circulation Sir.

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔ میاں خورشید انور آپ اپنی ترمیم پیش کریں ۔

میاں خورشید انور ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ موجودہ (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن
(مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء
کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ان کی یہ ترمیم کہ اس بل کو رائے عامہ کے لئے پیش کیا جائے میں سمجھتی ہوں ۔

This Ordinance regarding this Bill was promulgated on the 20th of December 1972 and the public at large had sufficient time to give their suggestions upon it. Since this Punjab Gazette Extra-Ordinary, is not only for public but the information contained in it is also for the whole of the world, therefore, every body knew about the present Bill and no objection has been raised. Since no objection has come, therefore, it is necessary that this Bill should be considered at once, without further delay.

مسٹر سپیکر ۔ خورشید انور کی ترمیم ابھی تو میں نے ہاؤس میں put ہی نہیں کی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ بیگم صاحبہ نے کل بھی اعتراض

کیا تھا اور آج بھی وہی اعتراض کر رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل اور اعتراض کیا تھا ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ کل دوسرے بل پر تھا آج یہ دوسرا بل ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی :

"The Road Transport Corporation West Pakistan Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1973"

رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

Minister for Transport. I oppose it Sir.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ برسر اقتدار حکومت ہمیشہ یہ دعویٰ کرتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حکومت تو ہمیشہ بر سر اقتدار ہوتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ بر سراقتدار پارٹی ہمیشہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم مزدوروں کی بھلائی کے لئے یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں حالانکہ اس قانون کے ذریعے ان کی زبان بندی کی جا رہی ہے ، ان کو دبایا جا رہا ہے اور ان کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں ۔ ہمیشہ یہاں اکثر وزرا دور آمریت کی یادوں کو مٹانے کے لئے بہت لمبے چوڑے دعویٰ کیا کرتے ہیں ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ۱۹۶۵ء کے دور میں بنائے گئے اس آرڈیننس کو نئے رنگ میں مذکر سے مؤنث کرکے دوبارہ ملازمین کے سر پر تھوپا جا رہا ہے ۔ متعلقہ محکمہ کے ملازمین کی ٹریڈ یونین اس کی شدید مخالف ہے ۔ وہ بار بار یہ مطالبہ کر چکے ہیں کہ یہ قانون نہیں ہونا چاہیے ۔ ملک میں اور بہت سے قوانین ایسے ہیں کہ قصوروار لوگوں کو ہٹایا جا

سکتا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کی ترمیم تو یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے -

میاں خورشید انور - اسی لئے جناب میں گزارش کروں گا کہ متعلقہ لوگوں کی رائے لینے سے پہلے ہم اس پر غور نہ کریں - کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے - اس میں بڑا ظلم کیا گیا ہے - اس سے متعلقہ محکمہ کے ملازمین کو یکدم نکال دیا جائے گا - بغیر کسی نوٹس کے ، بغیر کسی وارننگ کے ، بغیر کسی قانونی چارہ جوئی کے ان کے حقوق کو سلب کیا جا رہا ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - آپ نے میرے پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ نہیں فرمایا -

That was my objection and it was a technical objection.

Mr. Speaker. Every objection is not a point of order.

میاں خورشید انور - جناب والا- متعلقہ ادارے کے ملازمین اور مزدوروں کے ساتھ سخت نا انصافی ہے کہ موجودہ آرڈیننس کو تھوڑی سی ترمیم کے بعد دوبارہ نافذ کر دیا جائے - قانون موجود ہے جب کوئی غلط کام کرے یا کوئی ملازم ڈسپلن کی پابندی نہ کرے تو اس پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے ، اسکو نوکری سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے - جناب والا - اس قانون میں صاف طور لکھا گیا ہے کہ جب بھی کسی کی ریٹائرمنٹ آرڈر پاس ہوں گے اس کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جا سکتی - یہ مزدوروں کے حقوق پر چھاپہ ہے - میں اس معزز ایوان کے معزز ممبران سے آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اس قانون کو ختم ہونا چاہیے یا یہ اس قانون کو واپس لے لیں - اگر اس کو ضروری پاس کرانا ہے تو ان کی بہتری اسی میں ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے متداول کرایا جائے - متعلقہ لوگوں سے رائے لی جائے اسکے بعد ایوان اس بل کو پاس کرے -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, it is the duty of the Ministers to sit on the Treasury Benches but I see that everybody is having a holiday. The Ministers should be in their seats so that quorum could be maintained.

Sir, there is no quorum in the House.

مسٹر سپیکر - ایوان میں کورم پورا ہے -

وزیر محنت - جناب والا - میں مختصراً دو لفظوں میں عرض کروں گا - جہاں تک مزدوروں کی بحالی کا تعلق ہے ہم نے ۲۲۰۰ مزدوروں کو بیکار ہونے کے باوجود ہمارے پاس کام نہ ہونے کے باوجود ــ ملازمت میں رکھا ہے - ان کو تنخواہیں دی ہیں . . . . .

مسٹر سپیکر - میاں صاحب یہ مسئلہ زیر بحث نہیں ہے - میں نے ان کو بھی منع کردیا تھا -

وزیر محنت - میں متعلقہ بات کے متعلق عرض کرتا ہوں -

جناب والا - جیسے ایک کارپوریشن کی بجائے بورڈ کی شکل دے دی جائے متعلقہ ترمیم بھی اس حد تک ہے کہ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بجائے روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ ہو - چیئرمین کی بجائے مینجنگ ڈائریکٹر کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے اس لئے اس بل کو متداول کرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ٹرانسپورٹ کارپوریشن (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مجریہ کو ۱۹۷۳ء ــ ــ ــ ــ رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے -

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب سپیکر - کورم نہیں ہے - ہم نے قانون سازی کے معاملہ میں صلح نہیں کی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں واضح الفاظ میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ نہ اس معاملے میں ہماری صلح ہے نہ کوئی جھگڑا ہے ۔ جو بھی بل آئے گا اگر اس میں کوئی اچھی چیز ہوگی تو اس کو پاس کریں گے اور اگر اس میں غلط چیز ہوگی تو ہم اسکی مخالفت کریں گے ۔ نہ ہمارا کوئی جھگڑا ہوا ہے نہ صلح ہوئی ہے ۔ جہاں تک سمجھوتے کا تعلق ہے یہ ہاؤس عوام کی امانت ہے ۔ یہ قانون سازی عوام کے لئے ہے ۔ اس لئے ہمارا اس میں کوئی ذاتی تعلق نہیں ہے ۔

Mr. Speaker. The House is adjourned for thirty minutes. It will re-assemble again at quarter to twelve.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۳۰ منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی) ۔
(وقفے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی پر تشریف فرما ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ آج جو بل منظوری کے لئے ایوان میں پیش کیا گیا ہے یا جس کے لئے فی الفور زیر غور لانے کی تحریک کی گئی ہے ، وہ نام کے اعتبار سے تو بہت ہی بھیانک بل ہے ، مگر جہاں تک اس کے contents کا تعلق ہے وہ بہت سیدھی سادی ہیں ۔ ان میں سے بیشتر کا تعلق تو اس مسئلے سے ہے جس کو کل ایوان منظور کر چکا ہے ، یعنی ''کارپوریشن'' کو ''بورڈ'' کا نام دیا جائے ۔

جہاں تک کارپوریشن کو بورڈ کا نام دینے کا تعلق ہے ، اس پر تو نہ کل اعتراض کیا گیا نہ ہم آج اعتراض کرتے ہیں ۔ اعتراض اگر کسی چیز پر ہے تو وہ یہ ہے کہ جس طرح اس بل یعنی ''مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مجریہ ۱۹۷۳ء'' کو اپنے ہی مقاصد کے تابع ٹھہرانے کے لئے کارپوریشن سے بورڈ بنانے کے لئے اس ایوان میں پیش کیا ہے ۔ مجھے نہایت خوشی ہوتی ، اگر وہ صرف اپنے

مطلب کی کلاز تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھتے بلکہ اس بل کی اگلی کلاززز اور ان کی contents کو بھی دیکھ لیتے تو میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس بل میں کارپوریشن کے نام کو بورڈ میں تبدیل کرنے کے وہ یقینی طور پر یہ تجویز پیش کرنے پر مجبور ہو جاتے کہ اس سارے آرڈیننس کی تنسیخ کے لئے وہ ایک بل پیش کریں ۔

جناب والا ۔ آج تک کوئی بھی لیجسلیشن ، کوئی بھی قانون ایسا نہیں بنایا گیا جس میں کسی محکمے ، کسی ادارے کسی باڈی یا کسی کارپوریشن کے ملازمین کو علیحدہ کرنے کے لئے ایک الگ آرڈیننس نافذ کیا جائے ۔ یہ آرڈیننس جس میں آج ترمیم کا بل پیش کیا گیا ہے ، بذات خود بیکار ، بے سود اور غلط ہے ۔ اس سے ملازمین کی جتنی حق تلفیاں ہوئی ہیں، ہوتی رہی ہیں یا آگے ہونگی وہ نا قابل تلافی ہیں ۔ اس ادارے کے ملازمین جب ہمیں آکر اپنی بپتا سناتے ہیں ۔ جب اس آرڈیننس کے خلاف اپنا اظہار نفرت کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے پاس اس وقت آتے ہیں جب آپ سے انہیں امید نہیں رہتی ، جب آپ سے مایوس ہو جاتے ہیں ۔ جب وہ اپنی جائز شکایات پیش کرتے ہیں اور آپ ان کی نہیں سنتے تو پھر انہیں دوسرا دروازہ ہمارا دکھائی دیتا ہے ۔ میں آپ کو وثوق سے اور یقین سے کہہ رہا ہوں کہ جو سینکڑوں ملازمین ہمیں ملے ۔ پمفلٹ انہوں نے جاری کئے ۔ کتابچے انہوں نے ہمیں دیئے وہ اسی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ہیں جو پہلے تھی ۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح یقین دلایا گیا ہے اب بورڈ وہ کچھ نہیں کرے گا جو کارپوریشن پہلے کیا کرتی تھی ۔ اس کے تحت جتنے مظالم ان ملازمین سے کئے گئے اور جتنے ملازمین کا اس آرڈیننس کے تحت روزگار ختم کیا گیا یا انہیں پریشان کیا گیا اگر ان پر بھی ہم توجہ دے دیتے ، اس کو دیکھ لیتے جو ہمارے پاس سروسز کے پہلے سے رولز ہیں یا روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کا جو اصل ایکٹ ہے ، اصل آرڈیننس ہے تو اس میں بہت سی ایسی چیزیں موجود ہیں جس میں سزا بھی دی جا سکتی ہے اور انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوتے ہیں ۔ اس آرڈیننس کے تحت اور

اس آرڈیننس کی ترمیم کے تحت جو بل آج اس ایوان میں پیش ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں اگر یہ دیکھ لیا جاتا کہ روڈ ٹرانسپورٹ کے کسی ملازم کو اگر سزا دی جائے ، اس کے خلاف کوئی حکم پاس کیا جائے تو پہلے یہ قاعدہ تھا کہ وہ کارپوریشن جس کا چیئرمین ہوتا تھا اس چیئرمین کے اوپر ایک منسٹر ہوتا تھا اور منسٹر کے بعد گورنمنٹ ہوتی تھی ، اس کی رسائی تین سٹیجز پہ ہو سکتی تھی اور وہ اپیل کر سکتا تھا ۔ کارپوریشن کے فیصلے کے خلاف اپیل اور کارپوریشن کے چیئرمین کے فیصلے کے خلاف اپیل وہ گورنمنٹ کو کر سکتا تھا ۔ اب صورتحال یہ ہوگئی ہے کہ اس کارپوریشن کی ہیئت بدلنے کے بعد ، اس کو بورڈ میں بدلنے کے بعد کارپوریشن دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ہے ۔ ایک حصہ انتظامی ہے جس کا نام مینیجنگ ڈائریکٹر رکھ دیا گیا ہے اور اس میں ترمیم دی گئی ہے کہ چیئرمین کے بعد مینیجنگ ڈائریکٹر ہوگا ۔ اب مینیجنگ ڈائریکٹر کو چیئرمین کی جگہ دی گئی ہے مگر مینیجنگ ڈائریکٹر کو وہ اختیارات حاصل نہیں ہیں جو چیئرمین کو حاصل تھے ۔ وہ اختیارات جو ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے چیئرمین کو حاصل تھے وہ اختیارات اب بورڈ کے چیئرمین کو حاصل ہو جائیں گے ، اس بورڈ کے چیئرمین کو جس کا چیئرمین اب منسٹر ہوگا ۔ پہلے کارپوریشن کا چیئرمین جب گورنمنٹ نہیں ہوا کرتا تھا ، جب بحیثیت گورنمنٹ کے اس کو اختیارات نہیں تھے اس وقت جب وہ کوئی حکم صادر کیا کرتا تھا تو ملازم گورنمنٹ کو اپیل کر سکتا تھا اور اب جب کہ وہ چیئرمین خود گورنمنٹ بن گئی ہے تو **interpretation of Law** کے تحت **Minister concerned is treated to be the government.** ۔ آپ مجھے بتائیں کہ جب بورڈ کسی کی علیحدگی کا حکم صادر کرے گا اور جب وہ منسٹر اس بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت سے اس کی برطرفی کا حکم صادر کرے گا تو اس کو اپیل کے دو حق کہاں سے ملیں گے سوائے اس کے کہ پھر بورڈ اپنے حکم پر نظرثانی کرے ۔ اس طرح وہ اپنے ان حقوق ، ان مراعات اور انصاف کے تقاضوں سے جو کہ ہر مہذب معاشرہ اپنے شہریوں کو ، اپنے ملازمین

کو، اپنی رعایا کو فراہم کیا کرتا ہے اس سے محروم ہو جائے گا ۔ جناب والا ۔ بہتر ہوتا اگر اس بل کو اس ہاؤس میں لانے سے قبل یہ دیکھ لیا جاتا کہ صرف اس بل میں کارپوریشن سے 'بورڈ' کا نام تبدیل کرنا مقصود نہیں بلکہ اس نام کی معمولی سی تبدیلی سے جو بظاہر الفاظ کا ہیر پھیر معلوم ہوتی ہے کتنے لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے متاثر ہوں گے ، کتنے مظلوم متاثر ہوں گے ۔ کتنے لوگ اپنے حقوق کو حاصل کرنے سے محروم ہو جائیں گے ۔ میں نے کل بھی کہا تھا اور آج بھی کہہ رہا ہوں کہ اگر کارپوریشن کی کارکردگی اس وجہ سے درست ہو سکتی ہے کہ کارپوریشن کو بورڈ کا نام دے دیا جائے اور جس طرح فاضل منسٹر نے یہ یقین دلایا تھا اور یہ سٹیٹمنٹ بھی دی تھی کہ فی الواقعی بورڈ بنانے سے اس کی کارکردگی بہتر ہو گئی ہے ۔ اس کی آمدنی میں اضافہ ہو گیا ہے تو ہم نے اس کو خوش آمدید کہا ۔ ہم اب بھی خوش آمدید کہتے ہیں ۔ اس قسم کی تبدیلی اگر کارکردگی کو بہتر کر سکتی ہے تو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مگر میں یہ کہوں گا کہ آپ کارکردگی کو صرف سرمائے کا اضافہ ، منافع کا حصول اور زر کا حصول سمجھ رہے ہیں ۔ اور اس کے دوسری طرف آپ ان ملازمین کے حقوق کی حفاظت نہیں کرتے ۔ ان کی جائز شکایات پر توجہ نہیں دیتے ۔ آپ انہیں ان احکام کے خلاف جو کہ کسی کی قسمت ، کسی کے روزگار کے متعلق وہ بورڈ یا وہ ادارہ یا کارپوریشن نافذ کرتی ہے اپیل کی مراعات جو عام قانون کے تحت عام حالات کے تحت حاصل ہیں وہ نہیں دیتے ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ایک طرف تو معمولی مزدور کو جسے میں معمولی اس کی حیثیت کے مطابق نہیں کہہ رہا بلکہ اس کی تنخواہ کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں ۔ وہ روزانہ دیہاڑی کے دو روپے ، تین یا چار روپے لیتا ہے حالانکہ وہ قوم کا بہت ہی قیمتی اثاثہ ہے ۔ اگر اس کا کوئی مالک کوئی مل مالک اس کو علیحدہ کرے ، اس کو ہٹائے اس کو فارغ کرے تو اس کے لیے آپ نے عدالت قائم کر رکھی ہے ۔ Labour Courts آپ نے مقرر کر دی ہیں ۔ اس کے مقابلے میں آپ کے ان غریب ، ان نادار اور چھوٹے چھوٹے ملازمین کو جو روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے تحت آتے ہیں ان میں کنڈیکٹر

بھی ہیں ، ان میں ٹرائیور بھی ہیں ، ان میں کلینر بھی ہیں ، ان میں چپڑاسی بھی ہیں ، ان میں چھوٹے سے چھوٹے ملازمین بھی ہیں ، اگر ایک معمولی سے اشارے سے اور اپنے قلم کی معمولی سی جنبش کے ساتھ علیحدہ کر دیں تو ان کو آپ اپیل کا حق بھی نہیں دیں گے ؟ آپ اس قانون کو ہی از سر نو بلکہ قطعی طور پر ختم کر کے ان پر بھی لیبر کورٹ کا اطلاق کر دیں اور انہیں بھی وہ مراعات دے دیں جو لیبر ایکٹ کے تحت ان عام مزدوروں کو اور مل مالکان کے ملازمین کو آپ نے دی ہوئی ہیں ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I draw your kind attention to Rule 78 (a). Principle is not being discussed. The honourable member is talking about the labourers, workers, etc. This is the question of Board—just the words Board and the Corporation. The amendment says that the word Board be instituted for the word Corporation. The honourable member is not relevant. He cannot be allowed to do so. He is not keeping himself within the principles of the Bill.

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ میں واضح طور پر اپنے ممبر کے اعتراضات کا جواب دوں گا ۔ آپ انشا اللہ تسلی رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بڑی مہربانی ہو گی ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I am just quoting the rule. He is bound by the rule and cannot go beyond that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے . . . . .

Chaudhri Jamil Hassan Khan Manj : The objection raised by the Hon'ble member should have been answered by the Hon'ble Speaker.

Mr. Speaker : I have heard, and read speeches for days on the Principles and Policies of the bills.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ اس میں تو صرف یہی ہے کہ کارپوریشن کی بجائے بورڈ کا لفظ لکھ دیا جائے ۔ لیکن اس میں لیبر کا مزدوروں کا اور ان دیگر اشیاء کا بالکل کوئی ذکر نہیں ۔ جن کو حاجی صاحب زبردستی گھسیٹ لائے ہیں ۔ principles اس میں involved نہیں ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اگر جناب اجازت دیں تو میں محترمہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں تھوڑی سی عرض کر دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا وقت ۱۵ منٹ تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ پہلے تھا ۔ اب بل clear ہوگا انشا اللہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ۱۵ منٹ تقریر کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ذاتی نکتہ وضاحت پر اپنی تقریر سے تھوڑا ہٹ کر عرض کردوں کہ مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے جب فاضل رکن بیگم ریحانہ سرور صاحبہ قانونی نکتہ لے کر اٹھتی ہیں ۔ مجھے اس وقت وہ حکایت یاد آ جاتی ہے جب ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو علم نجوم سکھانے کے لئے اپنے ملک کا بہت بڑا نجومی رکھا ۔ . . . . .

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا principles میں یہ بات بھی نہیں آ سکتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں ذاتی نکتہ وضاحت پر کھڑا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نکتہ وضاحت بعد میں سن لیں گے ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I have just raised this objection. He is not keeping himself within the frame of rules.

Mr. Speaker : I have not allowed him. He cannot quote the example because I have not entertained the point of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ بتائیں میں نے کہا کیا ہے ۔ آپ مجھے پرسنل ایکسپلینشن تو کر لینے دیں ۔ یا تو بیگم صاحبہ کو اس مثال کا پتہ ہے ۔ اس لئے یہ اٹھ کھڑی ہوئی ہیں ورنہ میرا تو وہ مقصد نہیں تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر سے ہمیں نجات دلائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا ہر ممبر کا حق ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پھر اتنا حق تو کم از کم مجھے دیں کہ میں یہ مثال کسی وقت سنا سکوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے میرے چیمبر میں آ کر سنا دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ قانون جو کسی وقت میں بن جائے اس قانون کو ہم نے لازمی طور پر رکھنا ہے ۔ ایک طرف تو ہمارا مقصد اصلاحات کرنا ہے ۔ دوسری طرف ہم یہ چاہتے ہیں کہ غریب ملازمین کے 'غریب طبقے، چھوٹے چھوٹے ملازمین کے حقوق کا ہم تحفظ کریں اور ان کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں ۔ ان کے نزدیک انصاف کو زیادہ سے زیادہ قریب کریں جب آپ کے نوٹس میں آ گیا کہ یہ آرڈیننس ایک غلط قسم کی تلوار ہے جو ملازمین کے حقوق کو ختم کرنے کے لئے رکھی گئی ہے تو پھر آپ نے ان کے حقوق کے تحفظ کو پیش نظر کیوں نہ رکھا اور اس سال بل کی repeal کے لئے آپ نے کوشش کیوں نہ کی ۔ وہ اختیارات، وہ ناانصافیاں اور وہ غلط کارروائیاں جو کہ کارپوریشن اپنے ملازمین کے خلاف کیا کرتی تھی آپ نے ان کو بھی اپنے حصے میں ڈال لیا ۔ جہاں آپ successors بن رہے ہیں ۔ جہاں آپ یہ پرویژن رکھ رہے ہیں کہ یہی بورڈ اس کارپوریشن کا successors ہوگا تو وہ خرابیاں ، وہ حق تلفیاں وہ ناجائز اقدامات

سارے ہی آپ اپنے پلے باندھ رہے ہیں اور اپنے حصے میں ڈال رہے ہیں ۔ میں اب بھی آپ سے گزارش کروں گا اب بھی آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ تو اس میں چند الفاظ کی امنڈمنٹ چاہتے ہیں ۔ اس بل کو کارپوریشن اور بورڈ تک آپ نے محدود کر دیا ہے ۔ اس بل میں آپ نے ایک چیئرمین کی بجائے منیجنگ ڈائریکٹر کے لفظ کو رکھ دیا ہے ۔ میں کہتا ہوں آپ اس بل کی repeal کا بل لائیں ۔ آپ اس آرڈیننس کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو دوسرا بل لائیں ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ چونکہ وہ بل ایک جامع بل ہوگا ۔ ملازمین کے تحفظ کے لئے ہوگا اور غریب لوگوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہوگا ۔ اس کو ہم بلا بحث منظور کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ آپ اس کو دیکھیں ۔ غور سے دیکھیں question of prestige نہ بنائیں ۔ اس میں آپ دیکھیں وہی لیبر قوانین ہیں ۔ ان کا اگر بنظر غائر مطالعہ کریں تو وہ ان پر بھی حاوی ہوتے ہیں ۔ ان کا اطلاق روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ملازمین پر بھی ہوتا ہے ۔ جب ان کا اطلاق ان پر ہوتا ہے وہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور ان کے قوانین جامع بن سکتے ہیں تو پھر آپ سپیشل ایکٹ کی دیوار ان کے سامنے کیوں کھڑی کر رہے ہیں ۔ یہ قانون کا ایک مسلمہ اصول ہے کہ جنرل لاز کے تحت اگر کسی کو حق حاصل ہو . . . .

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ کا یہ پوائنٹ بڑی اچھی طرح سے واضح ہو گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہتر جناب ۔ جناب والا ۔ اب میں اس بل کے متعلق یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک موجودہ بل کا تعلق ہے ۔ جہاں تک موجودہ بل کی پروویژن کا تعلق ہے کیونکہ ضابطہ کے مطابق ۔ قواعد کے مطابق ہمارا دائرہ اس بل کی حد تک محدود رہ سکتا ہے ۔ اس سے بڑھ کر ہم پرنسپل آرڈیننس میں کوئی ترمیم نہیں دے سکتے ۔ ورنہ ہم اپنی طرف سے ترمیم پیش کر دیتے کہ ان کلاز کو delete کر دیا جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر قواعد اور قانون کے تحت ہمیں حق ہوتا کہ ہم اس پرنسپل آرڈیننس کو چھیڑ سکتے تو ہم اس میں ترامیم لاتے ۔ ہم اس میں ترامیم لائیں گے ۔ اب چونکہ آپ بل لائے

ہیں تو انشاء اللہ العزیز آئندہ سیشن میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کی repeal کا بل لائیں ۔ اب چونکہ ہم اس سے زیادہ نہیں جا سکتے جو کچھ اس بل میں ہے وہ ہم اصولی طور پر کل مان چکے ہیں کہ کارپوریشن کو بورڈ کا نام دے دیا جائے۔ اس لئے اب ہمیں اس سے زیادہ کوئی چیز نظر نہیں آتی کہ ہم کوئی ترمیم دیں یا اس میں ہم کسی قسم کا مزید کچھ بتائیں کہ فلاں لفظ کاٹ دیں یا فلاں لفظ رکھ دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس بل میں ناموں کی تبدیلی کا تعلق ہے ۔ اس کوئی فرق نہیں پڑتا ۔ میں پھر ایک بار گزارش کروں گا کہ ازراہ کرم اس آرڈیننس کی باقی دفعات کو بھی زیر غور لا کر اگر اس کی repeal کا بل بھی لائیں تو یہ اس قوم اور اس صوبہ کے ملازمین پر احسان ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک نے پہلے formally اس بل کی مخالفت کی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے ہم بنیادی طور پر کل تسلیم کر چکے ہیں کہ کارپوریشن کو بورڈ کی ہیئت کذائی میں تبدیل کر دیا جائے اور اس یقین دہانی کے پیش نظر میں حاجی صاحب سے تھوڑا سا اختلاف رائے رکھتے ہوئے عرض کروں گا شاید وہ یہ قانون بناتے وقت یا اس مسودہ قانون میں ترمیم دیتے وقت ایک بات بھول گئے ہیں کہ اس کی دفعہ ۲ کے تحت کارپوریشن کو کس قانون کے ماتحت معرض وجود میں لایا گیا اس کی اس موجودہ بل میں ترمیم یا اس کی تصحیح نہیں کی گئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر اس میں یہ خامی رہ گئی ہے کیونکہ ۔

"Corporation" means the Road Transport Corporation established under Section 43 (a) of the Motor Vehicles Act 1939, (Act IV of 1939.)

میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس بل کے پیش نظر وہ اختیارات یا jurisdiction

جس کے تحت اس ایکٹ کی repeal کے لئے ترمیم دے رہے ہیں اس میں اس کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ بظاہر یہ معمولی سی غلطی یا لغزش نظر آتی ہے ۔ کوتاہی نظر آتی ہے لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں اس کی jurisdiction اس کی حدود یا liability وہ ویسے کی ویسے ہی رہتی ہے ۔ لفظ کارپوریشن بدل دینے سے اس میں کوئی فرق نہیں پڑ سکے گا ۔

جناب والا۔ دوسرے جیسے کہ میرے فاضل دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ناانصافیاں ۔ وہ زیادتیاں جو اس دور کی پیداوار تھیں جس میں بہت زیادہ اختلاف تھا ان کو اب میں محسوس کراؤں گا کہ ان ناانصافیوں کو جلد سے جلد نافذ العمل کرنے کے لئے یہ بل لایا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سراسر نا انصافیوں کو نافذ العمل کرنے کے لئے کس تیزی سے میرے دوست میاں صاحب پابہ رکاب ہوئے ہیں ۔ اس پر اگر وہ نظر ثانی کر لیں تو ان کی بہت بڑی مہربانی ہوگی ۔ اگر وہ کارپوریشن کو بورڈ میں تبدیل کرنے کے خواہشمند تھے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے تو اس میں کچھ پرویژن ایسی رکھ دی جاتیں جن سے لوگوں کو حق اپیل حاصل ہوتا ۔ وہ حق اپیل جو پہلے ایکٹ میں دیا گیا تھا اس کو مینجنگ ڈائریکٹر کے تابع کیا جاتا جس سے انصاف کا تقاضا پورا ہو سکتا ۔ صرف یہ استدعا کروں گا کہ اس پر نظر ثانی فرمائیں ۔ جو ناانصافیوں کی پرویژن ہے اس میں تھوڑی سی relaxation بھی ساتھ کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ غریب اور مظلوم لوگ آپ کو کل بد دعائیں نہ دیں ۔

سید ثابش الوری ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس مسودہ قانون کا تعلق ہے اس میں جنس کی تبدیلی کے سوا بنیادی طور پر اور کوئی مسئلہ پیش نظر نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بل کے ذریعے جو ترمیم پیش کی گئی ہیں اس کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت ہمارے سامنے کارپوریشن کو بورڈ کا نام دینے کی خاطر صرف ایک لفظی تبدیلی کا بل ہے چونکہ بورڈ کے سلسلے میں جو بنیادی مسائل ہیں ۔ ان کے متعلق حزب اختلاف کی ترامیم کو کل بڑی خوشدلی کے ساتھ

قبول کر لیا گیا تھا اس لئے میرے خیال میں اس مسودہ قانون پر کسی مزید بحث کی گنجائش نظر نہیں آتی۔

جناب والا۔ جہاں تک اسکے پرنسپل آرڈیننس کا تعلق ہے اس کو اس مرحلے پر زیربحث نہیں لایا جا سکتا اور ہمیں صرف ترمیم کی حد تک اس پر بحث کرنے کی اجازت ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس پر جناب وزیر متعلقہ کچھ فرمائیں۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں کوئی بہت زیادہ لمبی چوڑی تقریر نہیں کرنا چاہتا لیکن میں آپ کی وساطت سے اس میں " ناپسندیدہ" کے لفظ پر تھوڑی سی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ ناپسندیدہ ملازمین کون ہوں گے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ ناپسندیدہ ملازم وہ ہوگا جو سیاسی طور پر استعمال نہیں ہو سکے گا۔ ناپسندیدہ وہ ہوگا جو افسر شاہی کے معیار پر پورا نہیں اتر سکے گا۔ افسر کی خدمت نہیں کر سکے گا ان کے گھر کا کام نہیں کر سکے گا۔ اس لئے میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے جناب وزیر ٹرانسپورٹ سے گزارش کروں گا کہ ان کو حسن کے زعم میں قاتل نہیں بننا چاہئے۔ حسن سے میری مراد اقتدار ہے۔ کیونکہ حسن اور اقتدار بڑی تھوڑی دیر رہتے ہیں اس لئے انہیں قاتل نہیں بننا چاہیے۔

جناب والا۔ جیسے قائد اعظم محمد علی جناح رح نے پہلا گورنر جنرل بننے کی حیثیت میں اس قوم سے وعدہ کیا تھا کہ سروسز کو پورا تحفظ دیا جائے گا۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے اور حاجی صاحب کی جو اپیل وزیر ٹرانسپورٹ سے ہے وہ ایک انصاف کی اپیل ہے۔ ان چھوٹے چھوٹے ملازمین کے تحفظ کے لئے انصاف کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے اس میں ترمیم دی ہے اور دوسرا بل لانے کی اپیل کی ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ ہمارے سمجھدار سلجھے ہوئے اور قانون دان وزیر ٹرانسپورٹ اس اپیل کو قبول فرما کر اس ہاؤس سے خراج تحسین حاصل کریں گے۔

Mr. Taj Muhammd Khanzada : Sir, I am conscious of the fact that the Corporation needed a lot of changes in the charter of

the legacy this government has inherited from its previous governments. But unfortunately, I feel that the change of words does not deliver the goods ; it is the change of hearts and the change of spirits that is going to deliver the goods.

(Applause)

The mere conversion of the "Corporation" into the "Board" is not going to be the ultimate achievement of the object for which we all are striving.

I, for one, welcome any amendment and the repealing of those obnoxious clauses in this Bill which have been in vogue in the Province and which were used to strengthen the hands of bureaucracy in order to enhance corruption. Sir, I cannot understand why the constitution of the Corporation could not be changed in order to bring it in line with the thinking of the present government. I think the Minister will be in a position to explain how the change of name is going to affect the working of a very important part of the government machinery, which, in spite of making millions of rupees, has running into a loss of millions at the cost of public exchequer. We, as a nation and as member here having been sent by a vast majority of the people, owe it to them to provide the most efficient and the cheapest form of transporation and to see that the government and the public representatatives have sufficient control over any organization or any autonomous body in order to bring them to book if they violate the rules and act against public interest. The change that is being sought about through this Bill, I am sure, is being done under this very spirit of which I am now talking.

Sir, while we are dealing with the Corporation, we cannot forget the people who comprise this Corporation. The Minister for Labour was himself present when the tripartite conference was held at Islamabad. There was a thread-bare and detailed discussion about the difficulties which the employees, whether they belong to government or whether they belonged to public industry, or whether they belong to private industry, faced during their services with

these organizations. We are committed that law must be uniformally administered to every citizen of Pakistan irrespective of creed, colour, religion or any other discrimination.

(Applause)

Sir, in the light of these submissions, my request to the government is that let us make a start in this heart of Pakistan what is left with us I mean Punjab. We, the people sitting here, represent Punjab today and let us show to the people of Punjab that we are above political, personal or any other consideration in the administration of law in pleasing the people of Punjab by bringing this law in consonance with the other labour laws which are applicable to other citizens of Pakistan in similar organizations administered by different people. We will be treading the path of Islam by bringing this unformity of law to every citizen in this region. I would not like to go into great detail but I hope that my submission will be given full consideration by the government in considering that if they cannot bring hundred percent of the labour laws into operation with regard to these organizations, whatever is possible, whatever is feasible at this critical juncture, should certainly be brought in line with the wider laws of labour that have been enacted for us on a Pakistan basis.

(Applause)

Sir, when I plead I am not pleading the cause of any individual who is probably less fortunate materially in his life by drawing the little pay than that who, probably due to other qualifications, may be, as you call, a little more affluent and be drawing a higher pay. I feel that the laws of the land must equally and judiciously be applied to every man irrespective of his political, financial or material position.

Sir, we may have failed in the past, we may have differed in the past on certain issues and I do not wish to make a direct reference to them, but the mistake of the past should not be repeated

and the omissions of the past should not be adhered to simply on a matter of prestige. It will show the greatness of the individual if he admits his omissions and commissions of the past and is prepared to retify those mistakes. You will not find us wanting in cooperation for bringing up this standard and giving security to every citizen of this country under the law.

Thank you.

وزیر ٹرانسپورٹ (میاں محمد افضل وٹو) ۔ جناب والا ۔ حزب اختلاف کی طرف جس مزدور دوستی ۔ غریب لوگوں سے تعاون اور آن کی مدد کے جذبے کا اظہار کیا گیا ہے ۔ میں اس کی تہ دل سے قدر کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ صحیح معنوں میں وہ الفاظ جو خلوص دل سے نکلے ہیں پورے ہوں ۔ اگر یہی جذبہ پیدا ہو تو میں حزب اقتدار کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم بھی کسی صورت میں پیچھے نہیں رہیں گے ۔

جہاں تک گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کا تعلق ہے اس کے متعلق میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت کو مزدوروں سے دشمنی ہوتی تو ۲۷۰۰ مزدور جو surplus تھے جن کو ہم دو ہفتوں کے lay off کی بنیاد پر الگ کر سکتے تھے ۔ ہم انہیں فارغ کر سکتے تھے لیکن کسی کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ لاکھوں روپیہ کا خسارہ حکومت کو برداشت کرنا پڑا ۔ ہم lay off کی صورت میں ان کو فارغ کر کے اس خسارے سے بچ سکتے تھے لیکن ہم نے باقاعدہ ان مزدوروں کو سروس رول پر رکھا اور ان پر خرچ کرتے رہے ۔ جناب والا ۔ اس سے زیادہ مزدور دوستی کا اور کیا بین ثبوت ہو سکتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس قسم کی مزدور دوستی کی آپ مثال بھی نہیں دے سکتے ۔ اگر ہمیں ان کی بھلائی منظور نہ ہوتی تو ہم lay off کی صورت میں انہیں فارغ کرنے کے بعد ان کو ان کے گھروں میں بھیج دیتے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا ۔

اس کے علاوہ بنیادی طور پر ہم یہ چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے آٹھ نو ہزار ملازمین بر سر روزگار رہیں ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کا یہ

پودا پھلتا پھولتا رہے ۔ اس سے ہمیں خوشی ہوگی مگر جناب والا ۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ باغ کا مالی ایک پودے کی ناکارہ جڑوں کو کاٹ دیتا ہے یعنی ایسا پودا جس کی شاخیں مرجھا چکی ہوں جس کے متعلق یہ امکان ہو کہ آئندہ وہ پودا خشک ہو کر زمین پر آ جائے گا تو اس صورت میں مالی اس پودے کو ناکارہ سمجھ کر جڑوں سے کاٹ کر پھینک دیتا ہے ۔ پھر اس کو نئے سرے سے لگاتا ہے ۔ اس کو کھاد دیتا ہے تاکہ وہ پھلے پھولے اور وہ اچھا ہو جائے ۔ اس طرح آج گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ناکارہ ، بد دیانت اور بے ایمان لوگوں کا صفایا کرنے کے لیے اس آرڈیننس کو زیر غور لا رہی ہے ۔ جو آج سے سات سال پہلے بنا تھا لیکن اس کو گورنمنٹ کے کولڈ سٹور میں اور ردی میں دفن کیے رکھا کیونکہ اس کے استعمال سے لالچی ، خود غرض اور بے ایمان لوگوں خلاف کارروائی ہوتی تھی ۔ جناب والا ۔ ہمیں اس کو تہہ خانے سے نکال کر استعمال میں لانے کے لیے ضروری ترامیم کرنی پڑیں ۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے ذریعے کسی سے زیادتی کی جائے گی اس کی نسبت میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ ہم نے اختیارات کا غلط استعمال کیا اگر ہم کسی شخص کے خلاف ذاتی یا سیاسی وجوہ کی بنا پر کوئی کارروائی کریں تو خدا کے سامنے ، اس ایوان کے سامنے اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوں گے ۔ ایسا تو کبھی نہیں ہوگا ۔ آپ ہمیں مزدوروں کے بھی خواہوں میں سے پائیں گے اور سیاسی یا ذاتی victimization کسی صورت میں اس ایکٹ کے تحت نہیں کی جائے گی ۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ اس ایکٹ سے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کسی پر ظلم ہرگز نہیں ہو رہا بلکہ یہ بہتر ہوگا اگر میں بل کی متعلقہ section 3 (i) اس ایوان کے سامنے پڑھ دوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ کوئی زیادتی ہرگز نہیں ہو رہی ۔

Section 3 (i)—

> "After giving such employee a reasonable opportunity to show cause against the action proposed to be taken against him, terminate his services."

اس کو show cause نوٹس دیا جائے گا ۔ اس کو hear کیا جائے گا ۔ hear کرنے کے بعد اگر اس کا جرم ثابت ہوا ۔ پھر اس کی سروس terminate ہو گی ۔ اسی بل کے section 3 (ii) میں لکھا ہے ۔

Section 3 (ii)—

> "direct that such gratuity or Provident Fund as may be admissible to such employee under the Rules and specified in the order be paid to him."

اسے گریجویٹی بھی دی جائے گی اس کو پراویڈنٹ فنڈ بھی دیا جائے گا ۔ اس کو full benefits دئے جائیں گے اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ بھائی تم اس معاشرے کے لیے ناسور ہو ۔ اس ٹرانسپورٹ کے لیے ناسور ہو ہم اس کے باوجود تمہیں کچھ نہیں کہتے ۔ تم خود تو ڈوبے ہو ان بیچارے نو ہزار کو بھی لے کے مت ڈوبو ۔ یہ لو اپنی گریجویٹی ۔ یہ لو اپنا پراویڈنٹ فنڈ اور کوئی اور روزگار کرو ۔ اس ادارے کو خوشحال چلنے دو ۔ اس کے بعد ہم اسے یہ بھی کہیں گے section 4 (2) میں صاف لکھا ہے کہ :

(2) " Where an order of retirement under section 3 has been made by Government, no appeal shall lie against such order, but the person in respect of whom such an order has been made, may, within fifteen days of the communication to him of such order, apply for review of the order to Government, and any order passed in review shall be final. "

اپیل کی صورت میں ہو یا review کی صورت میں ہو بہرحال اسکو ایک further chance دیا جا رہا ہے ۔ حالانکہ اسطرح کے سپیشل آرڈیننس میں نہ شوکاز نوٹس ہوتے ہیں نہ انکی hearing ہوتی ہے ۔ سمری ٹرائل کرکے انکو اپیل یا review کا حق بھی نہیں دیا جاتا ۔ ہم نے اتنا پروسیجر صرف قومی مفاد اور اس ٹرانسپورٹ کے مفاد میں adopt کیا ہے ۔ میں اسکے باوجود معزز ایوان کے اپوزیشن بینچوں پر بیٹھے ہوئے فاضل ارکان سے بھی پرخلوص امید رکھتا ہوں

اس سلسلے میں کبھی بھی بھیس بدل کر جائیں ۔ اپنی آئڈنٹی کو ظاہر کئے بغیر جائیں اور گورنمنٹ کے سٹوروں میں دیکھیں کہ اس وقت وہ مزدور کتنے خوش ہیں۔ جو دیانتدار اور غریب مزدور اس کو چلانا چاہتے ہیں ، جو اسے قائم رکھنا چاہتے ہیں ہمارے اس اپریشن اور ایکشن کے بعد وہ کس قدر خوش ہیں کہ یہ گورنمنٹ کتنا اچھا کام کر رہی ہے ۔ یہ فیصلہ بالکل صحیح ہے ۔ آپ کے پاس تو لوگ آتے ہیں ۔ پمفلٹ کی صورت میں ۔ اشتہاروں کی صورت میں ۔ یہ ایک مخصوص گروہ ہے جو اس طبقے کی نمائندگی کرتا ہے جو اس وطن کے ساتھ ۔جو اس قوم کے ساتھ پچھلے چوبیس سالوں سے کھیلتا رہا ہے ۔ اس کی معاشرے کے ساتھ جتنی بھی بد کرداریاں ہوئیں یا معاشرے کا استحصال ہوا وہ ان لوگوں کی وجہ سے ہوا ہے ۔ خواہ وہ کسی غریب گھرانے سے تعلق رکھتا ہو ۔ خواہ وہ کسی امیر گھرانے سے تعلق رکھتا ہو ۔ اگر وہ بدیانت ہے ۔ اگر وہ ملک دشمن activity کرتا ہے ۔ اگر وہ اس تاثر سے نقصان کا باعث بنتا ہے تو ایسے لوگوں سے خدارا ہوشیار رہیں ۔ آپ خود جائیں ، ٹرانسپورٹ میں سفر کریں ، ڈپو میں جائیں ۔ اگر اسکے متعلق صحیح معنوں میں کوئی جائز شکایت ہو تو آپ گورنمنٹ سے ، مجھ سے رابطہ قائم کریں ، میں آپ کو پورا یقین دلاتا ہوں کہ اسکا پورا پورا ازالہ کیا جائے گا اور کسی صورت میں بھی کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ۔

جناب والا ۔ میں آخر میں پھر قائد اختلاف اور دوسرے ساتھیوں کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے حکومت پر تعمیری طور پر تنقید بھی کی اور اسکے بعد تعمیری طور پر ٹرانسپورٹ کے مفاد میں اور ملک کے مفاد میں تعاون بھی کیا ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے یہ سوال ہے :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (مغربی پاکستان) برطرفی ناپسندیدہ ملازمین مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے گا ۔

(تحریک منظور کی گئی)

ضمن ۲

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی کلاز نمبر ۲ زیر غور ہے ۔ شیخ عزیز احمد

Sheikh Aziz Ahmad : Sir, I move :

> " That in Clause 2 (a) of the Bill for the words " Road Transport Board " occurring in lines 2-3, the words "Punjab Road Transport Board" be substituted."

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> " That in Clause 2(a) of the Bill, for the words " Road Transport Board " occurring in lines 2-3, the words " Punjab Road Transport Board " be substituted ".

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر۔ سیف اللہ خان نے کلاز ۲ (اے) (بی) اور (سی) حذف کرنے کی ترامیم دی ہیں ۔ اب ان کی کیا پوزیشن ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw, Sir,

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ آپ کی نیو کلاز ہے ۔

Choudhri Amanullah Lak : I withdraw, Sir.

ضمن ۳

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :
کہ ضمن ۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مختصر عنوان ، وسعت اور آغاز نفاذ

مسٹر سپیکر ۔ اب ضمن ۱ ایوان کے سامنے زیر غور ہے ۔
حاجی محمد سیف اللہ کی اس میں ترمیم ہے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I withdraw, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :
کہ ضمن ۱ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

تمہید

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے تمہید زیرغور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی اس میں ترمیم ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کو واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :
کہ تمہید مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ long title میں کوئی ترمیم نہیں ہے ۔ اسلئے وہ خود ہی مسودہ قانون کا حصہ بن گیا ہے ۔

Minister for Transport. Sir, I beg to move :
That the Road Transport Corporation (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1973 be passed.

Mr. Speaker. Motion moved and the question is :

> That the Road Transport Corporation (West Pakistan) Removal of Undesirable Employees (Punjab Amendment) Bill, 1973 be passed.

(1) The motion was carried.

سید تابش الوری - پوائنٹ آف پرولیج — جناب‌والا — نیشنل پریس‌ٹرسٹ کی قرارداد پر بحث کے دوران جب ووٹنگ کا وقت آیا تھا تو حزب‌اختلاف اور پریس گیلری کے ارکان نے واک‌آوٹ کر دیا تھا۔ اس واک‌آوٹ کے بعد جناب وزیرقانون نے جو فاضلانہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا اس سے اگرچہ ہم محروم رہے تھے لیکن اس کے بعد اسے ایک سرکاری پریس‌نوٹ کے ذریعے اخبارات میں شائع کرا دیا گیا ہے جس سے ہمیں پتا چلا کہ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران کیا کہا تھا۔ جناب والا۔ ان کی تقریر کا ایک فقرہ پاکستان ٹائمز میں اس طرح شائع ہوا ہے۔

> The speech of the mover of resolution was self-contradictory and the mover never intended to dissolve the NPT.

جناب والا۔ میرا ریزولیوشن اتنا واضح اور اس قدر غیر مبہم تھا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ کو تقریر کی نقل مل گئی ہے۔

سید تابش الوری - جی ہاں مل گئی ہے اسے تو تحریک استحقاق کے لئے محفوظ رکھ رہا ہوں۔ جناب والا۔ مجھ سے غلط بات منسوب کی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ میں یہ کبھی نہیں چاہتا تھا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ دیا جائے۔ یہ صریحاً غلط بیانی ہے حقیقت کو مسخ کرنے کی اس سے زیادہ دیدہ دلیرانہ اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

کیا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ دیا جائے اور پھر ان کے ذہن کی ترجمانی ایک اور فاضل رکن حاجی سیف اللہ خان نے اپنی ترمیم پیش کرتے وقت کر دی کیونکہ وہ بھی حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں - انہوں نے فوراً ہی اپنے دوست کے تضادات کو درست کرنے کے لئے فرما دیا کہ اسے توڑ دیا جائے حالانکہ قرار داد پیش کنندہ کی نیت یہ تھی کہ اس کو توڑ کر تین اور پریس ٹرسٹ قائم کر دئے جائیں ،،

جناب والا - یہ ہیں میرے الفاظ - اور قرار داد میں یہ بات نہیں ہے کہ ایک ٹرسٹ کو توڑ کر تین اور قائم کر دیئے جائیں - ایک بات ان کے نزدیک غلط ہے تو تین اور باتیں غلط کر دی جائیں - جناب والا - میں نے کچھ غلط نہیں کہا تھا میں نے بالکل بجا طور پر یہ کہا تھا -

Mr. Speaker. No speeches. Only personal explanation.

وزیر قانون - حضور والا - یہ اعتراض کیا گیا ہے میں الفاظ دوبارہ پڑھ دوں -

مسٹر سپیکر - آپ نے الفاظ پڑھ کر سنا دیئے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - میں اپنا پوائنٹ آف پرولیج پیش کرتا ہوں - جناب وزیر قانون نے جو کچھ اخبارات میں چھپا ہے اس سے انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ اخبار میں نہیں چھپا- اس لئے میں مطالبہ کرتا ہوں کہ ان کی تقریر کو جسے محکمہ اطلاعات نے ہینڈ آؤٹ کی شکل میں جاری کرکے اس ہاؤس کے حقوق کو پامال کیا ہے اور اخبارات میں ان کی تقریر کو غلط طور پر چھپوایا ہے - لہذا اس مسئلہ کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کر

دیا جائے تاکہ ہاؤس کی کارروائی آئندہ محکمہ اطلاعات یا کسی اور محکمے کے ذریعے غلط طور پر نہ چھاپی جا سکے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا- میں اس کی تائید کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر - اس میں کسی کی تائید کی ضرورت نہیں ہوتی آپ اس کو تحریری طور پر دے دیں تاکہ صحیح فارم میں آ جائے-

اب ہاؤس کی کارروائی ۱۹ فروری ۱۹۷۳ء چار بجے بعد دوپہر تک لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۱۹ فروری ۱۹۷۳ء بروز پیر چار بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی ہو گیا)

جناب والا ۔ میری قرار داد نہایت واضح اور غیر مبہم تھی ۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ دیا جائے لیکن وزیر موصوف نے مجھ پر اتہام عائد کیا ہے کہ میں نیشنل پریس ٹرسٹ کو تڑوانے کی نیت نہیں رکھتا تھا ۔ ریکارڈ درست رکھنے کے لئے میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کی ریزولیوشن کے متعلق اپنی رائے ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ریزولیوشن واضح ہے ۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب سپیکر۔ کسی آدمی کی نیت کا اندازہ اس کی تحریر و تقریر سے ہوتا ہے ۔ تابش الوری صاحب کی تحریری طور پر ایک قرار داد ہے ۔ ان کی نیت پر شبہ کرنا درست نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قرار داد اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔ انہوں نے اس کی مخالفت کی تھی ۔ آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں یا نہیں یہ الگ بات ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں ٹرسٹ کو تڑوانا چاہتا تھا ۔ جناب والا ۔ میں اس ہاؤس میں عوام کی ہی نہیں بلکہ صحافیوں کی نمائندگی کا شرف بھی رکھتا ہوں۔ مجھ سے اتنا غلط بیان منسوب کرنا انتہائی بڑی جسارت ہے ۔ اس لئے میں اسمبلی کے ریکارڈ کے لئے واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میرا یہ مطالبہ واضح تھا کہ وہ نیشنل پریس ٹرسٹ کو توڑ دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ذاتی نقطہ وضاحت نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ میں صرف ریکارڈ کو درست کرنے کے لئے یہ بات کر

رہا ہوں ۔ اور میں اس پر احتجاج کرتا ہوں کہ ایک وزیر نے میری عدم موجودگی میں ایک غلط بات مجھ سے منسوب کی ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ سب سے پہلے میں اس معزز ایوان کے سامنے اس بات کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی فاضل رکن یہ دعویٰ کرے کہ مجھ سے زیادہ صحافیوں کا کوئی اور خیر خواہ نہیں ہے تو میں اس بات کو رد کئے دیتا ہوں ۔ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ جتنا احترام کارکن صحافیوں کا میرے دل میں ہے ۔ شاید ہی اس کا اظہار میں الفاظ میں کر سکوں ۔ میں نے اس حد تک کہا تھا کہ کارکن صحافیوں کی چھوٹی انگلی کے گرد تاریخ گھوم سکتی ہے ہم کارکن صحافیوں کا کیسے احترام نہیں کر سکتے ۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں تک صحافی وڈیروں کا تعلق ہے اجارہ دار صحافیوں کا سوال ہے ہم کل بھی ان کے خلاف تھے اور آج بھی ان کے خلاف ہیں ۔ ہم معزز ایوان میں ان کے خلاف کہتے رہیں گے ۔ جناب والا ۔ میرے پاس اپنی تقریر کی نقل موجود ہے جو الفاظ میں نے سید تابش الوری صاحب کے متعلق کہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں انہیں پڑھے دیتا ہوں ''اس ملک کے کارکن صحافی خود دیانتدارانہ طریقہ پر انصاف سے کام لیں اور فیصلہ کریں کہ تابش صاحب کی قرار داد مجموعہ تضادات تھی یا نہیں ۔''

Mr. Speaker. You may not agree with him.

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ اگر اجازت ہو تو میں الفاظ دہراتا ہوں ۔

''آخر میں میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ جس فاضل رکن نے یہ قرار داد پیش کی ہے ان کی پوری تقریر تضادات پر مبنی تھی ۔ اگر انہوں نے تقریر کے لئے ۴۵ منٹ لیے تو آدھا گھنٹہ صرف اس بات پر صرف

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

سوموار - ۱۹ فروری ۱۹۷۳ء

(دو شنبہ - ۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں چار بجے بعد دوپہر منعقد ہوا۔

مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○

پ ۶ - س ۵ - ع ۶ - آیات ۸ تا ۱۱

انصاف کیا کرو کہ یہ پرہیزگاری کے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کرتے رہے ان سے اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی وہ اہل دوزخ ہیں۔ (اے ایمان والو) اللہ نے جو تم پر احسان کیا ہے اسے یاد کرو کہ ایک جماعت نے (دشمن سے) یہ ارادہ کیا تھا کہ تم پر دست درازی کرے تو اس نے اس کے ہاتھ تمہاری طرف بڑھنے سے روک دیئے۔ اور تم بس اللہ سے ڈرتے رہو اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

وما علینا الا البلاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

گجرات سرگودھا روڈ پر ٹوٹنے والے پل کی تعمیر :

*۱۶۱۰ - سردار محمد عاشق " کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے - کہ گجرات سرگودھا روڈ پر پھالیہ کے قریب ٹوٹنے والے پل کی تعمیر تقریباً چھ سال کی طویل مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے -

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پل ہذا کو اتنا عرصہ زیر تعمیر رکھنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا یہ پل صحیح تعمیر کیا گیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی نہیں ایسا کوئی پل گجرات سرگودھا روڈ پر پھالیہ کے قریب نہیں ہے -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں وزیر موصوف کے اس جواب کو چیلنج کرتا ہوں انہوں نے جواب بالکل غلط دیا ہے - وہاں پل موجود ہے - چھ سال تک زیر تعمیر رہا - اس میں بہت زیادہ غبن ہوا - اس کی اخبارات میں خبر شائع ہوئی - متعلقہ افسران کی جواب طلبی کے لئے فائل چلتی رہی - انہوں نے یہ جواب دے کر میں سمجھتا ہوں کہ حقائق سے تجاوز کرنے کی کوشش کی ہے -

(اس مرحلہ پر پینل آف چیئرمین کے ممبر کیپٹن احمد نواز خان کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

ورک چارج ملازمین کو عبوری امداد

*۱۶۷۷ - رانا پھول محمد خان - کہ وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے درجہ سوئم و چہارم کے سرکاری ملازمین کو ۶۹-۱۹۶۸ میں عبوری امداد دی تھی -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ ہائی ویز اور بلڈنگز کے ورک چارج ملازمین کو بھی یہ عبوری امداد اپریل ۱۹۶۹ء تک دی گئی تھی -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ اپریل ۱۹۶۹ء کے بعد مذکورہ ملازمین کو یہ عبوری امداد دینا بند کر دی گئی - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور کیا حکومت ان کی عبوری امداد بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو ان کو کس تاریخ تک عبوری امداد دی جائے گی - اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) اپریل ۱۹۶۹ء میں ورج کمیٹی نے ورک چارج ملازمین کے لئے تنخواہوں کے لئے سکیلوں کا نفاذ کر دیا اور عبوری امداد کو ان سکیلوں میں مدغم کر دیا گیا - ورج ریٹ کمیٹی نے دوبارہ ورک چارج ملازموں کے لئے لئے سکیل نافذ کردیئے ہیں - اور تمام ایسے ملازین کی تنخواہ نئے سکیلوں کے مطابق مقرر کی جا رہی ہے -

ملک محمد علی خان - کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ ابھی تک لئے سکیل مقرر نہیں ہوئے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ نئے سکیل مقرر کر دیئے گئے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ ویج ویلٹ کمیٹی کی رپورٹ کب آئی اور اس پر عملدر آمد کس تاریخ سے شروع ہوا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اپریل ۱۹۶۹ میں تنخواہوں کے نئے سکیل نافذ کر دیئے تھے ۔ بالکل صاف جواب ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر عملدر آمد کب سے شروع ہوا ۔ میں سمجھتا ہوں اس پر عملی طور پر عمل نہیں ہوا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جب تک نیا سکیل نہیں ملتا اس وقت تک حکومت نے عبوری امداد کمیٹی بند کر دی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کیا ہے نئے سکیل دے دیئے گئے ہیں اور جو عبوری امداد ہے اس کو سکیلوں میں مدغم کر دیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا یہ درست ہے کہ عبوری امداد کو نئے سکیل میں مدغم کرنے کے بعد حکومت نے مزدوروں اور ورک چارج ملازمین کی نئی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ ان کا سوال واضح نہیں ہے ۔ یہ اپنے سوال کو پہلے واضح کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جو عبوری امداد ملتی تھی اس کو

تنخواہ میں شامل کر دیا گیا ہے اس طرح ان کی تنخواہوں میں کوئی نیا اضافہ نہیں ہوا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا۔ یہ common sense کی بات ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اضافہ نہیں ہوا ہے بلکہ جو عبوری امداد ملتی تھی اس کو تنخواہ میں مدغم کر دیا گیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب والا۔ مجھے کوئی ایسی مثال بتائیں۔ کہ کسی کی تنخواہ میں اضافہ نہ ہوا ہو۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں میں آپ کی تسلی کروں گا کہ تنخواہ میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں۔

محکمہ ہائی ویز اور بلڈنگز میں ورک چارج ملازمین

*۱۶۷۸۔ رانا پھول محمد خان۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب کے محکمہ ہائی ویز اور بلڈنگز میں درجہ سوئم اور چہارم کے ورک چارج ملازمین کی کل تعداد کیا ہے۔

(ب) جزو (الف) مندرجہ بالا میں متذکرہ ملازمین میں سے کتنے ملازمین شیڈول آف ویج ریٹ ۱۹۷۲ء کے مطابق ۱۹۷۲ء میں مستقل کئے جانے تھے اور کتنے ۱۹۷۳ء میں مستقل کئے جائیں گے۔ نیز ۷۴ء میں متذکرہ ملازمین میں سے کتنے مستقل کئے جا چکے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (بیان انتخاب سید کاظم) ۔ (الف) ۱۸۵۵ ملازمین۔

(ب) شیڈول آف ویج ریٹ ۱۹۷۲ء کے مطابق ۷۳-۱۹۷۲ء میں ۳۹۸۲ ملازمین مستقل کئے جاتے تھے - باقی ۳۸۷۳ ملازمین کو ۷۴-۱۹۷۳ء میں مستقل کیا جائے گا - ابھی تک کوئی ورک چارج ملازم مستقل نہیں کیا گیا - تاہم ضروری کوائف محکمہ خزانہ کو منظوری کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - شیڈول آف ویج ریٹ ۱۹۷۲ کے مطابق ۳۹۸۲ ملازمین کو مستقل کرنا تھا - آپ نے فرمایا ہے کہ ابھی تک کوئی ورک چارج ملازم مستقل نہیں کیا گیا - اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جناب والا - آپ میرے جواب کی آخری لائن پڑھیں - میں نے محکمہ کے ضروری کوائف محکمہ خزانہ کو منظوری کے لئے بھیج دیئے ہیں - اب ان کی منظوری کا انتظار ہے-

رانا پھول محمد خان - جناب والا - محکمہ خزانہ سے اس کی منظوری آنے کی امید کب تک ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - بہت جلد -

سردار صغیر احمد - کیا وزیر موصوف از راہ کرم فرمائیں گے کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ورک چارج ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں - اس سے پہلی حکومتوں نے کوئی قدم نہیں اٹھایا تھا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - یہ عوامی حکومت ہے -

چنیوٹ ضلع جھنگ میں پختہ سڑکوں کی سہولیات

*۱۷۶۹ - سید الطاف حسین شاہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں سرگودھا چنیوٹ و سرگودھا طالب والا سڑکوں کے درمیان واقع ۵۰۰ مربع میل پر مشتمل دیہات کو پختہ سڑکات کی سہولت حاصل نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ربوہ سے لے کر پختہ سڑک سرگودھا طالب والا تک ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع دیہات ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہیں۔

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ربوہ کو سرگودھا طالب والا پختہ سڑک سے ملانے کے لئے ایک پختہ سڑک بنانے کے لئے تیار ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔ امید ہے۔ کہ سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں رقم مہیا ہونے کے بعد عمل کیا جا سکے گا۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ سڑکوں کے بارے میں کوئی سکیم مانگی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ آپ کسی خاص سڑک کا نام لیں۔ سڑکیں تو ڈسٹرکٹ کونسل کی بھی ہوتی ہیں۔ میرے پاس تو پلی ورکس کی سڑکیں ہیں ان کے متعلق اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتائیں۔

ایمنہ والا پتن پر کشتیوں کے پل کی پتن پلاد پور کے محاذ میں منتقلی

*۱۷۸۸ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے ستلج پر پتن ایمنہ والا کے قریب کشتیوں کا پل قائم ہے جو سوئی گیس کی لائن کے محاذ میں واقع ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سوئی گیس والوں نے دریا کے آر پار سڑک پر ٹریفک بند کر دی ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جلال پور پیر والہ (ملتان) سے ایک سڑک براستہ شجاعت پور، پلاد پور دریائے ستلج پار کر کے ڈھا خیر پور کو جاتی ہے اور اس پر عوامی آمد و رفت کافی ہوتی ہے۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عوامی مفاد کے پیش نظر ایمنہ والا پتن پر دریائے ستلج کے کشتیوں کے پل کو پتن پلاد پور کے محاذ میں منتقل کرنے پر تیار ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) ہاں یہ درست ہے۔ کشتیوں کا پل سوئی گیس کی لائن کے قریب واقع ہے۔

(ب) نہیں۔ یہ درست نہیں۔

(ج) ایک کچی سڑک براستہ شجاعت پور۔ پلاد پور۔ دریائے ستلج کو پار کر کے خیر پور ڈھا کو جاتی ہے۔ مگر اس پر ٹریفک بہت کم ہے۔

(د) یہ کشتیوں کا پل اب جس جگہ واقع ہے۔ وہ بہت چھان بین کے بعد بنایا گیا ہے۔ اس کچی سڑک خیر پور ڈھا کے نزدیک پختہ سڑک سے آ کر ملتی ہے۔ پلاد پور کے محاذ پر کشتیوں کا پل بننا مشکل ہے۔ کیونکہ راستہ میں تین جگہ پانی بہہ رہا ہے۔ پانی کی کمیابی کی وجہ سے وہاں کشتیوں کا پل نہیں بنایا جا سکتا۔

دیوان سید غلام عباس بخاری۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر موصوف کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سوئی گیس والوں نے اس سڑک کو بند کر دیا تھا۔ اس پل کا عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ یہاں

بسیں چلتی تھیں ٹرک چلتے تھے وہ بھی بند ہو چکے ہیں ۔ براہ مہربانی اس کا انتظام فرمائیں کہ اس پل کو تبدیل کیا جائے ۔ عوام کی سہولت کے لئے اس پل کو جاری کیا گیا تھا ۔ وہاں بہت خرچ ہوا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ جس طرح معزز ممبر نے فرمایا ہے میں ان کی بات مان لیتا ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے کہا ہے اگر اسی طرح ہے تو مناسب قدم اٹھایا جائے گا ۔

قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ میں کچی سڑک کی پختگی

*۱۷۹۶ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ قصبہ سیت پور ضلع مظفر گڑھ دس ہزار نفوس پر مشتمل ایک دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ ہے اور علی پور شہر سے ۱۱ میل لمبی کچی سڑک سے ملتا ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قصبہ کو بیرونی علاقہ سے ملانے کے لئے کوئی پکی سڑک نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ سیت پور کو علی پور سے ملانے والی ۱۱ میل کچی سڑک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ۱۰۰۰ میل ترقیاتی سالانہ ضمنی پروگرام برائے ۷۳-۱۹۷۲ میں سڑک ہذا علی پور کو سیت پور براستہ خیر پور ۔ سلطان پور ملانے کی تجویز زیر غور ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر۔ ضلع مظفر گڑھ میں جو سڑک موجود ہے وہ شمال اور جنوب میں علی پور تک مکمل پختہ سڑک ہو چکی ہے لیکن بد قسمتی سے قصبہ سیت پور کے لئے کوئی پختہ سڑک نہیں ہے جس سے بیرونی علاقہ کو ملایا جا سکے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ تجویز زیر غور ہے ۔ اس کا فیصلہ کب تک ہوگا ؟ یہ علاقہ بہت پسماندہ ہے اور مظلوم علاقہ ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ اگر واقعی جس طرح معزز ممبر صاحب کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے تو ۷۲-۱۹۷۳ کے پروگرام میں اس کو ترجیح دی جائے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ۱۰۰۰ میل سڑکوں میں سے ضلع لاہور کی کتنی میل سڑکیں بنائی جائیں گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اس کے لئے الگ سوال ہونا چاہئے ۔ میں پھر بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ضلع لاہور میں کافی سڑکیں موجود ہیں ۔ ہم زیادہ تر توجہ پسماندہ علاقوں کی طرف دے رہے ہیں ۔ ان علاقوں کو سڑکیں دینے کے بعد غور ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ضلع لاہور کے دیہات بہت پسماندہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ مجھے معلوم ہے ۔ یہ ترجیح ان گاؤں کو دی جارہی ہے جہاں پر کوئی سڑک نہیں ہے ۔

خان گڑھ کے قریب کشتیوں کا پل

*۱۸۵۰ ۔ چودھری علی بہادر خان ۔ وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت شجاع آباد اور ضلع مظفر گڑھ کے درمیان دریائے چناب پر خان گڑھ کے قریب کشتیوں کا پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے

تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) جی نہیں ۔ بوجہ کمی رقم مستقل قریب میں کوئی امکان نہیں ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر پل بنایا جائے تو مظفر گڑھ اور شجاع آباد کا درمیانی فاصلہ ۵۰ میل سے کم ہو کر ۷ میل رہ جائے گا ۔ کیا وزیر موصوف اس صورت حال کے پیش نظر غور کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اگر ہمارے حالات نے اور فنانس نے اجازت دی تو ضرور ایسا کیا جائے گا ۔

شجاع آباد تا راجہ رام سڑک کی پختگی

*۱۹۵۲ ۔ چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا شجاع آباد سے راجہ رام کی ۹ میل لمبی سڑک کو حکومت پختہ کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا ۷۴-۱۹۷۳ء میں اس مقصد کے لئے کوئی رقم مختص کی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (میاں افتخار احمد تاری) ۔ سڑک شجاع آباد تا راجہ رام صوبائی حکومت کی تحویل میں نہیں ہے اس کے متعلق مزید معلومات متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسل فراہم کر سکتی ہے ۔

ڈسٹرکٹ کونسل کی سڑکوں رعیہ کلاسوالہ اور قلعہ صوبہ سنگھ کو تحویل میں لینا

*۱۸۶۳ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ حقیقت ہے کہ سیالکوٹ ضلع کی تحصیل پسرور میں واقع دو کچی سڑکیں شمالاً جنوباً کلاسوالہ ۔ قلعہ صوبہ سنگھ کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسل کی تحویل میں ہیں ۔

(ب) آیا محکمہ مواصلات و تعمیرات جزو (الف) بالا میں مندرج سڑکوں کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔ فنڈز کی شدید قلت کی وجہ سے مذکورہ سڑکوں کو تحویل میں نہیں لیا جا سکتا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر موصوف اس امر پر غور فرمائیں گے کہ اس سڑک کو بھی پسماندہ علاقوں کی سڑکوں میں شمار کر کے کچھ توجہ فرمائی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے اگر ڈسٹرکٹ کونسل سے پیسے لے کر دیں پھر ہم آپ کی مدد کر دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ انہوں نے پنجاب میں ڈسٹرکٹ کونسل کی بنی ہوئی سڑکوں کو اپنی تحویل لینے میں کا پروگرام بنایا ہے ؟

وزیر مواصلات ۔ فی الحال کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔

شجاع آباد لاڑ روڈ (ملتان) سڑک کی کشادگی

*۱۸۶۴ میاں لیاقت حسین مڑل ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شجاع آباد لاڑ روڈ (ضلع ملتان) جو کہ شجاع آباد ۔ جلال پور اور لودھراں کے لئے واحد سڑک ہے بہت تنگ ہے اور ٹریفک کے لئے نا کافی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں اس سڑک کو کشادہ کرے گی ۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) صرف نہایت اہم اور وہ سڑکیں جن پر بہت زیادہ ٹریفک ہے محدود مالی وسائل کے مد نظر سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں شمولیت کے لئے تجویز کی جا رہی ہیں ۔

سردار صغیر احمد ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ امر واقعہ نہیں کہ صوبہ کی تاریخ میں اس مرتبہ سب سے زیادہ سڑکوں کی توسیع ہو رہی ہے اور ان کی مرمت بھی ہو رہی ہے ؟

میاں خورشید انور ۔ میاں صاحب یہ پارلیمانی سیکرٹری بن رہے ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ سڑکوں کو ہم کشادہ کر رہے ہیں اور پلوں کو بھی ۔ ہم نے ۳۲ کروڑ روپیہ اس مقصد کے لئے منظور کیا ہے اور منصوبہ اس ضمن میں ۳ کروڑ روپیہ کا ہے ۔

کھروڑ پکا تا میلسی پختہ سڑک بنانے کی تجویز

*۱۸۷۹ ۔ رانا رب نواز خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا کھروڑ پکا تا میلسی پختہ سڑک بنانے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک یہ سڑک بنائی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - جی ہاں - دنیا پور سے کہروڑ پکا سڑک زیر تعمیر ہے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۱۹۷۳-۷۴ء میں میلسی سے کہروڑ پکا کی سڑک پختہ کرنے کی تجویز شامل کی جا رہی ہے -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف اس امر کی طرف توجہ فرمائیں گے کہ میلسی سے وہاڑی کو ملانے کی اسکیم سب سے پرانی ہے - کیا اس ضمن میں کچھ کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - اگر یہ واقعی ضروری ہے تو اس کو ترجیح دی جائے گی -

---

شوگر ملز جوہرآباد اور داؤد شوگر ملز کو گنے کی سپلائی

*۲۰۰۸ - راجہ سکندر خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ شوگر ملز جوہر آباد اور داؤد شوگر ملز دریا خان کو گنا علاقہ تھل سے سپلائی کیا جاتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو علاقہ تھل میں جوہر آباد کلور کوٹ روڈ براستہ مٹھہ ٹوانہ اور جوہر آباد کلور کوٹ روڈ براستہ گروٹ کو درست حالت میں رکھنے کے متعلق کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں - نیز مذکورہ سڑکوں کی مرمت آخری مرتبہ کس سال میں ہوئی اور ان کی خستہ حالی کی کیا وجوہات ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس علاقہ میں ریت کے لا تعداد ٹیلے ہیں - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان سڑکوں کے ملانے کے لئے

لنک روڈ بنانے پر غور کر رہی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) یہ سوال ہمارے محکمہ کے متعلق نہیں ہے۔

(ب) جوہر آباد کاور کوٹ روڈ براستہ مٹھہ ٹوانہ کے بیشتر حصوں کی مرمت کے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں جوہر آباد کاور کوٹ براستہ گروٹ کی عام سالانہ مرمت کا کام بھی زیر تکمیل ہے۔ ان سڑکوں کی خصوصی مرمت سال ۱۹۶۴ء میں ہوئی تھی۔

ان سڑکوں کی خستہ حالی کا سبب بیشتر علاقہ میں سیم کا ہونا ہے۔ نیز ان کی تعمیر بھاری ٹریفک کے لئے نہیں کی گئی تھی۔

(ج) یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس علاقہ میں ریت کے ٹیلے لا تعداد ہیں۔ ان سڑکوں کو ملانے کے لئے لنک روڈ بنانے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہیں ہے کیونکہ اس علاقہ میں ریت کے ٹیلے ہونے کی وجہ سے لنک روڈ کے کامیاب ہونے کا امکان نہیں ہے۔ موجودہ سڑکیں اکثر ریت سے ڈھک جاتی ہیں۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ سکندر خان۔ کیا وزیر موصوف اس طرف توجہ فرمائیں گے کہ تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے کافی ٹیکس اس علاقے کے غریب لوگوں پر عائد کئے ہیں جن کو ترقیاتی ٹیکس کہا جاتا ہے کیا وہ لنک روڈ بنانے کا اپنا وعدہ پورا کریں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات۔ میں اس بارے میں تحقیقات کروں گا اور اس ضمن میں معزز ممبر کو اطلاع فراہم کروں گا۔

پھلروان بھیرہ روڈ کے پختہ کرنے کا منصوبہ

*۲۰۰۹ - راجہ سکندر خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھیرہ پھلروان روڈ کے میل نمبر ۱۰ سے ایک پختہ سڑک چک نمبر ۱۰ - ایم ایل تک ۳/۲ میل بنائی گئی ہے اور آیا اس کو رتوکالا راجباہ کے ساتھ مزید ۴/۵ میل بھیرہ پھلروان سڑک سے ملانے کا منصوبہ تھا جسے ترک کر دیا گیا - اگر یہ درست ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

(ب) پھلروان بھیرہ روڈ کے پختہ کرنے کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد قاری) - (الف) مذکورہ سڑک محکمہ ہائی وے کی تحویل میں نہیں ہے -

(ب) پھلروان بھیرہ سڑک کو پختہ کرنے کی کوئی تجویز ابھی زیر غور نہیں ہے -

پنڈ دادن خان سے خوشاب تک پختہ سڑک

*۲۰۱۰ - راجہ سکندر خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنڈ دادن خان سے خوشاب تک کوئی پختہ سڑک نہیں ہے جس سے پنڈ دادن خان کے لوگوں کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہے -

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو آیا کوئی سڑک بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے - اگر ہے تو اس کی تکمیل کب تک ہوگی -

(ج) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ یہ علاقہ کلر اور نمکین پانیوں کی وجہ سے بیکار ہو چکا ہے اور وہاں کے ساکنان بھوسہ ۔ گندم و دیگر ضروریات زندگی ضلع سرگودھا سے لا کر پوری کرتے ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ٹوبہ تھیہ ۔ احمد آباد پتن اور للہ چک رامداس پتن لنک روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ پنڈ دادن خاں للہ سڑک بن رہی ہے ۔ للہ سے کندوال اور کندوال ڈھاک خوشاب تک پختہ سڑک تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

(ج) اس کا جواب محکمہ متعلقہ سے دریافت کیا جائے ۔

(د) ٹوبہ سے احمد آباد پتن پختہ سڑک بنانے کا بھی منصوبہ زیر غور ہے ۔ للہ سے چک رامداس پتن لنک روڈ کا منصوبہ فی الحال زیر غور نہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ جو سڑکیں ٹھیکے داروں نے پچھلے ۲۵ سالوں میں بنائیں ان میں انہوں نے زیادہ سے زیادہ کمائی کی ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال غیر متعلقہ ہے ۔

راجہ سکندر خان ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اس سال اس کام کے لیے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور آئندہ مالی سال میں کس قدر اضافہ ہونے کا امکان ہے ؟

وزیر مواصلات ۔ ۵ میل تک سڑک بنانے کا خیال ہے ۔ باقی ماندہ کام سال ۷۴-۱۹۷۳ میں سرانجام دیا جائے گا ۔

حادثات کی روک تھام کے لئے سڑکوں کو کشادہ کرنا

*۲۰۷۴ - مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سڑکوں پر حادثات کی روک تھام کے لیے حکومت پنجاب بیشتر سڑکوں کو کشادہ کر رہی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو (۱) ان سڑکوں کے کیا نام ہیں - (۲) ہر سڑک کی کتنی لمبائی ہے - (۳) انہیں کس حد تک کشادہ کیا جائے گا - (۴) اس مقصد کے لیے کتنی رقم مخصوص کی گئی ہے - (۵) سڑکوں کو کشادہ کرنے کا کب فیصلہ کیا گیا تھا - (۶) آیا مذکورہ فیصلہ پر عمل درآمد ہو چکا ہے - اگر نہیں تو کب تک عمل درآمد کیا جائے گا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (میاں افتخار احمد تاری) :- (الف) جی ہاں -

(ب) (۱) فہرست ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے -

(۲) فہرست مذکورہ میں درج ہے - اور ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے -

(۳) تقریباً چھ فٹ تک کشادہ کیا جائے گا -

(۴) اس مقصد کے لیے ۵۸۶۰۹۲ لاکھ روپیہ سال رواں ۱۹۷۲-۷۳ء کے لئے مخصوص ہے -

(۵) فیصلہ مالی سال ۱۹۶۹-۷۰ء میں کیا گیا ہے -

(۶) ۱۹۶۹-۷۰ء سے عمل درآمد ہو رہا ہے -

فہرست سڑک ہائے و لمبائی

نام سڑک	لمبائی میلوں میں
۱ - جی ٹی روڈ میل ۲۳ تا ۲۲۸	۱۱-۲۵
۲ - پنڈی بھٹیاں تا چنیوٹ روڈ	۵-۰۰
۳ - گجرات سرگودھا روڈ میل ۷۰ تا ۸۳	۲-۷۵
۴ - سرائے کالا کوٹ ۔ نجیب اللہ روڈ	۱-۷۵
۵ - شاہ پور جھاوریاں روڈ	۶-۳۷
۶ - چیچا وطنی بوریوالہ روڈ	۱۵-۳۷
۷ - جھنگ کبیر والا روڈ	۷-۰۰
۸ - کرم داد قریشی ڈیرہ دین پناہ روڈ	۲-۷۵
۹ - ویسٹ پاکستان ہائی وے ظاہر پیر تا ترنڈہ پناہ	۲۹-۰۰
۱۰ - صادق آباد رحیم یار خان	۷-۳۱
۱۱ - گجرات سرگودھا میل $\frac{۲۶}{۲}$ تا $\frac{۳۴}{۴}$	۲-۰
۱۲ - گجرات سرگودھا میل $\frac{۴۳}{۴}$ تا $\frac{۴۵}{۵}$	۲-۰
۱۳ - لاہور ملتان کوئٹہ روڈ میل ۵ تا ۹	۲-۰
۱۴ - میانوالی مظفر گڑھ روڈ میل ۳ تا ۳۳	۶-۰
۱۵ - مظفر گڑھ پنج ند روڈ میل ۵۲۶ تا $\frac{۵۳۴}{۱}$	۴-۰
۱۶ - مظفر گڑھ پنج ند روڈ میل ۵۵۳ تا ۵۶۷	۴-۰
۱۷ - مظفر گڑھ پنج ند روڈ میل ۵۶۷ تا ۵۸۲	۶-۰
۱۸ - رحیم یار خان کراسنگ تا خان پور کراسنگ	۳۲-۰
۱۹ - احمد پور چنی گوٹھ روڈ میل $\frac{۲۹}{۴}$ تا $\frac{۴۸}{۰}$	۷-۰
۲۰ - ٹیکسلا بائی پاس روڈ ۔	۱-۲۵
۲۱ - شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل $\frac{۵۱}{۶}$ تا $\frac{۶۸}{۰}$	۸-۰

۲۲ - جھنگ اٹھاراں ہزاری روڈ میل ۱۳۳ تا ۱۵۲	۷-۰
۲۳ - شور کوٹ روڈ تا شور کوٹ ٹاؤن ۔	۶-۰
۲۴ - طالب والا سرگودھا روڈ میل ۷۶ تا ۱۰۷	۱۵-۰
۲۵ - لائل پور جھنگ روڈ میل ۹۴ تا ۱۱۷/۷	۴-۵۰
۲۶ - لاہور جڑانوالا لائل پور روڈ میل ۶۴-۵۰ تا ۶۳	۹-۰
۲۷ - شاہ کوٹ لائل پور روڈ میل ۷۷/۲ تا ۸۷/۰	۹-۷۵
۲۸ - دھلی ملتان روڈ میل ۳۴۴ تا ۳۶۶	۲-۰
۲۹ - سیالکوٹ ۔ پسرور روڈ میل ۱۱/۳ تا ۲۰	۸-۶۲
۳۰ - ایمن آباد لنک روڈ	۲-۶۹
۳۱ - بھائی پھیرو بلوکی روڈ	۵-۰
۳۲ - لاہور پروٹیکیٹو بند میل ۷/۰ تا ۱۳/۵	۶-۶۲
۳۳ - شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل ۲۲ تا ۳۶	۸-۰
۳۴ - شیخوپورہ پنڈی بھٹیاں روڈ میل ۳۷ تا ۵۱/۶	۸-۰
۳۵ - جھنگ گوجرہ روڈ میں ۱۳۹ تا ۱۳۱-۷۵	۲-۷۵
۳۶ - دھلی ملتان روڈ۔ملتان تا ٹبہ سلطان پور میل ۳۹۶ تا ۴۲۶	۶-۰
۳۷ - دھلی ملتان روڈ ۔ سبکشن ٹبہ سلطان پور تا وھاڑی	۶-۰
میزان :	۲۶۴-۶۸

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔ اب ممبران کی رخصت کی درخواستیں لی جائیں گی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں غلام فرید چشتی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں غلام فرید چشتی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ مصروفیت عرس حضرت بابا فرید گنج شکر پاک پتن شریف ۸، ۹، ۱۰ تاریخ کو اسمبلی کی کارروائی میں حاضر نہیں ہو سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر احمد نواز شاہ گردیزی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر احمد نواز شاہ گردیزی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I could not attend the Assembly Session held from 27-1-73 to 3-2-73 and from 3-2-73 to 10-2-73 due to prolonged illness. It is requested that leave for the said period may kindly be granted. And my C.A. Bill may also please be released.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر عطا محمد خان کھوسہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر عطا محمد خان کھوسہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

میں مورخہ ۲۹-۱-۷۳ لغایت ۱۰-۲-۷۳ بیمار رہا ۔ اسمبلی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا۔ مہربانی کر کے رخصت منظور کی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میر بلخ شیر مزاری

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میر بلخ شیر مزاری صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

براہ مہربانی میری چھٹی تین دن کے لیے extend فرمائی جائے ۔ ۸ فروری سے ۱۰ فروری تک اجلاس میں شریک نہیں ہو سکوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اصغر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I have to submit that due to business engagements in Rawalpindi with the G.H.Q. Army Pakistan, I will not be able to attend the Assembly Session from Monday the 19th February 1973 till Friday the 23rd February 1973. It is, therefore, requested that the period of my absence should be treated as on leave.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل کی ایک تحریک استحقاق تھی ۔ میں نے ٹیپ چلا کر سنا ہے ۔ اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ٹی بی کی کوئی ایسی دوائی نہیں ہے جو کہ غیر محفوظ حالت میں پڑی ہے ۔

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ "کیا گورنمنٹ کے میڈیکل سٹور میں ہزاروں روپیہ کی ادویات غیر محفوظ حالت میں پڑی ہیں" میں نے اس کے جواب میں کہا تھا "کہ ایسی کوئی دوائی نہیں ۔" کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ٹی بی کی کوئی ایسی دوائی نہیں ہے جو کہ غیر محفوظ حالت میں ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ فاضل وزیر نے اس ضمن میں کافی وضاحت کر دی ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ سوال کی عبارت انہوں نے نہیں پڑھی لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر دفعہ جب میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں وزیر موصوف اس پر کچھ غلط بیانی کرتے ہیں اس طرح ایک اور تحریک استحقاق بن جاتی ہے ۔ اس لیے یہ multiply ہوتی جا رہی ہیں ۔ یہ تمام ایوان کے حقوق کی ایک قسم کی پامالی ہوتی ہے یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ ہم اس حد تک اپنے کام سے بھی واقف نہیں اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس پر زیادہ روشنی نہیں ڈالنی چاہیے ۔ جو کچھ ہو گیا ہے یہی کافی ہے ۔ میں اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری عبدالعزیز ڈوگر کی تحریک استحقاق نمبر ۴۴ ہے ۔ میں نے اس کو study کیا ہے ۔ I withhold my consent ۔

انسپکٹر انکم ٹیکس کا راجہ محمد افضل ایم ۔ پی ۔ اے کے گھر جا کر موقع پر جائیداد کا تخمینہ لگانا

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کو ایک انسپکٹر انکم ٹیکس گجرات مسمی محمد حسین شمس آباد میرے گھر آیا ۔ اور مجھے خلاف معمول یہ کہا کہ حکومت نے مجھے ہدایت دے کر بھیجا ہے کہ میں آپ کی جائیداد کا موقع پر فوری طور پر تخمینہ لگا کر لاؤں ۔ حالانکہ مروجہ قانون کی صریحاً خلاف ورزی کے خلاف یہ طریقہ اختیار کیا گیا تھا جس کا واضح اور صاف مطلب یہ ہے کہ حزب مخالف کے ممبران کو ہراساں اور خوف زدہ کیا جائے ۔ حکومت کے اس غیر قانونی اور غیر اخلاقی طریقہ کار سے صرف مجھے پریشان بھی نہیں کیا گیا بلکہ مجھے حزب مخالف کے ممبر کی حیثیت سے فرائض اور حکومت پر جائز نکتہ چینی سے باز رکھنے کا حربہ استعمال کیا گیا ۔ حکومت کے اس فعل سے مجھے خوف زدہ کرتے ہوئے میرے استحقاق کو مجروح کیا گیا ہے ۔ تحریک کو زیر بحث لایا جائے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ہاؤس میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ تحریک استحقاق بذات خود کافی واضح نہیں ؟

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ مجھے صرف چند الفاظ کہنے کی اجازت دی جائے ۔ میں آج اس معزز ہاؤس میں واضح طور پر جائیداد کے متعلق کہنا چاہتا ہوں ۔ میں نے اس بارے میں لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی انکشاف کیا تھا ۔ میں نے آج سے تین برس پہلے اپنی جائیداد کے بارے میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اسے تقسیم کرنا ہے ۔ اسی فیصد جائیداد میں تقسیم کر چکا ہوں ۔ جس کے متعلق میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں جو کہ اس تمام جائیداد کی

آبدن لوکل سکولوں میں اور غریبوں کے منصوبوں پر صرف ہو چکی ہے - مجھے اس چیز کا بہت زیادہ افسوس ہے کہ میں اس وقت اپنی زندگی کی تمام جائیداد دینے کے بعد - زندگی کی حدیں پھاند کر - جس کے اندر میں ایک کھانا اور ۱۵ روپے کا لباس پہن کر یہ قربانی کر چکا ہوں پھر میرے اوپر یہ شک کرنا کہ میں شائد کوئی ایسی کارروائی کر رہا ہوں جس سے حکومت کی کسی قسم کی چوری یا کسی قسم کے انکم ٹیکس میں بد دیانتی کرنے کا مرتکب ہوں درست نہیں - حقیقت میں میں آپ کو یہ انکشاف کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی گذشتہ جنگ میں میں نے اپنے بیوی بچوں سے چھین کر زیور دیا - ان کی آنکھوں سے آنسو نہیں پھوٹے - لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اس کے باوجود میری حب‌الوطنی پر شک ہونے لگا ہے - مجھے اس چیز کا بڑا افسوس ہے -

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - معزز ممبر غلط بیانی کر رہے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ ان کا ۱۵ روپے کا لباس ہے - ۸۰ روپے کی تو ان کی ٹوپی ہے - (قطع کلامیاں)

راجہ محمد افضل خان - یہ اسی لباس شلوار اور قمیض میں ہی آتی ہے -

مسٹر سپیکر - کیا یہ مسئلہ پرولیج کمیٹی کو بھیج دیا جائے؟

راجہ محمد افضل خان - جناب والا - جیسے آپ کی مرضی ہے -

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - نکتہ اعتراض یہ ہے کہ آیا اس طرح سے کوئی معزز رکن اپنے ذاتی کاروبار پر ٹیکس کے بارے میں یا اپنی ذاتی جائیداد کے بارے میں اس قسم کی چیزیں ایوان میں کہہ سکتا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کے خلاف ہے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اس ہاؤس کا ہر معزز رکن قاعدہ کی رو سے جب اس کے ساتھ زیادتی ہو - جب اس کے ساتھ

کوئی ناانصافی ہو یا خلاف قانون کوئی چیز کی جائے ۔ وہ ہاؤس میں اس مسئلہ کو اٹھا سکتا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہایت ادب سے جناب کی وساطت سے جناب وزیر متعلقہ اور اپنے محترم دوست رؤف طاہر صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہیں اس اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمارے ممبران کا اگر استحقاق مجروح ہوتا ہے یا ہمیں نقصان پہنچا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس مسئلہ کے متعلق فاضل ممبر نے تحریک استحقاق پیش کی ہے یعنی جس انکم ٹیکس آفیسر کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ان کی آمد پر ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے وہ صوبائی subject نہیں ہے اور اس کا صوبائی گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ مرکزی حکومت کا موضوع ہے اور یہ محکمہ سنٹر کے ماتحت ہے اس لیے اس ایوان کو اس میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد کے اعتراض سے میں متفق نہیں ہوں ۔ راجہ محمد افضل اس اسمبلی کے رکن ہیں ۔ اگر کوئی آ کر ان سے کہتا ہے کہ مجھے حکومت نے بھیجا ہے کہ میں وہاں آ کر تمہیں پریشان کروں تو یہ استحقاق کا مسئلہ بنتا ہے ۔ اس کو مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ اس کی رپورٹ دس دن کے اندر اندر پیش کی جائے ۔

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ ہم سے تو سوالات کی ذمہ داری لی جاتی ہے ۔ کیا راجہ محمد افضل خان صاحب سے سٹیٹمنٹ کی ذمہ داری لی ہے کہ یہ درست ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔ اگر وہ سوال اس قسم کا لکھ کر پوچھتے اور اس میں admit ہونے کی گنجائش ہوتی تب ان سے کہا جاتا کہ سوال میں دی ہوئی سٹیٹمنٹ کی ذمہ داری قبول کریں ۔

مرزا طاہر بیگ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پیشتر اس کے کہ اس سٹیٹمنٹ پر کارروائی کی جائے ۔ میں راجہ محمد افضل خان صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کسی سرکاری افسر کا ان کے مکان پر آنا ان کی شان کے خلاف ہے ؟ دوسرے اگر اس انکم ٹیکس افیسر نے کوئی بیہودگی کی تو کیا راجہ صاحب نے کمشنر صاحب سے اس کے خلاف شکایت کی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپس کا مسئلہ نہیں ہے ۔

Mirza Tahir Beg : It is my privilege to express my sentiments in this House and no one can deprive me from this except the Speaker.

مسٹر سپیکر ۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس کو مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کر دیا گیا ہے ۔

You could have easily participated in the discussion, but you never asked for that. It would have been discussed here and I need not have sent it to the Committee.

یہ رولز اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ اس ایوان میں بحث کی جائے ۔

Mirza Tahir Beg : Sir, I have to respect your order.

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور کی ہے میونسپل کمیٹی کے متعلق تحریک التوا ہے ۔ وزیر اعلیٰ موجود نہیں ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ چیف منسٹر کو آنے دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب وہ آ جائیں گے تو اس کے لیے تاریخ مقرر کر دی جائے گی ۔ میں اس ضمن میں واضح کر دوں کہ چھٹیوں کی وجہ سے تحاریک التوائے کار زیادہ ہو گئی ہیں ۔ روزانہ اٹھارہ بیس کر لیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ بہت سے ایسے معاملات ہیں جو بہت اہمیت رکھتے ہیں ۔ ان کو آج ہی زیر بحث لانا چاہیے ۔ ایجنڈے کی کارروائی تحریک التوائے کار کے بعد بھی ہو سکتی ہے ۔ یہ اگلے روز بھی کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ اور قائد حزب اختلاف کے متفقہ مشورے کے باعث مجھے تمام تحاریک التوائے کار کو پڑھنا ہوتا ہے ۔ میں نے روزانہ اس کام کے لیے ایک دو گھنٹے مخصوص کئے ہوئے ہیں ۔ اس کے باوجود بھی تمام کا فیصلہ نہیں کر سکا ۔

چک نمبر ۵۳۴/گ ب ذخیرہ چکو موڑ تحصیل جڑانوالہ کے مالکان اراضی کو بے دخلی کے نوٹس

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے ۔ کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ چک نمبر ۵۳۴/گ ۔ ب ذخیرہ چکو موڑ تحصیل جڑانوالا ضلع لائل پور میں ۲۹۲۸ ایکڑ کے آباد شدہ رقبہ پر بیس ہزار افراد آباد ہیں جو فی کنبہ ایک ایکڑ

سے پانچ ایکڑ کے قابض ہیں اور پنتیس (۳۵) سال سے اس رقبہ پر آباد اور قابض ہیں اور یہی ان کا ذریعہ معاش ہے ۔ اب حکومت نے ان پر ہزاروں روپے تاوان لگا دیا ہے اور مقامی حکام نے ان مالکان اراضی کو ناجائز قابض گردانتے ہوئے ان کو بے دخلی کے نوٹس جاری کر دئے ہیں اور یہ اراضی اب اقربا نوازی کی بنیاد پر ایسے لوگوں کو الاٹ کی جا رہی ہے جو اس چک کے نہ رہائشی ہیں اور نہ قابض ۔ اور اس بیس ہزار کی آبادی کو جرمانے کر کے وہاں سے بے دخل کیا جا رہا ہے ۔ یہ خبر روزنامہ جمہور مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی ۔ عوام کے اندر اس خبر اور حکومت کے فعل سے خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے کیونکہ حکومت نے قابض مزارعین اور چھوٹے مالکان کو اراضی دینے اور بے دخل نہ کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ یہ واقعہ پنجاب کے غریب عوام میں بے چینی اور خوف پیدا کرنے کا صحیح موجب بنا ہے ۔ واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اس پر بحث فرمائی جائے ۔

وزیر اوقاف نو آبادیات و اشتمال ۔ جناب والا ۔ مجھے نوٹس نہیں ملا ہے میں اس کا جواب دے دونگا ۔

سرکاری ملازمتوں کے لیے نئی بھرتی پر پابندی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ یہ مسئلہ صوبہ پنجاب میں سرکاری ملازمتوں کے لیے نئی بھرتی پر عائد شدہ پابندی ختم کرنے اور بیروزگاروں کو روزگار کی سہولت فراہم کرنے میں حکومت کی ناکامی سے پیدا شدہ صورت حال سے متعلق ہے ۔

نئی بھرتی پر پابندی جاری رکھنے سے نہ صرف یہ کہ بے شمار جائز آسامیوں کے باعث سرکاری محکموں کی رفتار کار بری طرح متاثر ہو رہی ہے بلکہ

بے روزگاروں کی تعداد میں غیر معمولی طور پر تشویشناک اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس صورت حال نے عوام میں اضطراب، بد دلی اور بے اعتمادی کی کیفیت پیدا کر دی ہے جس پر بحث ضروری ہو گئی ہے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میرے معزز دوست سید تابش الوری صاحب نے جو تحریک پیش کی ہے میں اس سلسلے میں یہ گذارش کرنی چاہتا ہوں کہ ملازمتوں پر سے پابندی گورنر پنجاب کے جاری شدہ حکم ۷۳-۱-۶ کے تحت اٹھا لی گئی تھی۔ جو اس سے پہلے ملازمتوں پر عائد کی گئی تھی البتہ اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ جوملازمین رکھے جائیں اس میں یہ خیال رکھا جائے کہ بلوچستان سے تین چار ہزار آئے ہوئے ملازمین کو پہلے کھپایا جائے۔ یہ نہ ہو کہ وہاں سے آئے ہوئے ملازمین کوملازمت نہ دی جائے۔ اس کا انتظام کیا گیا ہے کہ نئی آسامیوں پر ان کی تعیناتی کی جائے۔ ایک surplus pool قائم کیا گیا ہے جس میں سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے فالتو عملہ کو بھی ان خالی آسامیوں پر کھپایا جائے۔ اس وقت تک یہ صورت حال رہی ہے۔ لیکن اب ۷۳-۲-۱۷ کو ایک حکم جاری ہوا ہے جس کے تحت تمام محکموں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان کے پاس جو خالی آسامیاں ہیں ان پر بلوچستان۔ سمال انڈسٹریز کارپوریشن اور ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن سے فالتو ملازمین جو ان آسامیوں کے لیے مناسب نہ ہوں ان پر نئی بھرتی کریں گے۔ ہمارے پاس سر پلس پول میں ملازمین ہیں ان کی صلاحیتوں اور استعداد کے مطابق اگر آسامیاں ہوں تو وہ اس محکمہ میں جائیں گے۔ اگر ان مدوں کے مطابق آدمی نہیں ہونگے تو ان کی بھرتی ہو سکتی ہے۔ البتہ جن مدوں میں حکومت کے پول میں دوسرے لوگ موجود ہیں اگر محکمہ سروسسز اینڈ جنرل و الفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے پندرہ دن کے اندر مناسب آدمی نہیں دیا جاتا تو یہ محکمہ کو استحقاق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ نئے آرڈر کے تحت وہ نئی بھرتی کر سکیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اب ان دو آرڈروں کی موجودگی میں یہ مسئلہ باقی نہیں رہتا

اور اس تحریک پر غور کرنے کی اب چنداں ضرورت نہیں رہتی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے بڑی وضاحت سے اس نہایت اہم مسئلہ پر اظہار خیال کر دیا ہے جو پورے صوبے کے لیے اطمینان کا باعث ہوگا ۔ لیکن پچھلی دفعہ وزیر موصوف نے کہا تھا کہ یہ فیصلہ صرف اصولی طور پر ہوا ہے اب مجھے یہ سن کر مسرت ہوئی ہے کہ اس کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں احکامات بھی جاری کر دئے جائینگے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے کہا ہے کہ اس سلسلے میں ۱۷ فروری کو یعنی دو دن پہلے احکامات جاری ہو چکے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

طالب علم عبدالوحید کی ضمانت قبل از گرفتاری کروانے کے لیے پولیس کے مطالبہ پر طلبہ میں اضطراب

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ زخمی طالب علم عبدالوحید جو اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہسپتال میں داخل ہے اس کے لواحقین کے پاس ہسپتال میں پولیس کا ایک اہلکار آیا اور ان سے کہا کہ چونکہ عبدالوحید مختلف مقدمات میں ملوث ہے اس لیے سیشن کورٹ سے ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرا لیں ۔ اس واقعہ سے طالب علموں میں ہیجان اور اضطراب پھیل گیا ہے اور عوام بھی پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں ۔

وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ وہ ہاؤس کو اعتماد میں لینگے لیکن اس وقت وہ موجود نہیں ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - اس کو pending کر دیں -

مسٹر سپیکر - اس تحریک کو وزیر اعلیٰ کی موجودگی میں لیا جائیگا -

---

ضلع کچہری کے مال خانہ میں چوری

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق چوروں نے ضلع کچہری کے مال خانہ میں نقب لگا کر قیمتی سامان اڑا لیا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب - بے چینی اور شدید غم و غصہ - خوف و دہشت پھیل گئی ہے -

جب تک اس ملک میں چور موجود ہیں - اس وقت تک سرکاری یا غیر سرکاری عمارت میں کوئی تشخیص نہیں جا سکتی - یہ انسانی زندگی کا ایک عام واقعہ ہے - چور نے چوری کرنی ہے اور نقب بھی لگانی ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں جناب سے پورا اتفاق کرتا ہوں کہ چوری کے واقعات روز مرہ ہوتے ہیں - اگر چوری عام نوعیت کی ہو تو اس حد تک تو قابل برداشت ہو سکتی ہے لیکن مال خانے کی چوری جہاں پولیس کی گارد متعین ہے اور جہاں باقاعدہ پہرہ ہوتا ہے - اگر وہاں چوری ہو جائے تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عام شہری کا مال اور دوسری چیزیں کیسے محفوظ رہ سکیں گی - یہ ایک عام واقعہ نہیں ہے کیونکہ مال خانے میں جو مال ہوتا ہے وہ مقدمات کے ثبوت یا عدم ثبوت کے متعلق ہوتا ہے - اگر وہاں چوری ہو جائے تو یہ ایک عام نوعیت کا واقعہ نہیں ہوگا کیونکہ اس سے ہزارہا مقدمات متاثر ہونگے - اس سے ملزمان چھوٹ بھی سکتے ہیں اس لیے یہ عام نوعیت کی چوری نہیں ہے - اس میں سازش بھی ہو سکتی ہے - اس میں

نا اہلیت کا شائبہ بھی ہو سکتا ہے اور حکومت کی غفلت بھی پائی جا سکتی ہے -

مسٹر سپیکر - میں اطمینان سے اس کو دیکھونگا -

ایک تحریک شیخ محمد اصغر کی ہے اور اسی نوعیت کی میاں خورشید انور صاحب کی تحریک التوا نمبر ۲۷۴ ہے - چوہدری امان اللہ لک کی بھی تحاریک التوائے کار ہیں جن کا نمبر ۲۷۷ اور ۲۸۴ ہے - اس میں تھوڑی سی الفاظ کی تبدیلی ہے - ایک حاجی سیف اللہ کی تحریک التوا نمبر ۲۹۸ ہے ان کے علاوہ سردار امجد حمید دستی کی تحریک نمبر ۳۰۱ ہے - میں شیخ محمد اصغر کی تحریک پڑھتا ہوں -

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, you are continuing to rule one adjournment motion and the other out of order. It has been admitted universally and by all of us here that something is going wrong collectively. We all want to help the Government to dig out the culprits and to deal with this matter in a way which is best for our country. There cannot be two opinions on this issue. The question is this, whether this issue should come before the Assembly in its open session or whether it should be discussed amongst us to find out ways and means to deal with this matter. Sir, I would not like to make it a serious matter or a matter of political rivalry, but I would give it a high priority for our mutual discussion in which we can assist the Central Governmant as well as the Provincial Government to come to their rescue in order to bring the culprits to book. Therefore, Sir, before we take it up for general discussion, my suggestion before the House is that the Leader of the House, alongwith a few Hon'ble Members from this side and also from the Treasury Benches, should meet together to sort out a memorandum for this.

Mr. Speaker : I hope that it has been noted.

Minister for Finance : Sir, it has been noted, but at the

same time I would say that this matter pertains to the Centre and the Centre is dealing with this issue right in earnestness. This is an issue which involves the foreign policy, which must be the jurisdiction of the National Assembly, if at all any Asssembly has to dilate on it. Therefore, I don't think that we are competent in any way to deal with this issue whether in camera or in an open session.

Mir Balakh Sher Mazari : Sir, I would like to make a submission on this. I do bow to your rulings whatever you give, but I suggest that it is in the power of this House to at least pass a resolution condemning Iraq. We can possibly pass a resolution.

Mr Speaker - I cannot advise you on this.

Mir Balakh Sher Mazari : Sir, we are just condemning the action.

Mr. Speaker : I cannot advise you if that is permissible. If that can be done, and if any member makes a motion, it will be decide at the proper time.

Mir Balakh Sher Mazari : I think the Leader of the Opposition could move it and I am quite sure the Hon'ble the Leader of the House would second it.

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا اس مسئلے پر ہاؤس کو بحث کی اجازت ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اجازت نہیں دی ۔

They are not touching the subject.

شیخ عزیز احمد ۔ ایک چیز کو جب آپ نے خلاف ضابطہ قرار دے دیا ہے تو پھر اس پر بحث کیوں ہو رہی ہے ؟

Mr Taj Muhammad Khanzada : Point of Explanation Sir,

I wouldn't like to comment on what Mr. Hanif Ramey has said with regard to the foreign policy and the jurisdiction of the National Assembly, but I certainly feel that it is not only the patriotic right of this House but the patriotic right of every citizen of Pakistan to discuss the matters which are of such a vital importance. Therefore, I would not take this as a matter which is debarred from any discussion. I would still suggest that this matter should be discussed amongst us because we are coming to its rescue.

شیخ عزیز احمد ۔ اگر آپ تقریر کرنے کی اجازت دے رہے ہیں تو پھر ہمیں بھی موقعہ ملنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کے merits پر تقریر کرنے کی اجازت نہیں دے رہا ہوں ۔ ایک تجویز آئی ہے کہ اس پر بحث کرنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے ۔

ملک غلام نبی ۔ جناب والا ۔ میری submission یہ ہے اور میں معزز ایوان کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب اس کیس کے پیش نظر دو صوبوں کے گورنروں کو بر طرف کر دیا گیا ہے اور ملک میں ایک ہنگامی صورت حال پیدا ہو چکی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ حزب اختلاف کس بات پر بحث کرنا چاہتی ہے کہ اس مسئلے کو ہم یہاں اس ایوان میں لے آئیں ۔ بجائے اس کے کہ مسئلہ یہ ہوتا کہ ان گورنروں کے خلاف ہم ایکشن لیں کیونکہ یا تو ان کا تساہل تھا ۔ یا وہ سو رہے تھے یا وہ سازش میں شریک تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب اب اس مسئلہ کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا ۔

ملک غلام نبی ۔ جناب ۔ اگر وہ باتیں کرنے کا موقع لیتے ہیں تو پھر ان کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے کہ کیا ہو رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ (قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : We cannot discuss the situation prevailing in other provinces.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہم نے جو گزارش کی ہے وہ بالکل جذبہ حب الوطنی کے تحت کی ہے ۔ اگر ملک غلام نبی صاحب میرے محترم رفیق کار ، محترم دوست بلکہ میں کہوں گا کہ جگری دوست یہ چاہتے ہیں تو ا سمجھنا چاہیے کہ جب صوبے میں سیاسی صورت حال زیر بحث آئے گی تو اس میں بھی یہ بات ساری زیر غور آ سکتی ہے ۔ اگر آج تحاریک التوائے کار آپ نے ساری kill کرا دیں یا kill ہو گئیں تو اس میں پھر یہ مسئلہ آ جائے گا ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ملک کی تاریخ میں یہ ایک بڑا سانحہ ہے لیکن وہ تو ایک ایسا عذاب ہے جو کبھی گورنروں کے پیچھے لگ جاتا ہے کبھی نیپ کے کارکنوں کے پیچھے لگ جاتا ہے ، کبھی پیپلز پارٹی سے نکالے ہوئے لوگوں کے پیچھے لگ جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ، میں نے اس پہ بحث کی اجازت نہیں دی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہماری ایمانداری کے ساتھ خواہش تھی کہ اگر یہ معاملہ اسی طرح پر ختم ہوتا ہے جیسا کہ آپ ان کو ختم کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے ، ہم تو اس پر احتجاج بھی نہیں کر رہے تھے ۔ اگر آپ اس مسئلے کو کھولنا چاہتے ہیں پھر ہم بحث کرنے کے لیے تیار ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف نے یہ کہا ہے کہ کبھی نیپ کے پیچھے لگ جاتا ہے ، کبھی پیپلز پارٹی کے نکالے ہوئے آدمیوں کے پیچھے لگ جاتا ہے ۔ اگر اس قسم کی بحث کی اجازت ان کو دی جائے گی تو پھر ہمیں بھی بولنے کی اجازت دی جائے تا کہ ہم انہیں جواب دے سکیں ۔

Mr. peaker : I agree with you.

اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سے اسلحہ کی برآمدگی

Mr. Speaker: Sh Mohammad Asghar: has asked for leave to make a motion for the adjournment of the business of the Assembly to discuss a definite matter of recent and urgent public importance namely according to the news items broadcast and telecast through Radio Pakistan and Pakistan Television Service on Febuary 10, 1973 respectively, and the same news items published in all the Dailies of Pakistan on Febuary 11, 1973 great and horrible panic prevailed about the conspiracy The news item is briefly laid down as such ',Large quantities of Russian made arms and ammunition and Military equipment ideally suited for Guerilla warfare were discovered inside the Iraqi Embassy at Islamabad and our brother Muslim country Iraq shared in conspiracy against Pakistan."

This deals with a foreign Embassy and with a foreign country.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ آپ ایک پر فیصلہ کردیں اس کے بعد میں آپ کی تسلی کرا دوں گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میری تحریک اور نوعیت کی ہے ۔ آپ جلدی میں فیصلہ نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں شیخ محمد اصغر کی تحریر کے متعلق کہہ رہا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ بہتر یہ ہوگا کہ ہر تحریک التوا کو محرک خود پڑھے یا جناب اسے علیحدہ علیحدہ پیش کریں ۔ میں نے دیکھا ہے کہ ان کے مضمون ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ان کو علیحدہ علیحدہ لے لیتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری ایک گزارش ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ

یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اور مرکزی حکومت اس سے پوری طرح آگاہ ہے اور مناسب اقدامات کر رہی ہے ۔ آپ اس کو پیش کرنے کا حق دے سکتے ہیں ۔ یہ درست ہے ۔ لیکن اس پر بحث نہ کی جائے تو بہتر ہے کیونکہ اس سے بہت سے دوسرے ممالک منسلک ہیں اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو امور خارجہ سے تعلق رکھتا ہے مرکزی حکومت اس مسئلہ کو deal کر رہی ہے ۔ اس لئے اس پر جتنی بھی یہاں بحث ہوگی وہ ملکی اور قومی سطح پر مناسب نہیں ہو گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ یہ مسئلہ واقعی بہت اہم اور نازک ہے اس کا تعلق پاکستان کی سالمیت سے ہے ۔ اگر پاکستان کی سالمیت کو کسی چیز سے خطرہ ہو سکتا ہے تو پنجابی اس کو برداشت نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ابھی بحث کی اجازت نہیں دے رہا ہوں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ اس میں پنجاب کا ذکر آیا ہے ۔ یہ اسلحہ پنجاب میں بھی تقسیم ہوا ہے ۔ اس لئے آپ ہمیں اس پر بحث کرنے کی اجازت دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔ اس کے بعد میاں خورشید انور کی تحریک نمبر ۲۷۴ ہے ۔

اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سے اسلحہ کی برآمدگی

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ، کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ اسلام آباد میں عراق کے سفارت خانہ سے بھاری تعداد میں اسلحہ برآمد ہوا ہے ۔ نیز یہ

بھی پتہ چلا ہے کہ اس قسم کا اسلحہ اس سے قبل تقسیم بھی ہو چکا ہے جس سے ملک کے عوام میں شدید اضطراب اور غم و غصہ پایا ہے ۔

Very clearly it is out of order.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس پر بحث نہ کی جائے کیونکہ یہ بات مناسب نہیں ہے مگر جو اسلحہ تقسیم ہو رہا ہے یا تقسیم ہو چکا ہے اس کا تعلق براہ راست عوام سے ہے ۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی اجازت دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کوئی واضح مثال لائیں تو اس حد تک اجازت دی جا سکتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں صاحب میں نے یہ کہا تھا کہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ اپنے چیمبر میں ان تحاریک کے متعلق فیصلہ نہ کیا کروں لیکن اس کا مقصد یہ نہیں تھا کہ جب میں کوئی تحریک پڑھوں اس پر تقریر لازمی ہو جاتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بیشک یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ کسی بھی تحریک التوا کو اپنے چیمبر میں نا منظور کر دیں لیکن اس ہاؤس کے اطمینان کے لئے آپ نے یہ جو مہربانی فرمائی ہے ۔ اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں ۔ اصل میں بات یہ ہے کہ جیسے آپ نے اور جناب حنیف رامے صاحب نے فرمایا ہے اس کو اس ہاؤس میں زیر بحث لانے سے ہماری خارجہ پالیسی اور خارجہ امور متاثر ہو سکتے ہیں لیکن اس میں بڑے فساد کی بات یہ ہے کہ اگرچہ کوئی آدمی اس ہاؤس میں ایسی تحریک التوا لانے کا مجاز نہیں تھا مگر جناب وزیر اعلیٰ کے اس بیان سے کہ اسلحہ پنجاب میں تقسیم ہو رہا ہے اس ہاؤس کو یہ حق مل جاتا ہے ۔

یہ قصور ہمارا نہیں ہے ۔ یہ تو فرزانوں ، بلکہ یگانہ روزگار لوگوں کا قصور ہے جنہوں نے اس مسئلے کو اسلام آباد کے دارالخلافہ سے لا کر پنجاب کی حدود میں داخل کر دیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف نے جس امر کی طرف نشان دہی فرمائی ہے میں سمجھتا ہوں وہ تمام بات جذبہ حب الوطنی سے متاثر ہو کر کی گئی ہے ۔ لیکن جو امن عامہ کا سوال اٹھایا گیا ہے ۔ اس کے لئے علیحدہ موشن آ سکتی ہے ۔ اس مسئلہ کو زیر بحث نہیں لایا جا سکتا کہ اسلحہ پنجاب میں تقسیم ہوا ، کہاں کہاں ہوا ۔ (اس کے لئے اگر علیحدہ تحریک التوا ہو تو اس پر بحث ہو سکتی ہے ۔ لیکن اس تحریک التوا پر بحث نہیں کی جا سکتی) ۔

میاں خورشید انور ۔ میری تحریک التوا میں صاف واضح ہے کہ یہ اسلحہ تقسیم ہوا ہے ، اس پر بحث کرانا چاہتے ہیں سفارت خانے پر آپ بحث نہ کریں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اب چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۲۷۷ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ پہلے ۲۷۶ آنی چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ایک ہی مضمون کی لے رہا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ آپ نے خود ہی نمبر لگوائے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲۷۶ جیسے مضمون کی تحریک التوا ملتوی ہو گئی ہے ، اس لئے یہ بھی ملتوی ہو گئی ہے ۔

اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سے اسلحہ کی برآمدگی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث

لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۰ فروری کو اسلام آباد میں عراقی سفارت خانے سے روسی ساخت کا بے شمار اسلحہ برآمد ہوا اور مورخہ ۱۱ فروری کو بلوچ رہنما اکبر بگٹی نے لاہور کے موچی دروازہ میں میں تقریر کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا کہ پنجاب میں نیپ کے حامیوں میں تقسیم ہوا ہے۔ اس واقعے سے پنجاب کے عوام میں سخت بے چینی اور سراسیمگی پیدا ہوگئی ہے اور عوام میں سخت خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرما کر اس اہم واقعہ پر بحث فرمائی جائے۔

It also suffers from the same defect, it is ruled out.

اسلام آباد میں عراقی سفارت خانہ سے برآمد ہونے والے اسلحہ کے پنجاب میں استعمال ہونے کا احتمال

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جمہور مورخہ ۱۳ فروری ۷۴ء میں شائع ہونے والے چیف منسٹر صوبہ پنجاب کے اس بیان سے کہ عراقی سفارت خانہ سے برآمد ہونے والا اسلحہ پنجاب میں استعمال ہونا تھا صوبہ کے عوام میں سخت اضطراب، بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے جس کا فوری زیر بحث لانا جانا ضروری ہے۔

یہ تحریک ایک ایسے اسلحے کے بارے میں ہے جو عراقی سفارت خانے سے برآمد ہوا ہے۔ یہ کہ اسلحہ پنجاب میں استعمال ہونا تھا اس کا اصل واقعہ سے تعلق نہیں ہے۔

It also suffers from the same defect and it is ruled out of order.

بھلوال ضلع سرگودھا میں چینی کے ناجائز پرمٹوں کی برآمدگی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار کی اشاعت مورخہ ۱۹ ۔ ۲ ۔ ۷۳ میں یہ خبر شائع ہوئی کہ بھلوال ضلع سرگودھا میں چینی کے ۷۶ ناجائز پرمٹ برآمد ہوئے جو پیپلز پارٹی کے عہدیداروں کے تصدیق شدہ تھے ۔ اس خبر کو پڑھنے کے بعد عوام میں یہ بے چینی اور ہیجان پیدا ہو گاہ کہ پیپلز پارٹی کے عہدیدار چینی بلیک کر کے عوام کو مشکلات میں مبتلا کر رہے ہیں ۔ اس خبر کے پڑھنے کے بعد یہ تاثر عوام میں پھیل گیا ہے کہ در پردہ حکومت نے پیپلز پارٹی کے کارکنان کو چینی بلیک کرنے کی اجازت دے رکھی ہے اس وجہ سے عوام میں سخت اضطراب پیدا ہو چکا ہے ۔ مسئلہ کو فوری طور پر زیر بحث لایا جانا مفاد عامہ میں ہے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ کچھ دن ہوئے جناب محمد حنیف رامے صاحب نے فرمایا تھا کہ چوہدری امان اللہ لک صاحب کا دل چھوٹا ہے اور وہ جلد اضطراب میں آ جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کچھ رومانٹک انداز میں کہا تھا ۔ آپ اس کو physically نہ بنا دیں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ سوال یہ ہے کہ چوہدری امان اللہ لک صاحب کی طرف سے کبھی کسی ایسی چیز کا بیان نہیں آیا کہ حکومت نے اتنے زیادہ ڈپو قائم کئے ہیں اور ڈپو قائم کرنے سے چیزوں کی قیمتیں کم ہوئی ہیں مثلاً پچھلے سال کی نسبت اس سال گندم کی قیمت پانچ روپے من کم ہو چکی ہے وہ اس کا ذکر تک نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker : Please come to the point. Deal with the subject.

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ جہاں تک چینی کا تعلق ہے اس کے متعلق کوئی بھی ہمارے پاس ایسی اطلاع نہیں ہے ۔ اگر یہ کوئی ہمیں اطلاع دیتے ہیں تو ہم مناسب کارروائی کریں گے ۔ جنہوں نے یہ پرمٹ sanction کئے ہیں ان افسران کے خلاف ہم محکمانہ کارروائی کریں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ سوال گندم اور جواب چنا ہے ۔

Mr. Speaker : It will be kept pending. Let the Minister have sometime to enquire into the matter.

Malik Ghulam Nabi : Sir, he has not said how much one permit contains.

مسٹر سپیکر ۔ وہ منسٹر صاحب خود ہی معلوم کر لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میری ایک تحریک التوا ۲۷۲ pending ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی طرف آ رہے ہیں ۔ میں نے یہ تحریک التوا out of turn لے لی کیونکہ انہوں نے جانا تھا . . . کاردار صاحب آپ کے واپس آنے کی کب توقع ہے ۔ آپ پنجاب ہی میں ہیں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ دو چار روز میں آ جاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کرکٹ کے میچ جیتے ہیں ۔ کہیں وہاں جانا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی عدم موجودگی میں یہاں وکٹ اڑ جائے ۔

(قہقہہ)

کارخانہ گوپال سنگھ شیخوپورہ میں رہائش پذیر مہاجر خاندانوں کو بے دخلی کے نوٹس

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء سے کارخانہ گوپال سنگھ شیخوپورہ کی عمارت میں ۱۵۰ مہاجر خاندان آباد ہیں لیکن اب محکمہ سیٹلمنٹ نے انہیں متبادل جگہ دیئے بغیر بے دخلی کے نوٹس جاری کردیئے ہیں جس کے خلاف متاثرہ مہاجر خاندانوں نے جمعہ کو اسمبلی کی عمارت کے سامنے خاموش مظاہرہ کیا ۔ ۱۴۰۰ مہاجرین کو ۲۵ سال کے بعد خانہ برداری سے بچانے کے لئے اسمبلی میں فوری طور پر غور ضروری ہے ۔

وزیر بحالیات و آباد کاری (ملک مختار احمد اعوان) ۔ جناب والا ۔ یہ سچ ہے کہ یہ مہاجرین اسمبلی کے باہر تشریف لائے تھے ۔ میں نے ان کے ساتھ رابطہ قائم کیا تھا ۔ ان سے درخواست لے کر میں نے یہ آرڈر کر دیا تھا کہ جب تک رپورٹ میرے پاس نہیں آ جاتی ان کو بے دخل نہ کیا جائے ۔ وہ مطمئن ہو کر گئے تھے ۔ میں رپورٹ کا انتظار کر رہا ہوں ۔ انشا اللہ ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ ان کی یقین دہانی جزوی طور پر یقیناً اطمینان بخش ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ مہاجرین جو ۲۵ سال سے وہاں بیٹھے ہوئے ہیں ان کو وہاں سے بے دخل کرنے کا مسئلہ ہی سرے سے غلط ہے اور اس سلسلے میں میرے پاس کچھ documents موجود ہیں جس میں خود سیکرٹری سیٹلمنٹ اینڈ رہیبلیٹیشن ڈیپارٹمنٹ نے یہ لکھا ہے کہ سیٹلمنٹ کے کسی ڈپٹی کمشنر کو . . . .

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اگر قانونی

موشگافیوں کی طرف میرے دوست جاتے ہیں تو پھر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں . . . .

مسٹر سپیکر ۔ قانون بنانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر مالیات و آبادکاری ۔ یہ فیکٹری نیلام عام میں فروخت ہوئی تھی ۔ جس شخص کے نام یہ فیکٹری الاٹ ہوئی تھی اس کے خلاف ہائی کورٹ تک اس کیس کو لوگ لے گئے تھے ۔ اگر کسی کے آرڈر کی کاپی یہاں پڑھی جارہی ہے تو ہائی کورٹ کا آرڈر بھی یہاں موجود ہے جو ان قابضین کے خلاف تھا لیکن اس کے باوجود میں نے ہمدردانہ طور پر اور اخلاقیات کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ان کی بات سنی ہے ۔ میں نے مزید رپورٹ لکھنے سے مانگی ہے اور اس وقت تک ان کی بے دخلی کے آرڈر رکوا دیئے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے یہ فرمایا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد بھی ہم اس میں ترمیم کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا ہے ۔ یہ متبادل جگہ دینے کی بات ہے ۔ تحریک التوا یہ ہے کہ ان کو کوئی متبادل جگہ دی جائے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ ان کے الفاظ آپ ریکارڈ سے دیکھ لیں ۔

وزیر مالیات و آبادکاری ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ یہ تسلی کر لیں ۔ ٹیپ موجود ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ انہوں نے کہا ہے کہ باوجود ہائی کورٹ کے آرڈر کے بھی میں نے اس کو رکوا دیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Point of Personal explanation. - وزیر بحالیات وآباد کاری

جناب والا ۔ فاضل رکن جنہوں نے اعتراض کیا ہے میرے بزرگ ہیں ۔ میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں ۔ اگر عمر کا یہ تقاضا ہے کہ وہ بات اچھی طرح سن نہیں سکے ہیں تو ٹیپ موجود ہے بعد میں جا کر سن لیں ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ اب ٹیپ سننا ضروری ہو گیا ہے تاکہ میں ڈاکٹر کے پاس کانوں کا علاج کرانے کے لئے جا سکوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ٹیپ سنائی جائے اس کے بعد ایوان کی کارروائی کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد میں اس کے متعلق بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے ۔ انہوں نے غالباً کہا تھا کہ ہائی کورٹ کا حکم ان کے خلاف ہے ۔ اور انہوں نے فی الحال ان کی بے دخلی کے احکامات کو روک دیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر بحالیات و آباد کاری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ بالکل نہیں کہا ہے کہ ہائی کورٹ نے بے دخلی کے احکامات صادر کئے ہیں ۔ میں نے یہ بھی نہیں کہا ہے کہ بے دخلی کے اختیارات سیٹلمنٹ لاز کے تحت سیٹلمنٹ کے محکمہ کے پاس ہیں ۔ میں نے ہائی کوٹ کے آرڈر کے خلاف کوئی بات نہیں کی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ میں چیلنج کرتا ہوں ۔ ٹیپ سنائی جائے ۔

وزیر بحالیات و آباد کاری ۔ میں یہ چیلنج منظور کرتا ہوں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹیپ چلائی جائے ۔

(اس مرحلہ پر ٹیپ سے کارروائی سنائی گئی)

خان امیر عبد اللہ روکڑی ۔ جناب والا ۔ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ باوجود ہائی کورٹ کے فیصلہ کے وہ مداخلت کر سکتے ہیں ۔ ان کا مقصد یہی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی اتھارٹی ایسی نہیں ہے جو ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد ایک لفظ کی بھی ترمیم کر سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قانون یہ ہے کہ ہم ہائی کورٹ کے فیصلے کو یہاں زیر بحث نہیں لا سکتے ۔ حکومت کیا کر سکتی ہے کیا سوچ سکتی ہے ۔ قانون کو بدل سکتی ہے کسی فیصلے کے متعلق قانون بنا سکتی ہے یہ حکومت کا اپنا کام ہے لیکن ان کا یہ کہنا کہ ہم سوچیں گے تو سوچ پر پہرے نہیں بٹھائے جا سکتے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ ہائی کورٹ کے آرڈر کو پارلیمنٹ بدل سکتی ہے حکومت نہیں بدل سکتی ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ امیر عبد اللہ خان روکڑی صاحب کی خدمت میں گزارش کرنی چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ ہائی کورٹ میں Questions of titles decide ہوتے ہیں ۔ قبضے کا دینا سیٹلمنٹ کے محکمے کا کام ہے ۔ میرا خیال ہے کہ واضح طور پر وزیر موصوف نے تسلی دی ہے اس میں ہائی کورٹ کی کوئی توہین نہیں ہے ۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ اپنی جگہ پر موجود ہے ۔ دینے دلوانے کا کام خالصتاً محکمہ کا کام ہے جو کام ہوا ہے وہ جائز طور پر کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کی تحریک التوا ۔ پڑھتا ہوں اس

اس میں انہوں نے کہا ہے کہ انہیں متبادل جگہ دیئے بغیر بے دخلی کے نوٹس جاری کردیئے ہیں جس کی وجہ سے اضطراب پھیلا ہے ۔ جناب والا ۔ اگر میں اس محکمہ کا سربراہ ہوں تو میں نوٹس کو رکوا سکتا ہوں ۔ اس میں ہائی کورٹ کا کوئی دخل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے حکم کے خلاف کوئی فیصلہ دیا گیا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ سیدھی سی بات تھی ۔ جناب وزیر قانون نے فرمایا تھا کہ کارخانے کی منتقلی کی نسبت ہائی کورٹ نے اپنا آرڈر بحال رکھا ہے ۔

Mr. Speaker : That was not discussed. What was decided by the High Court it is not the forum for that discussion.

سردار صغیر احمد ۔ ٹھیک ہے اس کو زیر بحث نہیں لاتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جناب وزیر قانون نے اور میں نے بھی کہا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کو ہم یہاں زیر بحث نہیں لا سکتے ۔ وزیر قانون صاحب نے جو بتایا وہ یہ تھا کہ مہاجرین جو ہائی کورٹ پہنچے اور وہاں بھی فیصلہ ان کے خلاف تھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے مزید رپورٹ طلب کی ہے اور ان کی بے دخلی کی کارروائی کو میں نے روک دیا ہے ۔ یہ نہیں کہا کہ ہائی کورٹ نے ان کو بیدخل کرنے کا حکم دیا ہے لیکن انہوں نے کہا کہ اس کے باوجود میں نے رپورٹ طلب کی ہے ۔ باوجود کا لفظ جو ہے وہ رپورٹ طلب کرنے کو qualify کرتا ہے ۔

وزیر قانون ۔ محکمہ سے رپورٹ طلب کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ انہوں نے نہیں کہا کہ میں نے with hold کیا ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ انہوں نے کہا I order the non-implimentation تو انہوں نے اس چیز کی وضاحت کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بے دخلی کے احکامات سیٹلمنٹ کے محکمہ کی طرف سے ہیں انہوں نے تو یہ کہا ہے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ انہوں نے تو یہ کہا کہ ہائی کورٹ کے احکامات کو روک دیا گیا ہے محکمہ نے روک دیئے ہیں ۔

چوہدری ممتاز احمد کاہلوں ۔ جناب والا ۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے ہاؤس کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ روکڑی صاحب نے اور دیگر میرے ساتھیوں نے جو اعتراضات اٹھائے تھے ان میں ان کا کوئی ذاتی نکتہ نہ تھا ۔ یہی سمجھا گیا تھا کہ ہائی کورٹ کی توہین یا تحقیر کا کوئی پہلو نکلتا ہے ۔ ہم عدلیہ کی سر بلندی اور تحفظ کے لئے آئے ہیں ۔ اگر جناب والا ۔ ٹیپ ریکارڈ کے سننے کے بعد آپ یہ فیصلہ دے دیں کہ اس سے عدلیہ کا وقار مجروح نہیں ہوتا تو اس معاملہ کو یہیں ختم کردیا جائے ۔

ملک غلام نبی ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے . . .

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس کا فیصلہ کر لینے دیجئے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم تو اس تحریک التوائے کار کے متعلق یہ نہیں چاہتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ سردار امجد حمید خان دستی کی بھی اسی مضمون کی ایک تحریک ہے وہ اس وقت موجود نہیں ہیں اس لئے یہ ختم ہو گئی ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ پنجاب میں سب سے بڑی مشکل رسہ گیری ہے ۔ اس کے متعلق ہمیں سوچنا چاہیے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ مجھے رسہ گیر کہنے والے خود سپلائر ہیں ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ ایسے بات کریں ۔

شیخ عزیز احمد ۔ رانا صاحب یہ بھی کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ بغیر اجازت اٹھ کر تقریر شروع کر دیتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ رسہ گیر آپ کے ساتھ ہیں ۔ وہ آپ کی کمزوری ہے ۔ رسہ گیری تو آپ کی کمزوری بن چکی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہوا کیا ہے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ انہوں نے مجھے رسہ گیر کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ پنجاب میں سب سے بڑی مشکل جو ہے وہ رسہ گیری ہے ۔ اگر اس بات پر وہ مجھے سپلائر کہتے ہیں ۔ تو یہ سب ان کے ساتھی ہیں جو مجھ سے بڑے سپلائر ہوں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے اپنے الفاظ واپس لے لیے ہیں ۔ آپ بھی واپس لے لیں ۔

وزیر مواصلات تعمیرات ۔ جناب والا ۔ رسہ گیری پنجاب کی سب سے problem ہے جناب گورنر صاحب بھی کہہ چکے ہیں اور تمام غریب عوام تنگ ہیں ان بڑے بڑے زمینداروں سے اور رسہ گیروں سے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ رسہ گیری جو ہے وہ سب سے بڑی خامی یا خوبی ہے ۔ آپ ان لوگوں کو کیوں نہیں پکڑتے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت یہ آئٹم زیر بحث نہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ وڈیروں کی خامی ہے اور وڈیرے آپ کی طرف بیٹھے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

رانا پھول محمد خان ۔ مجھے ثابت کریں میں چیلنج کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا صاحب آپ کو کسی نے نہیں کہا ۔ نہ اشارہ کیا ہے ۔

وزیر مواصلات تعمیرات ۔ آپ اسمبلی میں بیٹھے ہیں اکھاڑے میں نہیں بیٹھے کہ آپ چیلنج کر رہے ہیں ۔ یہ چور کی داڑھی میں تنکے والی بات ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ چور کی داڑھی میں شہتیر والی بات ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کی بحث کا معیار بہت کم تر ہو گیا ہے ۔ اور یہ ایک آنریبل منسٹر کی وجہ سے ہوا ہے ۔ یہ مہربانی کر کے اس بحث کو ختم کر دیں اور کام شروع کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد حنیف رامے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہاؤس کی بحث کا معیار نہایت پست ہو گیا ہے ۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ ہم اس بحث کو ختم کریں ۔ یہ کس کی وجہ سے ہوئی سب جانتے ہیں بار بار اس کا مظاہرہ بھی ہوتا ہے ۔ لیکن میں اپنے حزب اختلاف کے دوستوں سے جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ تحمل اور رواداری جو جمہوری روایات ہیں ان کا دامن نہ چھوڑا جائے اور میں اپنے دوستوں سے بھی یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس طریقے سے کبھی بھی زیر بحث لا کر سلجھایا نہیں جا

سکتا ۔ ٹھنڈے دل سے اور ٹھنڈے سبھاؤ سے اس پر بحث ہونی چاہیے ۔ جب آپ نے ان معاملات پر clear cut ruling بھی دے دی تو اس کے بعد میں خاص طور پر اپنے ان معزز دوستوں سے کہوں گا جو بار بار ہمیں پارلیمانی آداب بتاتے ہیں اور اس کے بعد آدھا گھنٹہ کھڑے ہو کر ۔ آپ کے بار بار کہنے کے باوجود مائیک بند ہو جانے کے باوجود وہ تقریر کرنے پر اصرار کرتے ہیں کہ ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہیے کہ بالآخر ہمیں تو وہ سبق دیتے ہیں ۔ تھوڑا سا سبق خود بھی سیکھ لیں ۔ اس طرح سے یقیناً بحث کا معیار بلند ہو سکے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ میں اب ایک تحریک التوا نمبر ۲۸۳ چوھدری امان اللہ لک کی out of turn لے رہا ہوں ۔ کیونکہ وزیر خوراک کو بہت ضروری کام کے لیے جانا ہے ۔

ریلوے ویگنوں کی عدم فراھمی سے چاول کی تجارت میں شدید بحران

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز کی اشاعت مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۷۳ میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ ریل کے ڈبوں کی قلت کے باعث تین کروڑ روپے کا چاول خراب ہو رہا ہے ۔ تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ صوبہ پنجاب کے ریلوے سٹیشنوں پر ریلوے ویگنوں کی مصنوعی قلت اور عدم فراہمی کے ناقص انتظام کے باعث تین کروڑ روپے کی مالیت کا چاول خراب ہو رہا ہے اگر حکومت نے چاول کی باربرداری کے لیے ویگنوں کی فراہمی کا انتظام فوری طور پر نہ کیا تو چاول کی تجارت شدید بحران کا شکار ہو جائے گی ۔ مسئلہ شدید اہمیت عامہ کا حامل ہے اور اگر اس پر بحث کر

کے فوری موثر قدم نہ اٹھایا گیا تومعیشت کو نقصان کا اندیشہ ہے ۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے اور مسئلہ زیر بحث لایا جائے ۔

قبل اس کے کہ وزیر خوراک کچھ فرمائیں ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ چاول کہاں جاتا ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ حکومت کی جو خریدہ کی پالیسی ہے اس کے مطابق گورنمنٹ کو چاول سپلائی کیا جاتا ہے اور یہ ریلوے سٹیشن پر دیا جاتا ہے ۔ پنجاب میں جو اضلاع واقع ہیں ان میں گوجرانوالہ اور گجرات کے ڈسٹرکٹ شامل ہیں جو زیادہ چاول اگانے والے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ جاتا کہاں ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ یہ گورنمنٹ کو سپلائی کرنا ہوتا ہے ۔ اس کے بعد نہ معلوم گورنمنٹ نے کیا کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ کیا وزیر خوراک اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ دراصل مرکزی حکومت سے منسلک ہے ۔ ریلوے central subject میں آتا ہے مگر چونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ اس ملک میں کوئی بھی چیز اور خاص طور پر اس صوبے میں چاول جو ہم ایکسپورٹ کرتے ہیں خراب نہ ہو ۔ اس لئے میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس معزز ایوان کے معزز اراکین کو معلوم ہے کہ ہر قسم کی چیز اس وقت ملک میں امپورٹ کی جا رہی ہے ۔ فرٹیلائزر آ رہا ہے اور گندم بہت بھاری مقدار میں آ رہی ہے ۔ ان سب چیزوں کی درآمد پر ویگنوں کی ضرورت ہے ۔ کہیں نہ کہیں ویگن جب return کی جاتی ہیں تو ان کی قلت ہو جاتی ہے ۔ اس لیے ہم اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں کہ

کہیں کوئی ایسا واقع پیش نہ آئے ۔ یہ specifically mention نہیں کیا گیا کہ کہاں ویگنوں کی قلت ہے اور کہاں یہ چاول پڑا ہے ۔ البتہ اگر کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ویگنوں کے نہ ہونے کی وجہ سے چاول پڑا ہے تو میں اس کی انکوائری کراؤں گا ۔ جب سے یہ خبر شائع ہوئی ہے میں نے اس کے متعلق پوری پوری تحقیقات کر کے اطلاع لینے کے بعد ریلوے اتھارٹی کو کہا ہے کہ ویگنیں مہیا کریں ۔ اور ویگنیں مہیا ہوں گی ۔ اور تمام درآمدات کی وجہ سے ویگنیں واپس جائیں تاکہ وقت پر ہر جگہ ان کو پہنچایا جا سکے ۔ ہم اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں کہ ویگنیں وقت پر پہنچیں اور کسی چیز کو خراب نہ ہونے دیا جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا ۔ انہوں نے دو versions پیش کیے ہیں ۔ ایک طرف تو وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کا موضوع ہے اور اس کی ذمہ داری قبول نہیں کر رہے ۔ دوسری طرف انہوں نے تحقیقات کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم نے تحقیقات کی ہیں ۔ اس سے آگے وہ خاموش ہو گئے ہیں کہ آخر تحقیقات کے بعد کوئی چاول ایسا پڑا ہوا ہے یا نہیں ہے ۔ اس بات کی وضاحت نہیں کی ۔ اگر چاول پڑا ہوا ہے تو کیا تدارک کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ چاول کو خراب نہیں ہونے دیا جائے گا ۔ تمام تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس میں اگر تھوڑی سی وضاحت کر دیں تو مسئلہ ٹھیک ہو جائے گا ۔

وزیر خوراک ۔ معاملہ زیر غور ہے ۔ ہمیں ابھی کوئی اطلاع ایسی نہیں آئی ۔ اگر آئی تو اس کا تدارک کیا جائے گا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میری عرض یہ ہے جناب والا ۔ کہ اس کو pending فرما دیں ۔ یہ کنفرم کر لیں ۔ اس کے بعد discuss کر لیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ تو وہی بات ہوئی کہ یہاں کوئی تحریک التوا آ جائے کہ فلاں جگہ دس قتل ہو گئے ہیں ۔ اس کی تفتیش کی جائے اور پتہ چلے کہ کوئی قتل نہیں ہوئے اور آپ کہیں کہ اسے pending کر دیں جب قتل کی اطلاع آ جائے پھر اس پر بحث کریں گے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ اچھی طرح تفتیش فرما لیں کہ کوئی ایسی رپورٹ تو نہیں آئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تفتیش کی ہے ان کے پاس کوئی ایسی رپورٹ نہیں آئی ۔

وزیر خوراک ۔ ہمیں کوئی اطلاع نہیں ملی اس کے باوجود ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اگر کوئی ایسا واقعہ یا ایسی جگہ ہے جہاں ویگنوں کی قلت ہے ہم اس کا تدارک کریں گے آپ ہی بتا دیں اگر کوئی ایسی جگہ ہے ۔

Mr. Speaker : In view of the statement of the Minister this motion is ruled out of order.

Malik Ghulam Nabi : Sir, I want to draw your attention. You are an eminent lawyer. You know that there is a sharp difference between an executive decision and a judicial decision. Judicial decision has been read out on the floor of this House. About the executive decision, Hon'ble the Law Minister has pointed out that inspite of the fact that a High Court has disallowed certain cases but he will consider sympathetically the cases of all refugees. He was only stating this, and in no manner the High Court have been insulted.

مسٹر سپیکر ۔ کیا ان کو متبادل جگہ دینے لیے ہائی کورٹ نے منع کیا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ میں نہایت مختصراً اپنی تحریک التواء کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ یہ بحث تو بالکل دوسرے موضوع پر ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان سے انصاف کیا جائے گا ۔ اور ان کو متبادل جگہ دی جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ مجھے گزارش تو کرنے دیجئے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ سیٹلمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے ان کو بے دخلی کے آرڈر نوٹس کی صورت میں جاری کیے ہیں ۔ جب کہ اس موضوع پر سیکرٹری سیٹلمنٹ نے یہ لکھا ہے :

> "This department is not responsible for the ejectment of the squatters from the premises of the above cited concern. If the auction purchaser is not inclined to take constructive possession without ejectment of squatters, this department will be prepared to cancel the auction."

جناب والا ۔ ایک سیکرٹری نے جو ان سے بہت بڑی اتھارٹی ہے یہ واضح آرڈر جاری کیا ہے اور ejectment کے سلسلے میں یہ کہا ہے کہ سیٹلمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی ڈیوٹی نہیں ہے کہ وہ کسی purchaser کو اس کا قبضہ بھی لے کر دے ۔ جناب والا ۔ اس بڑے افسر کے حکم کے باوجود اس کے ماتحت افسر نے یہ نوٹس جاری کر دئے ہیں یہی نوٹس اصل خرابی کا باعث ہے اور اس کا ازالہ ہونا چاہئے اس کی بنیاد پر میں نے یہ تحریک پیش کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون نے رپورٹ طلب کی ہے اور انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے that justice will be done ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے جس طرح مسئلہ کی وضاحت کی ہے اگر اس کی روشنی میں وہ یقین دہانی فرمائیں تو ٹھیک ہے ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا ہے اس لیے ہاؤس کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔

Mr. Speaker : The House is adjourned for 30 miniutes. It shall re-assemble at 6-33 p.m.

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(نماز مغرب کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری کی تحریک التوا نمبر ۲۷۲ زیر غور تھی ۔ اس میں کیا پوزیشن ہے ؟

سید تابش الوری ۔ میں نے عرض کیا تھا ۔ اور وزیر قانون جواب دینے والے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے تو کہہ دیا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ وہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے تھے ۔ جو نکتہ میں نے اٹھایا تھا اس پر وہ جواب دینے والے تھے کہ آپ نے ہاؤس ملتوی کر دیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری نے اپنی تحریک التوا کی وضاحت کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ ان کو اس پر اعتراض نہیں ۔ کہ قانون کے مطابق کیا فیصلہ ہوتا ہے ۔ یا قانون پر عمل کا نتیجہ کیا نکلتا ہے ۔ ان کو اعتراض یہ ہے کہ سیکرٹری نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ محکمہ کو خالی کرانے سے کوئی تعلق نہیں اس کے باوجود ان کے ایک ماتحت نے بے دخلی کے نوٹس جاری کر دئے ۔ آپ اس پر رپورٹ طلب کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر مجھے موقع دیا جائے تو میں فاضل رکن سید تابش الوری کے لیے اس کیس کے متعلق کچھ حقائق بیان کر سکتا ہوں ۔ شاید انہیں اس بات کا علم نہیں ہے کہ آج سے دس سال پہلے یہ فیکٹری کھلے نیلام میں ایک شخص کو دی گئی تھی محکمہ کی ذمہ داری تھی کہ اس کو قبضہ بھی دیا جاتا ۔ اس میں مشینری بھی موجود ہے ۔ اور اس بات کا خدشہ بھی رہتا ہے کہ مشینری damage نہ ہو ۔ اب جس شخص نے کھلے نیلام میں فیکٹری خریدی تھی وہ اس سے کوئی پروڈکشن نہیں لے رہا ۔ اس کو استعمال میں نہیں لا رہا اور اس نے محکمے کو نوٹس دیا ۔ کہ مجھے قبضہ دلائیں اور اتنے damages بھی ساتھ دیں ۔ فیکٹری میرے پاس نہیں ہے اس کو اپنے استعمال میں نہیں لا سکتا ۔ اس پر جناب والا محکمہ نے جتنے بھی illegal possession میں تھے ان کو نوٹس جاری کیے کہ آپ اس فیکٹری کو خالی کریں اور وہ نوٹس سیٹلمنٹ کے قوانین کے عین مطابق تھے ۔ محکمہ کے پاس یہ اختیارات ہیں ۔ اب اگر وہ میرے پاس وفد لے کر آتے ہیں اور میں ان لوگوں کی بات سنتا ہوں ان لوگوں کے حلقہ انتخاب رانا کے ۔ اے محمود صاحب ایم پی اے وہ بھی ان کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے ۔ میں نے ان کی درخواست پر محکمہ کو کہا کہ جب تک تفصیلاً رپورٹ میرے پاس نہ آ جائے اس وقت انہیں dispossess نہ کریں ۔ میں رپورٹ دیکھوں گا اگر ان کا کوئی متبادل بندوبست کیا جا سکتا ہے تو اس کے بعد اس notice کی کوئی افادیت ہو سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ اس کی ساری پوزیشن ہے ۔ میں نے شروع میں بھی واضح کر دیا تھا کہ میں پوری ہمدردی سے اس پر غور کرونگا اور پیپلز پارٹی کی غریب لوگوں کے ساتھ committment ہے ۔ اگر ہم پنجاب میں صرف لائلپور میں بائیس کچی آبادیاں declare کر سکتے ہیں اور گورنر پنجاب نے اتنا بڑا انقلابی قدم اٹھایا جس کی نظیر برصغیر کی تاریخ میں نہیں ملتی ۔ جن لوگوں کے کوئی بھی حقوق نہیں تھے ۔ مارشل لا کے آرڈر کے ذریعے سے تمام اجارہ

اداروں کی الاٹمنٹیں منسوخ کر کے کچی آبادیوں میں بسنے والے لوگوں کو اگر مالکانہ حقوق دئے تھے تو پھر جناب والا ۔ ہم تمام غریب آدمیوں کے خادم کی حیثیت میں ان کے حقوق کو دیکھ کر ان کو ہم shelter دینا چاہتے ہیں ۔ حضور والا ۔ اگر یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا 'گورنر پنجاب، تمام وزرا کا اور صدر مملکت کا یہ view ہے کہ ہم لوگوں کے حقوق کا تحفظ کرینگے پھر ہم کس طرح غریبوں کو تنگ کر سکتے ہیں ۔ جب تک رپورٹ نہیں آتی جناب والا ۔ ان کو بے دخل نہیں کیا جائے گا اور اس کے بعد بھی ان ۱۵۰ گھرانوں کو کوئی متبادل جگہ ضرور فراہم کی جائے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر نے جو ارشادات فرمائے ہیں اور یہ کہا ہے کہ مجھے حقائق کا علم نہیں انہوں نے اس سلسلے میں جو انکشافات کیے ہیں میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ وہ صحیح نہیں ہیں ۔ میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کا ایک میمو مختصراً اسی موضوع پر پڑھ کر سناتا ہوں ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ فیکٹری میں مشینری موجود ہے اور اندیشہ ہے کہ وہ مشینری وہاں ضائع نہ ہو جائے ۔

Mr. Speaker : Is the hon'ble member not satisfied with the statement made by the Minister ?

سید تابش الوری ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ سٹیٹمنٹ غلط ہے میں اس سلسلے میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر جو ان کے ماتحت ہیں کی یہ رپورٹ کا ایک جملہ پڑھ کر سناتا ہوں ۔

> ". . . . . On the representation of the refugees, occupants of the premises, the Chief Settlement Commissioner inspected it recently. It was noticed that a large number of refugee families are living in the factory and there was no machinery there. It is felt that the premises, which is without machinery, should not have been sold away in 1957 . . . . ."

جناب والا ۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب موقع پر معائنہ فرمانے کے بعد یہ رپورٹ کر رہے ہیں ۔ اور وزیر موصوف کچھ اور فرما رہے ہیں ۔ میں جناب وزیر کی خدمت میں ان کو refresh کرنے کے لیے اعداد و شمار اور حقائق پیش کر رہا ہوں تا کہ جب رپورٹ آئے اور وہ فیصلہ کریں تو وہ حقائق پر مبنی ہو ۔ وہ سنی سنائی باتوں پر مشتمل نہ ہو ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ کہا ہے کہ میں نے تفصیلاً رپورٹ طلب کی ہے ۔ اگر ایک درخواست دھندہ سفید کاغذ پر چند جملے لکھ کر درخواست لے آتا ہے اس پر جب ہم محکمہ سے رپورٹ طلب نہیں کرتے اس وقت تک کوئی بھی قدم نہیں اٹھایا جا سکتا ۔ رپورٹ طلب کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ میں دیکھوں گا اگر محکمہ نے کبھی کوئی غلطی ماضی میں کی ہے تو اس کو درست کیا جائے گا ۔ میں نے اس بات کی assurance دی ہے اور رپورٹ طلب کرنے کا مقصد ہی یہ ہے ۔ یہ نہیں ہے کہ محض درخواست پر ہی ان کا جو title ہے اس کو determine کر سکیں ۔ مالک اور کوئی نہیں ہے آپ ہیں ۔ رپورٹ تو ضرور طلب کی جاتی ہے ۔ جس فیصلے کو یہ quote کر رہے ہیں اس فیصلے کی اگر یہ تاریخ بتا سکیں تو پھر میں اس کے متعلق کچھ اور بھی پس منظر بتانے کے قابل ہو سکوں گا ۔

Mr. Speaker : I do not want this verbal duel in this House.

اگر آپ کی یہ تسلی ہے کہ رپورٹ تفصیلاً آئے گی تو ٹھیک ہے ۔ رپورٹ مانگنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ واقعات جن کا وزیر کو علم نہیں ہوتا رپورٹ کے بعد ہی ان پر کچھ کہہ سکیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ انہیں واقعات کا علم نہیں ہے اس لیے میں ان کے علم میں یہ واقعات لا رہا ہوں ۔ اگر وہ چاہیں تو میں یہ document ان کو دے سکتا ہوں تا کہ وہ اس پر کوئی ایکشن لے سکیں ۔

وزیر بحالیات و آبادکاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ تحریک التوائے کار پیش کی گئی ہے کہ اضطراب پھیل رہا ہے اس لیے اس مسئلہ کو معزز ایوان میں زیر بحث لایا جائے ۔ حضور والا ۔ یہاں آرڈر کی کاپی پڑھنا اور موضوع سے ہٹ کر بات کرنا کیا اضطراب پھیلانا نہیں ہے ۔ کسی دوسری طرف بات کو لے جانا میں نہیں سمجھتا کہ اس بات کی اجازت ہونی چاہیے ۔ جب میں نے کہدیا ہے کہ ان کی درخواست پر ان کی بے دخلی کو روک دیا ہے ۔ رپورٹ منگوا لی گئی ہے ۔ وہ لوگ مطمئن ہو کر گئے ہیں ۔ یہاں سے وہ پاکستان پیپلز پارٹی زندہ باد کے نعرے لگا کر گئے ہیں تو یہ کیسے اضطراب ہے ۔ اضطراب ہرگز نہیں ہے ۔ اس لیے میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ میرے فاضل رکن کو حقائق کا علم نہیں ہے ۔ انہوں نے جلوس کی بات کی ہے لیکن جس انداز سے جلوس مطمئن ہو کر واپس گیا ہے اور اس نے قائد عوام زندہ باد کے نعرے لگائے ہیں اس بات کا انہیں علم نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ اس پر آپ اپنی رولنگ دیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون کو معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اپنا اضطراب پیپلز ہاؤس میں پہنچایا تھا ۔

سردار منیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ تحریک اس سٹیج پر admit نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں اضطراب کی جو وجہ بیان کی گئی ہے وہ نوٹس محکمہ سیٹلمنٹ کی طرف سے ہے جن کے متعلق انہوں نے stay کر دیا ہے ۔

Mr. Speaker ; I put it to votes.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ انہوں نے بعض حقائق کو غلط بیان کیا ہے جس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ مشینری موجود ہے جب کہ میں کہتا ہوں کہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب کی رپورٹ کے مطابق مشینری موجود نہیں ہے ۔ اور

متنازعہ premesis خالی ہے ۔ چیف سیٹلمنٹ کمشنر کہتے ہیں کہ اس کو اختیار نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I cannot permit that. This is held in order.

جو فاضل اراکین اس تحریک التوا کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ممبران اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

I falls as it does not get the required number of votes.

یوم عاشورہ کے موقعہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو لڑانے کا منصوبہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ یوم عاشورہ کے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑانے کا منصوبہ بنایا گیا جس کے نتیجہ میں صوبہ بھر میں نیشنل عوامی پارٹی کے قائدین اور کارکنوں کو گرفتار یا نظر بند کرنا پڑا ۔ اس خبر سے صوبہ کے عوام خاص طور پر دینی حلقوں میں اضطراب پایا جاتا ہے ۔

اگر کسی نے کوئی منصوبہ بنایا ہے یا کوئی سازش کی ہے اس پر ہاؤس کی کارروائی ملتوی کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ قصہ یہ ہے اور اس کا پس منظر یہ ہے کہ کوئی منصوبہ نہیں بنا کوئی سازش نہیں ہوئی ۔ صرف ایک سیاسی جماعت کو دبانے کے لئے ۔ صرف ایک فرقے کو خوش کرنے کے لئے یہ کیا گیا ہے ۔ یہ فرقہ مرزائیوں کا ہے ۔ خدا سے ڈرو ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا اس پر آپ نے بحث کی اجازت دے دی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ اس پر میں مختصر بیان دے سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مختصر بیان صرف تحریک استحقاق پر ہوتا ہے ۔ میں نے تو صرف آپ سے ایک query کی تھی ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں اس کو پھر دھراتا ہوں ۔ آپ نے اس وقت توجہ نہیں کی ۔ آپ کا مضمون یہ ہے ۔ آپ اس کو positive انداز میں مثبت انداز میں پیش کر رہے ہیں ۔

> مسئلہ یہ ہے کہ یوم عاشورہ کے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑانے کا منصوبہ بنایا گیا ۔

یہ آپ کی statement ہے جیسا کہ آپ بتا رہے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ۔

> " جس کے نتیجہ میں صوبہ بھر میں نیشنل عوامی پارٹی کے قائدین اور کارکنوں کو گرفتار یا نظر بند کرنا پڑا ۔ اس خبر سے صوبہ کے عوام خاص طور پر دینی حلقوں میں اضطراب پایا جاتا ہے "

ایک آپ نے نتیجہ کا ذکر کیا ہے ۔ جس مسئلہ کے اوپر ہاؤس کی کارروائی ملتوی . . . . کرنے کے لئے آج آپ یہ تحریک کر رہے ہیں ۔ وہ یہ ہے

> " کہ عاشورہ کے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑانے کا منصوبہ بنایا گیا " ۔

How is Government responsible for that ?

میاں خورشید انور ۔ گزارش یہ ہے کہ گورنمنٹ کی یہ اپنی statement ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں کہیں لکھا ہوا نہیں ہے ۔ آپ نے تو اپنی طرف سے مثبت انداز میں بیان دیا ہے ۔ کہ ایسے ہوا جس کے نتیجہ میں یہ ہوا ۔

میاں خورشید انور ۔ گزارش یہ ہے کہ دینی حلقوں میں اضطراب ہے اس

لئے کہ دو مسلمانوں فرقوں کو آپس میں لڑانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ ہوا کیوں ہے میں اس کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ اصل میں اس دفعہ شیعہ سنی فساد کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ اللہ کا فضل ہے کہ گورنر صاحب کی اپیل پر کوئی فساد نہیں ہوا۔ صرف احمدیہ حضرات کو خوش کرنے کے لئے یہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈرو مرزائیوں کو خوش نہ کرو۔

وزیر خزانہ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ میں سمجھتا ہوں یہ مناسب نہیں ہوگا۔ جس مقدس موقعہ کا ذکر گیا ہے وہ مقدس موقعہ بخیر و خوبی گزر گیا۔ جس خطرے کا ذکر کیا گیا ہے وہ خطرہ بھی ٹل چکا ہے۔ جن گرفتاریوں کا ذکر کیا گیا ہے ان گرفتاریوں کے بعد وہ لوگ بھی رہا ہو گئے ہیں۔ اب تو سانپ نکل گیا ہے لکیر پیٹنے سے کوئی حاصل نہیں ہے اب اس مسئلہ پر بحث نہ کی جائے ورنہ جس خطرے کی نشان دہی کی گئی ہے اس طرح کی بحث دوبارہ اس خطرے کو پیدا کر سکتی ہے۔ اب یہ خطرہ ٹل گیا ہے اور اس مسئلہ پر بحث نہیں ہونی چاہئے۔

میاں خورشید انور۔ دینی حلقوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ خطرہ کوئی نہیں تھا صرف آپ نے جماعت احمدیہ کو خوش کرنے کے لئے یہ خطرہ قرار دیا ہے۔ جماعت احمدیہ یہ چاہتی ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑایا جائے۔

مسٹر رؤف طاہر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر۔ کیا یہ رولز کے مطابق ہے کہ خود ہی تحریک التوا کی وجہ بتائی جائے اور اس بنیاد پر کہا جائے کہ اس کو ایوان میں پیش کیا جائے۔ پھر اسی تحریک التوا کے خلاف جو انہوں نے خود لکھ کر اسمبلی میں بھیجی ہے تقریر کرنا کیا رولز کے مطابق ہے۔ جناب کی وساطت سے میں میاں خورشید انور صاحب سے کہتا ہوں کہ جو تحریک التوائے کار کے رولز ہیں ان کا انہیں علم ہونا چاہئے جس بنیاد پر وہ

تحریک کے متعلق کہتے ہیں کہ ہاؤس adjourn ہونا چاہئے یہ اس کی خود ہی negate کر رہے ہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ خنیف رامے صاحب نے کہا ہے بحث نہیں ہو سکتی کیونکہ محرک خود اپنی کہی ہوئی بات کی تردید کر رہا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ نے سوال کیا میں نے اس سلسلے میں عرض کیا ۔ میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے اپنے بھائیوں نے ہی منصوبہ بنایا جس کے نتیجہ میں گرفتاریاں ہوئیں یہ تحریک التوا کی کوئی وجہ نہیں بنی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جو حکومت کی طرف سے خبر شائع ہوئی ہے اس وجہ سے اضطراب پایا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو آپ بیان کر رہے ہیں تحریک التوا اس کے الٹ ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں کچھ عرض کروں گا ۔ جہاں تک تحریک التوا کا تعلق ہے اس میں زیادہ تر اس چیز کو دیکھا جاتا ہے کہ اس وقوعہ کے بعد کے اثرات کیا ہیں کیا صورت حال پیدا ہوئی ۔ اس منصوبے کا بننا یا نہ بننا یا پھر چند رہنماؤں کی گرفتاریاں اور اس کے بعد جو صورت حال پیدا ہوتی ہے ۔ میں اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ ایک منصوبہ بنایا گیا اور پہلے بھی کہا جاتا رہا ہے کہ اس منصوبے کا ہمارے پاس ثبوت ہے ہمارے علم میں ہے لیکن عوام کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں بتائی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تحریک التوا کے مضمون سے دور چلے گئے ہیں تحریک میں یہ درج ہے کہ :

یوم عاشورہ کے مقدس موقعہ پر مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو آپس میں لڑانے کا منصوبہ بنایا گیا جس کے نتیجہ میں صوبہ بھر میں نیشنل عوامی پارٹی کے قائدین اور کارکنوں کو گرفتار یا نظر بند کرنا پڑا۔ اس خبر سے صوبہ کے عوام خاص طور پر دینی حلقوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

جو چیز اس تحریک التوا میں موجود نہیں ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں نے اس منصوبے کا ذکر کیا ہے جس کا حکومت نے اعلان کیا تھا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے گورنر صاحب کو غلط رپورٹ دی گئی ہے ۔ حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے صرف احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے یہ رپورٹ دی گئی ہے ۔ سنی اور شیعہ کا کوئی جھگڑا نہیں وہ تو بھائی بھائی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ بس تحریک پر بحث کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ یہ ambiguous ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ اس میں حکومت کی مخالفت نہیں کی گئی بلکہ ہم حکومت کی بات کی تائید کر رہے ہیں کہ ایسا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

طالب علم عبدالوحید شہید کے ورثا کو معقول معاوضہ کا مطالبہ

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ طلباء کی حالیہ بنگلہ دیش نا منظور تحریک کے دوران پولیس فائرنگ سے زخمی ہونے

والے طالب علم رہنما کی شہادت کی خبر سے صوبہ کے عوام خاص طور پر طلبا برادری میں غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے اور یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ شہید کے ورثا کو حکومت کی طرف سے معقول معاوضہ دیا جائے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ نوجوان طالب علم جس کا تحریک التوا میں ذکر کیا گیا ہے عبدالوحید کے سر میں ایک ٹیر گیس کا شیل لگا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور نیور سرجن لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد کے زیر علاج رہا ۔ اس کو لاہور جنرل ہسپتال میں بھیج دیا گیا جہاں اس کا اعلیٰ سطح پر علاج ہوتا رہا ۔ اس بچے کی وفات پر جو کچھ ہوا وہ سب جانتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ صحیح بات ہے کہ ہیجان اور اضطراب پیدا ہوا جس کا سب کو افسوس ہے کہ نوجوان کی قیمتی جان چلی گئی ۔ لیکن جو لہر تھی اضطراب تھا وہ ختم ہو چکا ہے اور اب اس سلسلے میں اضطراب اور ہیجان والی کیفیت نہیں ہے ۔ البتہ تحریک التوا میں یہ کہا گیا ہے کہ اس کے ورثا کو مناسب معاوضہ دیا جائے ۔ ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں ۔ ہم اس پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ابھی تک وہاں پہنچا نہیں ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جس وقت وہ آئے گی مجھے امید ہے اس پر غور ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب اب آپ کی کیا پوزیشن ہے ؟ وہ اس پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ جناب حنیف رامے صاحب نے فرمایا ہے کہ اس شہید کے ورثا کو معاوضہ دینے کے مسئلہ پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اس حد تک میں ان کا شکر گزار ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ جلد از جلد اس کے متعلق فیصلہ کریں گے ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی

تھانیدار یا سپاہی مر جاتا ہے تو فوراً اس کے معاوضہ کے متعلق فیصلہ ہوجاتا ہے ۔ بہر حال یہ بھی قوم کا ایک نوجوان تھا ۔ اس کی وفات کی وجہ سے اضطراب ضرور پایا جاتا ہے ۔ اس نوجوان کی موت سے متعلق اخباروں جلسے ۔ جلوسوں میں بھی کچھ کہا گیا ہے ۔ اسی طرح اگر پیپلز پارٹی کا کوئی کارکن مر جاتا ہے تو اس کے متعلق فوری طور پر اس کے ورثا کو معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور آپ وزیر خزانہ کی statement کے بعد تحریک التوا پر زور دیتے ہیں ۔

مسٹر خورشید انور ۔ جی ہاں ۔ اگر کوئی پیپلز پارٹی کا کارکن مر جاتا ہے تو فوری طور پر اس کے ورثا کو معاوضہ دیا جاتا ہے ۔

Mr. Speaker : I hold this in order.

جو فاضل اراکین اب اس تحریک کی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں . . . ممبران اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہوئے . . . . کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

تحریک استقلال کے رہنما بابو فیروز الدین انصاری کے ضلع جھنگ کی حدود میں داخلے پر پابندی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے تحریک استقلال کے رہنما بابو فیروز الدین انصاری کے ضلع جھنگ کی حدود میں داخلے پر تین ماہ کے لئے پابندی عائد کر دی ہے ۔ اس حکم سے سیاسی اور تقریر کی آزادی سلب کر دی گئی ہے ۔ اس واقعہ سے پنجاب کے عوام کے اندر سخت بے چینی اور خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے

اس واقعہ پر بحث کرنے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرکے بحث فرمائی جائے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ اگر وزیر موصوف وضاحت فرما دیں۔

مسٹر سپیکر۔ میں نے اس کو in order قرار دے دیا ہے اس کے بعد مجھے ضرورت نہیں ہے جو اس تحریک کے حق میں ہیں اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ وہ گورنمنٹ کا مؤقف بیان فرما دیں۔

Mr. Speaker : It falls as it does not get there quired number of votes.

یوم عاشورہ کے موقعہ پر نیشنل عوامی پارٹی کے کارکنان کی گرفتاری

مسٹر سپیکر۔ اگلی تحریک التوا بھی چوہدری امان اللہ لک صاحب کی ہے۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ پنجاب میں عاشورہ کے موقع پر شیعہ سنی فساد کی سازش کرنے کی پاداش میں پنجاب میں نیشنل عوامی پارٹی کے کارکنان کو گرفتار کر لیا اور ان کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے عوام میں سخت خوف و ہراس اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے مسئلہ فوری نوعیت اور اہمیت عامہ کا حامل ہے چونکہ حزب مخالف سے تعلق رکھنے والے تمام عوام میں سراسیمگی اور خوف پیدا ہو چکا ہے مسئلہ بہت اہمیت کا حامل ہے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کرکے اس مسئلے پر بحث ضروری ہے۔

مسٹر سپیکر۔ رائے صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں اس پر پہلے گزارش کر چکا ہوں۔ مجھے

صرف یہ کہنا ہے . . .

(قطع کلامیاں)

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ رولز کے تحت مجھے بھی موقع دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ رولز تو Permit نہیں کرتے ہیں ۔

چوہدری امان اللہ خان لک ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ پہلے آپ فرما رہے ہیں تو میرے سلسلہ میں بھی تھوڑا سا رول apply کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر اس میں کچھ ambiguity ہو جیسے میاں خورشید انور کی تحریک التوا میں ایک ambiguity تھی ۔ جسے میں locate نہیں کر سکتا تھا کہ وہ کس بات کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کرانا چاہتے ہیں ۔

I wanted help from him.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ایک واقعہ جو میں اس تحریک میں نہیں لا سکا اور وہ میں لانا بھی نہیں چاہتا تھا وہ یہ تھا کہ گورنمنٹ نے . . .

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ وہی بات یہاں کہہ دیں تو اس میں فرق کیا پڑا ۔ حنیف رامے صاحب اگر آپ اس سلسلہ میں ان کی تسلی کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔ ورنہ

I hold this in order and I am going to put it to votes.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہمارا مؤقف بالکل صاف ہے ۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بدل چکا ہے ۔ جس منصوبے کا ذکر کیا گیا ہے اس کا بھی وقت گزر چکا ہے ۔ اس کو ناکام بنادیا گیا ہیں ۔ اس کے بعد جن گرفتاریوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ تمام لوگ آج رہا ہو چکے ہے ۔ اس لئے کوئی وجہ اضطراب باقی نہیں رہی ۔ اب میرے عزیز دوست کو تسلی ۔ تشفی اور اطمینان ہو جانا چاہیئے ۔

چوہدری امان اللہ خان لک ۔ جناب والا ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اور یہ شائد میرے دوست محمد حنیف رامے صاحب کے لئے مفید ہو ۔ نیشنل عوامی پارٹی ۔ کے کارکنان پر جو پابندی عائد کی گئی تھی اس کے علاوہ انتظامیہ نے (یہ میں ذاتی علم کی بنا پر عرض کر رہا ہوں) بعض ایسے دوستوں کو پکڑا جن کا نیشنل عوامی پارٹی سے تعلق نہیں تھا ۔ اس کا صرف سہارا لیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان پر نا انصافیوں کا آپ کو ازالہ کرنا ہوگا جن کا اس جماعت سے تعلق نہیں تھا میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی طرف سے کوئی ایسی واضح ہدایات نہیں تھیں ۔ لیکن ان لوگوں کو بھی ساتھ شامل کیا گیا ۔ جناب والا ۔ ایسی الدھیر نگری انتظامیہ نے گورنمنٹ کے اس مؤقف کو کمزور کرنے کے لئے کی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اول تو میرے عزیز دوست جو الزام لگا رہے ہیں وہ نہایت مبہم ہے ۔ انہوں نے کوئی خاص اشارہ نہیں فرمایا ۔ بات یہ ہے کہ جس کو بھی گرفتار کیا گیا تھا وہ اس معاملے میں فتنہ و فساد پیدا کرتا تھا ۔ اس کے بعد ان سب کو رہا کر دیا گیا ہے ۔ اس لئے اب اس میں کوئی بات یا اس میں کوئی شک باقی نہیں ہونا چاہیئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر وہ آپ کے نوٹس میں لائیں کہ غلط کارروائی ہوئی ہے تو آپ اس پر مناسب کاروائی کریں گے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی particular case ہمارے نوٹس میں لایا جائے گا تو یقیناً اس پر مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

علامہ رحمت ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جناب محمد حنیف رامے صاحب کو اچھی طرح یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ کوئی واقعہ گزر جانے سے تحریک التوائے کار پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ تحریک التوائے کار کا اس واقعہ

سے تعلق ہوتا ہے چاہے جو گرفتار شدہ ہیں وہ رہا کر دئے جائیں ۔ چاہے وہ پابندی واپس لے لی جائے ۔ جو واقعہ گزر چکا ہے اور غیر معمولی نوعیت کا ہے ۔ اہمیت عامہ کا حامل ہے اور اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی بھی ہے اس پر بحث ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ بحث نہیں ہو سکتی ۔ انہوں نے صرف ایک fact بیان کیا ہے ۔ چوہدری امان اللہ اس میں اب کیا پوزیشن ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ پوزیشن وہی ہے ۔ آپ گنتی کرائیں ہماری تعداد کم ہے اس لیے ہمیں اجازت نہیں مل سکے گی ۔ میں سمجھتا ہوں اس سے اور زیادہ اہمیت کا حامل مسئلہ کیا ہو سکتا ہے میں اسے واپس کیسے لے سکتا ہوں ۔

Mr. Speaker : I can't permit this debate.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اسے پریس کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو معزز ممبران اس تحریک التوا کے پیش کرنے کی اجازت دینے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ممبران کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لیے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

سرکاری تحویل میں لی گئی ملوں کی پیداوار میں کمی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ امروز اخبار لاہور کی اشاعت مورخہ ۱۲ فروری میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ماڈل سٹیل ملز مریدکے کی انتظامیہ افسر شاہی اور نوکر شاہی کے ایجنٹوں کی

دھاندلیوں اور بے ضابطگیوں کی وجہ سے مل سرکاری تحویل میں آنے کے بعد ۲۴ لاکھ روپے کے فائدہ کی بجائے ۱۳ لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے اور یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ سرکاری تحویل میں لی گئی ملیں نقصان میں جا رہی ہیں اور پیداوار میں کمی ہو چکی ہے۔ اس واقعہ سے عوام میں سراسیمگی اور خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے مسئلہ اہمیت عامہ کا حامل ہونے کی وجہ سے فوری طور پر زیر بحث لایا جانا ضروری ہے اسمبلی کی کارروائی ملتوی فرمائی جائے۔

چوہدری صاحب مرکزی حکومت نے یہ ملیں اپنے قبضے میں لے لی ہیں۔

It does not concern the Provincial Government therefore, it is ruled out of order.

چودھری امان اللہ لک۔ پوائنٹ آف انفارمیشن۔ جناب والا۔ میں یہ اطلاعاً عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ملیں سنٹرل حکومت نے اپنی تحویل میں لی ہیں کیا وہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام نہیں ہیں۔

وزیر محنت۔ جناب والا۔ میں پوائنٹ آف انفارمیشن پر بھی اور فاضل دوست جواب میں بھی آپ کی وساطت سے یہ گزارش کرونگا کہ منیجمنٹ بورڈ سنٹر کی طرف سے بنایا گیا ہے۔ اس میں پانچ آدمی ہیں۔ جے۔ اے۔ رحیم صاحب اس کے head ہیں وہ اس کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جہاں تک ماڈل سٹیل مل کا تعلق ہے اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ گورنمنٹ کے کنٹرول میں آنے کی وجہ سے کم نفع ہوا ہے بلکہ جو سٹیل اس میں بنتا ہے اس کی امپورٹ میں کچھ دقت تھی جس کی مجبوری کے پیش نظر اس میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس میں management یا مرکزی حکومت کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ خلاف ضابطہ قرار دی جا چکی ہے اس کی مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ چونکہ ان کا بیان ریکارڈ میں آ چکا ہے کہ مل خسارے میں ہے تو میں خسارے کی وجہ واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے علاوہ ان کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ باقی فیکٹریز مثلاً کوہ نور رے آن ہے ۔ یونائٹیڈ کیمیکل ہے ۔ اتفاق لمیٹڈ ہے ۔ بیکو لمیٹڈ ہے ۔ وہ اب پہلے سے چار گنا زیادہ منافع حاصل رہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پاسپورٹ کے دفتر سے متعلق رپورٹ زیر بحث آ چکی ہے وہ business of the day پر ملتوی ہے ۔ پہلے اس کو زیر بحث لایا جانا منظور ہو چکا ہے جب تک وہ زیر بحث نہیں آ جاتی ہم آگے کارروائی نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے نوٹس دے دیا ہے یہ کل آ جائیگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ business of the day اب شروع کیا گیا ہے اس لیے گذارش ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ جو پاسپورٹ سے متعلق ہے کو پہلے زیر غور لایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے آج کا ایجنڈا دیکھ لیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ایجنڈا ۲۳ جنوری کا ہی ہے ۔ کوئی نیا نہیں ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب تک کورم پورا نہیں ہوتا اس وقت

تک کارروائی نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاؤس کورم میں ہے ۔ اس وقت ۶۵ ممبر تشریف رکھتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ میں جناب والا ۔ کی توجہ اس سلسلے میں مبذول کراتا ہوں کہ یہ رپورٹ ۱۰-۲-۷۳ کو ایوان کے سامنے آ چکی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس پر بحث ہونا منظور ہو چکا تھا لیکن اس وقت ہاؤس کورم میں نہیں تھا اور ہاؤس ملتوی ہو گیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی کو اس رپورٹ سے اختلاف ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے اس سے اختلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب رپورٹ کو زیر بحث لایا جاتا ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

پاسپورٹ کی درخواستوں پر ارکان صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخطوں اور مہروں کے استعمال کی روک تھام کے بارے میں مجلس برائے قواعد الضباط کار و استحقاقات کی پیش کردہ رپورٹ پر بحث

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پاسپورٹوں کے سلسلے میں جو تحریک استحقاق پیش کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی رپورٹ چند تجاویز کے ساتھ پیش کی ہے تا کہ ان خطرات کا ازالہ کیا جائے اور ان جعل سازیوں سے چھٹکارا حاصل کرایا جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کتنا وقت لیں گے ؟ میں کوئی پابندی نہیں لگا رہا ہوں ۔

حاجی سیف اللہ خان ۔ تھوڑا ہی وقت لوں گا ۔

(اس مرحلہ پر چوہدری جمیل حسن خان منیج کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ جعل سازیاں جو بالخصوص اس ایوان کی جانب روا رکھی جاتی ہیں ان سے نہ تو اس ایوان کو چھٹکارا ملتا ہے اور نہ ہمیں چھٹکارا مل رہا ہے ۔ کئی وقت تو اس ایوان میں جعلی ایم پی اے آ کر بیٹھتے ہیں اور کسی اصل ایم ۔ پی ۔ اے کی جعلی مہروں سے کام لیا جاتا ہے ۔ ان تمام چیزوں کا سد باب محض اس طرح ممکن نہیں ہے کہ آپ صرف specimen signatures ان کو بھیج دیں اور پاسپورٹ آفس میں specimen signatures جانے کے بعد وہ خدشات وہ خطرات اور وہ جعل سازیاں جو ہوتی رہی ہیں آئندہ نہ ہوں گی اور بند ہو جائینگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ پاسپورٹ آفس میں specimen signatures بھیجے جائیں ہمارے دوستوں کو اس سے قطعاً اختلاف نہیں ہے ۔ تجربہ اور واقعات شاہد ہیں کہ بنک اس چیز کا میں بہت زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے کہ جعلی چیک وہاں پیش نہ ہوں ۔ سب سے پہلے جس چیز پر توجہ دی جاتی ہے وہ specimen signatures ہیں ۔ مگر اس کے باوجود بھی جعل سازی کے واقعات ہو جاتے ہیں اور پاسپورٹ آفس میں جہاں سینکڑوں درخواستیں روزانہ وصول ہوتی ہیں اور سینکڑوں افراد روزانہ اپنی اپنی اغراض کے تابع انہیں غلط طور پر استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ وہاں صرف specimen signatures بھیج دینے سے اس چیز کا انسداد بہت مشکل ہے ۔ جہاں specimen signatures بھیجیں وہاں اس کے ساتھ ساتھ چند شرائط بھی عائد کر دیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس چیز کا انسداد ہو کہ کوئی شخص ہمارے دستخطوں کا غلط طور پر استعمال نہ کرے ۔ اسکے ساتھ ساتھ کچھ پابندی اپنے اوپر بھی عائد کرنا ہوگی اور ان پابندیوں پر جب تک ہم پورے طور پر عمل پیرا نہ ہوں گے ۔ اسوقت تک

میں سمجھتا ہوں کہ یہ اختیارات جو ممبر صاحبان کو فوری طور پر پاسپورٹ کے سلسلے میں دئے گئے ہیں پورے نہیں ہوں گے ۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ ہمارے ممبر صاحبان نہایت معمولی انداز میں سوچتے ہیں اور اس کی اہمیت کو قطعاً پیش نظر نہیں رکھتے ۔ ایسے واقعات بھی مشاہدے میں آئے ہیں کہ ایجنٹ صاحبان سینکڑوں کی تعداد میں درخواستیں لاتے ہیں اور وہ لوگوں سے پیسے بٹورتے ہیں ۔ وہ اکٹھی درخواستیں ممبر صاحبان کے سامنے رکھ دیتے ہیں جو ان پر دستخط کرنے سے گریز نہیں کرتے ۔ حالانکہ یہ بہت اہمیت کی چیز ہے ۔ اس سے بہت بڑی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اگر آپ اس پاسپورٹ کی درخواست کے contents کو پڑھ لیں جس پر آپ تصدیق کر رہے ہیں اور اس کے بعد دستخط کریں تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے ہاتھ دستخط کرنے سے لرز جائیں گے جس چیز کی آپ تصدیق کر رہے ہیں جو پاسپورٹ میں لکھی ہوئی ہیں وہ تصدیق کے بعد بالکل صحیح اور جائز ہو جاتی ہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ کیا حاجی سیف اللہ صاحب اسکی مثال پیش کریں گے کہ کسی ایم پی اے نے بغیر سوچے سمجھے دستخط کیے ہوں اور وہ کونسا ایجنٹ ہے جس نے ایسا کہا ہے ۔ اسکا نام لیا جائے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ پاسپورٹ کا سلسلہ قطعاً غیر اہم نہیں ہے ۔ ایسی مثالیں موجود ہیں اور اگر نہ بھی ہوں تو بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داری کا احساس کریں اور اس کی اہمیت کا احساس کریں جو پاسپورٹ کے سلسلے میں ہمارے سپرد کی گئی ہے ۔ ایم پی اے کے دستخطوں کے بعد مزید پولیس الکوائری کے لیے بھیجنا لازمی نہیں رہا ۔ اور ایم پی اے کے صرف دستخط ہی کافی سمجھے گئے ہیں ۔ اس لیے میں گذارش کرونگا کہ جہاں اس سلسلے میں انسدادی قدامات اختیار کریں وہاں کچھ ذمہ داری اپنے اوپر بھی عائد کریں کہ کسی شخص کی تصدیق اسوقت تک

نہ کی جائے جب تک آپ اس کو اچھی طرح نہ جانیں ۔

اس کے بعد گذارش کروں گا کہ پاسپورٹ ہر شخص کی ضرورت کی چیز ہے اور ہر پاکستانی کا آئینی حق قرار دیا گیا ہے اسلیے کسی کو ہم روک بھی نہیں سکتے ۔ جو بھی ہمارے پاس آئے ہم نے اسکی تصدیق کرنی ہے بشرطیکہ وہ اسکا اہل ہو ۔ یہ دیکھنے اور پرکھنے کے لیے ایک پابندی بھی ضروری ہے کہ اس رپورٹ میں صرف اپنے حلقہ نیابت کی حد تک ایم پی اے صاحبان کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنے حلقہ نیابت کے افراد کے پاسپورٹ فارم تصدیق کریں ۔ اس کے باہر کے تصدیق نہ کریں ۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ اس جعل سازی کو چیک کرنے کے لیے اور اسے مؤثر بنانے کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پاس ایک رجسٹر رکھیں اور جو درخواست بھی ہمارے تصدیق کے لیے آئے اس کو ہم اسمیں درج کریں اور اس پر اس رجسٹر کا نمبر ڈالیں ۔ پاسپورٹ آفس کے لیے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ جو درخواست بھی ان کے پاس کسی ایم پی اے کی تصدیق شدہ جائے وہ اس کی اکنولجمنٹ اس کے پاس بھیجیں کہ آپ کی تصدیق شدہ درخواست ہمارے پاس پہنچ گئی ہے ۔ جب آپ چیک کر لیں کہ یہ ہمارے رجسٹر میں درج ہے تو آپ کو واپس جواب بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اگر آپ اسکی تردید نہ کریں تو یہ تصور کر لیا جائے کہ یہ درست ہے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سے صحیح معنوں میں سدباب ہو جائے گا کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی ایسی اطلاع آئیگی جس پر ہم نے تصدیق نہیں کی ہوگی یا جس کا اندراج ہمارے رجسٹر میں نہیں ہوگا تو اس سے ہمیں پتہ چل جائیگا اور ہم پاسپورٹ آفس میں اطلاع بھیج سکیں گے کہ یہ درخواست جعلی ہے اور اسکا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اس طرح

اس جعلساز کو پکڑنا اور اس کے خلاف بر وقت کارروائی کرنا آسان ہو جائے گا۔

بیگم آباد احمد خان ۔ اسطرح تو کسی کو بھی پاسپورٹ نہیں مل سکیگا۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوگا اور یہ کہا جائیگا کہ ہمارے لیے بہت مشکل ہو جائے گی کہ ہم اس رجسٹر کو رکھیں اور maintain کریں ۔ مگر میں یہ بتا دوں کہ اس رجسٹر کو رکھنے کے گونا گوں فائدے ہیں ۔ ایک فائدہ تو یہ ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور دوسرا یہ ہے کہ جو لوگ آپ کو سڑکوں پر یا بازاروں میں پکڑ لیتے ہیں اور جہاں بھی آپ جاتے ہیں اور وہیں آ جاتے ہیں کہ اس کی تصدیق کر دیں تو آپ کو اس سلسلہ میں بھی سہولت پیدا ہو جائیگی آپ ان کو کہہ سکیں گے کہ میرے پاس رجسٹر نہیں ہے ۔ میں اسے رجسٹر میں درج کرونگا اور اس پر نمبر دے کر تصدیق کرونگا۔

جناب والا ۔ جس طرح رپورٹ میں دیا گیا ہے کہ صرف دستخطوں کا نمونہ بھیج دیا جائے اس سے وہ مقصد پورا نہیں ہوگا جو اس کے سدباب کے لیے رکھا گیا ہے اور جس کے لیے ہم نے یہ مسئلہ استحقاق کمیٹی کو بھیجا تھا اس رپورٹ کو پوری طرح جامع بنانے کے لیے اور جعلسازی کے صحیح سدباب کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس پابندی کے مطابق اور اس ذمہ داری کے ساتھ اپنی تصدیق شدہ درخواستیں پاسپورٹ آفس کو بھیجیں وہ ان کو چیک کرینگے ۔ ان کو چھانٹیں گے اور آپ کے دستخطوں کے نمونہ جات دیکھیں گے اور انہیں ملائیں گے ۔ بنک میں تو خاص طور پر اس بات کی ٹریننگ دی جاتی ہے اور وہ جعلی دستخطوں کو پہچان لیتے ہیں مگر پاسپورٹ آفس میں ایسا کوئی عملہ نہیں ہے جو اس کام کو سرانجام دے سکے۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب مجھے نہیں پتہ کہ ایوان کی کیا رائے ہوگی

کہ اس رپورٹ کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے اور اس کی رپورٹ ہمارے پاس دوبارہ آ جائے ۔ آپ وہاں اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ میرے خیال میں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے اپنی بات پوری کر لی ہے اب آپ اسکو ختم کر رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ۔ شاید آپ نے کسی دوسرے ممبر کو وقت دینا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بات میرے نوٹس میں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب تک اس قسم کی کوئی تحریک کسی ممبر کی جانب سے نہ آئے کہ بحث کو ختم کیا جائے ۔ اس وقت تک بحث جاری رہنی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک مجھے نہیں کرنی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے آپ کو تحریک نہیں کرنی ہے ۔ اور اب اس مسئلہ کو زیر غور بھی نہیں لایا جا سکتا ۔ قواعد انضباط کار کی رو سے یہ سٹیج بھی گزر چکی ہے کیونکہ جس وقت یہ تحریک پیش ہوئی تھی کہ اس پر غور کیا جائے اس وقت کوئی ممبر یہ تجویز دے سکتا تھا کہ اسکو دوبارہ کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے ۔ مگر اب یہ برائے بحث منظور ہو چکی ہے جب تک اسکے ہر پہلو پر پوری طرح بحث نہ ہو جائے اور اسکے بعد اگر ہاؤس یہ محسوس کرے کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجنا چاہیے ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کو منع نہیں کیا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں نے عرض کی ہے کہ اس کمیٹی کی رپورٹ میں جو تجاویز درج ہیں ان کو قبول کرتے ہوئے اسمیں اس بات کا اضافہ کر دیا جائے کہ اس رجسٹر کا ذکر اس رپورٹ میں آ جائے اور یہ ضروری نہ ہو کہ اس کے لیے قانونی پابندی لگائی جائے البتہ پاسپورٹ آفس پر یہ پابندی ضرور لگا دینی چاہیے کہ جو درخواست بھی ان کے پاس جائے وہ اسکی اکنولجمنٹ تصدیق کنندہ ایم پی اے کو ضرور بھیجیں تا کہ اسکے علم میں یہ بات آ جائے اور وہ اسکی تردید کر سکے - اگر اس بات کا اس رپورٹ میں اضافہ کر دیں تو یہ رپورٹ جامع ہو جائیگی اور اس جعل سازی کا انسداد صحیح معنوں میں ہو جائیگا -

مسٹر سپیکر - رانا پھول محمد خان -

رانا پھول محمد خان - جناب سپیکر - میں اپنے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی تائید کرتے ہوئے یہ گذارش کرونگا کہ میرے ایک دوست نے فرمایا ہے کہ ممبر صاحبان غلط تصدیق نہیں کرتے - میں اپنے ان بھائیوں کے متعلق جن کو قوم نے اپنا نمائندہ بنا کر اس ایوان میں بھیجا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ غلط تصدیق کرتے ہیں لیکن اس کمیٹی کی رپورٹ میں وہ مشکل دور نہیں کی گئی جو ایم پی اے حضرات کو در پیش ہے - سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ایک لڑکا ایک ایم پی اے کے پاس آتا ہے کہ میرے اس پاسپورٹ فارم کی تصدیق کر دو - اس فارم پر یہ لکھا ہوا ہے کہ غلط تصدیق کرنے پر آپ کے خلاف کارروائی ہو سکتی ہے - اس فارم میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اسکی اتنی جائداد ہو - اس فارم میں یہ بھی درج ہے کہ وہ نیک چلن ہو - اس فارم میں یہ بھی درج ہے کہ اسکے خلاف کبھی پولیس میں کارروائی نہیں ہوئی - جناب والا - جہلم کے رہنے والے ایک ایم پی اے کو یہ علم نہیں ہو سکتا کہ ملتان کا رہنے والا آدمی کون ہے - اسلئے جہاں تک اس سفارش کے ضمن ۳ میں کہا گیا ہے کہ حتی المقدور اور جس حد تک ممکن ہو

وہ اپنے علاقے کے آدمی کی تصدیق کرے ۔ میں یہ کہونگا کہ یہ لازمی ہونا چاہئے کہ ایک ایم پی اے اپنے حلقہ انتخاب کے علاوہ دوسرے حلقہ انتخاب کے آدمی کی تصدیق نہیں کر سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا یہ تجویز ممبر کے استحقاق کو مجروح نہیں کرتی ہے ۔

He is a member of the Provincial Assembly.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس معزز ایوان میں تمام ارکان صوبائی اسمبلی پنجاب کے ممبر ہیں ۔

Mr. Speaker : I have put him that question.

وزیر قانون ۔ اگر یہ abridge کر دیا جائے تو یہ ممبر صاحبان کے استحقاق کو مجروح کریگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میری گذارش یہ ہے کہ اس سے ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کی بہت ساری مشکلات دور ہوسکتی ہیں ۔ ان کو جو پریشانی لاحق ہے وہ یہ ہے کہ جب ایک آدمی درخواست لے کر آتا ہے اگر ہم دستخط نہ کریں تو ہمیں یہ پتا نہیں کہ وہ ہمارے خلاف کیا پروپیگنڈہ کرے گا اور کیا کہے گا ۔ اس کے علاوہ جناب والا ۔ ایسا ہوا ہے اور میں نے ٹیلیفون پر کسی نان ۔ ممبر کو پاسپورٹ آفیسر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں فلاں ایم ۔ پی ۔ اے بول رہا ہوں ، میں فلاں آدمی کو بھیج رہا ہوں اس کا پاسپورٹ بنا دیں ۔ یہ ہماری سب سے بڑی دقت ہے ۔

جیسا کہ حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک رجسٹر موجود ہو اور اپنے حلقے سے باہر کے آدمی کی تصدیق نہ کریں ۔ اس میں یہ بھی کر دیا جائے کہ کس آدمی کی پراپرٹی کی تصدیق وہاں کا تحصیل دار کرے ، یہ ممبر کی ذمہ داری نہیں ہونی چاہیے ۔ ممبر کو نہیں پتا کہ کس کی

پراپرٹی کتنی ہے اس لیے جناب والا ۔ اس سفارش سے یہ مقصد حل نہیں ہوتا ۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا ، اگر آپ یہ کر دیں کہ اپنے حلقے کی پاسپورٹ کی درخواستیں ایم ۔ پی ۔ اے حضرات وصول کریں اور وہ پاسپورٹ آفیسر کے حوالے کر دیں کہ یہ ہمارے حلقے کا ہے ۔ اس سے فائدہ ہوگا کہ پاسپورٹ بنوانے والوں کو جو اس دفتر کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے اس سے وہ بچ جائیں گے اور وہاں بیٹھے ہوئے دلالوں کی دلالی بھی ختم ہو جائے گی ۔

جناب والا ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سفارش کو پڑھوں جو کمیٹی نے کی ہے ، اس سے ہمارا وہ مقصد حل نہیں ہوتا :

(۱) اسمبلی سیکرٹریٹ ارکان صوبائی اسمبلی کے دستخطوں کے نمونے حاصل کر لے اور ان نمونوں کی تین فہرستیں جو ڈپٹی سیکرٹری اسمبلی کی طرف سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں پاسپورٹ دفتر کو مہیا کرے ۔ نیز ارکان صوبائی اسمبلی کی تین مطبوعہ فہرستیں بھی مہیا کرے تا کہ پاسپورٹ کی درخواستوں پر ارکان صوبائی اسمبلی کے دستخطوں کی توثیق ہو سکے ۔

(۲) محکمہ داخلہ پولیس کے چھاپے مارنے کا اہتمام کرے تا کہ اس امر کا پتا لگایا جا سکے کہ کوئی آدمی پاسپورٹ آفس کے باہر بیٹھ کر ارکان صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخط یا مہر تو استعمال نہیں کر رہا ۔

جناب والا ۔ اس ضمن میں میں اس کو پڑھنے کے ساتھ یہ تجویز بھی پیش کرتا ہوں کہ ایم ۔ پی ۔ اے کی مہر نہیں ہوتی ہے ۔ ہم نے مہریں جو بنائی ہیں وہ بالکل غلط ہیں ۔ مہر کوئی بھی آدمی بنوا سکتا ہے ۔ لیکن مہر اس آدمی

کے پاس ہوتی ہے جس کا اپنا دفتر موجود ہو۔ ایم۔ پی۔ اے کا کوئی دفتر نہیں ہے۔ اس لیے ہمارے دستخط جو ہیں وہی مہریں ہونے چاہیں۔ جناب والا۔ نمبر (۳) میں ہے:

> (۳) اراکین صوبائی اسمبلی سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو صرف اپنے انتخابی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اشخاص کے پاسپورٹ فارموں کی تصدیق کریں۔

"جہاں تک ممکن ہو" کی بجائے میں سمجھتا ہوں کہ یہ لازمی قرار دے دیا جائے کہ وہ صرف اپنے حلقے کی تصدیق کرے۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ اس کے حلقے کا آدمی جب تصدیق کرانے آئے گا تو ایم۔ پی۔ اے کو پتا ہوگا۔ دوسرے حلقے میں جا کر اس کو تصدیق کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

> ۔۔۔۔ نیز فارموں پر وہ اپنے نام جلی حروف میں تحریر فرمائیں جو آسانی سے پڑھے جا سکیں اور اپنے دستخطوں کے نیچے اپنے انتخابی حلقہ کا نام اور نمبر بھی لکھیں۔

یہ نہایت ضروری ہے۔ اپنے حلقے کا نام اور نمبر، تحصیل اور ضلع اس میں درج کرنا چاہیے۔

جناب والا۔ نمبر (۴) میں سفارش کی گئی ہے کہ:

> (۴) پاسپورٹ آفس کو محکمہ امور داخلہ کی وساطت سے یہ کہا جائے کہ وہ تمام ایسی درخواستیں جن پر ارکان صوبائی اسمبلی کے دستخط ثبت ہوں اور جن پر پاسپورٹ جاری کیے جا چکے ہیں نکال لیں اور ان

درخواستوں کے ثبت شدہ دستخطوں کا شناختی نمبر (۱)
کے تحت اسمبلی سیکرٹریٹ کی جانب سے مہیا کردہ
دستخطوں کے نمونوں سے موازنہ کریں تاکہ اس
امر کا پتا چلایا جا سکے آیا کہ کوئی پاسپورٹ ارکان
صوبائی اسمبلی کے جعلی دستخطوں یا جعلی مہروں کی
بنیاد پر جاری تو نہیں کیا جا چکا۔"

جناب والا۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے پاس رجسٹر ہوگا۔ ہم اس میں اندراج کریں گے اور پاسپورٹ افسر کے لیے یہ لازمی ہوگا کہ وہ ہمیں لکھے۔۔۔۔۔

جناب والا۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر متعلقہ پاسپورٹ افسر ہمیں یہ لکھے اور ہمارے واپسی جواب تک وہ پاسپورٹ نہ بنائے تاکہ جعل سازی کو ختم کیا جا سکے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ شکریہ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری آپ نے اس کو oppose نہیں کیا تھا۔

سید تابش الوری ۔ میں نے ایک تجویز پیش کی تھی۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تجویز کیا تھی؟

سید تابش الوری ۔ اس کو زیر بحث لایا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے بحث کرنے کا کوئی اظہار نہیں کیا تھا۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں زیادہ وقت نہیں لے رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مختصراً فرمائیے۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً عرض کروں گا۔

جناب والا ۔ متعلقہ مجلس نے اس اہم موضوع پر جو سفارشات مرتب کی ہیں ۔ حقیقتاً وہ نہایت مفید بھی ہیں ، بروقت بھی ہیں اور برمحل بھی ہیں انہوں نے اپنی ان تجاویز میں بنیادی طور پر جو دو تین باتیں کہی ہیں ، ان پر فاضل ارکان تفصیل سے اظہار خیال کر چکے ہیں ۔ میں اس میں ایک دو باتوں اضافہ کرنا چاہتا ہوں ۔ اس میں ایک یہ تجویز کیا گیا ہے کہ تمام ارکان اسمبلی کے دستخطوں کے نمونے پاسپورٹ آفس کو فراہم کیے جائیں ۔ اراکین کمیٹی کے ذہن میں غالباً یہ بات تھی کہ پاسپورٹ آفس صرف لاہور میں موجود ہے ، حالانکہ اب پاسپورٹ آفس دوسرے شہروں میں بھی کھل گئے ہیں ۔ حال ہی میں ملتان میں بھی پاسپورٹ آفس قائم ہوا ہے ۔ اس لیے اس میں یہ ترمیم کی جانی چاہیے کہ جہاں بھی پاسپورٹ آفس اس صوبے میں موجود ہیں ، انہیں اراکین کے دستخطوں اور ناموں کی فہرست فراہم کی جانی چاہیے ۔

اس طرح سے جناب والا ۔ اس سلسلے میں ایک سوال یہ کیا گیا ہے کہ جو جعلی پاسپورٹ بن چکے ہیں ان کے متعلق کیا کارروائی ہونی چاہیے ۔ میری تجویز یہ ہے کہ محکمہ امور داخلہ اس سلسلے میں باقاعدہ ایک تحقیقاتی افسر مقرر کرے جو اب تک بنائے جانے والے ایسے پاسپورٹ جن پر صوبائی اسمبلی کے ارکان نے سفارش کی تھی اس کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد ہمیں یہ رپورٹ submit کرے کہ کتنے پاسپورٹ ایسے تھے جو جعلی تصدیقوں کی بنا پر جاری کیے گئے ہیں تا کہ ان کے لیے مناسب ہدایات جاری کی جا سکیں ۔

اسی طرح جناب والا ۔ اس وقت ایک عام تاثر یہ موجود ہے کہ ایم ۔ پی ۔ اے صاحبان کو تصدیق کرنے کا جو اختیار ملا ہے اس کی حیثیت ناگزیر اور لازمی ہے ، حالانکہ صورت یہ ہے کو پاسپورٹ کی درخواستوں کی تصدیق کے لیے کسی بھی سینئر کلاس ون آفیسر یا کسی بھی انکم ٹیکس ادا کرنے والے شخص کو یہ اختیار حاصل ہے ۔ اب یہی اختیار ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کو بھی دے دیا گیا ہے ، جو یقیناً عوامی نقطۂ نظر سے ایک سہولت

کی بات ہے لیکن عام لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے اور یہ غلط تاثر ختم ہونا چاہیے کہ ایم - پی - اے کی تصدیق لازمی نہیں ہے - اسوقت عام لوگ تمام تصدیقوں کے باوجود اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ایم - پی - اے بھی ضرور تصدیق کرے - اس سلسلے میں اگر متعلقہ محکمے کو ایک ہدایت جاری کر دی جائے ، ایک وضاحت جاری کر دی جائے کہ ایم - پی - اے حضرات کی تصدیق لازمی اور ناگزیر نہیں ہے اور اگر عوام چاہیں تو وہ دوسرے ذرائع کے علاوہ ایم - پی - اے حضرات کی تصدیق سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - پوائنٹ آف آرڈر - ہاؤس کورم میں نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - ایوان میں ۶۶ ممبر موجود ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اب ہو گیا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا میں گذارش کر رہا تھا کہ ان ترامیم اور اضافوں کے ساتھ اس رپورٹ کو منظور کر لینا چاہیے - آپ کی طرف سے اور متعلقہ وزیر کی طرف سے متعلقہ محکمے کو وزیر کی طرف سے متعلقہ کو بڑی سختی کے ساتھ ہدایت کی جانی چاہیے کہ اس سلسلے میں جو ایجنٹ وغیرہ ایم - پی - اے کے ناموں کا غلط استعمال کر رہے ہیں آئندہ اس کا کسی صورت میں اعادہ نہ ہو اور اگر کوئی اس سلسلے میں ارتکاب جرم کرے تو اسے سخت ترین سزا دی جائے -

Mr. Speaker : Now I put it to the House.

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب سپیکر - کیونکہ یہ پاسپورٹ کا بڑا اہم مسئلہ ہے میں حاجی سیف اللہ صاحب کی آدھی تقریر سے متفق ہوں اور آدھی سے متفق نہیں ہوں - وہ حصہ جو انہوں نے رجسٹر کا فرمایا وہ بڑا مناسب ہے اور یہ ہونا چاہیے - لیکن اس کی بجائے کہ ایک ایم - این - اے اس رجسٹر کو

maintain کرے زیادہ مناسب ہوگا کہ اگر علاقے کے چیرمین کی ایم - این - اے صاحبان یہ ڈیوٹی لگائیں کہ وہ اپنے علاقے کے تمام فارم جمع کرکے پہلے خود تصدیق کریں اور بعد میں علاقے کا ایم - پی - اے ان کی تصدیق کرے -

مسٹر سپیکر - لیکن یہ چیئرمین ہے کون ؟

بیگم ریحانہ سرور شہید - علاقے کا صدر جو پیپلز پارٹی کا ہوگا -

(قہقہے)

دیگر ازیں ایم - پی - اے صاحبان جو اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہیں ان کے بھی کافی سیکرٹری صاحبان موجود ہیں ایسی پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے - ان کے کافی تعداد میں helpers بھی ہیں - لہذا وہ یہ ذمہ داری اس کے سپرد کر سکتے ہیں -

کنور محمد یاسین خان - ان کا کوئی helper نہیں ہے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - حزب اختلاف کے اراکین اپنے helpers کے نام باقاعدہ پاسپورٹ آفس میں دے سکتے ہیں - اس طرح کے ایک تو پاسپورٹ آفس میں رش نہیں ہوگا اور مقرر کردہ صاحبان اپنی اپنی درخواستیں اکٹھی کرکے پاسپورٹ آفس میں جمع کرا سکتے ہیں اور تمام درخواستوں کی اکٹھی رسید لا کر متعلقہ ایم - این - اے کو دے سکتے ہیں - میرے خیال میں اس طرح زیادہ مناسب ہوگا - ایک تو ایم - پی - اے کا وقت ضائع نہ ہوگا - دوسرے درخواست دہندگان کو تکلیف نہ ہوگی اور تیسرے پاسپورٹ آفس organized طریقہ سے کام کرنے میں مصروف ہو جائے گا اور غلط تصدیق کرنے والوں کا بھی محاسبہ ہو جائے گا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - اس موضوع پر بہت کچھ کہا جا چکا ہے - میں ہاؤس کے سامنے حاجی سیف اللہ صاحب کی اس تجویز کے متعلق

عرض کروں گا کہ رجسٹر تو ایم ۔ این ۔ اے کی اپنی احتیاط کے لئے ہونا چاہیے کہ اس نے کس کی تصدیق کی ہے کس کی تصدیق نہیں کی ۔ لیکن جو جعلی دستخطوں سے پاسپورٹ بنانے کے حوادث جو ہمارے سامنے آرہے ہیں واقعات ہمارے سامنے آ رہے ہیں اس کے لئے یہ ضروری ہونا چاہیے کہ جب کسی ایم ۔ پی ۔ اے کا تصدیق شدہ پاسپورٹ پاسپورٹ آفس میں جائے تو وہ پاسپورٹ آفیسر اس کو ایک چٹھی لکھے اور یہ لکھ دے کہ اس کا جواب ایک ہفتے کے اندر اندر نہ آیا تو سمجھا جائے گا کہ یہ آپ کے دستخط ہیں ۔ تاکہ پاسپورٹ لینے والوں کے لئے بھی کوئی تکلیف نہ ہو اور پاسپورٹ آفس میں بھی کوئی پیچیدگی پیدا نہ ہو دوسرے ٹاؤٹس یا اس قسم کے لوگ بھی کسی قسم کی بدیانتی کا ارتکاب نہ کر سکیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں تین ترامیم آئی ہیں ۔ اگرچہ وہ تحریراً نہیں ۔ ایک ترمیم حاجی سیف اللہ خان نے کی ہے کہ ممبران اسمبلی رجسٹر maitain کریں ۔

"That the M.P.As be requested to maintain a register in which every application should be entered and the serial number of the register should be entered in the application. The Passport Officer should be directed that on receipt of the application attested by an M.P.A. he should inform the M.P.A. that such and such application bearing such and such number has been filed, so that if there is any forgery the M.P.A. may at once bring it to the notice of the Officer concerned.

یہ حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم میں مزید ترمیم آئی ہے ۔ پھر ایک ترمیم یہ بھی ہے کہ واحد کو جمع یعنی دفتر کو دفاتر کر دیا جائے ۔ سید تابش الوری کی ترمیم ہے کہ اپنے حلقے کا نمبر اور ضلعے کا بھی حوالہ دیا جائے ۔ رانا پھول محمد خان کی ترمیم ہے ۔ جو مہر یا دستخط کے ساتھ ایم ۔ پی ۔ اے اپنے ضلعے اور حلقے کا نمبر بھی تحریر کرے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ on a point of information جناب والا ۔ اس سے غلط کارکردگی کی نشان دہی کیسے ہوگی ۔ ایک آدمی جعلسازی کرنا چاہتا ہے تو اسے میرے حلقے کا بھی پتہ ہوگا ۔ میرے ممبر کا بھی پتہ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بعض ممبران کے نام بالکل ایک ہی جیسے ہوتے ہیں وہ کیسے معلوم کریں گے کہ یہ کس ممبر کے دستخط ہیں ۔ کیا اس بات کو مؤثر بنانے کے لئے ان سے استفسار کیا جائے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ رجسٹر maintain کرنے والی نہ میری ترمیم ہے نہ تجویز ہے ۔ بلکہ میں نے Acknowledgement کی ترمیم کو elaborate کرنے کے لئے وضاحت کی ہے ۔ کہ اس کو ترمیم کی شکل میں نہ دیا جائے اور اسے ممبران کی صوابدید پر رہنے دیا جائے ۔ میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ میری اصل ترمیم Acknowledgment کے متعلق ہے ۔ یہ میں نے احتیاطی تدابیر کے طور پر مشورہ دیا ہے ۔ ترمیم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے یہ ترمیم نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ محکمہ امور داخلہ کو کہا جائے کہ ان پاسپورٹوں کے سلسلے میں جو جعلی دستخطوں کی بنیاد پر بنے ہیں تحقیقات کرے اور اس کی رپورٹ استحقاق کمیٹی کو دے تاکہ اس امر کا پتہ چلایا جا سکے ۔ کہ جعلسازی کس پیمانے پر ہوئی ہے ۔ میری ترمیم یہ ہے کہ تحقیقاتی رپورٹ استحقاق کمیٹی کو بھجوائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کام کس نے کرنا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ یہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کوئی آفیسر متعین کرے ۔

سید تابش الوری ۔ اس کے علاوہ اس سلسلے میں احکامات جاری کرے کہ ایم ۔ پی ۔ اے کی تصدیق لازمی ہے ۔ جناب والا ۔ یہ تاثر دوستوں میں عام ہوگیا ہے کہ تمام تصدیقوں کے بعد بھی اگر ایم ۔ پی ۔ اے کی تصدیق نہ ہوئی تو پاسپورٹ نہیں بنے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس سلسلے میں جو ترامیم آئی ہیں اگر ایوان اجازت دے تو ان سب کو اکٹھا پیش کر دوں ۔

وزیر قانون ۔ اکٹھی پیش کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ چار ترامیم ایوان منظور کرتا ہے اور رپورٹ as amended منظور ہے ۔

آوازیں ۔ نہیں ۔

آوازیں ۔ ہاں ۔

وزیر قانون ۔ نہیں کہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رپورٹ منظور نہیں ہے تو پھر میں ایک ایک کرکے پیش کروں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو ترمیم فاضل رکن سید تابش الوری کی طرف سے دی گئی ہے ۔ کہ تمام پاسپورٹ کے دفاتر جو کہ اس صوبہ میں جہاں جہاں بھی کام کررہے ہیں وہاں تک دائرہ اختیار میں توسیع کر دی جائے ۔ اور ان کے specimen signature بھیج دیئے جائیں ۔ اس ترمیم پر میرے خیال میں کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے ۔ بلکہ یہ بات بڑی مناسب ہو گی ۔ لیکن باقی ترامیم جو پیش کی گئی ہیں ان پر عملدر آمد کرایا ہی نہیں جا سکتا ۔ محض وہ یہاں تک بات رہے گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قانون اور ضابطے

کے تحت جب جناب ایک question ہاؤس میں پیش کرتے ہیں اگر اس کی formal یا informal آپوزیشن کھڑے ہو کر نہیں ہوتی ۔

Then motion stands accepted, sir.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ابھی آپ نے موشن put نہیں کی آپ put کریں تو کھڑے ہو کر آپوزیشن کی جائے ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ موشن put ہو چکی ہے ریکارڈ میں موجود ہے اور اس کی مخالفت نہیں ہوئی بلکہ Yes کہا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : Let the tape be replayed please.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب موشن put کی جاتی ہے تو یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں کہ " اب ایوان کے سامنے مسئلہ یہ ہے کہ فلاں فلاں کو زیر غور لایا جائے " ۔ اگر یہ الفاظ ہوں تو ٹھیک ہے اگر یہ الفاظ نہ ہوں تو موشن put نہیں ہوئی ۔

Mr. Speaker : Let me see what has happened.

(اس مرحلے پر ٹیپ سے کارروائی سنائی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ موشن ابھی ہاؤس کے سامنے put نہیں ہوئی ۔ آپ باقاعدہ طور پر یہ فرمائیں گے کہ اب مسئلہ ایوان کے سامنے یہ ہے اور اس پر ووٹنگ ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ٹیپ سے صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ اس حد تک وزیر قانون کے الفاظ بھی آ گئے ہیں کہ اکٹھی put فرما دیں ۔ اور اس کے بعد آپ نے فرمایا ہے کہ اب یہ مسئلہ ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ نہیں فرمایا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ٹیپ کو دوبارہ شروع کرائیں اور اس سے دیکھیں کہ کتنے وقفے تک خاموشی رہی ہے اور کتنی دیر بعد جناب وزیر قانون اٹھے ہیں ۔ اس کو دوبارہ سنیں ۔ کسی قانون میں یہ نہیں ہے کہ آپ اس طرح سے موشن put کریں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ہاؤس کے سامنے موشن put کریں گے اس کے بعد oppose کیا جاتا ہے ۔ ابھی تک آپ پوچھ رہے ہیں کہ سب اکٹھی کر دیں یا ایک ایک کر دیں ۔ آپ یہ فرمائیں گے کہ مسئلہ ایوان کے سامنے زیر غور یہ ہے پھر ہم اس کی مخالفت کریں گے ۔ وہ جملہ آپ نے ابھی حضور والا نہیں پڑھا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک رسمی بات کا تعلق یہ وزیر قانون کے اعتراض میں موجود ہے کہ اس انداز میں یہ سوال ہونا چاہئے تھا لیکن جس سپرٹ میں آج ایوان کے ممبران یہاں پر تشریف رکھتے ہیں ان سے جب میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کو اکٹھی پیش کی جائیں یا ایک ایک کرکے پیش کیا جائے اس پر جو suggestions آئی ہیں اس کے حساب سے ایوان کی اس کو منظوری حاصل تھی ۔ technically میں سمجھتا ہوں I should have taken it for granted میں آئندہ ضابطے کے الفاظ کے مطابق ایوان میں موشن پیش کروں گا ۔ اب میں ایک ایک ترمیم ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں اگر وزیر قانون اس وقت یہ نہ کہتے کہ ان کو اکٹھے پیش کر دیا جائے جس سے اس جذبے کا اظہار ہوتا تھا ۔

that no body has any objection to this, I would have taken each and every amendment separately.

پہلی ترمیم ایوان کے سامنے یہ ہے اور سوال یہ ہے۔

کہ جب کمیٹی attest کی ہوئی پاسپورٹ کی درخواست پاسپورٹ دفاتر میں موصول ہوتی ہے۔ پاسپورٹ افسر فوراً اس ممبر کو اس بات کی اطلاع دے کہ آپ سے تصدیق شدہ درخواست موصول ہوئی ہے اور اگر وصولی کے سات دن کے اندر اندر ممبر صوبائی اسمبلی اس سے انکار نہیں کرتا دفتر یہ تسلیم کرے کہ باقاعدہ اس ممبر کے دستخط ہیں

(گنتی پر تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ دوسری ترمیم ایوان کے سامنے یہ ہے اور سوال یہ ہے :

کہ اس رپورٹ میں جہاں کہیں بھی "پاسپورٹ دفتر" لکھا ہوا ہے وہاں "پاسپورٹ دفتروں" پڑھا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ تیسری ترمیم ایوان کے سامنے یہ ہے اور سوال یہ ہے :

کہ "جہاں تک ممکن ہو" کے الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ترمیم ایوان کی سامنے یہ ہے اور سوال یہ ہے :

کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا ایک آفیسر ان تمام پاسپورٹس کی جو کہ ممبران کے دستخطوں سے جاری کئے گئے ہیں

تفتیش کرے اور تحقیقات کرے اور وہ پاسپورٹس
جن پر شبہ ہو یا جعلی ثابت ہوں ان کی رپورٹ
اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

کہ ترمیم شدہ رپورٹ منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کل صبح اجلاس کتنے بجے ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساڑھے آٹھ بجے ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر ساڑھے آٹھ بجے ہوگا تو اب چٹھی دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۶۵ کی طرف مبذول کراؤں گا اور اس کے ساتھ ہی میں جناب کی رولنگ اس ضمن میں چاہوں گا کہ ایک فیصلہ کس موشن پر جب اسمبلی دے چکی ہو تو کیا اس کے بعد جناب والا کو یا اسمبلی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اس سیشن میں اسی طرح کی موشن کو دوبارہ ڈسکس کیا جائے ۔ جب استحقاق کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اور جناب نے یہ سوال put کیا کہ ترامیم کو اکٹھا لے لیا جائے یا علیحدہ اور جب ہاؤس میں یہ موشن اکٹھی لی گئی ہو اور اس پر مخالفت بھی نہ ہو تو وہ تحریک آنے کے بعد یا ہاؤس کے ممبران کو یہ تجویز کرنے کا حق پہنچتا ہے کہ اب ان کو علیحدہ put کریں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک قاعدہ ۱۶۵ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ کسی ایک موشن پر

فیصلہ ہو جائے کہ ان کو اکٹھا لے لیا جائے تو اس کے بعد دوبارہ identical شکل میں اس کو پیش نہیں کر سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب ۔ والا میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس ضمن میں بالکل صاف فیصلہ دے دیا ہے ۔ ہاؤس نے کوئی رائے نہیں دی ۔ صرف ایک آواز ہاں کے حق میں آئی اور قانونی اعتبار سے جس طریقہ سے موشن پیش ہونی چاہئے تھی وہ آپ نے نہیں پیش کی ۔ اس لئے نہ تو یہ اصولاً پیش ہوئی اور نہ اس پر کسی نے "ہاں" کہا ۔ حاجی سیف اللہ صاحب کی معروضات مناسب نہیں ہیں اور نہ ان کے ارشادات مناسب ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب آپ اس معزز ایوان سے دریافت فرماتے ہیں اور اس وقت کوئی اختلاف نہیں ہے تو یہ تصور ہو گا کہ وہ تحریک منظور ہو گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ اس نکتہ اعتراض پر بول رہے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ روایات کے خلاف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کا نکتۂ اعتراض نوٹ کر لیا ہے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ اگر رانا پھول محمد خان صاحب کی بات کو مان بھی لیا جائے تو جب تک آپ کا فیصلہ نہ آ جائے تب تک یہ مناسب یا درست شمار نہیں ہو گا ۔ آپ نے ابھی فیصلے کا اعلان نہیں کیا ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ قاعدہ ۱۶۵ اپنی جگہ پر بجا ہے لیکن اگر حاجی سیف اللہ صاحب اپنا نکتہ اعتراض مناسب وقت پر اٹھاتے تب کوئی بات تھی لیکن اب وقت گزر چکا ہے لہذا اب یہ رول applicable نہیں ہو گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس پر بحث کی اجازت نہیں دے رہا ۔ میں نے فاضل رکن کا نکتہ اعتراض سن لیا ہے ۔ حاجی سیف اللہ خان کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں کل دونوں نکات پر ایوان کے سامنے اپنا رولنگ پڑھوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا ایک اور نکتۂ اعتراض ہے کہ ابھی رولنگ ایک جو سرکولیٹ ہوا ہے ان دونوں پر جناب کے دستخط موجود نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کل ایوان میں دونوں کو پڑھوں گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میری گزارش یہ ہے کہ جو رولنگ سرکولیٹ کیا گیا ہے اگر ان پر دستخط کرنے مقصود نہیں ہیں تو اس پر لفظ copy of ruling لکھا جائے ۔ جب اس پر شروع کے لفظ "رولنگ" لکھا جاتا ہے پھر آپ کے دستخط اس پر ضروری ہوجاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کل ایوان میں ان دونوں کو پڑھوں گا ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ فی‌الفور زیر غور لانے کی تحریک پیش کریں گے ۔

وزیر محنت ۔ (مسٹر محمد افضل وٹو) جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :-

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ فی‌الفور زیر غور لایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ کے سامنے ایجنڈا موجود ہے تقریریں تو کر لی گئی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے

لئے مشتہر کرایا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں ۔ پہلے آپ ترمیم پڑھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ ترمیم یہ ہے کہ اس کو رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم درست نہیں ہے ۔ لہذا اس پر بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

I quote rule 78 (2) (a) of the Rules of Procedure :

> "At this stage amendments to the Bill may not be moved, but:—
>
> (*a*) if the member-in-charge moves that this Bill be taken into consideration, any member may move an amendment that the Bill be referred to a Select Committee or be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by a date to be specified in the motion.

Therefore, this amendment cannot be considered.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس پوائنٹ آف آرڈر کا تعلق ہے . . .

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق نہیں پوچھا ہے بلکہ آپ کی ترمیم کے متعلق پوچھا ہے ۔

"You should have been the first.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ سوال یہ ہے کہ میری امنڈمنٹ شروع کرنے کا مقصد یہ ہوگا کہ پوائنٹ آف آرڈا up held ہو گیا ہے ۔

Mr. Speaker : That need not be decided in view of your amendment.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ٹھیک ہے ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Sir, I want a decision on my point of order.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کا جہیز بل پر بھی فیصلہ ہو چکا ہے اور پچھلا جو موٹر وہیکلز کا بل تھا اس پر بھی فیصلہ ہو چکا ہے ۔

Begm Rehana Sawar Shaheed : Mr. Speaker, I have raised a point of order. If this question was decided before and a ruling has already been given on this issue, then I have another point of order and I want a decision on that.

Mr. Speaker : I am not bound to decide every point of order. That point does not arise in view of the amendment of Haji Muhammad Saifullah Khan.

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I would only like to know whether the chair has the power to over rule the clear-cut rules, prescribed in the Rules of Procedure.

Mr. Speaker : We are not here for academic discussions. Haji Muhammad Saifullah Khan.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودۂ قانون (ترمیم پنجاب) ساجی تحفظ برائے
ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ ۱۵ اپریل

تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ ۱۵ اپریل تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے۔

Minister for Transport : I oppose it, Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ بظاہر یہ نہایت ہی مختصر بل ہے اور اس میں چیئرمین کے اس پینل میں جو کہ پہلے آرڈیننس کے تحت موجود ہے صرف ایک لفظ "وزیر" کا اضافہ کرنے کے لئے یہ بل اس ایوان کی منظوری کے لئے لایا جا رہا ہے جناب والا۔ اگر یہ مختصر سی تبدیلی جس کو اس بل کے ذریعے سے کیا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے جس کے لئے لیجسلیشن ہی کرنی مقصود ہے۔ تو اس میں بہت سے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے ہیں بالخصوص ان ملازمین میں کہ آخر اس امنڈمنٹ کو لانے کا یا اس پینل آف چیئرمین میں ایک وزیر صاحب کو بطور چیئرمین خاص طور پر مقرر کرنے کے لئے ایک امنڈمنٹ کو لانے کا مقصد کیا ہے۔

میاں خورشید انور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا کورم مکمل نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ گنتی کی جائے . . . . گنتی کی گئی . . . . کورم پورا نہیں ہے۔ گھنٹیاں بجائی جائیں . . . . گھنٹیاں بجائی گئیں . . . . کورم پورا ہو گیا ہے . . . .

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ تبدیلی اور بالخصوص یہ پینل کی تبدیلی بغیر کسی وجہ کے اور بغیر کسی ضرورت

کے لائی گئی ہے ۔ جس نے لازمی طور پر ملازمین میں شکوک و شبہات پیدا کرنے ہیں اسی لیے میں نے یہ تحریک دی ہے کہ ملازمین کے سماجی تحفظ کے لیے رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے اس بل کو متداول کرایا جائے ۔ اس کے بعد قانون سازی کی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ - ۱۵ اپریل تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم نمبر ۱ اور ۳ بھی ختم ہو گئی ہیں ۔ اب ترمیم نمبر ۴ پیش ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایت سپرد کر دیا جائے کہ اس مسودہ قانون کے بارے میں اپنی رپورٹ ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء تک پیش کرے ۔

(۱) امیر عبداللہ خان روکڑی ۔

(۲) چوہدری لال خان ۔

(۳) مسٹر محمد صادق ۔

(۴) مسٹر محمد حنیف نارو ۔

(۵) ملک غلام نبی ۔

(۶) ریٹائرڈ کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔

(۷) سید ناظم حسین شاہ ۔

(۸) سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔

(۹) راؤ محمد افضل خان ۔

(۱۰) چوہدری کلیم اللہ ۔

(۱۱) بیگم آباد احمد خان ۔

اور (۱۲) حاجی محمد سیف اللہ خان (محرک)

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۷۳ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایت سپرد کر دیا جائے کہ اس مسودہ قانون کے بارے میں اپنی رپورٹ ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ تک پیش کرے ۔

(۱) امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔

(۲) چوہدری لال خان ۔

(۳) مسٹر محمد صادق ۔

(۴) مسٹر محمد حنیف نارو

(۵) ملک غلام نبی ۔

(۶) ریٹائرڈ کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔

(۷) سید ناظم حسین شاہ ۔

(۸) سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔

(۹) راؤ محمد افضل خان ۔

(۱۰) چوہدری کلیم اللہ ۔

(۱۱) بیگم آباد احمد خان ۔

اور (۱۲) حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (محرک)

وزیر محنت جناب والا ۔ میں اس مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس تحریک پر بھی میری وہی معروضات ہیں جو اس سے پہلے میں پیش کر چکا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۷۳ مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کو بدیں ہدایت سپرد کر دیا جائے کہ اس مسودہ قانون کے بارے میں اپنی رپورٹ ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ تک پیش کرے ۔

(۱) امیر عبد اللہ خان خان روکڑی ۔

(۲) چودھری لال خان ۔

(۳) مسٹر محمد صادق ۔

(۴) مسٹر محمد حنیف لارو

(۵) ملک غلام نبی ۔

(۶) ریٹائرڈ کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔

(۷) سید ناظم حسین شاہ ۔

(۸) سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔

(۹) راؤ محمد افضل خان ۔

(۱۰) چوہدری کلیم اللہ ۔

(۱۱) بیگم آباد احمد خان ۔

اور (۱۲) حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (محرک)

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس قانون کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کرتا ہوں لیکن وزیر موصوف نے گورننگ باڈی کا چیر مین بننے کے شوق میں ایوان کو مشکل میں ڈال دیا ہے ۔ مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے یہ تکلیف بھی گوارا نہیں کی کہ وہ اسی کو ایوان میں پیش کرنے سے پہلے ایک دفعہ پڑھ لیتے ۔ حالانکہ اس میں صاف طور پر واضح ہے کہ اس گورننگ باڈی کا چیئرمین وزیر ہو اور آگے جا کر اسی آرڈیننس کی کلاز ۱۲ میں ایک مشکل کو رفع کرنے کے لیے کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی ۔ وہاں صاف disqualification میں لکھا ہوا ہے کہ کوئی اسمبلی کا چیئرمین نہیں بن سکتا ۔ یہ عجیب قسم کی دو عملی ہے ۔ یہ اتفاق کی بات ہے کہ جو آج کے وزیر ہیں وہ اس معزز ایوان کے ممبر نہیں لیکن یہ کوئی وراثت نہیں ہو سکتی ۔ کل ممبر حضرات میں سے کوئی وزیر بن جائے تو اس کے لیے مشکل پیش ہوگی ۔

اس کے ساتھ آرڈیننس کے بارے میں پارٹی ڈھنڈورا پیٹا کرتی ہے کہ دور

آمریت کے جتنے قوانین ہیں ان میں اصلاح کی جائے گی لیکن افسوس ہے کہ مکھی پر مکھی ماری جا رہی ہے اور اس کلاز ۱۲ میں ایک بہت فضول قسم کی دفعہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی فرم کا ڈائریکٹر ہو اور وہ فرم اس ادارے کا کوئی کاروبار کرے وہ گورننگ باڈی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ معزز رکن نے بھی کلاز غلط پڑھی ہے۔

میاں خورشید انور ۔ جی ہاں ۔ کلاز نمبر ۱۲ میں یہ تو گنجائش رکھ دی گئی ہے کہ اصل آرڈیننس میں کسی فرم کا کوئی ڈائریکٹر جو اس ادارے کے ساتھ کسی قسم کا کوئی کاروبار کرے وہ گورننگ باڈی کا ممبر نہیں بن سکتا ۔ لیکن حصہ دار چاہے ڈائریکٹر فرم میں زیادہ حصہ کا مالک ہو اس کا رکن بن سکتا ہے ۔ اس لیے ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسکو رائے عامہ معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ آج ایوان کے سامنے جو مسودہ قانون زیر غور ہے اس میں بنیادی طور پر اگرچہ صرف ایک ترمیم پیش کی گئی ہے لیکن حقیقت میں یہ کئی مسئلوں پر محیط ہے اگر ہم اس پس منظر میں اس بل کی افادیت اور اہمیت پر آج کی اس نشست پر اظہار خیال کریں تو یہ نہ صرف اس محکمے کے لیے بلکہ عام لوگوں ، مزدوروں اور محنت کشوں کے ایک بڑے طبقے کے لیے بھی مفید اور کار آمد بحث ہوگی ۔ جناب والا ۔ سماجی تحفظ کی یہ سکیم جسے مغربی پاکستان سوشل سیکورٹی انشورنس آرڈیننس کے نام سے ۱۹۶۵ میں نافذ کیا گیا تھا وہ عوام اور خاص طور پر مزدوروں کے ایک دیرینہ مطالبہ کا نتیجہ تھا ۔ یہ مطالبہ مدت سے کیا جا رہا تھا کہ اس ملک کے محنت کش اور مزدور ان تحفظات ، مراعات اور حقوق سے محروم ہیں جو دنیا کے تمام ترقی یافتہ جمہوری ممالک میں مزدوروں کو حاصل ہیں ۔ اس مطالبے

کے جواب میں انٹرنیشل لیبر آرگنائزیشن نے ۵۸ء میں ایک مشن بھیجا تھا کہ وہ پاکستان میں مزدوروں اور محنت کشوں کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد اس سلسلے میں ایک مفید اور جامع رپورٹ مرتب کرے۔ چنانچہ اس کمیشن کی سفارش پر اس سکیم کو ایک آرڈیننس کی صورت میں مغربی پاکستان میں نافذ کیا گیا تھا۔ جناب والا۔ یہ آرڈیننس مزدوروں کو یہ استحقاق بخشتا ہے کہ وہ اپنے مالکوں کے ذریعے ایک رقم وضع کرنے کے بعد انشورنس کرائیں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اصل آرڈیننس پر بحث کر رہے ہیں۔

سید ثابش الوری۔ جناب والا۔ یہ اس آرڈیننس کی ترمیم ہے جس پر بحث کر رہا ہوں۔

Mr. Speaker : But let us discuss the present amendments.

سید ثابش الوری۔ میں یہ گذارش کر رہا ہوں کہ یہ ترمیم جو اس آرڈیننس میں لائی گئی ہے اگر ہم اس کو زیادہ وسعت پذیر کر سکیں تو مزدوروں اور محنت کشوں کو اس سے زیادہ فائدہ حاصل ہوگا اور اب میں اسی بات پر آ رہا ہوں۔۔۔۔۔

مسٹر سپیکر۔ اسکے لیے آپ کوئی بل لائیں؟

سید ثابش الوری۔ جو اس میں ترمیم آ رہی ہے وہ پرنسپل آرڈیننس میں ہے اسلئے ہمیں یہ استحقاق حاصل ہے۔

Mr. Speaker : We can't discuss the principal ordinance as such but only with relation to the amendments which are before the House.

سید ثابش الوری۔ لیکن میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس ترمیم کے ذریعے یہ قرار دیا جا رہا ہے کہ آئندہ کسی سول افسر اور جوڈیشیل افسر کے علاوہ

وزیر بھی چیئر مین ہو سکے گا ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے جو دفعہ اس سلسلے میں موجود ہے ۔ اس میں پہلے سے یہ قرار دیا گیا ہے کہ کوئی بھی ہائی کورٹ کا جج یا کوئی سینئر سول افسر یا کوئی افسر جو کمشنر کے عہدے سے کم نہ ہو وہ اس عہدے کے لیے مقرر کیا جا سکتا ہے لیکن عملی تجربہ یہ ہے کہ اس دفعہ کی موجودگی کے باوجود جس میں پہلی شرط ہائی کورٹ کے جج کے تعین کے سلسلہ میں تھی ہم نے ہائی کورٹ کے جج کو نظر انداز کر دیا اور ایک سول افسر کو اس کام پر مامور کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مزدوروں اور محنت کشوں کے جو مفادات تھے وہ بری طرح متاثر ہوئے ۔ یہ سکیم جو پورے مغربی پاکستان کے لیے تھی ۱۹۵۵ کے بعد اس کا دائرہ اختیار صرف پنجاب تک محدود رہ گیا اور محنت کشوں کے صرف ایک طبقے کو ان مراعات کا مستحق قرار دیا گیا ۔ یہ مراعات بنیادی طور پر صرف ٹیکسٹائل ملوں کے مزدوروں کو حاصل تھیں ۔ اس کے بعد یہ مطالبہ بڑھا تو کچھ دوسری صنعتیں بھی اس میں شامل ہوئیں اور راولپنڈی ۔ ملتان اور سرگودھا جیسے علاقے اس میں شامل کیے گئے ۔ ہر معاملے میں افسرانہ تسلط نوکر شاہی کی ایک خاص ذہنیت ہے اور اسی بنا پر ابھی تک مزدوروں کو ان کے جائز حقوق میسر نہیں آ سکے ۔ یہ ترمیم کوئی نئی یا انوکھی نہیں ہے ۔ اصل آرڈیننس میں پہلے سے ہائی کورٹ کے جج کی پروویژن موجود تھی لیکن اس سے استفادہ نہیں کیا گیا اور اب بھی اگر ہم ایک وزیر کی خدمات سے لازمی استفادہ نہ کریں تو پھر یہ ترمیم بھی غیر موثر اور مہمل رہے گی ۔ اس سلسلے میں جو طریق کار پہلے کیا گیا تھا اور ہائی کورٹ کے جج کو نظر انداز کر کے ایک سول افسر کو چیئرمین بنانے سے جو قباحتیں پیدا ہوئیں اس مرحلے پر میں آپ کی توجہ ان کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ ہم نے دیکھا کہ خاص خاص علاقوں کو خاص خاص مراعات کے لیے منتخب کیا گیا اور صوبائی سطح پر منصفانہ و مساویانہ بنیاد پر فیصلے نہیں کئے جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو کسی ایکٹ یا قانون کی برائیاں ہیں ۔ جو مسودہ قانون آپ کے سامنے ہے اسکا بھی ذکر کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ یہ برائیاں اس لیے ہوئیں کہ ہائی کورٹ کے جج کی بجائے ایک سول افسر اس کا چیئرمین بنا دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات ٹھیک ہوگی مگر اس مسودہ قانون کی بات کیجئے ۔

سید تابش الوری ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی وزیر صاحب ضرور اس کے چیئرمین بنائے جائیں ۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا مگر اس میں ایسی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ اس دفعہ کے تحت صرف وزیر ہی چیئرمین ہو سکے گا اور جو دوسرے افسر جن کو یہ استحقاق دے دیا گیا ہے ۔ چیئرمین نہیں بنائے جائیں گے اس ترمیم میں اس قسم کی کوئی گارنٹی موجود نہیں ہے ۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ادارے میں زیادہ سے زیادہ عوام کو اختیار حاصل ہو اور عوامی جذبات و احساسات کو فوقیت دی جائے تا کہ وہ طبقہ جس کے لیے یہ آرڈیننس یا قوانین بنائے جا رہے ہیں وہ اس سے زیادہ بہتر طور پر استفادہ کر سکے ۔ اس وقت صورت یہ ہے کہ جو سکیم سارے پنجاب میں نافذ ہونی چاہئے تھی وہ ابھی تک سارے پنجاب پر لاگو نہیں ہوئی اور محض چند علاقے اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں یہ سکیم تمام مزدوروں پر بھی حاوی نہیں ہے صرف ٹیکسٹائل اور ایک دو اور صنعتوں کے مزدور ہی اس سے استفادہ کر سکے ہیں ۔

Mr. Speaker : You are criticising the original law. Let us restrict ourselves to the present amendments.

سید تابش الوری ۔ اگر وہ ترمیم کے ذریعہ وزیر متعلقہ کو مستقلاً چیئرمین کی حیثیت دی جا سکے تا کہ عوامی احساسات اور جذبات کے پیش نظر مطالبات

جائز طور پر منظور کرنے میں آسانی ہو تو میرا خیال ہے میں اس ترمیم کی حمایت کرونگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ آج کے اجلاس کا وقت نصف گھنٹہ بڑھا دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساڑھے دس بجے تک کر دیا جائے کیونکہ دس بجے تک تو پہلے ہی وقت ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ اگر دس بجے تک ہے تو پھر ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب دس بجنے والے ہوں پھر آپ یہ تحریک اس وقت پیش کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر وقت نو بجے تک ہے تو اسکو بڑھا دیا جائے اگر دس بجے تک ہے تو بے شک نہ بڑھایا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اجلاس کا وقت تو نو بجے سے زیادہ نہیں بڑھنا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ فیصلہ دس بجے کا ہوا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ دس بجے والا فیصلہ غلط ہے ۔ میں اسکی وجہ بتاتا ہوں کہ کل اسی صوبے کے لیے ایک نہایت اہم بل آ رہا ہے اور ہم لوگوں نے اسکے لیے تیاری کرنی ہے ۔ کچھ لکھنا پڑھنا ہے ۔ یہ ایک سیدھی سی بات ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ممبر صاحبان میرے ساتھ تعاون کریں تو میں اسکو

دس بیس منٹ میں ختم کر دیتا ہوں ورنہ دس بجے تک تو وقت ہے ۔ حاجی سیف اللہ صاحب آپ نے تقریر تو کر لی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں نے بہت مختصر تقریر کی تھی ۔ میں محض اس لئے تقریر نہیں کر رہا کہ اس بل کے پاس ہونے میں تاخیر ہو، یا اس میں کوئی رکاوٹ پیدا کی جائے، بلکہ میں اس بل کے پاس ہونے کی خرابیوں کی اور ان خرابیوں کے ازالے کی نشان دہی کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ یہ بل جس جلدی میں اور جس طرح سوچے سمجھے بغیر پیش کیا گیا ہے اس کی نشان دہی ہمیں اس بل کے اغراض و مقاصد سے واضح طور پر ہو جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ قواعد کی رو سے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہر بل کے ساتھ اغراض و مقاصد ہونے چاہئیں ۔ اور وہ بل کا حصہ نہیں ہوا کرتی، وہ بل کے ساتھ پاس نہیں ہوا کرتی، مگر اس کو رکھنے کا مقصد اور کے لئے compulsion محض اس لئے لگائی گئی ہے کہ اس لیجسلیشن کا مدعا معلوم ہو سکے، اس کا مقصد معلوم ہو سکے اور یہ ظاہر کیا جا سکے کہ اس لیجسلیشن کے لئے جس پر لاکھوں روپے صرف ہوں گے ایک بل لانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ؟ عوام کا وہ قیمتی سرمایہ جو لیجسلیشن پر خرچ ہوتا ہے، اس کا جواز پیدا کرنے کے لئے ہمیں اغراض و مقاصد دینے پڑتے ہیں مگر جو بل آج اس ایوان میں منظوری کے لئے پیش کیا گیا ہے اگر اس کے اغراض و مقاصد کو ہم بغور پڑھ لیں تو اندازہ ہوگا کہ آخر اس بل کو لانے کا مقصد کیا ہے ؟ اس سے صوبے کے عوام کو فائدہ کیا ہوگا ؟ اس بل کے لانے سے قبل کیا تکالیف، مصیبتیں، پریشانیاں لاحق تھیں جو اس آرڈیننس یا اس بل کے منظور ہو جانے پر دور ہو جائیں گی ۔ میں آپ کو اغراض و مقاصد سے حصے پڑھ کر سناتا ہوں جس میں یہ لکھا ہے کہ :

"The Chief Secretary to Government of the Punjab was the Chairman of the

governing body of the Punjab Employees Social Security Institution under section 5 (1) (a) of the West Pakistan Social Security Ordinance X of 1965. This Ordinance was framed at the time when there was no representative Government [Since the circumstances had changed and the Labour Minister was to be a more appropriate choice then the Chief Secretary to head the governing body of the Punjab Employees Social Security Institution; accordingly the Ordinance was amended by the West Pskistan Employees Social Security (Punjab Amendment) Ordinance, 1972.

اس سارے بل کی غرض و غایت جو بیان کی گئی ہے مجھے افسوس ہے کہ نہ صرف وہ غرض و غایت لا حاصل اور اس بل سے قطعی غیر متعلق ہے بلکہ اس حد تک اس میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے کہ ۱۹۶۵ء میں تو اس ملک میں، صوبے میں، مغربی پاکستان میں representative گورنمنٹ تھی اس وقت وہ آرڈیننس (as a whole lay) کر دیے جاتے تھے اور موجودہ آئین کی طرح وہ بل کی شکل میں پاس نہیں ہوتے تھے، بلکہ اس وقت آرڈیننس کی صرف توثیق ہی ہوا کرتی تھی۔ جس وقت یہ بل یا یہ آرڈیننس نافذ کیا گیا تھا، جس وقت یہ سیکیورٹی سکیم بنائی گئی تھی اور جس وقت یہ انسٹی ٹیوشن قائم کیا گیا تھا اس وقت اس ملک میں representative government تھیں، اس وقت اسمبلیاں قائم تھیں، اس وقت اس ملک میں لیجسلیشن اسمبلیوں کے ذریعے سے ہوا کرتی تھی، آرڈیننس اسی طرح سے نافذ ہوا کرتے تھے جس طرح اس بل کے لئے اب آرڈیننس نافذ کیا گیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ آج یہ آرڈیننس بل کی شکل میں آیا ہے اور پہلے وہ آرڈیننس آرڈیننس کی شکل میں آیا کرتا تھا۔

جناب والا۔ اس غرض و غایت میں ہمیں یہ تک نہیں بتایا گیا آخر سابق ایڈمنسٹریشن میں، سابق پینل آف چیئرمین میں، سابق کلاز کی تعریف میں سابق کارکردگی میں اور اس موجودہ بل کی رو سے اس میں ایک "وزیر" کے لفظ کے ایک اضافے سے کیا فائدہ حاصل ہو گا؟ کیوں یہ ضرورت محسوس کی گئی

ہے، کس لئے یہ ترمیم کی جا رہی ہے، اس سے قطعاً اس ایوان کو بے خبر رکھا گیا ہے میں سمجھتا ہوں اور اپنی دانست کے مطابق میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ نہ صرف ہمیں بے خبر رکھا گیا ہے بلکہ جناب متعلقہ وزیر کو بھی اس بارے میں بے خبر رکھا گیا ہے کہ آخر ان کو چیئرمین بنایا کیوں جا رہا ہے اگر انہیں یہ واضح کر دیا جاتا، انہیں بتا دیا جاتا کہ آپ کو چیئرمین رکھنا مفاد عامہ کے تحت اس انسٹی ٹیوشن کی کارکردگی کو بڑھانے کے لئے نہایت لازمی اور ضروری ہے تو وہ ضرور خیال کرتے کہ محض منسٹر انچارج کی امنڈمنٹ لے آنے سے، محض منسٹر انچارج کو اس انسٹی ٹیوشن کا چیئرمین بنانے سے یہ بل مکمل نہیں ہوتا بلکہ "منسٹر انچارج" کا ایک لفظ جو کہ آپ نے پینل آف چیئرمین میں شامل کیا ہے، اس سے بجائے اس انسٹی ٹیوشن کو فائدہ پہنچانے کے بجائے اس قانون کو جامع بنانے کے اس میں بہت سی complications پیدا کر دی گئی ہیں۔ اگر آپ نے ان ترامیم کو لانے سے پہلے پرنسپل آرڈیننس کو دیکھ لیا ہوتا، اس کو ملاحظہ کر لیا ہوتا تو آپ کو اندازہ ہوتا کہ اس آرڈیننس میں تمام تر اختیارات، اس انسٹی ٹیوشن کا تمام تر کنٹرول اور اس انسٹی ٹیوشن کی اپلیٹ اتھارٹی منسٹر انچارج ہوتا ہے۔ That is a government

Minister incharge means the Minister concerned.

اب آپ اندازہ لگائیں کہ جب ہم اس ایکٹ کو، اس اصل آرڈیننس کو کو دیکھتے ہیں، اس کی سیکشن ۹ پر جاتے ہیں اس کی سیکشن ۱۲ کو دیکھتے ہیں تو ہمارا ذہن معطل ہوجاتا ہے کہ ان کا اطلاق پھر کیسے ہوگا، ان پر پھر کیسے عمل درآمد کر لیا جائے گا جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ انسٹی ٹیوشن کو معطل کر سکے۔ جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس انسٹی ٹیوشن کے چیئرمین کو علیحدہ کر سکتی ہے، remove کر سکتی ہے اور یہ دفعات اس وجہ

سے لکھی گئی تھیں اور یہ اختیارات گورنمنٹ کو اس وجہ سے دیے گئے تھے کہ اس آرڈیننس کے تحت اس انسٹی ٹیوسن کا چیئرمین منسٹر انچارج نہیں تھا اور اس انسٹی ٹیوشن کی چیئرمین گورنمنٹ نہیں تھی، اس لئے گورنمنٹ کا super-hand رکھنے کے لئے وہ اسے پوری اتھارٹی دینے کے لئے انہوں نے تمام تر اختیارات گورنمنٹ کے رکھے۔ سیکشن ۹ میں ہے کہ وہ اس بورڈ کو علیحدہ کر دے گا، ان کو علیحدگی سے قبل موقعہ دیا جائے گا اور اس کے چیئرمین یا اس کے ممبروں کو حق ہوگا کہ وہ اپنی صفائی پیش کریں۔ جب وزیر محنت چیئرمین سوشل سیکورٹی کو ایک نوٹس دے گا کہ آپ کی کارکردگی غلط ہے، تو مجھے بتائیں کہ نوٹس جاری کرنے والا کون ہو گا اور لینے والا کون ہو گا، آپ کی وہ دفعات پھر کہاں جائیں گی، وہ چیک کہاں کریں گے، وہ hold کہاں جائے گا۔ جس کے تحت اس آرڈیننس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے منصف الگ مقرر کیا گیا اور implementation کرنے والا الگ مقرر کیا گیا تھا۔ آپ کی اس موجودہ امنڈمنٹ میں، آپ کے اس موجودہ ایک لفظ "منسٹر انچارج" کے لکھ دینے سے اور اسے چیئرمین بنا دینے سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے سارے اس آرڈیننس، کا سارے اس قانون کا جس کی امنڈمنٹ لا رہے ہیں ستیاناس کر دیا ہے اور اس کو برباد کر دیا ہے۔ مجھے اس چیز سے قطعاً اختلاف نہیں ہے کہ منسٹر انچارج ہو یا نہ ہو، میں یہ کہتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں پروویژن ہے کہ اس انسٹی ٹیوشن کی super body ہو گی، super اتھارٹی ہوگی اور آپ کی اس امنڈمنٹ کے آنے سے وہ سپر اتھارٹی وہ کنٹرول اور وہ چیک جو کہ کارکردگی کو چیک کرنے کے لئے اور اس انسٹی ٹیوشن کی کارکردگی کے متعلق کسی قسم کا ایکشن لینے کے لئے اس میں پرویژن رکھی گئی ہے ان کا استعمال آپ کیسے کریں گے، کس پر کریں گے، کس کو نوٹس دیں گے، کس کو علیحدہ کریں گے؟ کیا اس سے یہ پیچیدگی نہیں پیدا ہو جائے گی کہ جب اس بورڈ کا چیئرمین علیحدہ کیا جائے گا پھر منسٹر بھی علیحدہ ہو جائے گا؟ یا تو آپ یہ رکھ دیں کہ منسٹر

کے فارغ ہونے سے وہ عہدہ خالی ہو جائے گا، اس کی بھی آپ نے پروا نہیں کی، آپ نے اس کا چیک ختم کردیا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آخر ان امنڈمنٹس کو لانے سے پہلے ان کے عواقب اور ان کی وجوہات کو مد نظر کیوں نہیں رکھا جاتا۔

اس کے ساتھ ساتھ جناب والا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس سیکشن ۵ کی جو امنڈمنٹ صرف ایک حصہ میں لائی جا رہی ہیں اس میں صرف یہ دیا گیا ہے کہ یہ امنڈمنٹ ہم اس لئے لا رہے ہیں کہ اس انسٹی ٹیوشن کو more democrate بنا دیں۔ وزیر صاحب کے چیئرمین ہونے کی وجہ سے وہ بورڈ زیادہ جمہوری بن جائے گا۔ آپ نے اپنی موجودگی کو یا اپنا ہونا تو بڑا جمہوری طرز فکر قرار دے دیا لیکن آپ نے سیکشن ۵ کی سب کلازز کو سٹڈی نہیں کیا۔ جہاں آپ نے مزدوروں کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ اپنے مخصوص نمائندے چن کو اس بورڈ میں بھیج دیں۔ وہاں آپ نے وہ شرط برقرار رکھی کہ وہ دس بیس پچاس کی لسٹ دیں گے اور اس میں سے آپ چن لیں گے۔ کیا یہ جمہوری فعل ہے؟ اس سیکشن ۵ میں آپ نے لکھا ہے کہ ایمپلائر کی ایسوسی ایشن بھی اپنی ایک لسٹ بھیج دے گی اور اس میں سے گورنمنٹ تین نمائندے چن لے گی۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اس میں امنڈمنٹ لانا چاہتے ہیں؟

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ I want to elaborate تاکہ ان کے ذہن میں یہ آ جائے کہ اس میں خرابیاں کیا کیا ہیں۔ ہم تو مجبور ہیں کہ اگر ہم صحیح ترامیم بھی لائیں گے تو وہ پاس نہیں ہوں گی۔ یہ واضح کرنا مقصود اسی لئے ہوتا ہے کہ وہ چیزیں جو ان کے نوٹس میں نہیں لائی گئیں۔ لائی جائیں۔ اس امنڈمنٹ پر ہی قانع ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ اور انہوں نے اس کو اپنے لئے مفید سمجھ لیا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہی امنڈمنٹ یہی آپ کا اس بورڈ کا چیئرمین ہونا مزدوروں کو آپ کے خلاف نفرت کا موقع

دے گا۔ اب تو آپ مزدوروں کی شکایات کے متعلق ہر وقت سابقہ آرڈیننس کے تحت کاروائی بھی کر سکتے ہیں۔ کہ جب اس بورڈ کے بارے میں مزدوروں کو کو یا پبلک کو یا کسی شخص کو شکایت ہو تو وہ حکومت کو اس کی شکایت کر کے ہر وقت انسداد کر سکتا ہے جب حاکم بھی آپ، فیصلہ کرنے والے بھی آپ۔ بورڈ کو چلانے بھی آپ، قانون کو نافذ کرنے والے بھی آپ اور اس کی کارکردگی کو جج کرنے والے بھی آپ تو اب آپ ہی مجھے بتائیں کہ وہ شکایت کس کو کرے گا۔ اس کا آپ نے قطعاً قطعاً خیال نہیں رکھا۔ باقی جہاں تک اس آرڈیننس کی افادیت کا تعلق ہے۔ جس کی ترمیم اس ہاؤس میں منظوری کے لئے پیش کی جا رہی ہے۔ میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کراؤں گا کہ جہاں آپ یہ ترامیم لا رہے ہیں وہاں یہ بھی کوشش کریں کہ صوبے کے اندر جو بھی قانون کسی ایک طبقے کے اندر، کسی ایک قوم کے اندر . . . .

مسٹر سپیکر۔ آپ بحث کے scope کچھ باہر نکل گئے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ میں آرڈیننس کے دائرہ میں ہوں۔ جس آرڈیننس کو امنڈ کیا جا رہا ہے I am commenting on that sir, تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں discrimination کو حتی‌الوسیع جس حد تک ممکن ہو سکے ختم کیا جائے۔ آپ نے اس میں امنڈمنٹ تو پیش کر دی ہے کہ وزیر کو چیئرمین بنا دیا جائے لیکن یہ نہیں کہا کہ اس آرڈیننس کے تحت جو مزدوروں میں . . . .

مسٹر سپیکر۔ حاجی صاحب آپ فیلڈ سے باہر نکل گئے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ جناب والا۔ میں پرنسپل آرڈیننس پر گزارش کر رہا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ آپ ان کو تجویز پیش کر رہے ہیں کہ اس کے علاوہ کچھ

اور بھی ترامیم کریں ۔ آپ اس میں ترامیم لے آئیے اور اگر ہو سکتا تو میں اس کی اجازت دے دیتا ۔

Haji Mohammad SaifUllah Khan With due respect and reagrd, Sir,

principles are to be discussed. ۔ جناب والا ۔ ایک آرڈیننس پہلے ہی موجود ہے ۔ آپ موجودہ قانون کی ترمیم کر رہے ہیں تو ہمارے لیے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس ترمیم کے اثرات اس قانون پر کیا پڑیں گے اور اس صوبے کے عوام پر کیا پڑیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس حد تک تو ٹھیک ہے ۔ لیکن آپ یہ کہہ کر رہے ہیں کہ یہ بھی ہونا چاہیے اور پھر اس کا یہ اثر ہوگا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ٹائم ہو گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ٹائم نہیں ہوا ۔ وقت دس بجے کا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ دس بجے کا وقت نہیں ۹ بجے کا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ہم نے جا کر سٹیڈی بھی کرنا ہوتی ہے اور صبح آپ کی خدمت میں حاضر بھی ہونا ہوتا ہے ۔ وزیر صاحب نے کھڑے ہو کر صرف یہ ارشاد فرما دینا ہے کہ میں تحریک کرتا ہوں کہ بل ایوان کے سامنے فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جناب والا ۔ میں علامہ رحمت اللہ صاحب کی تسلی کے لیے ایک ایک پوائنٹ کا واضح طور پر اور مفصل جواب دوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ جواب کل بھی دیا جا سکتا ہے ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں * * * *

* * * * * *

مسٹر سپیکر ۔ وقت ضائع نہیں کیا جا رہا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں احتجاج کرتا ہوں وزیر صاحب ان الفاظ کو واپس لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لکھا ہی نہیں گیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ الفاظ ریکارڈ پر موجود ہیں ان کو expunge کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ان کو expunge کر دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ وہ discrimination جس کے تحت آپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ آپ جس ادارے پر چاہیں اسکا اطلاق کر دیں ۔ جس ادارے پر چاہیں اسکا اطلاق نہ کریں یہ بھی ایک غلط سی پالیسی ہے ۔ جب مزدوروں کے لیے کوئی قانون بنایا جائے ۔ جب کوئی فائدہ مند قانون ہو تو اس میں discrimination رکھ دینا یہ انصاف کی بات نہیں ہے ۔ بلکہ آپ کو چاہیے تھا کہ اس سارے قانون کا اس آرڈیننس کا تمام صنعتی اداروں پر اور مزدوروں پر اطلاق لازمی قرار دیا جاتا جو اس صوبے کے اندرواقع ہیں ۔ مگر اب حالت یہ ہے کہ اس صوبے کے اندر کئی ہزار ادارے موجود ہیں اور باقی میری دانست کے مطابق پچیس فیصد اداروں پر بھی اس آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ بلکہ اس حد تک کہ اس صوبے کے بعض اضلاع اس آرڈیننس کے اطلاق سے اب تک بالکل محروم ہیں ۔ جس میں خاص طور پر بہاولپور کا ضلع آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ بہاولپور ضلع کے اندر ٹیکسٹائل ملیں بھی ہیں ، ورکشاپیں

*بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا ۔

بھی ہیں ، دوسرے کارخانے بھی ہیں اور جیننگ فیکٹریاں بھی ہیں ۔ مگر اس سارے ضلع کے اندر اس وقت سوشل سیکورٹی آرڈیننس حاوی نہیں ۔ آپ discrimination ختم کریں آپ اس قانون کو جامع بنائیں ۔ اس قانون کے اندر جو پیچیدگیاں آپ کے چیئرمین بن جانے سے پیدا ہوں گی ان کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔ جناب والا ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں یہ استدعا کروں گا کہ اگر وہ پیچیدگیاں دور کر دی جائیں ۔ اگر ان کو ذہن نشین رکھ لیں ۔ اگر ان ساری چیزوں کو question of prestige بنانے کی بجائے question of principle بنا لیا جائے تو آپ کو یہ بل پیش کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب آپ نے بھی oppose کیا تھا ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں oppose نہ بھی کروں تو عام روایات کے مطابق اپنی گزارشات پیش کر سکتا ہوں ۔ امان اللہ لک صاحب oppose کیا تھا میں نے ویسے oppose کیا تھا لیکن کھڑے ہو کر نہیں کیا تھا ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ آپ اس بات کو سوچیں جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہ ایک ایک پوائنٹ کا تفصیل کے ساتھ جواب دیں گے تو پھر یہ آرڈیننس دس بجے بھی ختم ہو سکتا ہے ۔ ہم تو ان کی خدمات میں یہ گزارش کر رہے ہیں کہ کل کچھ اس طرف سے تقاریر ہو جائیں اور وہ کل ہی اس کا جواب دیں اور ان کا بل پاس ہو جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ ویسے بھی کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا انہوں نے ویسے ہی بیٹھے بیٹھے کہہ دیا ہے اعتراض نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔ مسٹر امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ کورم نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کوئی بات نہیں کورم پورا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اعتراض نہیں کیا ہے جیسے حاجی صاحب نے فرما دیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ اعتراض میں نے کیا ہے حاجی صاحب نے نہیں کیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں گھنٹیاں بجائی گئیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

The House is not in quorum. The House now stands adjourned till 8-30 a.m. tomorrow.

(اسمبلی کا اجلاس ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) ۔

پنجاب صوبائی اسمبلی

پہلی پنجاب صوبائی اسمبلی کا اجلاس سوم

منگل - ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء

(سہ شنبہ - ۱۶ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا - مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے -

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۝ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝

پ ۱۷ - س ۲۱ - ع ۷ - آیات ۱۰۵ تا ۱۱۰

ہم نے نصیحت (کی کتاب توریت) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیک و اچھے بندے ملک کے وارث ہوں گے۔ بلاشبہ عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں تبلیغ ہے۔ اور اے رسول ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تم کہہ دو کہ مجھ پر یہ وحی آتی ہے کہ تم سب کا پروردگار خدائے واحد ہے تو تم کو چاہیئے کہ فرمانبردار ہو جاؤ۔ اگر لوگ منہ پھیریں تو کہہ دو کہ میں نے تم سب کو یکساں احکام الٰہی سے آگاہ کر دیا ہے اور مجھ کو یہ معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ عنقریب آنے والی ہے یا ابھی دور ہے۔ بلاشبہ جو بات پکار کر کی جائے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو تم پوشیدہ کرتے ہو اس سے بھی وہ پوری طرح واقف ہے۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

○

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ۔

موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ضروری قواعد

*۱۷۳۱ - شیخ محمد اصغر ۔ کیا وزیر آبادکاری و بحالیات نشان زدہ سوال نمبر ۱۸۵ جو ۲۴-۷-۱۹۷۲ء کو اسمبلی میں پوچھا گیا تھا کے جواب کے حوالہ سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت پاکستان کی منظوری کب طلب کی گئی تھی اور موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ضروری قواعد کے اجراء کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں یا کئے جائیں گے اور ان کو مکمل مالکانہ حقوق کب تک دئے جائیں گے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ (ملک مختار احمد اعوان)۔: موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے حکومت پاکستان کی خدمت میں بغرض منظوری معاملہ بذریعہ چٹھی نمبر ۳۹۷-آر ایل مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء پیش کیا جا چکا ہے ۔ بعد ازاں متعدد بار یاد دھانیاں بھی کروائی جا چکی ہیں مگر تا حال حکومت پاکستان نے قواعد کی منظوری نہیں دی ۔ جب تک حکومت پاکستان سے قواعد کی منظوری حاصل نہیں ہوتی اور اس وقت تک موروثی مزارعین کو حقوق ملکیت نہیں دیئے جا سکتے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کا کام کب شروع ہوا تھا ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ ضمنی سوال اس سوال سے نہیں بنتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا یہ درست ہے کہ یہ تجویز ۱۹۵۹ میں بنی تھی ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ درست ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ ۱۹۵۹ء میں یہ تجویز بنی تھی آج ۱۹۷۳ء

ہے۔ اس کو بنے ہوئے چودہ پندرہ سال ہو گئے ہیں۔ کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ اور کتنا وقت لگے گا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات۔ جناب والا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کو اقتدار ملے ابھی ایک سال اور کچھ ماہ ہوئے ہیں۔ جو ماضی کی حکومتوں نے غلطیاں کی ہیں ان کو ایک دن میں نہیں سلجھایا جا سکتا۔ جب سے پیپلز پارٹی بر سراقتدار آئی ہے ہم بڑے مؤثر انداز سے اس معاملہ کو take up کر رہے ہیں۔

میاں خورشید انور۔ کیا وزیر بحالیات ارشاد فرمائیں گے کہ ان کو کب تک امید ہے کہ یہ کام مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات۔ کوشش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔

چوہدری امان اللہ لک۔ کیا وزیر موصوف اس معاملہ میں جو تاخیر ہو چکی ہے اس کے متعلق یقین دہانی کرا سکیں گے کہ وہ ذاتی طور پر مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کر کے اس کو جلد نپٹائیں گے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات۔ جناب والا۔ میں ذاتی طور پر کچھ بھی نہیں ہوں۔ میں ایک جماعت کا کارکن ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومتی سطح پر اس کو take up کیا جائے گا۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ۔ کیا وزیر موصوف کو یہ معلوم ہے کہ فتح جنگ (ضلع کیمبلپور) میں بہت سے موروثی ہیں۔ جن کو بہت تعداد میں وہاں سے نکالا جا رہا ہے۔ جب تک کوئی قانون نہیں بنتا کیا ان کی کسی طرح حفاظت کی جا سکتی ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات۔ جناب والا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ان کو کون نکال رہے ہیں۔ جو نکال رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ اب بھی کسی مزارع کو موروثی قرار دیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا ۔

مسٹر منور خان ۔ جناب والا ۔ وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ ۱۹۵۹ء سے موروثیوں کا مسئلہ چل رہا ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت سے لے کر اب تک مالکوں نے ان موروثی مزارعین کا رقبہ بھی فروخت کر دیا ہے ۔ کیا وہ رقبہ واپس ان مزارعین کو ملے گا اور کیا ان مالکان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ ظاہر ہے یہ معاملہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے ۔ جس کو سفارش کر دی گئی ہے ۔ اس میں بہت سی پیچیدگیاں ہیں ۔ انتظامی پیچیدگیاں ہیں ۔ قانونی پیچیدگیاں ہیں ۔ ان کو رفع کرنے کے لئے ایک عرصہ لگے گا ۔ ظاہر ہے جنہوں نے ظلم کیا ہے ان ظالموں کے خلاف ہم کل بھی جدوجہد کر رہے تھے اور آج بھی کر رہے ہیں ۔

کنور محمد یاسمین خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے نو مسلم مالکان کا حصہ مہاجرین کو الاٹ کیا جائے گا ؟

Mr. Speaker : That question does not arise from this question.

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف انفارمیشن ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بڑی جلدی مکمل ہو جائے گا ۔ مختلف وزراء صاحبان کا ''جلد'' سے جو مفہوم ہے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہے ۔ کیا وزیر آبادکاری و بحالیات ارشاد فرمائیں گے کہ ان کا ''جلد'' کتنا لمبا ہے ؟

مسٹر تاج محمد جانزادہ ۔ جناب والا ۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ ظالموں کے خلاف کچھ کریں گے ۔ انہوں نے ان کے متعلق کیا کیا ہے ؟ کیا وہ چند ظالموں کے نام بتا سکتے ہیں جن کے خلاف انہوں نے کوئی قانونی کارروائی کی ہو ؟

Mr. Speaker : This is not a supplementry question.

مسٹر منور خان ۔ حضور والا ۔ میں نے گزارش کی تھی ۔ جیسا کہ آپ نے مرکزی حکومت کو letter بھیجا ہوا ہے جب تک وہاں سے جواب

نہیں آتا درمیانی عرصہ میں مالک تمام رقبے فروخت کر رہے ہیں ۔ آئندہ اس چیز سے بچنے کے لئے میں نے سوال کیا تھا کہ اس کے لئے کیا تدارک گورنمنٹ کر رہی ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ ظاہر ہے جو غیر قانونی طور پر رقبے فروخت کئے جا رہے ہیں اگر کوئی ایسا کیس میرے علم میں آئے گا تو میں فوری طور پر اقدامات کروں گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ایسے مباحثات جہاں پر موروثی مزارعین ہیں اور ان کا اشتمال ہو رہا ہے ۔ اس اشتمال کی سکیم میں جو مواضعات چلے گئے ہیں وہاں ان کے حقوق سلب ہو رہے ہیں ۔ ان کے بارے میں کیا تجویز ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا سوال واضح نہیں ہے ۔ آپ اس کو دوبارہ دہرائیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ سوال میں دریافت کیا گیا ہے کہ موروثی مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ضروری قواعد کے اجراء کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ۔ کیا زمینیں ان کے نام ہو رہی ہیں ان کے بارے میں حکومت کیا کر رہی ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ ابھی تک حکومت پاکستان نے قواعد کی منظوری نہیں دی اگر آپ مزید تفصیلات کی ضرورت ہے تو اس کے لئے آپ علیحدہ سوال دے دیں ۔

چوہدری محمد یعقوب اعوان ۔ موروثی مزارعین کے رقبے آپ نے مختص کر دئے ہیں تو کیا اس صورت میں ان کے حقوق قانونی طور پر متاثر نہ ہوں گے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جواب میں بتایا جا چکا ہے کہ ابھی تک حکومت پاکستان نے قواعد کی منظوری نہیں دی ۔ جب منظوری آئے گی ۔ اس وقت یہ دیکھ لیا جائے گا کہ حقوق متاثر ہوتے ہیں یا نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کو اس ضمن میں یاد دہانیاں بھی کرائی جا چکی ہیں ۔ میں

آپ کی وساطت سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یاد دہانیاں کس تاریخ کو کرائی گئی تھیں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ ۱۹۷۰ء میں یہ معاملہ حکومت پاکستان کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا ۔ اس ضمن میں ان سے اب تک رابطہ ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ کام جلد ہو جائے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جواب میں فرمایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کو متعدد بار یاد دہانیاں کرائی گئی ہیں ۔ میں دریافت کرتا ہوں کہ زبانی یا تحریری طور پر کس تاریخ کو حکومت پاکستان کو یاد دہانیاں کرائی گئیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ چٹھی نمبر ۳۹۷ ۔ آر ۔ ایل مؤرخہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء کے ذریعے معاملہ پیش کیا گیا ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ اس چٹھی کے بعد کیا ہوا ؟ جہاں تک ابتدائی رپورٹ کا تعلق ہے اس کا حوالہ تو انہوں نے دے دیا ہے اور جو کچھ میں نے دریافت کیا ہے اس کی وضاحت انہوں نے نہیں فرمائی ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جواب غلط دیا گیا ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے چٹھی کا حوالہ دے دیا ہے اور تاریخ بھی بتا دی ہے ۔ فاضل رکن اس سے زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو وہ اس کے لئے علیحدہ سوال دے دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بڑا اہم ہے ۔ آپ اس کے متعلق ہدایات فرما دیں کہ وہ اس کا جواب دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر مزید تفصیلات کی ضرورت ہے تو اس کے لئے علیحدہ سوال دے دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کے علم میں ابھی یہ بات لائی گئی ہے کہ کیمبلپور میں ہزاروں مزارعین کو بیدخل کیا جا رہا ہے

اور موروثی مزارعین کو بھی بیدخل کیا جا رہا ہے لیکن وزیر موصوف اس سوال کا جواب گول کر گئے ہیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہزاروں مزارعین کو بیدخل کیا جا رہا ہے یہ ابھی میرے علم میں معاملہ لایا گیا ہے۔ اس کی میں تحقیقات کراؤں گا پھر دیکھوں گا کہ غریبوں کے حقوق کو تحفظ ملے ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنا سوال دوبارہ پیش کرتا ہوں کہ جو غیر مسلم مالکان انڈیا چلے گئے ہیں ان کے ماتحت جو مسلمان مزارعین بھی کام کرتے تھے ان کا بھی حصہ تھا ۔ میرا سوال یہ ہے کہ آیا مہاجرین کو حصہ دیا گیا ہے یا نہیں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ میں فاضل دوست کی بات سمجھ گیا ہوں لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ مجھے اس کے لئے علیحدہ سوال چاہیے ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے یہ فرمایا ہے کہ انہیں اس کا علم نہیں ہے ۔ کیا وہ اس کا پتہ کریں گے اور دو دن کے اندر اس ہاؤس کو بتائیں گے کہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں اور وہاں کیا ہو رہا ہے ؟

It is a matter which concern, you more than me, because thousands of people are being ejected and thrown away from their lands who are residing there for the last three centuries.

Malik Ghulam Nabi : Who ejected them ?

Mr. Taj Muhammad Khanzada : May be Malik Ghulam Nabi.

Mr. Speaker : Order please. A request has been made and I hope that the Honourable Ministers will, at the proper time take the House into confidence.

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے ہی یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر مزارعین کو بیدخل کیا جا رہا ہے تو میں اس سلسلہ میں تحقیقات کراؤں گا ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے حقوق کو تحفظ دیں ۔

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ اگر کوئی زبردستی کسی مزارع کو نکال دے تو پھر کیا پوزیشن ھوگی کیونکہ ھو سکتا ہے کہ ریکارڈ میں کچھ گڑبڑ کر دی جائے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جہاں تک ریکارڈ کا تعلق ہے وہ بدلا نہیں جا سکتا ۔ لینڈ ٹینسی ایکٹ موجود ہے جس کے تحت ناجائز قبضہ پر پابندیاں ہیں لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسا واقعہ پیش آ جائے تو ریونیو کورٹ میں دعویٰ دائر کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر منور خان ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کرتا ھوں کہ ھمارے ڈسٹرکٹ کیمبلپور میں مزارعین کی بے دخلی کے لئے دو چیزیں وسیع تر طریقہ سے ھو رھی ہیں ۔ تربیلا ڈیم سے نکالے ھوئے لوگ ڈسٹرکٹ کیمبلپور میں آباد ھو رہے ہیں اور دوسری طرف زمیندار زمینیں فروخت کر رہے ہیں ۔ اس کا محاسبہ نہایت ھی ضروری ہے اور مزارعین بیدخل کئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ فاضل رکن کے اطمینان کے لئے میں عرض کرنا چاھتا ھوں کہ اگر وھاں اس قسم کی بات ھو رھی ہے تو وہ وھاں کے ایم پی اے سے رابطہ قائم کریں اور میں سمجھتا ھوں کہ آپ کے تعاون سے سب کام نپٹایا جائے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ حکومت پاکستان کے پاس بذریعہ فلاں فلاں چٹھی معاملہ پیش کیا جا چکا ہے اور بعد ازاں متعدد بار یاد دھانیاں کرائی جا چکی ہیں میں یہ دریافت کرتا ھوں کہ کس حد تک یاد دھانیاں کرائی گئی ہیں یا ۱۹۷۰ء والی چٹھی تک ھی بات محدود ہے کیونکہ اس طرح بات متضاد ھو جاتی ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ بذریعہ چٹھی نمبری ۳۹۷ آر ۔ ایل مورخہ ۱۸-۱-۷۰ مرکزی حکومت کو یہ مسئلہ پیش کیا گیا ہے ۔ یاد دھانی کے لئے یہ بھی ھو سکتا ہے

کہ ٹیلیفون پر بات کی جائے اور اس طرف توجہ دلائی جائے کہ اس سلسلے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کی جائے۔

پبلک پراسیکیوٹروں اور ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو مستقل کرنا

*۱۷۳۲ - **شیخ محمد اصغر** :- کیا وزیر قانون نشان زدہ سوال نمبر ۲۵ کے جواب کے جزو (ب) کے حوالے سے جو ۲۴-۷-۱۹۷۲ء کو ایوان میں دیا گیا از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس بارے میں مزید کیا اقدام کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) :-اس سلسلے میں اعلیٰ سطح کی میٹنگ ہو رہی ہے۔

بھلوال میں سول جج کی تعیناتی

*۱۷۲۳ - **شیخ محمد اصغر** - کیا وزیر قانون سوال نمبر ۳۰ جو ۲۴-۷-۱۹۷۲ء کو ایوان میں پوچھا گیا کے جواب کے حوالے سے از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بھلوال میں سول جج کی تعیناتی کے لئے کیا اقدام کیا گیا ہے ؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) : صوبہ پنجاب میں پہلے ہی ۳۲ سول ججوں کی کمی ہے اور سول ججوں کی نئی بھرتی کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہو سکا۔ اندریں حالات بھلوال میں ہمہ وقتی سول جج کی تعیناتی تاحال نہیں کی جا سکی۔

میاں منظور احمد موہل - یہ کمی کب تک پوری کر دی جائے گی ؟

وزیر قانون - اس ضمن میں پبلک سروس کمشن کو اختیارات ہیں۔

میاں خورشید انور - کیا پبلک سروس کمشن کو لکھا گیا ہے کہ وہ کوئی آدمی منتخب کر دے ؟

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)۔

وزیر قانون - یہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے۔ میں نے پچھلے سیشن میں جواب دیا تھا اور اب بھی رہا

ہوں کہ ہائی کورٹ کے فرائض میں یہ بات ہے کہ وہ پبلک سروس کمشن کو لکھے پھر یہ ریکروٹمنٹ کی جا سکتی ہے۔

میاں خورشید انور۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ یہ آپ کے محکمے کی ذمہ داری نہیں ہے کہ متعلقہ محکمہ کو لکھے کہ ہمارے پاس ججوں کی کمی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے درخواستیں مانگی جائیں یا مقابلے کا امتحان منعقد کرایا جائے؟

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جناب چیف جسٹس اور باقی جج صاحبان نے پالیسی مرتب کی ہے۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کمی کو پورا کرنے میں کتنا وقت صرف ہوگا۔ چونکہ یہ ان سے متعلقہ معاملہ ہے میں بحیثیت وزیر قانون اس floor پر کوئی commitment نہیں دے سکتا ہوں۔

ملک محمد اعظم۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بہاولپور کی طرح باقی سب ڈویژن کے لئے بھی کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ وہاں پر سول جج تعینات کیے جائیں گے؟

وزیر قانون۔ جناب والا۔ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ۳۲ سول ججوں کی کمی ہے اور اس کمی کو پورا کیا جانا چاہیے۔ اس سلسلہ میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور جج صاحبان ایک پالیسی مرتب کر چکے ہیں اور اس پر عملدرآمد کرائیں گے۔

ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو ماتحت عملہ دینا

*۱۷۵۸۔ سید قابض الوری۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ: (الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں ماسوائے بہاولپور ڈویژن ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو ماتحت عملہ (کلرک چپڑاسی وغیرہ) دیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو بہاولپور ڈویژن میں متعین ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو ماتحت عملہ کیوں نہیں دیا گیا اور اس امتیازی سلوک کی کیا وجہ ہے؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) :

(الف) - ماتحت عملہ پنجاب اور بہاولپور ڈویژن میں دیا گیا ہے - البتہ انڈو - پاکستان جنگ ۱۹۶۵ء کے بعد محکمہ خزانہ کی ہدایات کے مطابق جو کہ تخفیف اخراجات کے تحت تھی - نو کلرکوں اور سات چپڑاسیوں کی منظوری نہ دی گئی - نتیجتاً صوبہ پنجاب میں پانچ کلرکوں اور بہاولپور ڈویژن میں دو کلرکوں کی تعیناتی نہیں کی گئی - بہاولپور ڈویژن کے سرکاری وکلاء کے دفاتر میں ایک ایک چپڑاسی تعینات ہے -

(ب) جز الف کے جواب سے ظاہر ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں تعین ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے بارے میں کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا گیا -

سید تابش الوری - جناب والا - میرے سوال کے جز (الف) کا جو جواب دیا گیا ہے وہ نہایت مبہم ہے - میں نے پوچھا یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں ماسوائے بہاولپور ڈویژن ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹروں کو ماتحت عملہ (کلرک چپڑاسی وغیرہ) دیا گیا ہے - اس میں کوئی وضاحت موجود نہیں ہے کہ عملہ دیا گیا ہے یا نہیں دیا گیا ہے - میں نے تخفیف کی بات نہیں کی - مجھے واضح طور پر یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کیا پنجاب کے مختلف ڈویژن میں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کا ماتحت عملہ موجود ہے ؟

وزیر قانون - جناب والا - جواب بڑا واضح ہے - بہاولپور ڈویژن کے سرکاری وکلاء کے دفاتر میں ایک ایک چپڑاسی تعینات ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - میں کہہ رہا ہوں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر اور انہوں نے کہہ دیا ہے سرکاری وکلاء یہ مبہم ہے - کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر بہاولپور کا عملہ موجود ہے اور وہ کہاں ہے ؟

وزیر قانون - اس کے لئے علیحدہ سوال کریں - اس سوال میں یہ جواب نہیں آ سکتا -

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بالکل واضح ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ سرکاری وکلاء کے دفاتر میں ایک چپڑاسی تعینات ہے ۔ یہ مبہم جواب ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے پاس عملہ موجود ہے ؟ اگر ہے تو کس جگہ پر ہے ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن اگر اپنے سوال کا جز 'الف' خود پڑھیں تو وہ بہت مبہم ہے ۔ کیونکہ جواب میں بڑی وضاحت سے کہہ دیا گیا ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں سرکاری وکلاء کے دفاتر میں ایک ایک چپڑاسی تعینات ہے اگر وہ نام پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کے علیحدہ سوال دیں ۔ میں نام بھی بتا دوں گا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ سرکاری وکلاء سے ان کی مراد ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ہے ؟

وزیر قانون ۔ جی ۔ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ڈویژن کے کس ضلع میں یہ عملہ موجود ہے ؟

وزیر قانون ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔ میرے پاس سارا data موجود نہیں ہے کہ ڈویژن کے کس ضلع میں اس وقت کون سا آدمی تعینات ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر قانون صاحب اس سے اتفاق کریں گے کہ بہاولپور ڈویژن میں کسی ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کے پاس کوئی عملہ موجود نہیں ہے ؟

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ایک چپڑاسی کے لئے معزز ممبر اتنا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ کبھی ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر ۔ کبھی اس کا چپڑاسی ۔ کبھی اس کا بھنگی ۔ کبھی اس کا مالی یہ یہاں عجیب قصہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم بالکل وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ یہ کوئی پروسیجر نہیں ہے ۔ اگر ہم اس لئے یہاں بیٹھے ہیں تو یہ بے مقصد بات ہے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ دیکھیں کہ چار چار آدمی اٹھ کر بول رہے ہیں ۔ انہیں اس بات کا خیال کرنا چاہیے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ چار چار مکھیاں ۔ مچھروں کی طرح اٹھ کر بول رہے ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر کیوں نہیں ہو سکتا ۔ اس ایوان کے وقت کی بچت کے لئے اور اس معزز ایوان میں معزز باتیں کرنے کے لئے یہ وقت ہے ۔ اور اس لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہ ہاؤس معزز ہے لیکن یہاں معزز لوگوں کی باتیں بھی ہوں گی ۔ چپڑاسیوں کی بھی ہوں گی اور غریب آدمیوں کی بھی باتیں ہوں گی ۔ یہ سب معزز ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ چپڑاسی بھی معزز لوگ ہیں ۔ کسی کو عہدے کی وجہ سے غیر معزز نہیں کہا جا سکتا ۔

میاں خورشید انور ۔ کرنل صاحب ان کو غیر معزز کہہ رہے ہیں ۔ تمام پاکستانی معزز ہیں اور یہاں ان کا ذکر آئے گا ۔

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ مگر یوں آئے گا کہ انشاءاللہ ہم غریب کے خود ذمہ دار ہیں ۔ اور آپ لوگوں سے زیادہ ۔ مگر یہاں بلندپایہ امور پیش کئے جائیں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : This is no point of order. Mian Khurshid Anwar to take the floor please.

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ عرصہ ہوا میں

نے لکھ کر دیا تھا کہ کرنل اسلم نیازی صاحب نے floor cross کیا ہے - پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت اس کا فیصلہ ہونا چاہئے - لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا -

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : This is not to be decided by the Chair.

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس ایوان کا وقت بچے تو میں التجا کروں گا کہ کرنل صاحب کو ان کی اصل جگہ پر بھیج دیں - آپ کا بھی فائدہ ہوگا اور ایوان کا وقت بھی بچے گا - ہم ان پر آسانی سے کنٹرول کر سکیں گے - آپ کرنل صاحب کو کبھی بھی کنٹرول نہیں کر سکیں گے -

Mr. Deputy Speaker : This is no Point of Order. (interruption). I have given the Floor to the Minister for Law.

وزیر قانون - جناب والا - میں آپ کی وساطت سے فاضل اراکین جو حزب مخالف کے بنچوں پر تشریف فرما ہیں عرض کروں گا کہ وقفہ سوالات ایک گھنٹہ روزانہ دیا جاتا ہے - یہ آپ دوستوں کو اس لئے دیا جاتا ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ سوالات پوچھیں - ہم جوابات دینے کے لئے حاضر ہیں - یہ اپنے وقت کا خود ضیاع کر رہے ہیں - کچھ فاضل اراکین نے کرنل صاحب کے floor cross کرنے کی بحث شروع کر دی ہے -

Mr. Deputy Speaker : I have ruled it out.

میاں خورشید انور - جناب والا - سپیکر صاحب نے ابھی اپنا فیصلہ نہیں دیا - انہوں نے یہ کیس اپنی رائے کے لئے ایڈوکیٹ جنرل کو بھیجا ہوا ہے - میں نے اس سلسلے میں دریافت کیا ہے کہ کیا فیصلہ ہوا ہے تاکہ فیصلہ ہونے کے بعد کرنل صاحب کی تسلی ہو جائے -

وزیر قانون - جناب والا - فاضل رکن جناب خورشید انور صاحب

حزب اختلاف کی بنچز پر بیٹھنے والے باقی تمام فاضل اراکین کے استحقاق کو پامال کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ وہ ایک ہی بحث کو لے جا رہے ہیں کہ floor cross کیا گیا۔ یہ ہو گیا۔ وہ ہو گیا

سید قابش الوری ۔ کیا وزیر متعلقہ از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بہاولپور ڈویژن کے کسی ضلع میں ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر کو کوئی زائد عملہ دیا گیا ہے ؟

وزیر قانون ۔ میں نے بڑی وضاحت سے کہہ دیا ہے کہ بہاول پور ڈویژن میں ایڈیشنل پراسیکیوٹر کو چپڑاسی دیا گیا ہے اور وہ کام کر رہا ہے۔

پلاٹ پی ۔ ٹی ۔ ڈی

*۱۸۲۷ ۔ **دیوان سید غلام عباس بخاری** ۔ کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پلاٹ نمبر ایس ای ۔ ۱۱ ۔ ۲-۵-۵-۲/ خسرہ نمبر ۳۷۴۰/۳۷۴۶ رقبہ ۱۶ مرلہ ۹۷ مربع فٹ واقع لنڈا بازار لاہور بنام چوہدری محمد دین ولد میاں کرم دین بحکم ڈی ۔ ایس ۔ سی مؤرخہ ۲۰-۵-۱۹۷۲ء منتقل ہو چکا ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا پلاٹ مؤرخہ ۲۱-۹-۱۹۷۰ء بذریعہ آئیٹم نمبر ۵۰ مبلغ -/۸،۱۹۴ روپے میں نیلام کیا گیا تھا اور بعد نیلامی منسوخ کر دی گئی تھی۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ منتقل علیہ نے پلاٹ کی قیمت بذریعہ چالان نمبر ایل ۔ ۷ ۔ جی ۔ ۹ مؤرخہ ۲۶-۹-۱۹۷۰ء و ۲۲-۱۱-۱۹۶۷ء سٹیٹ بنک میں جمع کرا دی تھی۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ پلاٹ مذکورہ کی مثل متعلقہ دفتر سے گم ہو گئی تھی۔

(ہ) اگر جزو ہائے (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا

مذکورہ پلاٹ کا پی ۔ ٹی ۔ ڈی جاری کر دیا گیا ہے اور اگر نہیں تو ان کی وجوہات کیا ہیں اور کب تک جاری کر دیا جائے گا ۔ مزید براں مثل کی گمشدگی کے بارے میں رپورٹ پولیس کو دے دی گئی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ (ملک مختار احمد اعوان) :

(الف) درست ہے ۔

(ب) یہ درست نہیں ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) یہ غلط ہے ۔ امثلہ جات متعلقہ منتقلی پلاٹ دفتر میں موجود ہیں لہذا رپورٹ گمشدگی کا سوال پیدا نہیں ہوتا چوہدری محمد دین نے پی ۔ ٹی ۔ ڈی حاصل کرنے کے لئے کوئی درخواست نہیں دی تھی بلکہ اس کے ذمہ مبلغ ۳۴۳ روپے بابت کرایہ پلاٹ مذکوہ بقایا تھے جس کی ادائیگی انہوں نے مؤرخہ ۶-۲-۱۹۷۳ء کو کر دی اور مؤرخہ ۵-۲-۱۹۷۳ء کو پی ۔ ٹی ۔ ڈی حاصل کرنے کے لئے قانون کے مطابق درخواست گزاری ۔ لہذا ضروری دفتری کارروائی کے بعد مورخہ ۹-۲-۱۹۷۳ء کو انہیں پی ۔ ٹی ۔ ڈی جاری کر دیا گیا ہے ۔

سردار ہدایت اللہ موکل سیٹلمنٹ کمشنر (لیگل) کا لاہور سے تبادلہ

*۱۸۳۷ ۔ **چوہدری امان اللہ لک ۔** کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) افسران محکمہ آبادکاری ایک اسٹیشن پر زیادہ سے زیادہ کتنا عرصہ رہ سکتے ہیں ۔

(ب) سردار ہدایت اللہ موکل سیٹلمنٹ کمشنر (لیگل) کتنے عرصہ سے لاہور میں تعینات ہیں ۔

(ج) اگر ان کا لاہور میں عرصہ تعیناتی مقررہ حد سے زیادہ ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(د) کیا محکمہ انہیں لاہور سے باہر تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ (ملک مختار احمد اعوان) :

(الف) افسران محکمہ آبادکاری اس قانون کے تحت آتے ہیں جو دوسرے سرکاری محکمہ جات کے افسران کے لئے مروجہ ہیں اور ایک سٹیشن پر زیادہ سے زیادہ چار سال تک رہ سکتے ہیں۔

(ب) سردار ہدایت اللہ خان موکل سیٹلمنٹ کمشنر (لیگل) مؤرخہ ۲۶-۱۰-۵۹ سے لاہور میں تعینات ہیں۔

(ج) آفیسر مذکورہ قانونی کام پر مامور ہیں اس کے علاوہ قانونی مشیر کی حیثیت سے بھی محکمہ ھذا کی طرف سے ھائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں مقدمات کی پیروی کرتے ہیں اس قسم کی آسامی لاہور سے باہر نہیں ہے اور نہ ھی وھاں اس نوعیت کی آسامی کی ضرورت ہے۔ اس لئے ان کی لاہور سے باہر تعیناتی ممکن نہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر (ج) میں درج ہے سردار ہدایت اللہ خان موکل کے لاہور سے باہر تبدیل کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں محکمہ آباد کاری کے کچھ لوگ بیس بیس سال سے بیٹھے ہیں انکو وھاں سے ھلایا نہیں گیا اور وہ اپنی من مانیاں کر رہے ہیں۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ یہ سوال گزیٹڈ آفیسران کے متعلق پوچھا گیا ہے نان گزیٹڈ کے متعلق علیحدہ سوال کریں۔

متروکہ پلاٹ برائے غریب قابضین

*۱۹۳۷ - **میاں خورشید انور** - کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) وھاڑی ضلع ملتان میں کتنے متروکہ پلاٹوں کے حصول کے لئے غریب قابضین نے درخواستیں دی ہوئی ہیں -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان درخواستوں پر وزیر موصوف کے حکم کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی گئی - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت صوبہ میں متروکہ پلاٹ غریب قابضین کو منتقل کر رہی ہے -

وزیر آبادکاری و بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) وھاڑی میں کل متروکہ پلاٹ ۱۰۳ ہیں - جن میں ۳۳ پلاٹوں کے قابضین نے ۴۰ فارم برائے منتقلی داخل کئے ہیں - ان میں سے ۲۷ پلاٹ ۲۸ فارموں پر منتقل کر دئے گئے ہیں اور ۹ پلاٹوں کے لئے ۱۲ فارم بعد از جانچ پڑتال اور غور و خوض منسوخ کئے گئے ہیں - ۸۶ پلاٹ جن کے لئے کوئی فارم وغیرہ نہیں آئے بذریعہ نیلام عام فروخت کئے گئے -

(ب) یہ درست نہیں ہے -

(ج) یہ درست نہیں ہے -

میاں خورشید انور - سوال کے جزو(ب) کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ''درست نہیں ہے،، حالانکہ اس ضمن میں درخواستیں پیش کی جا چکی ہیں -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ ضمن سوال نہیں ہے -

میاں خورشید انور - میرے سوال کا جواب غلط دیا گیا ہے - وھاڑی کے لوگ میرے پاس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے درخواستیں دی ہیں اور وزیر متعلقہ نے یقین دلایا ہے کہ انہوں نے رپورٹ مانگی ہے لیکن آج انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے -

وزیر آباد کاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ کچھ درخواستیں مجھے دی گئی تھیں ۔ ان پر یقیناً یہ حکم دیا گیا تھا کہ اگر کچھ آبادی کی سکیم کے تحت آتی ہیں تو مجھے بتایا جائے تاکہ اسکے متعلق احکامات جاری کر سکیں ۔ اس لئے میں نے یہ رپورٹ طلب کی تھی لیکن جب تک رپورٹ نہیں آئی میں کیسے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کچی آبادی میں ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرا سوال بڑا واضح ہے یہ جواب میں فرما رہے ہیں کہ درست نہیں ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ۔ انہوں نے کہا ہے کہ رپورٹ کے بعد احکامات جاری کریں گے ۔

میاں خور شید انور ۔ جواب میں لکھ دیا ہے کہ درست نہیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ جن درخواستوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں میں نے عرض کیا ہے کہ یہ حکم جاری نہیں کیا ۔ میرے پاس بھی بہت سی درخواستیں آتی ہیں ۔ ان پر میں نے رپورٹ طلب کی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ رپورٹ مل چکی ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ اس کیلئے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا دیہات میں رہنے والوں کے لئے بھی اس قسم کی مراعات ہیں ۔

وزیر آباکاری و بحالیات ۔ یہ سوال محکمہ سیٹلمنٹ سے متعلق نہیں ہے ۔

شیخ محمد یونس ، سرکاری وکیل لاہور کی ریٹائرمنٹ

*۱۹۶۳ ۔ **چوہدری امان اللہ لک** ــ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ــ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ محمد یونس ، سرکاری وکیل لاہور نومبر ۱۹۷۱ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سرکاری وکیل کی ریٹائرمنٹ کے بعد سینئر سرکاری وکیل کو خالی شدہ آسامی میں ترقی نہیں دی گئی ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آسامی کو پر نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) ۔ الف ۔ یہ صحیح ہے ۔

(ب) یہ بھی صحیح ہے ۔

(ج) مذکورہ آسامی کو پر نہ کرنے کی وجہ یہ تھی ۔ کہ شیخ محمد یونس سرکاری وکیل کے ریٹائر ہونے کے کچھ دن بعد پاکستان اور بھارت میں ۱۹۷۱ء کی جنگ چھڑ گئی ۔ اور محکمہ خزانہ حکومت پنجاب نے سخت اقتصادی پابندیاں عائد کر دیں ۔ ان پابندیوں کے تحت نچلے عہدے سے اوپر کے عہدے تک ترقی نہیں دی جا سکتی تھی تاہم ۔ اب اس سلسلے میں ضروری اقدام اٹھائے جا رہے ہیں ۔ اور متعلقہ سرکاری وکلاء کے اگلے گریڈوں میں ترقی کے احکامات جلد جاری کر دئے جائیں گے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ یقین دلا سکیں گے کہ مروجہ طریقہ کار کے مطابق متعلقہ سرکاری وکیلوں کو اگلے گریڈ میں ترقی دی جائیگی اور خالی آسامیوں کیلئے کوئی سپیشل بھرتی نہیں کی جائیگی ؟

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کی ہے کہ چند وجوہات کی بنا پر ابھی تک ترقی نہیں دی گئی لیکن اب کو پچھلے گریڈ کے افسران ہیں ان کو ترقی دی جا رہی ہے اگر اب کوئی آسامی خالی ہوئی تو ان میں سے اسکو پر کیا جائیگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں اپنا سوال ذرا وضاحت سے عرض کر دوں ۔ پبلک پراسیکیوٹر کی بھرتی کا طریقہ کار یہ ہے کہ جب کوئی سینئر افسر ریٹائر ہوتا ہے تو اس کے بعد دوسرا آدمی خود بخود اگلے گریڈ میں چلا جاتا ہے ۔ یہ آسامی اسلئے خالی رکھی گئی تھی کہ اس طریق کار سے ہٹ کر کسی خاص آدمی کی تعیناتی کیلئے کوئی ذرائع اختیار کئے جا رہے تھے ۔ میں صرف اس یقین دہانی کیلئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ آسامی اسی طریق کار کے مطابق ماتحت عملے سے پر کیجائیگی ۔

وزیر قانون - جناب والا - فاضل رکن کی تسلی کیلئے میں یہ عرض کر دوں کہ پبلک پراسیکیوٹر کا عہدہ کوئی مستقل عہدہ نہیں ہے - یہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر دو سال کیلئے تعینات کئے جاتے ہیں اور اسکے بعد یہ محکمہ کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ اس کنٹریکٹ کو ختم کر دیا جائے یا اس کی سروس ختم کر دیجائے - اسمیں تحفظ نہیں ہے یہ عارضی آسامیاں ہیں اسلئے یہ کوئی ضروری نہیں کہ انکو فوری طور پر ترقی دی جائے - لیکن میں پھر یہ بھی عرض کر دینی چاہتا کہ ۱۹۷۱ء کی جنگ کی وجہ سے محکمہ بغزاللہ نے یہ اجازت نہیں دی تھی اور کچھ پیچیدگیاں تھیں جن کی وجہ سے ترقی نہیں دیجا سکی - جو پرانے کام کر رہے ہیں انکو پھر بھی تحفظ دیا جائیگا اور ترقی دیجائیگی - لیکن یہ محکمہ پر پابندی نہیں ہے کیونکہ یہ مستقل کیڈر نہیں اور انکی سروس دو سال کے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے -

چوھدری امان اللہ لک - جناب والا - وزیر موصوف نے بالکل غلط اطلاع دی ہے - اسکے لئے باقاعدہ پروسیجر ہے رولز اور ریگولیشنز ہیں - وہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر نہیں ہیں - اس میں مستقل آسامیاں ہیں اور سرکاری وکلا کیلئے رولز اور ریگولیشنز ہیں جن کے تحت ترقیاں اور تنزلیاں کیجاتی ہیں - وہ daily wages پر نہیں ہیں - یہ آسامی جن کا میں نے ذکر کیا ہے یہ باقاعدہ ان ریگولیشنز کے تحت کیجاتی تھیں - لیکن آپکے جواب سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ daily wages پر ہیں -

وزیر قانون - میں نے daily wages کی بات نہیں کی - میں نے کہا ہے کہ یہ آسامیاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر دو سال کیلئے ہوتی ہیں اسکے بعد محکمہ اس کنٹریکٹ کو جاری رکھ سکتا ہے یا آسامی کو ختم کر سکتا ہے - یہ محکمہ کی صوابدید پر ہے -

بہر حال اگر سنیارٹی یا جونیارٹی کی بات ہے تو جو لوگ نچلے گریڈ میں ہیں انکو اوپر کے گریڈ میں ترقی دی جائیگی - اگر آج تک نہیں دی گئی تو اسمیں ۱۹۷۱ء کی جنگ کا کافی دخل ہے -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) -

چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا شیخ محمد یونس کی خالی ھونے والی آسامی دو سال کے کنٹریکٹ کی بنیاد پر تھی یا مستقل تھی ۔ اسکی وضاحت فرما دیں ؟

وزیر قانون ۔ ھر آسامی دو سال کے کنٹریکٹ کی بنیاد پر ھوتی ہے ۔

Mr. Supeaker: That has already been answered. He has made no exception when answering the question.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب ۔ میرا سوال بڑا واضح ہے ۔

Mr. Speaker : Please resume your seat. The earlier question was answered that all such posts are on contractual basis. No exception was made. It was not said that they are generally on contractual dasis. A specific answer was given. Therefore, this question does not arise.

سیٹلمنٹ کی عدالتوں میں مقدمات

*۲۰۱۱ ۔ **رانا کے ۔ اے محمود خان** ۔ کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) محکمہ بحالیات کے ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر ۔ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ۔ سیٹلمنٹ کمشنر اور چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی عدالتوں میں کل کتنے مقدمات اس وقت زیر سماعت ہیں ۔ ان کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ۔

(ب) مذکورہ عدالتوں سے دسمبر ۱۹۷۲ء میں کل کتنے مقدمات فیصل ھوئے۔ ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائی جائے ۔

(ج) تعداد مقدمات متذکرہ ضمن (الف) میں ریمانڈ شدہ مقدمات کی تعداد کتنی ہے اور نئے مقدمات کتنے ہیں ۔

(د) مقدمات مندرج ضمن (الف) میں جائداد کی منتقلی اور نشان دھی کے مقدمات کی علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائی جائے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات (ملک مختار احمد اعوان)

سیٹلمنٹ کی عدالتوں میں مقدمات

	الف	ب	ج		د	
	تعداد مقدمات جو اب تک زیر سماعت ہیں	تعداد مقدمات جو دسمبر ۷۲ میں فیصلے ہوئے	تعداد ریمانڈ شدہ مقدمات	تعداد بقایا و نئے مقدمات	تعداد مقدمات بابت جائداد کی منتقلی	تعداد مقدمات بابت جائداد نشاندھی
سیٹلمنٹ کمشنر لاہور ڈویژن لاہور	۶۵۵	۶۳	۳۱	۶۲۴	۶۵۰	۵
سیٹلمنٹ کمشنر ملتان اینڈ بہاولپور ڈویژن	۵۶۹	۵۰	۲۲	۵۴۷	۵۶۹	—
سیٹلمنٹ کمشنر راولپنڈی اینڈ سرگودھا ڈویژن	۴۴۸	۳۲	۲۵	۴۲۳	۴۱۶	۳۲

	الف	ب	ج		د	
	تعداد مقدمات جو اب تک زیر سماعت ہیں	تعداد مقدمات جو دسمبر ۷۲ء میں فیصلے ہوئے	تعداد ریمانڈ شدہ مقدمات	تعداد بقایا و نئے مقدمات	تعداد مقدمات بابت جائداد کی منتقلی	تعداد مقدمات بابت جائداد نشاندھی
سیٹلمنٹ کمشنر لینڈ لاہور (جز وقتی)	۵۲	۱۶	-	۳۶	-	-
سیٹلمنٹ کمشنر لینڈ لاہور (جز وقتی)	۷۸	۱۱	۳	۸۴	-	-
ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر لینڈ لاہور (جز وقتی)	۳۴۷	۱۱۱	-	۲۳۶	-	-
ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر لاہور ڈویژن لاہور	۱۸۷۷	۵۷	۴۲	۱۸۳۵	۱۸۲۴	۵۳

ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ملتان اینڈ بہاولپور ڈویژن	۲۲۴	۸۴	۶	۲۱۸	۲۱۶	۸
ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر راولپنڈی اینڈ سرگودھا ڈویژن ۔	۲۶۵	۶۵	۲۵	۲۳۰	۲۴۳	۲۲
	۳۹۰	۷۳	۲۲	۳۶۸	۳۷۰	۲۰
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر لاہور سینٹرل I، III ۔	۱۵۵	۳۱	۴۵	۱۱۰	۱۲۰	۳۵
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر لاہور سینٹرل I،IV،VI،VII ۔	۹۶	۴۰	۵۵	۴۱۱	۷۳	۲۳
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر لاہور سینٹرل V پلاٹ ۔	۲۸۵	۲۶	۴۹	۱۳۹	۱۲۲	۲۳
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر شیخوپورہ ۔	۵	۲	۵	—	۳	۲

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

	(الف)	ب	ج		د	
	تعداد مقدمات جو اب تک زیر سماعت ہیں	تعداد مقدمات جو دسمبر ۷۲ء میں فیصلے ہوئے	تعداد ریمانڈ شدہ مقدمات	تعداد بقایا و نئے مقدمات	تعداد مقدمات بابت جائداد کی منتقلی	تعداد مقدمات بابت جائداد نشاندھی
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر گوجرانوالہ	۱۰	—	۱۰	—	۸	۲
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر سیالکوٹ	۱۲۴	۲۷	۳۲	۹۳	۷۲	۵۲
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر لائلپور	۱۱۲	۴۹	۲۵	۸۷	۹۷	۶۵
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر جھنگ	۲۱	۲	۶	۱۵	۲	۱۹
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کیمبلپور	۴	—	۲	۲	۴	—
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر گجرات	۲۵	۱۹	۱۵	۱۰	۱۲	۱۳

ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر جہلم	۱۸	۱۰	۲	۱۶	۱۶	۲	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر راولپنڈی	۳۶۷	۵۰	۲۸	۳۳۹	۳۱۹	۳۸	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر سرگودھا	۲۸۸	۱۳	۲۳	۲۶۵	۱۳۹	۱۳۹	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر ملتان	۲۴	۳۹	۱۷	۷	۱۶	۸	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر مظفر گڑھ ، ڈی ۔ جی ۔ خان ۔	۴۶	۷	۶	۴۰	۴۱	۵	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر بہاولپور	۳۴	۵	۴	۳۰	۳۰	۳	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر رحیم یار خان ۔	۵۳	۱۶	۲	۵۱	۴۷	۴	
ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر ساہیوال، بہاول نگر۔	۴۱	۵۰	۴	۳۴	۳۸	۳	

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رانا کے اے محمود خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جو جواب انہوں نے دیا ہے اس میں چیف سیٹلمنٹ کمشنر کی عدالت میں کوئی مقدمہ pending نہیں ہے ۔ کیا وہ کوئی عدالتی کام نہیں کرتے ؟

مسٹر سپیکر ۔ سوال قانون کے متعلق ہے کہ ان کے پاس کوئی مقدمہ جاتا ہے یا نہیں جاتا ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وزیر کے پاس اور چیف سیٹلمیٹ کمشنر کے پاس جوڈیشنل پاور نہیں ہوتیں ۔

Mr. Speaker. This is what I gathered from the supplementary question.

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں بھی یہی عرض کر رہا ہوں ۔ ہمارا اور آپکا ذہن اکٹھا کام کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو ضمنی سوال یہ کرنا چاہئے تھا کہ کیا ان کے پاس مقدمات جاتے ہیں ؟

رانا کے اے محمود خان ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے در اصل صحیح جواب نہیں دیا ۔ ان کے پاس اختیارات تو ہیں ۔ شائد یہ اختیارات انہوں نے کسی اور کو تفویض کر دئے ہوں قانون میں تو ان کے پاس اختیارات ہیں ؟

Mr. Speaker. This is a question regarding interpretation of the provisions of law.

آپ کوئی factual بات پوچھیں ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ میں وزیر موصوف سے یہ پوچھونگا کہ کیا چیف سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس کسٹوڈین کے اختیارات نہیں ہیں اور یہ مقدمات اس کے پاس pending نہیں ہیں ؟

Mr. Speaker. This question does not arise.

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ اسکے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

Mr. Speaker : That is different question. His authority in other capacity is different.

رانا کے اے محمود خان ۔ کیا وزیر موصوف اس جواب کی روشنی نظر یہ بتا سکیں گے کہ آیا یہ عدالتیں تسلی بخش طور پر کام کر رہی ہیں کیونکہ بعض اضلاع میں افسران نے ماہ دسمبر میں صرف دو دو چار چار مقدمات کے فیصلے کئے ہیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ جب سے یہ محکمہ جناب گورنر صاحب نے مجھے دیا کہ میں بحیثیت ایڈوائزر سیٹلمنٹ اینڈ ریہیبلیٹیشن اس کی نگرانی کروں تو میں نے حلف اٹھانے کے دو دن بعد ایک حکم جاری کیا تھا کہ جتنی بھی سیٹلمنٹ کی عدالتیں پورے صوبہ میں ہیں وہ مجھے daily progress report بھیجیں ۔ میں نے اپنے دفتر میں باقاعدہ ایک چارٹ لگایا ہوا ہے اور میں ان رپورٹوں کے مطابق اس پر سرخ نشان لگایا کرتا ہوں ۔ میرے پاس تمام تفصیلات متواتر آ رہی ہیں ۔ میرا ٹیلیفون پر رابطہ رہتا ہے اور میں یہ progress دیکھ رہا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ چند افسران ۔ چند نہیں بلکہ کافی افسران کے نکالنے جانے کے بعد جنہیں compulsory retirement کیا تھا اس کے بعد اگرچہ عملہ تھوڑا تھا پھر بھی progress تسلی بخش ہے ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ محکمہ بحالیات جس نے پچھلے ۲۵ سال میں پوری طرح کمائی کی ہے ان کے خلاف کوئی قدم اٹھایا جائے گا ؟

مسٹر سپیکر ۔ محکمہ نے کی ہے یا محکمہ کے اہلکاروں نے کی ہے ؟

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ اس محکمہ کے متعلقہ افسران نے کی ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا...

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کا سوال پورا ہو لینے دیں ۔

میاں خان محمد ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ پچھلے ۲۵ سال میں جو مقدمات رشوت اور اقربا پروری کی بنا پر قائم ہوئے ہیں کیا ان کو دوبارہ سننے کے لئے اور ان کو حق دلانے کے لئے کوئی پروگرام زیر غور ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس سوال کا ضمنی سوال نہیں ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس کی اجازت نہیں دی ہے ۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر بحالیات ارشاد فرمائیں گے کہ سیٹلمنٹ کمشنر، ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر، ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے پاس جو مقدمات زیر تجویز ہیں ان کے لئے ہر ماہ کم از کم مقدمات فیصلہ کرنے کا کوئی معیار یا حد مقرر ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ، ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر پچاس مقدمات ہر ماہ ۔ ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر اور سیٹلمنٹ کمشنر جیسے پہلے میں نے عرض کیا وہ جزوقتی تھے ۔ اب whole time سو مقدمات ہر ماہ کرتے ہیں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر پورے پنجاب میں جہاں جہاں کام کر رہے ہیں ، تیس مقدمات ہر ماہ کرتے ہیں ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جو فہرست دی گئی ہے اس میں جتنے مقدمات کا تصفیہ ہوا ہے کیا یہ اس معیار کے مطابق ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ کون سا معیار ؟

(قہقہہ)

ملک سرفراز احمد ۔ جو معیار آپ نے مقرر فرمایا ہوا ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ سیٹلمنٹ کمشنر ، ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر جزوقتی پچاس مقدمات ہر ماہ اور whole time سو مقدمات ، ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر تیس مقدمات ہر ماہ فیصلہ کرتے ہیں ۔ اب معیار کے لئے علیحدہ سوال کریں تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ جو معیار آپ نے مقرر کیا ہے کیا اس کے مطابق فیصلے ہو رہے ہیں ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا۔ کافی تسلی بخش حد تک ہو رہے ہیں

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ جو گوشوارہ تصفیہ طلب ماہ دسمبر ۱۹۷۲ تک دیا گیا ہے اور جو ''جواب تسلی بخش،، اب جناب وزیر قانون دے رہے ہیں کیا یہ دونوں متضاد نہیں ؟

مسٹر سپیکر ایک کام ''تسلی بخش،، ہوتا ہے ایک ''اچھا،، ہوتا ہے اور ایک ''بہت اچھا،، ہوتا ہے ، ''تسلی بخش،، انہوں نے احتیاطاً استعمال کیا ہے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ''تسلی بخش،، اس وقت قرار دیا جا سکتا ہے جب مطلوبہ اور مقررہ تعداد کے برابر فیصلے ہوتے ہوں ۔ اگر وہ فیصلے کم ہیں جو تعداد انہوں نے بتائی ہے، تو پھر وہ ''تسلی بخش،، نہیں ، بلکہ قطعی ''غیر تسلی بخش،، ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ عرض یہ ہے کہ سولہ افسروں کو جن کے پاس judicial powers تھیں، اور وہ سیٹلمنٹ اینڈ ریہیبیلیٹیشن سے تعلق رکھتے تھے، ان کو نکال دیا گیا تھا اور پھر اب عملہ کم ہے ۔ ایسے افسران جن کے پاس judicial powers ہیں، ان میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر بھی ہیں، ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر بھی ہیں، ان میں سیٹلمنٹ کمشنر بھی آتے ہیں ۔ ان کا عملہ بھی کم ہے ۔ میں تسلی بخش اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کم عملہ ہونے کے باوجود daily progress report منگوائی جا رہی ہے اور کافی اچھی حد تک ہیں وہ کام نمٹا رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ کی رفتار سست ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مستقبل کے متعلق ابھی تک حکومت نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ محکمہ سیٹلمنٹ کے عملے کے روزگار کو تحفظ دیا جائے گا، اگرچہ محکمہ فوری طور پر ختم کیا جا رہا ہے اور محکمہ wind-up کر دیا جائے گا ، لیکن اس کے عملے کو بے روزگار نہیں ہونے دیا جائے گا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو کی commitment ہے ، وعدہ ہے کہ ہم روزگار مہیا کریں گے ، تو ان کو کیسے ہم بے روزگار کر سکتے ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر بحالیات اس امر پر روشنی ڈالیں گے ، کہ محکمہ سیٹلمنٹ ، جس نے گزشتہ پچیس سال سے جونکوں کی طرح مہاجروں کا خون چوسا ہے ، اس کے خلاف تحقیقات کے لیے کوئی علیحدہ کمشن قائم کیا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر موصوف نے حسب عادت فرمایا ہے کہ یہ محکمہ بہت جلد ختم ہو جائے گا ۔ (قطع کلامیاں) ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو الفاظ یہاں کافی استعمال ہو رہے ہیں ، ایک ''حسب عادت،، اور ایک ''تسلی،، ۔

میاں خورشید انور ۔ حسب عادت اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ پہلے بھی فرما چکے ہیں کہ بہت جلد ، بہت جلد سے مراد کیا ہے ، کب تک ختم ہو جائے گا ، سال، چھ ماہ یا دو ماہ ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا اصل سوال سے کوئی تعلق نہیں ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو گوشوارہ انہوں نے دیا ہے اس میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر شیخوپورہ نے دو ، ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر جھنگ نے دو ، ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر مظفر گڑھ ۔ ڈی جی خان نے سات ، ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر گوجرانوالہ نے Nil ۔ اور بہاول پور والے نے پانچ کئے ہیں جب کہ انہوں نے معیار فی مہینہ تیس بتایا ہے ، انہوں نے اتنے کم فیصلے کیوں کئے ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی جائے گی ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے مزید سوال کی ضرورت ہے ، لیکن اگر اتنے کم فیصلے کئے ہیں تو وہاں مقدمات ہی کم ہوں گے ۔ بعض اضلاع ایسے ہیں جہاں مقدمات بہت کم ہیں ۔ اگر وہاں مقامات کم ہیں تو فیصلے کہاں سے کریں گے ۔

چوہدری علی بہادر خان ۔ مقدمات کی تعداد زیادہ لکھی ہوئی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان مقدمات کے تصفیے کے لئے کوئی tentative یا حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے ؟ وزیر موصوف نے عرض کیا ہے کہ سیٹلمنٹ کا محکمہ ختم کیا جا رہا ہے ۔

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ جناب والا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ محکمہ سیٹلمنٹ ختم کیا جا رہا ہے ۔ wind up کیا جا رہا ہے تو میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے تین پہلو ہیں ۔ ایک تو محکمے نے چند individuals

سے بہت سے واجبات لینے ہیں اور بہت سے واجبات دوسرے محکموں سے لینے ہیں دوسرے کچھ رقوم دوسرے محکموں کو دینی ہیں اور individuals کو دینی ہیں - تیسرا کام جوڈیشنل کیسز کا جو عدالتوں میں pending ہیں - جناب والا - ان تینوں پہلوؤں کو take up کیا گیا ہے اور واجبات کی وصولی کے سلسلے میں بھی احکامات جاری کر دئے گئے ہیں - liabilities کو ختم کرنے کے سلسلے میں بھی آرڈرز کر دئے گئے ہیں - pending cases کو decide all for once کرنے کے سلسلے میں بھی سنٹرل گورنمنٹ سے رجوع کیا گیا ہے پنجاب نے اپنا view point بھیج دیا ہے اور انشاء اللہ وہاں پر پھر ایک میٹنگ بلا کر حتمی فیصلہ کریں گے اور اس محکمے کو بہت جلد ختم کر دیا جائے گا -

---

محکمہ بحالیات کے ملازمین کو ملازمت کا تحفظ

*۲۰۱۲ - رانا کے - اے محمود خان - کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا محکمہ بحالیات عارضی محکمہ ہے -

(ب) اگر جز (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اسے کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(ج) اگر جز (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ مذکورہ کے ملازمین کی ملازمتوں کا تحفظ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) - (الف) یہ درست ہے -

(ب) محکمہ کو ختم کرنے یا نہ کرنے کا معاملہ ابھی مرکزی حکومت کے زیر غور ہے لہذا فی الحال اس میں کوئی حتمی رائے پیش نہیں کی جا سکتی -

(ج) محکمہ اگر ختم کیا گیا تو اس کے ملازمین کو دوسرے محکموں میں کھپانے کا انتظام کیا جائیگا -

مسٹر سپیکر - ہم یہ سوال پہلے discuss کر چکے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - اس کے بارے میں صحیح طور پر علم نہیں ہو سکا کہ پچیس سال سے یہ محکمہ چل رہا ہے - یہ کب ختم ہوگا اس کی کوئی حتمی تاریخ بتائیں -

وزیر آباد کاری و بحالیات - جناب والا - یہ پچیس سال تک محکمہ آبادکاری نہیں رہا - میں نے پہلے بھی اپنی تقریروں میں واضح کیا ہے -

Mr. Speaker : I have not permitted that question.

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی - کیا وزیر موصوف ارشاد فرمائیں گے کہ اس محکمے کو اس لئے ختم نہیں کیا جا رہا کہ اس کے ختم ہونے سے ایک وزیر بھی بے روزگار ہو جائے گا -

Mr. Speaker : That question dose not arise. He is a Minister for Law as well.

میاں مصطفیٰ ظفر قریشی - یہ تو ان کے پاس ایڈیشنل چارج ہے - ابھی دو منسٹر اور بھی بنتے ہیں -

Mr. Speaker : That question dose not arise.

صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریاں

*۲۰۴ - رانا کے اے - محمود خان - کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ بھر میں عدم منتقل متروکہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ شدہ فیکٹریوں کی تعداد کیا ہے اور منتقل شدہ کی تعداد کیا ہے -

(ب) غیر منتقل شدہ رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ فیکٹریاں کن اضلاع میں واقع ہیں اور عدم منتقلی کی وجوہات کیا ہیں -

(ج) جو فیکٹریاں منتقل ہو چکی ہیں ان کی کل رقومات محکمہ کو وصول ہو چکی ہیں - اگر نہیں تو کیوں -

(د) ضمن (ب) میں مندرج منتقل شدہ فیکٹریوں کے پی ٹی ڈی جاری کئے جا چکے ہیں اگر نہیں تو کتنی فیکٹریوں کے باقی ہیں اور کیوں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) ۔ مطلوبہ معلومات ضلعی حکام سے حاصل کی جا رہی ہیں جونہی یہ معلومات حاصل ہوں گی ایوان میں پیش کر دی جائیں گی ۔

Mr. Speaker : The questions hour is over.

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

متروکہ جائدادوں کی منتقلی

۳۰ - **رانا کے - اے محمود خان** ۔ کیا وزیر آباد کاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) صوبہ بھر میں متروکہ جائداد کی کل تعداد جو ماہ جنوری ۱۹۷۳ء تک منتقل نہیں ہو سکی بمعہ تفصیل مکانات، دوکانات ، سفید زمین و محل وقوع بتائے جائیں ۔

(ب) متروکہ جائداد مندرج ضمن (الف) کے منتقل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں اور کب سے عدم منتقل پڑی ہوئی ہیں ۔

(ج) اگر متروکہ جائداد ضمن (الف) میں مندرج کی قیمت مقرر کردہ مخصوص قیمت سے کم مل رہی ہو تو ایسی صورت میں محکمہ جائدادوں کو منتقل کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) صوبہ میں کل تعداد متروکہ جائداد جو ماہ جنوری ۱۹۷۳ء تک منتقل نہیں ہو سکیں تفصیل کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ۔

(ب) وجوہات جن کی بنا پر جائیداد متذکرہ اب تک منتقل نہیں کی جا سکیں حسب ذیل ہیں ۔

i - جائیداد کی حالت اچھی نہیں ۔

ii - عوام کے اندازہ کے مطابق جائیداد کی محکمانہ قیمت اسکی موجودہ حالت و علاقہ کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے ۔

iii - جائیداد ایسے دور دراز یا غیر معروف علاقہ میں واقع ہے جہاں عوام اسکو خریدنے کے خواہش مند نہیں -

iv - جائیداد رہائشی ضروریات کے مطابق نہیں -

v - موجودہ جائز قابضین بھی اس کو محکمانہ قیمت پر خریدنے کے خواہشمند نہیں ہیں لہذا عوام ایسی جائیداد کو نیلامی میں خریدنا پسند نہیں کرتے کیونکہ ان کو جائیداد سے ناجائز قابضین کو بیدخل کرانے میں بہت دشواریاں ہوتی ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ نیلامی کے فوراً بعد جائیداد کا مکمل قبضہ حاصل ہو جائے -

جائیداد متذکرہ مختلف عرصہ سے منتقل نہیں ہوئی ہیں جو کہ ایک سال سے لیکر تقریباً تین سال کا عرصہ ہے -

(ج) اس سلسلہ میں محکمہ نے حال ہی میں ایک پالیسی مرتب کی ہے جسکی رو سے موجودہ قابضین و دیگر خواہشمند اشخاص کو موقع دیا گیا ہے کہ وہ جائیداد مذکورہ کے متعلق اپنی خواہش کے مطابق تحریری اطلاع دیں کہ آیا وہ کس قیمت پر جائیداد خریدنا پسند کریں گے چنانچہ زیادہ سے زیادہ قیمت دینے کے خواہشمند شخص کو جائیداد منتقل کی جا سکتی ہے بشرطیکہ پیش کی گئی قیمت سرکاری قیمت سے نصف سے کم نہ ہو -

---

	Name	Houses	Shops	Building Sites	Industrial Concerns un-Registered	Total	Remarks
1.	Lahore	838	98	1529	...	2,465	
2.	Sheikhupura	55	17	222	2	296	
3.	Gujranwala	143	40	119	17	319	
4.	Sialkot	575	186	33	26	820	
5.	Gujrat	279	25	79	12	386	
6.	Jhelum	4	4	125	19	152	
7.	Rawalpindi	402	34	333	4	773	
8.	Campbellpur	4	6	21	4	35	
9.	Sargodha	110	63	176	12	361	
10.	Mianwali	121	50	137	28	336	
11.	Lyallpur	488	6	563	23	1,080	
12.	Jhang	2	17	341	24	384	
13.	Sahiwal	10	7	...	...	17	
14.	B-Nagar	7	2	1639	2	1,650	
15.	Multan	430	...	2201	...	2,631	
16.	M-Garh	62	5	112	1	180	
17.	D. G. Khan	124	59	6	1	190	
18.	B-Pur	212	29	145	12	398	
19.	R. Y. Khan	62	64	109	6	241	
	Total	3,919	712	7,890	193	12,714	

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اجلاس روزانہ لیٹ شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے اجلاس کا ٹائم نو بجے کر دیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آئندہ سے ۹ بجے سے ۲ بجے تک اجلاس کا وقت کریں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جی بالکل ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ محمد حنیف رامے صاحب رانا پھول محمد خان کی طرف سے ایک تجویز آئی ہے کہ صبح آتے آتے دیر ہو جاتی ہے اور نو بجے کے بعد اجلاس شروع ہوتا ہے ۔ اس لئے ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے ۹ بجے سے ۲ بجے تک وقت کر دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں اس تجویز کے ایک حصے سے متفق ہوں کہ کہ اس کو دو بجے تک کر دیا جائے ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے اجلاس شروع ہونے کی بجائے نو سوا نو بجے شروع ہوتا ہے آپ نو بجے کر کے دیکھ لیں پھر دس بجے اجلاس شروع ہوا کرے گا دوسرے گرمی کا موسم بھی شروع ہو رہا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔آپ کی سہولت کی بات ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اب موسم بدل رہا ہے دن بدن صبح پہلے ہو رہی ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ساڑھے آٹھ بجے کی بجائے .....

رانا پھول محمد خان ۔ اگر آپ اس سے متفق نہیں ہیں تو میں اپنی تجویز واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کل کے دن تجربہ کر کے دیکھ لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ بالکل ٹھیک ہے آپ کر کے دیکھ لیں ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ ممبران سے گزارش کی جائے کہ ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے تشریف لے آیا کریں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ یہ ٹھیک ہے ۔ ساڑھے آٹھ بجے تشریف لے آئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب تو تجویز ہی واپس ہو گئی ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک محمد اکرم اعوان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد اکرم اعوان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :۔

"بوجہ علالت اجلاس میں مورخہ ۱۰،۹ فروری ۱۹۷۳ء شرکت نہ کر سکا ۔ چھٹی دی جائے ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم سیدہ عابدہ حسن

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم سیدہ عابدہ حسن صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"I was unable to attend the session on the 9th and 10th of February because of Muharam and would request leave of absence from the House."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر منور خان

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل دراخوست مسٹر منور خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

بندہ مؤرخہ ۱۰ فروری بروز ہفتہ کو بوجہ صحت ٹھیک نہ ہونے کے اجلاس میں حاضر ند ہو سکا ۔ لہذا مہربانی فرما کر اس دن کی چھٹی عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

خان تاج محمد خان

سیکریٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل دراخوست خان تاج محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

Due to illness I could not attend Assembly Session held on 9.2.1973, Leave may please be granted to me.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

نشان زدہ سوال نمبر ۱۶۱۰ کے غلط جواب کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ وزیر مواصلات و تعمیرات نے سوال نمبر ۱۶۱۰ کا جواب غلط دیا ہے ۔ حالانکہ گجرات سرگودھا روڈ کے میل ۳۰ اور ۳۱ کے درمیان جو کہ پھالیہ کے قریب ہے پل سیم نالہ ٹوٹ گیا جو تقریباً ۵ سال زیر تعمیر رہا اور وہ پل اتنا بڑا اور اونچا بنایا گیا کہ اس پر محکمہ نے بے جا تصرف کیا اور روپے کا غلط استعمال کیا لیکن وزیر موصوف نے انکار کرکے ایوان کے استحقاق کو مجروح کیا ہے ۔ تحریک زیر بحث لائی جائے ۔

یہ کس بات سے انکار ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ سردار محمد عاشق صاحب کا سوال تھا اس کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ کوئی پل زیر تعمیر نہیں رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال میں یہ نہیں ہے کہ یہ پل کب زیر تعمر رہا ۔ اگر پچاس برس پہلے رہا ہو تو ممکن ہے انہیں معلوم نہ ہو ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال میں تو واضح تھا ۔ انہوں نے جواب میں انکار کیا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ وہ سوال دوبارہ پڑھ دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ سوال نمبر ۱۶۱۰ سردار محمد عاشق کا تھا جس میں پوچھا گیا ہے ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گجرات سرگودھا روڈ پر پھالیہ کے قریب ٹوٹنے والے پل کی تعمیر تقریبا چھ سال کی طویل مدت میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو پل
هذا کو اتنا عرصہ زیر تعمیر رکھنے کی وجوہات کیا
ہیں اور کیا یہ پل صحیح تعمیر کیا گیا ہے؟

اس سوال کا جو جواب انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے -

(الف) جی نہیں - ایسا کوئی پل گجرات سرگودھا روڈ
پر پھالیہ کے قریب نہیں ہے -

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا -

انہوں نے جو فرما دیا ہے کہ "جی نہیں ایسا کوئی پل پھالیہ کے قریب نہیں ہے" غلط ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کی دلیل یہ ہے کہ پل وہاں پر ہے -

چوہدری امان اللہ لک - پل ہے - پل بنایا گیا اور اس پر بے جا تصرف بھی ہوا -

وزیر مواصلات و تعمیرات - آپ سوال کو دوبارہ پڑھیں انہوں نے کہا ہے کہ پھالیہ کے قریب ایک پل ہے جس کو بنانے میں چھ سال لگ گئے - انہوں نے پہلے تو یہ نہیں بتایا کہ کون سا پل ہے - کون سے میل پر وہ پل ہے اور دوسری بات یہ کون سی صدی میں بنا - پھر انہوں نے یہ کوئی period mention نہیں کیا کہ کون سے چھ سال صرف ہوئے اس پل کے بنانے میں - اگر یہ کوئی واضح چیز بیان کرتے کہ فلاں پل ہے تو میں اس کا جواب دیتا - وہاں پر چھ سات پلوں کی مرمت بھی ہوئی اور بنائے بھی گئے ہیں - انہوں نے تو پل کا ذکر کیا ہے - میں نے کسی ایک پل کے متعلق ان کو جواب دیا ہے اور بالکل صحیح جواب دیا ہے -

(قہقہہ)

دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ان کا نام ہے آج تک یہ پتہ نہیں چل سکا کہ "لک" انگریزی کا ہے یا پنجابی کا ہے - اس طرح ان کا یہ سوال ہے -

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک صاحب سوال اچھی طرح واضح طور پر لکھ کر دیں آپ کو جواب مل جائے گا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا عرض کرتا ھوں کہ ایک ھی گجرات سرگودھا روڈ پر پل تعمیر ھوا تھا اور میں وزیر موصوف کی لاعلمی پر افسوس کرتا ھوں کہ ان کو آج تک یہ علم نہیں ھو سکا کہ سوال ھوا ہے اور محکمے سے پتہ تک نہیں کیا کہ کون سا پل تعمیر ھوا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ سوال کرنے والے کا فرض ہے کہ ھمیں کوئی specific پل بتائیں ۔ اس کا نام بتائیں ۔ اس کا میل بتائیں کوئی پیریڈ بتائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں افتخار احمد تاری صاحب کا اعتراض بالکل صحیح ہے اور یہ بڑا vague سوال ہے ۔ اس میں specifiy نہیں کیا گیا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ''پھالیہ کے قریب،، بڑا واضح سوال ہے اس سے واضح اور کیا ھو سکتا ہے ۔ پھالیہ کے قریب وھی ایک پل تعمیر ھوا تھا ۔ میاں صاحب اس کی ذمہ داری کیوں قبول نہیں کرتے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پھالیہ کے قریب تین پل تعمیر ھوئے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ صرف ایک ھوا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ پھالیہ کے قریب سے آپ کی کیا مراد ہے کتنے مربع میل کو آپ پھالیہ کے نزدیک کا علاقہ کہتے ہیں پہلے آپ مجھے یہ بتائیں ۔

(قہقہہ)

چوھدری امان اللہ لک ۔ میاں صاحب ایک حقیقت سے چشم پوشی کر رہے ہیں ۔ جو سوال انہوں نے سمجھا جس کا جواب انہوں نے دیا ۔ میں نے ان کی سمجھ کے مطابق وہ مطلب سمجھا اور وہ بھی غلط ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میری سمجھ کا تو یہ حال ہے کہ ابھی تک میں ''لک،، کا مطلب نہیں سمجھا یہ انگریزی کی ''لک،، ہے یا پنجابی کی ''لک،، ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب یہ بات قطعاً relevant نہیں ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ ذرا یہ بتا دیں کہ یہ لفظ ''تاری'' ہے یا ''تاڑی'' ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ یہ ایسا لفظ ہے کہ میں آپ پر طاری ہو جاتا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں واضح کر دینا چاھتا ہوں کہ یہ معاملہ بڑا اہم ہے میاں صاحب کو اس کو ذاتی نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں آپ کی وساطت سے کہنا چاھتا ہوں کہ یہ آئندہ سیشن میں ایک نیا سوال کریں اور بتائیں کہ وہ پل کون سے میل پر تھا ۔ کون سے پیریڈ میں بنا تھا ۔ میں خود جواب دوں گا ۔ یا یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں ۔

(قہقہہ)

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا آپ کی وساطت سے اس بات کی نشان دھی تحریک استحقاق کے رنگ میں کر رھا تھا جو کہ سابقہ حکومتوں میں بعض لوگوں کی بد اعمالی کی وجہ سے ۔ بد دیانتی کی وجہ سے ہوئی تھی میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ میاں صاحب اس کی ذمہ داری کیوں قبول نہیں کرتے ۔ یہ ضیاع زر ہے عوام کا ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ میں نے تو آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ specific پل بتائیں ۔ مخصوص پل بتائیں میں اس کا جواب دے دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ قلیل المہلت سوال بھی ہو سکتا ہے ۔ I hope the Minister will permit.

آپ قلیل المہلت سوال کریں I will permit that اس پل کو specify کر دیں ۔

(قطع کلامیاں)

چوھدری امان اللہ لک ۔ سپیکر کا رول آج دوستوں نے صبح سے لیا ہوا ہے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ لک صاحب خود اعتراض کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب ان کو بات ختم کر لینے دیجئے ۔ آپ ان کی بات کو نہ کاٹیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ اس ایوان کے حقوق اور وقار کو سنبھالنے والے ہیں ۔ میں بھی ان چند بد نصیبوں میں سے ہوں کہ جنہوں نے میاں افتخار احمد تاری صاحب کے محکمہ کے متعلق نہ کبھی کوئی سوال پوچھا ہے نہ تحریک التوا دی ہے ۔ ان کا یہ کہنا کہ مجھے ایمان اللہ لک کے متعلق یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ نام پنجابی ہے ۔ عربی ہے ۔ فارسی ہے ۔ سندھی ہے ۔ یا انگریزی ہے یہ الفاظ غیر پارلیمانی ہے اور اس قسم کے الفاظ کا اعادہ اس ہاؤس میں نہیں ہونا چاہئے ۔ آپ براہ مہربانی اس طرف غور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے اس بات پر اتفاق کرتا ہوں ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ اگر میں اپنی اطلاع کیلئے پوچھ رہا ہوں تو کیا یہ بری بات ہے ۔ ''لک'' کا مطلب پوچھنا بری بات ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب اگر کہیں چائے پر یا کھانے پر ملاقات ہو جائے تو یہ بات پوچھ لیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ محمد افضل کی ایک تحریک استحقاق ہے ۔ میں نے صبح ٹیپ کو replay کیا ہے ۔ کوئی ایسے الفاظ جن کا تحریک میں ذکر کیا گیا ہے وزیر متعلقہ نے نہیں کہے ہیں ۔

Therefore, I withhold my consent.

میں ممبر صاحبان سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی کچھ دوست تحریک استحقاق کے سلسلہ میں کرتے ہیں ۔ جس طرح محمد سیف اللہ اور سید تابش الوری نے کیا ہے ۔ اگر کسی ممبر کی تقریر پر یا کسی وزیر کے بیان پر انہیں تحریک استحقاق پیش کرنی ہوتی ہے یا تحریک التوا پیش کرنی ہوتی ہے تو مناسب یہ ہے کہ وہ دفتر سے تصدیق کر لیا کریں کہ رپورٹ میں کیا لکھا ہے یا میرے پاس تشریف لے آئیں اگر انہیں یہ شک ہو کہ شائد ٹیپ کو کوئی tamper کر لیتا ہے تو اسی دن

تشریف لائیں میں انہیں کے سامنے ٹیپ منگوا کر replay کرا دیا کروں گا ۔ میں نے اپنی تسلی کے لئے صبح پہلے رپورٹ مانگی تھی اس میں وہ الفاظ نہیں تھے۔ میں نے اسکی مزید تصدیق کی ہے ۔ دو مرتبہ میں نے ٹیپ replay کیا حنیف رامے صاحب نے بالکل کوئی ایسے الفاظ بلوچستان یا سرحد کے گورنروں کے متعلق نہیں کہے ہیں بلکہ اس میں ان کا ذکر ہی نہیں ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ وہ سمجھ گئے ہیں ۔

I withhold my consent and when I withhold the consent, I do not read it in this House.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : If you withhold that, then you should not bring it before the House.

مسٹر سپیکر ۔ میں نے ممبر صاحبان سے کہا ہے کہ اگر کسی ممبر کی تقریر کے متعلق یا کسی وزیر کی سٹیٹمنٹ کے متعلق کوئی تحریک استحقاق پیش کرنی ہو تو اسکو پہلے تصدیق کر لینی چاہئے کہ واقعی ایسے کہا گیا ہے یا نہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میری ایک تحریک التوا تھی وہ ملتوی ہو گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ باقی کی تحریک التوا rule out ہو گئی تھیں آپ کی drop ہو گئی ہے کیونکہ آپ تشریف فرما نہیں تھے ۔

عاشورہ محرم کے دوران گرفتار شدہ نیشنل عوامی پارٹی کے ارکان کی رہائی کے متعلق غلط اطلاع کی فراہمی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ کل ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور خاص معاملے پر غور کرنے کے لئے جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ میں تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں ۔ معاملہ یہ ہے کہ کل شام کی اسمبلی کی نشست کے دوران قائم مقام قائد ایوان جناب حنیف رامے نے اعلان کیا تھا کہ صوبہ پنجاب میں عاشورہ محرم کے دوران

گرفتار ہونے والے تمام نیشنل عوامی پارٹی کے ارکان رہا کر دئے گئے ہیں لیکن نیشنل عوامی پارٹی پنجاب کے نائب صدر چوہدری جلیل احمد خان ابھی تک رہا نہیں کئے گئے ہیں جنہیں گوجرانوالہ میں گرفتار کیا گیا تھا ۔ قائم مقام قائد ایوان نے اسمبلی کو غلط اطلاع فراہم کرکے پورے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کل کا اعلان اور اخبارات میں اسکی اشاعت بڑی واضح ہے لیکن آپ کے علم میں یہ بات لائی جا چکی ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی کے نائب صدر چوہدری جلیل احمد خان ابھی تک نظر بند ہیں اور اس طرح سے پنجاب میں جو انتقامی فضا موجود ہے اسکے کے اثرات وسیع تر ہوتے جا رہے ہیں ۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس علان کے ساتھ نہ صرف یہ کہ اس بات کی وضاحت ہو جاتی کہ یہ لوگ کن مقاصد کے لئے گرفتار کئے گئے ہیں بکہ یہ بھی پتہ چل جاتا کہ جلیل احمد خان صاحب کا جرم کیا ہے اور ان کو کس سلسلہ میں گرفتار کیا گیا ہے موجودہ ابہام لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات کی فضا پیدا کر رہا ہے جس سے ہر آدمی ہر شہری بے چین ہے ۔ کسی بھی معزز شہری کو کسی بھی سیاسی کارکن کو محض چند الزامات کی بنا پر گرفتار کر لینا آخر کہاں کا انصاف ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا نہیں ہے تحریک استحقاق پر بول رہے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ چوہدری جلیل احمد خان کی گرفتاری جو ہے اس سلسلے میں ابھی تک لوگوں کو معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں کیوں گرفتار کیا گیا ۔

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مسئلہ زیر غور یہ نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسی لئے انہیں point out کر دیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں ۔ اس سلسلے میں میں آپکی وساطت سے ایوان میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ جو حکم جاری ہوا ہے اس میں یہی ہے کہ وہ لوگ جو عاشورہ

کے دنوں میں اس خدشے کے تحت کہ آپس میں فسادات نہ ہوں گرفتار کئے گئے تھے ۔ ان سب کی رہائی کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ حکم جاری کر دیا گیا ہے ۔ جناب والا ۔ بعض اوقات ایسے ہوتا ہے کہ حکم پہنچنے میں کسی وجہ سے ایک جگہ دیر ہو جاتی ہے ۔ میں نے ابھی telephone call book کروائی ہے یہ پتہ لینے کے لئے کہ ایسی کیا بات اس خاص مسئلہ میں ہوئی ہے کہ ابھی تک وہ رہائی نہیں ہوئی ۔ ہماری طرف سے حکم یہ ہے کہ تمام لوگ جن کو detain کیا گیا ان کو رہا کر دیا جائے ۔ اگر کہیں دیر ہوئی ہے تو محض اس وجہ سے ہوئی ہوگی کہ جب جیل بند ہو جاتی ہے اسکے بعد وہ رہا نہیں کرتے ۔ رات کو اس صورت میں کوئی ایسی بات ہو گئی ہو تو ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوتاہی بھی ہو سکتی ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایسی کوتاہی ہو گئی ہو تو نوٹس لینا چاہئے ۔

وزیر خزانہ ۔ اس کا نوٹس لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے وہ معلومات حاصل کر رہے ہیں ان کی معلومات حاصل ہونے تک اسے pending کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اسے pending رکھا ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں ایک شعر عرض ہے کہ ۔

پختگان عشق کو کیا کام رونے سے ظفر
آگ پر آنسو ٹپکتے ہیں کباب خام کے

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری شوکت علی کی شکایت ہے کہ پیپلز ورکس پروگرام کے تحت ایک سڑک کی منظوری ہوئی تھی لیکن جو لسٹ بنی ہے اس میں اس سڑک کا ذکر نہیں ہے ۔ چیف منسٹر آج تشریف نہیں رکھتے ہیں ۔ وہ باہر گئے ہوئے ہیں ۔ میں نے ان سے کہہ دیا تھا کہ آج اسکو ہاؤس میں refer کرنے کے بعد میں pending رکھ لوں گا انہوں نے اسکا جواب دینا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کس کی طرف سے یہ تحریک استحقاق آئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر شوکت علی کی طرف سے ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ کیا یہ نمبر ۳۱ تحریک استحقاق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نمبر ۳۱ ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں ۔ تو میں اس کا جواب دے دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ کا انتظار کیا جائے مسٹر شوکت علی کی شائد کوئی بات اس میں بن جاتی ۔

(قہقہہ)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ ایک تحریک التوا چوہدری ممتاز احمد کاہلوں سے متعلق ہے ۔ یہ تحریک التوا چوہدری امان اللہ کی طرف سے آئی ہے ۔ اس میں آپ نے کچھ فرمانا تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک التوا کا نمبر ۲۶۶ ہے ۔ معلوم نہیں کہ وزیر موصوف کو اس کا نوٹس کیوں نہیں پہنچ سکا ۔ یہ معاملہ نہیں کہ وزیر موصوف کو اس کا نوٹس کیوں نہیں پہنچ سکا ۔ یہ معاملہ بڑا اہم ہے ان کو وہاں سے سرعت کے ساتھ بیدخلی کر رہے ہیں ۔

وزیر اوقاف ، نو آبادیات اشتمال و اطلاعات ۔ اگر وہ زیادہ بے چین ہیں تو آج کی کارروائی ختم ہونے سے پہلے جناب والا مجھے موقع دیا جائے کہ میں اس کا جواب دے سکوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں تو بہت بے چین ہوں ۔

وزیر اوقاف، نو آبادیات اشتمال و اطلاعات ۔ کوائف پہنچ چکے ہیں وہ تیار ہو رہے ہیں جب میرے پاس پہنچ جائیں گے میں جواب دے دونگا ۔

گورنمنٹ کالج منڈی بہاؤالدین کے منتخب عہدے داران کے فرائض کی ادائیگی میں مقامی انتظامیہ اور پیپلز پارٹی کی مداخلت

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور ضروری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج منڈی بہاؤالدین کے منتخب عہدے داروں کو ان کے فرائض کی ادائیگی میں مقامی انتظامیہ اور پیپلز پارٹی مداخلت کر رہی ہے جس سے کالج کے طلباء میں اضطراب پیدا ہوا اور سنگین نتائج کا خطرہ موجود ہے ۔

علامہ صاحب یہ بہت غیر واضح ہے ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کس قسم کی مداخلت کر رہی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جو تار مجھے موصول ہوا ہے وہ اس کے ساتھ شامل ہے ۔

Mr. Speaker : I read the telegram.

> "Interference of local administration and Peoples Party in job of students union of college should be checked otherwise unpleasant results expected elected students Govt. Degree College Mandi Bahauddin.

یہ بڑا مبہم ہے ۔ کس نے ان کو پیٹا ہے کس نے ان کو کالج تک نہیں پہنچنے دیا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری معلومات یہی ہیں اور میں نے اپنی تحریک التوا کی بنیاد اسی تار پر رکھی ہے ۔ معاملہ اس طرح ہے کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے انتخابات کے لئے جو اپنا آدمی کھڑا کیا وہ منتخب نہ ہو سکا اور مخالف پارٹی کا آدمی منتخب ہو گیا ۔ اب وہاں پولیس اور مجسٹریٹوں کے ذریعے سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ دباؤ ڈالا جائے ۔ یہ ہے اصل تحریک التوا کا مقصد ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بہت مبہم ہے ۔ میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا ۔ یہ خلاف ضابطہ قرار دی جاتی ہے ۔

لاہور میں طالب علموں کے جلوس پر پولیس کا لاٹھی چارج

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب

کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مؤرخہ ۱۲ فروری کو لاہور میں پولیس نے طالب علموں کے پر امن احتجاجی جلوس پر جس کی قیادت پنجاب یونیورسٹی یونین کے صدر جاوید ہاشمی کر رہے تھے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی۔ اس واقعہ سے طالبعلموں میں اور عوام میں اضطراب پھیل گیا ہے۔

میں اس کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔ جو اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت دینے کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں۔ (۳۰ ممبر کھڑے ہوئے) اس تحریک التوا کو پیش کرنے کی اجازت ہے۔ اس پر جمعرات کو ساڑھے گیارہ سے ڈیڑھ بجے تک بحث ہوگی۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جمعرات کو نہ ہو کیونکہ اس دن غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہوگی۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس میں پہلے ہی وقت متعین ہے۔ ۲ گھنٹے قراردادوں کے لئے ہیں ۔ یہ تحریک آپ کسی سرکاری روز کی کارروائی پر لے لیں۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر غور کر لیا جائے گا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اصولی طور پر آپ فیصلہ کر لیں کہ غیر سرکاری ارکان کی کارروائی کے روز سرکاری کام نہ ہوں۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دیکھ لوں گا جلدی میں میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ میری تحریک کا کیا بنا۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اپنی باری پر آ جائیگی۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وہ آج کے لئے منظور ہو گئی ہے لیکن اس پر بحث نہیں ہو رہی۔

مسٹر سپیکر ۔ قواعد کے مطابق اگر ایک تحریک باضابطہ منظور ہونے کے بعد اس کی اجازت مل جائے تو باقی تحاریک التوا کے لئے دوسرے دن تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

بل زیر غور لانے کی تحریک پیش کرنے سے پہلے تحریری نوٹس اور اس کی تشہیر (مسٹر سپیکر کی رولنگ) ۔

(بحوالہ مباحثات مؤرخہ ۲۹ فروری ۷۳)

Mr. Speaker : Haji Muhammad Sifullah Khan, Member from Rahimyar Khan, has contended that when requirements of Rule 74 have been dispensed with, the provisions of Rule 75 apply to the Bills as if the report of the Standing Committee was presented on the day on which the motion is carried. It is further stated by the Member that copies of the Bill are again required to be circulated under Rule 75 and that at least three clear days should intervene between the issue of the copies to the Members at the stage and the consideration of the motion. The provisions in this respect are quite plain and I agree with the contention of the Member. The objection is upheld.

مشاورتی کمیٹی ریلوے کے ممبران کے انتخاب (مسٹر سپیکر کی رولنگ)

(بحوالہ مباحثات مؤرخہ ۶ فروری ۷۳)

Mr. Speaker : Haji Muhammad Saifullah Khan, Member from Rahimyar Khan, has raised a point of order that election of the two Members on the P.W.R. Local Advisory Committee Lahore in void.

A motion that "the Provincial Assembly of the Punjab do elect two of its Members through simple majority vote to represent the House on the P.W.R. Advisory Committee, Lahore against seats reserved for the Members of the Provincial Assembly" was adopted by the House on 23-1-73.

I fixed 5th February for the election to the above Committee. The polling hours were to be between 9. a.m. to 1 p.m. The nominations were received by 12 noon on 1-2-1973 and scrutiny was held thereafter at 12-30 p.m. The last date for the withdrawal 2-2-1973, and as no withdrawal was effected and the

number of candidates being twelve i.e., more than two the polling was to take place in accardance with the schedule given earlier.

The Members were informed that the ballot box had been placed in the Cabinet Room and that Ch. Nasrullah Khan, Assistant Secretary who was in the Cabinet Room, was to serve as the Polling Officer. The Members were further informed that each Member, after obtaining ballot paper from the Polling Officer could cast his vote.

As Mr. Ahmad Bakhsh and Ch. Muhammad Azam obtained the highest number of votes, their name were circulated among the Members as having been elected to the aforesaid Local Advisory Committee. Haji Muhammad Saifullah Khan has raised the point of order above mentioned. His contention is that on 5th of February, the Assembly was adjourned at 10-40 a.m. due to lack of quorum and that according to Rule 25, all business fixed for any day and not disposed of before the termination of the sitting, stands over until the fixed day available for such class of business. He concludes that the election also stood over for the next day for lack of quorum.

Election to the said Advisory Committee is not a business contemplated in Rule 25. Election under Rule 120 to the various Standing Committees has never been treated as business within the meaning of Rule 25. Elections to the Standing Committees as well as P.W.R. Local Advisory Committee may even be held when the Assembly is not in session. The adjournment of the House at 10-40 a.m. on 5th of February did not affect the polling which remained in progress till 1 p.m.

I hold that the election to the P.W.R. Local Advisory Committee, Lahore was in order and rule out the objection raised by the Member.

مسودات قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کل سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان کے بل پر تقریر کر رہے تھے ۔

چوہدری امان اللہ لک (گجرات ۔ ۸) ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی وساطت سے اس ترمیم بل کے متعلق اپنی معروضات پیش کرتا ہوں ۔ جب بظاہر میں نے اس بل میں اس معمولی سی ترمیم کو دیکھا تو مجھے بالکل بےضرر اور harmless نظر آئی لیکن جب میں نے بنظر غائر اس ایکٹ کا مطالعہ کیا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ ترمیم پیش کرنے والے محکمے نے اور وزیر موصوف نے ان تمام دفعات کو نظر انداز کر دیا ہے جو ایکٹ میں موجود ہیں ۔ جناب والا ۔ میں اس ترمیم کو ایکٹ کی ان دفعات کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں جس کے پیش نظر یہ ایکٹ ایک آرڈیننس کی شکل میں ۱۹۶۵ء میں معرض وجود میں آیا اور اس کو اسمبلی نے پاس کیا ۔ اس ایکٹ اور آرڈیننس سے قبل یعنی ۱۹۶۵ء کے ایکٹ سے قبل چار یا پانچ مختلف چھوٹے چھوٹے ایکٹ اور آرڈیننس تھے جن کو یکجا کیا گیا ۔ ان میں Workman's Compensation Act 1923, Employees Liability Act 1938. دونوں شامل تھے ۔

Minister for Labour : Sir, he is not relevant.

مسٹر سپیکر ۔ وہ ایک آدھ منٹ تقریر کر لیں تو میں Judge کر سکونگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ان دونوں کو یکجا کیا گیا ۔ یکجا کرنے کے بعد اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ان چاروں حصوں کو آج ایک ترمیم کی صورت میں مدغم کیا جا رہا ہے ۔ وہ چار حصے کیا تھے ۔ پہلا حصہ یہ تھا کہ انہوں نے legislature کے کسی ممبر کو دفعہ ۱۲ (ڈی) کے تحت اس گورننگ باڈی کا ممبر بننے سے debar کیا ۔

Mr. Taj Muhammad Khan Khanzada : Sir, there is no quorum :

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے.....گنتی کی گئی.....ایوان کورم میں نہیں ہے.....گھنٹیاں بجائی جائیں.....گھنٹیاں بجائی گئیں.....ایوان میں کورم پورا ہو گیا ہے.....چوھدری امان اللہ لک ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا ۔ وہ چار حصے کیا تھے ۔ گورنمنٹ کو اس کی سپریم کمانڈ دی گئی ۔ اس کو سول جج مقرر کیا گیا ۔ اور دفعہ ۹،۴ اور ۱۲ کے تحت گورننگ باڈی کو کسی وقت بھی توڑنے اور چیئرمین کو ہٹانے کا اختیار تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ پرنسپل ایکٹ پر بول رہے ہیں یا ترمیم پر بول رہے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں پرنسپل ایکٹ پر بول رہا ہوں ۔

Mr. Speaker : I can't permit you to discuss the Principal Act.

یہ ایکٹ میں ترمیم ہے اس کی پالیسی کے متعلق بات کیجئے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اسی کے ساتھ اسے **link** کر رہا ہوں ۔ اور اس ترمیم سے جو principal clauses پر اثر پڑے گا اس کے متعلق میں عرض کر رہا ہوں کہ اس ترمیم کو کیوں نہیں کرنا چاہیے ۔ اگر دو منٹ آپ میری گزارش سن لیں تو اس کے بعد واضح ہو جائے گا ۔ کہ دفعہ ۳،۴،۹ اور ۱۲ میں سپریم کمانڈ گورنمنٹ کو مقرر کیا گیا اور Governing Body کو اس طریقے سے کنٹرول کرنے کے لئے یہ دفعات رکھی گئیں ۔ اب جناب دفعہ ۱۲ (ڈی) میں یہ پابندی لگا دی گئی کہ legislature کا کوئی ممبر گورننگ باڈی کا رکن نہیں ہو سکتا ۔ چیئرمین نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ کل زیر بحث آ چکا ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس کو link کر دیتا ہوں ان دفعات کے ساتھ جو affect کرنے والی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس argument کی بات کر رہا ہوں ۔ یہ argument وہ کل دے گئے تھے جو آپ سے پہلے مقرر تھے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس کے باقی حصوں کو علیحدہ کیوں کیا گیا ۔ دفعہ ۱۲(ڈی) کو اس وقت کی اسمبلی نے ۔ اس وقت کی حکومت نے independent کیوں رکھا ۔ اور آج اس کو ترمیم کے ذریعہ مدغم کیوں کیا جا رہا ہے ۔ میں اس کے متعلق وضاحت کرنا چاھتا ھوں ۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس کے تین حصے ہیں ۔ تیسرا حصہ دفعہ ۶۰ سے شروع ھوتا ہے ۔ اس میں سوشل سیکیورٹی کورٹس الگ مقرر کی گئی تھیں تاکہ ان میں مقدمات زیر تصفیہ کلیمز کے متعلق حکومت کو اختیار تھا جو اس ترمیم کے بعد دفعات ۶۰، ۶۲، ۶۴ بھی affect ھوں گی ۔ اس لئے میں یہ عرض رہا تھا کہ سوشل سیکیورٹی کورٹس میں ایمپلائز اور ایمپلائرز کے کلیمز داخل کرنے کے لئے حکومت کو اختیار تھا اور Transfer of appeal کا بھی حکومت کو اختیار تھا ۔ اس ترمیم کے بعد جب حکومت فریق بنے گی ....

مسٹر سپیکر ۔ اس موضوع پر کل بھی سیر حاصل تقریر ھو چکی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وہ دفعات ھرگز نہیں ہیں ۔ میں عرض کرتا ھوں کہ جب میرے فاضل دوست فرمائیں گے کہ اپیلیٹ کورٹ جو ہے اس کو گورنمنٹ Social Security Courts سے Transfer کر سکتی ہے ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے اجازت دیں تو میں ان کی سیر حاصل تسلی اس پوائنٹ پر کردونگا ۔ انہیں کوئی شکایت نہیں رہے گی ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ جب وزیر موصوف اس محکمہ میں بطور چیئرمین آئیں گے اور اس میں گورنمنٹ ایک پارٹی بنے گی تو وہ دفعات یقینی طور پر متاثر ھونگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ توجہ نہیں دے رہے ہیں ۔ کل اس پوائنٹ پر آدھ گھنٹہ کم از کم تقریر ھو گئی ہے ۔ اب آپ اس کو repeat کر رہے ہیں ۔ آپ کوئی نیا پوائنٹ بیان کریں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں دعویٰ اور وثوق سے کہہ سکتا ھوں کہ کل یہ ڈسکس نہیں ھوا تھا ۔ کل صرف دفعہ ۱۲(ڈی) کا حوالہ دیا گیا تھا ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری وضاحت سننے کے بعد ان کی تسلی ہو جائے گی ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ کل ان دفعات ۶۰ اور ۶۱ کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا جس میں یہ effect کر رہی ہے ۔

Mr. Speaker : I am not permitting discussion on the Principal Act.

اس میں پرنسپل enunciate کیا گیا تھا کہ گورنمنٹ کو حق حاصل تھا کہ وہ اس اتھارٹی کے فیصلوں کے خلاف اپیل سنے ۔ لیکن اب اگر وزیر اس کا چیئرمین ہو جائے گا تو حکومت کس کے خلاف حکم جاری کرے گی جب کہ گورنمنٹ خود اس کی چیئرمین ہے ۔

This was the argument advanced yesterday by Haji Saifullah in a very elaborate manner.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں نے ۱۲ ڈی کے متعلق عرض کیا ہے ۔

Mr. Speaker : The principle was argued.

اسلئے میں دونوں چیزیں واضح کر رہا ہوں کہ انہوں نے پرنسپل پر بحث کی تھی اور میں پرنسپل ایکٹ پر بحث کی اجازت نہیں دے رہا ہوں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ آپ مجھے اجازت بالکل نہ دیں اور جو میں نے بولا ہے اسے بھی حذف کر دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں کیوں حذف کرنے لگا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ نکتہ زیر بحث نہیں آیا تھا سوشل سکیورٹی کورٹس کے اختیارات کے بعد ان کو سول اختیارات بھی ہیں اس میں گورنمنٹ کو اپیل سننے کے اختیارات تھے ۔ ہائی کورٹ کی jurisdiction میں ہے ۔ اپیل سننے کی اس ترمیم سے وہ تمام کی تمام دفعات متاثر ہوں گی ۔ آپ ریکارڈ سے وضاحت فرما لیں ۔ یہ اس میں نہیں آیا تھا اسلئے میں وزیر موصوف کی وضاحت کے لئے عرض کر رہا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں ۔ کل حاجی صاحب نے جو فرمایا تھا وہ میں نے سنا تھا انہوں نے

۱۲ (ڈی) کے متعلق فرمایا تھا ۔ دفعہ ۳ اور ۹ کے متعلق فرمایا تھا اس میں یہ حق بجانب ہیں ۔ میں جناب والا عرض کر رہا تھا کہ جہاں تک ایک وزیر موصوف کا اس مقام سے فریق مقدمہ بننے کا تعلق ہے میں اس بنا پر مخالفت کرتا ہوں کہ سپریم کمانڈ کے سلسلے میں سپریم ہینڈ ہونے کی حیثیت سے ۔ جج ہونے کی حیثیت میں آج ترمیم کے بعد فریق مقدمہ بننے کا شوق اس لئے ہے تا کہ مزدوروں ، ایمپلائز ایمپلائرز اور فنانس کا جو پورا chapter ہے جس میں وہ contribution کر رہے ہیں ۔ اس پر hold کیا جا سکے ۔ اور ۳۶ سے لے کر ۴۵ دفعات تک جس میں sickness اور اسکے بعد death اور اسکے علاوہ جو دفعات دی گئی ہیں ان پر وزیر موصوف کا کنٹرول ہو ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس ترمیم کے بعد حکومت کا وہ ارادہ اور حکومت کی وہ نیت واضح ہو کر سامنے آ جاتی ہے کہ حکومت ہر محکمہ میں ہر طبقہ میں زیادہ سے زیادہ اپنا hold قائم کر کے ان روایات کو پامال کرنا چاہتی ہے جو سابقہ حکومتوں نے اسکی منفرد حیثیت کو تسلیم کیا تھا اور بالکل انفرادی ادارہ قائم کیا تھا ۔ تا کہ وہ اس قابل نہ ہو سکیں کہ اپنے حقوق کی نگہداشت کر سکیں اور حکومت بطور ایک جج کے رہے ۔ تو میں اس ترمیم کی مخالفت پرزور طریقے سے کرتا ہوں کہ حکومت ہر حالت میں ہر مقام پر اپنا hold کر سکے ۔ میں اسکی بجائے یہ مناسب سمجھتا اگر اس میں وہ پروویژن رکھتے جس میں ہائی کورٹ کے سابقہ جج اور کسی ہائی کورٹ کے جج کو گورننگ باڈی کا چیئرمین بنا دیا جاتا ۔ اگر ایسی ترمیم دیتے تو ہم سمجھتے کہ آج حکومت نے اس کمزوری کی نشان دہی کی ہے ۔ جو سابقہ حکومتیں نہ کر سکیں ۔ اسلئے میں مخالفت کرتا ہوں ۔ کیونکہ تمام دفعات اور پرنسپل ایکٹ کو مسخ کیا جا رہا ہے اسلئے یہ ترمیم قابل قبول نہیں ہو سکتی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ساڑھے گیارہ بجے چائے کا وقفہ ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ساڑھے گیارہ بجے ہوگا ۔

وزیر محنت - جناب والا - جہاں تک اس ترمیم کا تعلق ہے اور اسکی غرض و غایت کا تعلق ہے اس ایوان میں یہ کہا گیا ہے کہ اسکی غرض و غایت واضح نہیں کی گئی - مختصراً عرض کرونگا کہ قبل ازیں پہلے چیئرمین کے لئے جج آف دی ہائی کورٹ یا کمشنر سے اونچے عہدے کے کسی سرکاری ملازم کو مقرر کیا جاتا تھا - یہ کام اس نوعیت کا ہے کہ مزدوروں کے مسائل کا انکی فیکٹریوں میں جا کر جائزہ لینا پڑتا ہے اور ان کے مفاد کے لئے اور ان کے علاج کے لئے ان کی تکالیف کا جائزہ لینے کے بعد اس کے حل کی کوشش کرنا یہ اس بل کا بنیادی مقصد ہے - جج آف دی ہائی کورٹ خود فیصلوں میں اسقدر مصروف ہوتے ہیں کہ کسی صورت میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہائی کوٹ کا جج فیکٹریوں میں جا کر مزدوروں کے مسئلوں کو سمجھے چیئرمین سوشل سیکورٹی بورڈ کی حیثیت سے ان کو خاطر خواہ طریقے سے حل کر سکے - اس لئے قبل ازیں جو چیف سیکریٹری پنجاب تھے اور اس بورڈ کے چیئرمین ہوتے تھے - لیکن چیف سیکریٹری بھی اسقدر مصروف گورنمنٹ کے ملازم ہیں کہ ان کے لئے فیکٹریوں میں جا کر ان کے مسائل کا جائزہ لینا بہت مشکل ہے - پنجاب میں چار ہزار فیکٹریاں ہیں اور ان کے مسئلوں کو سمجھنا کسی صورت میں ممکن نہیں ہے - اس لئے ان کا تقرر صحیح معنوں میں اس بورڈ کی غرض و غایت پوری نہیں کرتا - اب جہاں تک لیبر منسٹر یا منسٹر انچارج کا تعلق ہے چونکہ لیبر منسٹر فیکٹریوں میں جائیں گے اور مزدوروں سے ملیں گے وہاں پر اچھی طرح ان کا جائزہ لیں گے اور جو بورڈ کے چیئرمین کی حیثیت ہونے کی صورت میں فیصلے کریں گے وہ یقینی طور پر صحیح ہوں گے - یہ تھا بنیادی مقصد جس کے پیش نظر اس کی تبدیلی کو لازمی سمجھا گیا - اب مجھے تعجب ہے کہ ایک طرف حزب اختلاف جمہوریت کی رٹ لگاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ جمہوریت ہونی چاہئے نوکر شاہی کو ختم ہونا چاہئے - اور عوام کے نمائیندوں کو اس ایوان کے نمائیندوں کو مقرر کرنا چاہئے - مزدوروں کے بہترین مفاد میں بورڈ کی صدارت عوامی نمائیندے کریں گے - میں اپنی ذاتی بات نہیں کروں گا - جو بھی وزیر اس وقت ہو گا صوبائی اسمبلی پنجاب کا منتخبہ نمائندہ ہوگا اس کو مقرر کیا جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ لیبر اس سے فائدہ اٹھا سکے - یہ لیبر کے فائدے کی بات ہے - اگر

مخالفت برائے مخالفت کرنی ہے تو دوسری بات ہے ۔ میرے خیال میں اس کی مخالفت کرنا جمہوری اصولوں کے خلاف ورزی ہے ۔

اس کے بعد جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ منسٹر انچارج نے اپنے ذاتی مفاد کے لئے کیا ہے یا وہاں کروڑوں روپے کے فنڈ ہیں اس لئے منسٹر انچارج ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور صدر ہونے کا یہی جواز ہے ۔ تو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ منسٹر انچارج سوشل سیکورٹی فنڈ کو اپنے ذاتی استعمال میں لانے کا بالکل مجاز نہیں ہو سکتا ۔ اس کے علاوہ عوام کا منتخب ممبر ہونے کی حیثیت سے اور اسمبلی کا ممبر ہونے کی وجہ سے اگر وہ اس کو ناجائز استعمال کرے گا تو وہ غریب عوام اور اس معزز ایوان کے سامنے جواب دہ ہے ۔

مسٹرسپیکر ۔ اس مسئلہ پر کسی نے بحث نہیں کی ۔

وزیر محنت ۔ ابھی ابھی چوھدری امان اللہ لک صاحب نے کہا تھا ۔ جناب والا عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اور منسٹر انچارج کی حیثیت سے وہ بد دیانتی کرنے سے گریز کرے گا ۔ جب کسی ایسے بددیانت شخص خدانخواستہ کسی زمانے میں مقرر کیا جائے گا تو پھر امان اللہ لک صاحب یا کسی اور دوست کو اس میں حصہ بٹانے کی اور زیادہ سہولت ہوگی ۔ تو وہ یقینی طور پر ان کے فائدے کی بات ہوگی ۔ ہم ہرگز ایسا نہیں کرنے دیں گے لیکن انشاءاللہ ۔

اب رہا سوال administrative objections کا کہ اگر منسٹر انچارج اس بورڈ کے چیئرمین بنیں گے تو اپیلوں کی سماعت کون کرے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ بعد میں point of personal explanation. میں کر لیں ۔

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ مجھے کہہ لینے دیجئے ۔ میں واضح کر دوں . . .

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب وزیر محنت نے اپنی تقریر میں میرے سوال کا ذکر کیا ہے ۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ وہ کونسا ہے ؟

وزیر محنت ۔ میں اس کی وضاحت کر دوں گا ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں شائد فاضل ممبر یہ نہیں سمجھ سکے کہ بورڈ کی نوعیت صرف پالیسی بنانے کی ہے اور کمشنر سوشل سیکیورٹی اصل میں وہ آدمی ہیں جنہوں نے ایڈمنسٹریشن چلانی ہے ۔

جس نے تمام تر منصوبہ بنانا ہے اور اس کو لاگو کرنا ہے ۔ کمشنر سوشل سیکیورٹی کے پاس ہی تقریباً تمام اپیلیں سنی جاتی ہیں He is the final authority - اس کے بعد کمشنر سوشل سیکیورٹی کے ایڈمنسٹریٹو فیصلوں کے خلاف اپیلیں بورڈ سنے گا اور بورڈ کے فیصلے کو قطعیت حاصل ہوگی ۔ اب رہا سوال کہ اگر بورڈ کوئی غلط فیصلہ کرتا ہے ۔ کوئی بے ایمانی کرتا ہے تو اسکا سوال اسلئے پیدا نہیں ہوتا کہ بورڈ نے صرف پالیسی بنانی ہے ۔ بے ایمانی ۔ سرمایہ کا غلط استعمال ۔ رشوت اور اسی طرح کی دوسری باتوں کا تعلق صرف کمشنر کی سطح تک ہوگا یا اس کے نیچے ۔ اگر کوئی ایسی خرابی ہوگی تو بورڈ اسکو ٹھیک کرنے کا مجاز ہوگا اس قسم کی غلطی پر کمشنر کو تبدیل کرے گا ۔ جہاں تک بورڈ کو تبدیل کرنے کا سوال ہے اسکو گورنر پنجاب کریں گے ۔

Government dose not mean only the Minister in-charge ; Government means the whole Cabinet plus Governor, and even the appointement of Chairman, Social Security, has to be made by the Governor of the Punjab.

وہ اس وزیر کو بھی ہٹا سکتے ہیں اور وہ اس صورت میں ہٹایا جائے گا کہ جب وہ بددیانت ہوگا ۔ بے ایمان ہوگا ۔ ineffective ہوگا ۔ جب ان باتوں کی بنا پر اس کو سوشل سیکورٹی کے بورڈ سے ہٹائیں گے تو پھر اس نااہل اور بد دیانت وزیر کو وزارت سے بھی ہٹایا جائیں گا ۔ جب وزارت سے چلا جائے گا تو بورڈ کی چیئرمین شپ سے بھی چلا جائے گا اور جو نیا اہل وزیر اس کی جگہ پر مقرر ہو گا وہ بورڈ کا بھی چیئرمین ہوگا اور اپنے محکمہ کا انچارج بھی ہوگا اس طرح کسی صورت میں بھی ایسے کسی خدشے کا کوئی احتمال نہیں ہے ۔

چونکہ میں نے ایک اہم میٹنگ میں بھی شریک ہونا ہے اس لئے میں مختصراً قائد حزب اختلاف اور جناب حاجی سیف اللہ صاحب اور جناب تابش الوری صاحب نے کل جو مدلل بیانات دئے تھے ان کے متعلق گزارش کروں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب وزیر موصوف نے میرا نام لیا ہے میں نے تو ان کے بل پر کوئی تقریر ہی نہیں کی ۔

وزیر محنت ۔ بہر حال آپ نے اس سلسلے میں کچھ سوالات کئے تھے اور

میں نہایت ادبیہ سے گزارش کرتا ہوں کہ جہاں تک ان کی طرف سے میرے بلوں کے متعلق کوئی بہتر تجویز پیش کی گئی ہے میں نے خاص طور پر اس کو خندہ پیشانی سے قبول کیا ہے اور ہم آئندہ کیلئے بھی دعوت دیتے ہیں کہ ان کی طرف سے جو بھی اچھی تجویز آئیں گی اسے قبول کیا جائے گا۔ اس کے بعد میں نہیں سمجھتا کہ یہ کہا جائے کہ اگر وہ اس میں فلاں ترمیمیں لے آتے تو یہ ہو جاتا۔ جہاں تک سیکشن ۱۲ (ڈی) کا تعلق ہے وہ اس subject matter سے متعلقہ کلاز ہے اور اس میں فاضل رکن منظور احمد موہل کی طرف سے یہ ترمیم آ چکی ہے جس کو میں قبول کر رہا ہوں۔ ان حالات میں میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ بل جمہوریت کے عین مطابق ہے اور مزدوروں کے فائدہ میں ہے اسکو فوری طور پر منظور کیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ اب سوال یہ ہے:

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) ساجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲)

مسٹر سپیکر۔ اب ضمن ۲ ایوان کے زیر غور ہے۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I had given a notice that Clause 2 (a) of the Bill be deleted. I withdraw my amendment.

مسٹر سپیکر۔ میاں خورشید انور۔ وہ نہیں ہیں۔ اگلی ترمیم چوہدری امان اللہ لک کی طرف سے ہے۔

چوہدری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں اپنے قائد کے حکم کے مطابق اپنی ترمیم واپس لیتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, I move:

That in Clause 2 of the Bill, in the propose

clause (a) of the sub-section (1) of section 5 of the Principal Ordinance, for the coma appearing after the word "Punjab" in line 2, the word "or" be substituted; and in the proposed clause (a) so amended, for the comma appearing after the word "Court" in line 3, the word "or" be substituted".

Minister for Labour: I have no objection.

Mr. Speaker: The question is:

"That is clause 2 of the Bill, in the proposed clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the Principal Ordinance, for the comma appearing after the word "Punjab" in line 2, the word "or" be substituted and in the proposed clause (a) so amended, for the comma appearing after the word "Court" in line 3, the word "or" be substituted".

چوہدری امان اللہ خان لک ۔ جناب ۔ میری بھی انہی الفاظ پر مشتمل ایک تحریک ہے ۔ میرے خیال میں دونوں کو اکٹھا کر لیں ۔ میں اس کو پڑھے دیتا ہوں تاکہ دونوں کا اکٹھا فیصلہ ہو جائے ۔

Sir, I move this amendment:

"That in Clause 2 of the Bill, in proposed clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the Principal Ordinance, for the comma appearing after the word "Punjab" in line 2, the word "or" be substituted".

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میری ترمیم دو جگہ پر ہے اسلئے یہ دونوں مختلف ہو جاتی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی ترمیم واضح ہے اسلئے میں اسے لیتا ہوں ۔ ایوان میں برائے منظوری دوبارہ پیش کرتا ہوں ۔

The question is:

That in Clause 2 of the Bill, in the proposed Clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the

Principal Ordinance, for the comma appearing after the word "Punjab" in line 2, the word "or" be substituted; and in the proposed clause (a) so amended, for the comma appearing after the word "Court" in line 3, the word "or" be sabstituted.

(The motion was carried)

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور اور چوہدری امان اللہ کی ترامیم بھی اسی میں آگئی ہیں ۔ اگلی ترمیم حاجی محمد سیف اللہ خان کی ہے ۔

Sir, I had proposed.

"That in clause 2 of the Bill, in the proposed clause (a) of sub-section (1) of section 5 of the principal ordinance, the words and comma "a Senior Officer in the service of Pakistan not below the rank of a Commissioner of a Division or Secretary to Government" occurring in lines 4-6, be deleted".

Sir, I withdraw my amendment.

Mr. Speaker : It is withdrawn.

رانا پھول محمد خان : نہیں ہیں ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ ترمیم شدہ صورت میں مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(نئی ضمن)

Mian Manzoor Ahmed Mohal : I beg to move :

"That after Clause 2 of the Bill, the following new clause be added as clause 3, and subsequent clause of the Bill be re-numbered accordingly, namely :—

"3. Clause (d) of sub-section (1) of Section 12 of the Principal Ordinance, shall be deleted."

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میاں منظور احمد موہل کی یہ ترمیم اس مسودہ قانون کا حصہ نہیں بن سکتی ، اس لئے کہ یہ پرنسپل آرڈیننس میں ترمیم ہے ۔ ہمیں یہ تو اختیار حاصل ہے کہ آج اس مسودہ قانون کے تحت جس متعلقہ کلاز یا سیکشن میں ترمیم کی جا رہی ہے اسی میں مزید ترمیم پیش کر دیں لیکن یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ پرنسپل آرڈیننس میں مزید ترامیم علیحدہ پیش کر دی جائیں ، اس لئے جناب والا ، میرا اعتراض یہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کس قانون یا قاعدہ کے تحت اعتراض کیا جا رہا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں بے شمار **precedents** موجود ہیں ۔ اگر جناب مجھے اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں اپنا نکتہ **elaborate** کر دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر ذرا مختصراً بیان کریں ۔

سید تابش الوری ۔ میں جناب والا عرض کر رہا تھا کہ اس ایوان کو یہ تو اختیار حاصل ہے کہ جو مسودہ قانون ہمارے سامنے ہے اور اس کے جس متعلقہ سیکشن میں ترمیم کی جا رہی ہے ، اس کے متعلق ترمیمات ہم اس ہاؤس میں اس وقت زیر بحث لا سکتے ہیں ، لیکن پرنسپل آرڈیننس کے بالکل نئے سیکشنز میں ، نئی ترمیمات ہم اس مسودہ قانون کا حصہ نہیں بنا سکتے ۔ اس کے لئے دوسرا بل ہمیں پیش کرنا پڑے گا تاکہ پرنسپل آرڈیننس میں ترمیم کی جا سکے ۔ اگر جناب والا ، یہ طریقہ اختیار کر لیا جائے کہ ترمیمی دفعات کے ساتھ کسی بھی پرنسپل آرڈیننس کی کسی بھی دفعہ میں ترمیم کی جا سکے تو اس طرح ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جو کبھی بند نہیں ہو سکے گا ، اور نتیجتاً پھر کسی بھی ترمیمی بل میں پرنسپل آرڈیننس کی متعلقہ امنڈمنٹ تک بحث محدود رکھنا اور اس سلسلے میں اس ایوان کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا ۔ اس لئے جناب والا ، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے جس پر آپ کی رولنگ ضروری ہے ۔ اگر آپ اس سلسلے میں ہاؤس کو اعتماد میں لے کر یہ وضاحت کر سکیں کہ کیا بنیادی طور پر کسی بھی پرنسپل آرڈیننس میں زیر غور ترمیمی بل کے دائرے سے باہر بھی ترمیمات کی اجازت ہے تو یہ فیصلہ آئندہ کے لئے ایک مثال بن جائیگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ جہاں تک اعتراض کا تعلق ہے وہ تو بہت حد تک درست ہے ۔ اگر جناب اس کی کلاز ۲ (اے) کو ایک ترمیم کے ساتھ منظور کرتے ہیں اور اس کی موجودگی میں یہ ترمیم نہایت لازمی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ consequential بھی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ consequential بھی ہے تو اس کی اگر آپ اجازت فرما دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ اگر consequential ہے پھر تو پیش ہو سکتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ اس کے لئے خاص اختیارات جناب استعمال کر سکتے ہیں ۔ سارا بل Infructuous ہو جائیگا اگر یہ پیش نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ پھر یہ Consequential ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ اعتراض اپنی جگہ پر درست ہے مگر اس بل کے پیش نظر اور اس کلاز اور امنڈمنٹ جو پہلے منظور ہو چکی تھی کے پیش نظر یہ امنڈمنٹ must ہے ۔ کیونکہ اگر یہ امنڈمنٹ نامنظور ہو جائے تو پھر منسٹر انچارج نہیں بن سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ میں پھر یہ درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں آپ اپنا فیصلہ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے فیصلہ دے دیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب تحریری طور پر دیں کیونکہ یہ بڑا اہم فیصلہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے ہر پوائنٹ آف آرڈر تو میں تحریری فیصلہ نہیں دے سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ یہ ایسا فیصلہ ہے جو پارلیمانی تاریخ میں کام آئے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور موقع پر سہی ۔

The question is :

That after Clause 2 of the Bill, the following

new clause be added as clause 3, and snbsequent clause of the Bill be re-numbered acchrdingly, namely :—

"3. Clause (d) of sub-section (1) of Section 12 of the Principal Ordinance, shall be deleted".

(The motion was earried)

(ضمن ۳)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی ضمن ۳ ایوان میں زیر غور ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : My amendment was—

"That Clause 3 of the Bill be re-numbered as Clause 2."

As it has become infructuous, I withdraw it.

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۱)

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کے سامنے ضمن ۱ زیر غور ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I had given a notice—

"That for Clause 1 of the Bill, the following be substituted, namely :—

"1. (1) This Act may be called the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Ordinance (Repeal) Act, 1973.

(2) It shall extend to the whole of the Province of the Punjab.

(3) It shall come into force at once."

In view of the above amendment, which has already been passed, it has become infructuous and I withdraw it.

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

Chaudhry Aman Ullah Lak : Sir, it has become infructuous and I withdraw it.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ، مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(تمہید)

مسٹر سپیکر ۔ اب مسودہ قانون کی تمہید ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ اس پہ حاجی محمد سیف اللہ کی امنڈمنٹ ہے ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : Sir, My amendment was:—

That for the Preamble of the Bill, the following be substituted, namely :—

"Whereas it is expedient to repeal the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Ordinance, 1972;

It is hereby enacted as follows : "

In the light of amendments approved by the House, this has become infructuous and I withdraw it, Sir.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ تمہید مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے طویل عنوان پیش ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی امنڈمنٹ ہے ۔

Haji Muhammad Saif Ullah Khan : I had given a notice for amendment of the Long Title of the Bill :—

That for the Long Title of the Bill, the following be substituted, namely :—

"A BILL

to repeal the West Pakistan Employees' Social Security (Punjab Amendment) Ordinance, 1972, (Punjab Ordinance No. XXII of 1972).

In the light of the amendments approved by the House, it has become infructuous and I withdraw it, Sir,

چوہدری امان اللہ لک ۔ اس پہ میری بھی ترمیم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں withdraw نہیں کروں گا ۔

Mr. Speaker : It has become infructuous and I rule it out of order. Long title of the Bill becomes part of the Bill.

وزیر محنت ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) سماجی تحفظ برائے ملازمین مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب وقفہ چائے کے لئے ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ تک ملتوی ہو گئی) ۔

(وقفہ چائے کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے) ۔

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک وزیر مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء پیش کریں گے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب
مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

Haji Muhhmmad Saif Ullah Khan : I oppose it, Sir.
Mian Khurshid Anwar : I oppose it, Sir.

مسٹر مسٹر ۔ اب ترامیم آئیں گی ۔

Mian Khurshid Anwar has not given the period in his amendment by which it has to come back.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جب "I oppose" کا لفظ کہا جائے تو اس کے بعد سب سے زیادہ حق اس آدمی کا ہوتا ہے جو اس کو oppose کرتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن ترامیم پہلے آئیں گی اس کے بعد تقاریر ہوں گی ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ ایک آدمی oppose کر رہا ہے ، ہو سکتا ہے کہ جس وقت وہ oppose کر رہا ہے اس کی تقریر کے دوران کوئی ایسی ترمیم آ جائے جس سے یہ ممکن ہو کہ جو ترمیم آ رہی ہے وہ اسے بھی withdraw کر لے ۔ اس لئے جو مخالفت کرتا ہے اس کو ترجیح دی جائے ۔ سب سے پہلے oppose کرنے والے کا حق ہوتا ہے ۔ یہ میری رائے ہے آگے آپ مالک ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی تک یہی پریکٹس چلی آ رہی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب سپیکر ۔ آپ مجھے پیش کرنے کی اجازت دے چکے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے آپ کا نام لیا تھا پھر میں نے دیکھا ہے کہ حاجی سیف اللہ خان کی آپ سے زیادہ واضح ترمیم ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ بالکل ٹھیک ہے ، حاجی صاحب ضرور تقریر کریں ۔ میری گزارش یہ ہے جو ترمیم میں نے پیش کی تھی وہ وقت پر تھی ۔ سب سے پہلے تھی ۔ اس طرح یہ زیادتی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم واضح نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جن کی ترمیم واضح ہے وہ ذرا زیادہ تقریر کر لیں گے میں ذرا مختصر کر لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے مخالفت تو کی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جی ہاں ، میں نے oppose کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی باری آ جائے گی ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it Sir.

مسٹر سپیکر ۔ وہ مرحلہ گزر چکا ہے ۔ اب ترامیم پیش ہوگی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

> کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

> کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے متداول کرایا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it, Sir.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آج منگل کا دن ہے اور قاعدہ ۴۶ کے تابع اگر کسی سوال کی ضمن کے سلسلے میں کوئی نوٹس موصول ہوا ہو تو اس پر ایک گھنٹہ بحث ہوتی ہے ۔ چونکہ ساڑھے بارہ بج چکے ہیں اس لئے اب ایک گھنٹہ قاعدہ ۴۶ کے تحت اس سوال کو زیر غور لائیں جس کا میں نے نوٹس دیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اس کا جواب نہیں ملا ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مجھے کوئی جواب نہیں ملا ۔

مسٹر سپیکر ۔ پہلے آپ کی ترمیم لیتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پہلے انہوں نے move کی ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, Mr. Speaker, it is a pity.

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ آپ بھی موجود ہیں علامہ رحمت اللہ صاحب اور امیر عبد اللہ خان روکڑی بھی موجود ہیں ۔ کیا ترمیم پیش کرنے والا پہلے بولتا ہے یا جو مخالفت کرتا ہے وہ پہلے بولتا ہے ۔

خان امیر عبد اللہ خاں روکڑی ۔ جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ پریکٹس میں یہ فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جو ترمیم پیش کی جا رہی ہے وہ اسمبلی میں قوانین بنانے کے مفاد میں ہے یا نہیں ۔ اس کا فیصلہ آپ کر سکتے ہیں ۔ مگر ممبران کو اپنے oppose کرنے کا حق مل گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ جس ممبر نے ترمیم پیش کی ہے وہ تقریر شروع کرے گا یا جنہوں نے مخالفت کی ہے وہ تقریر پہلے کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ اصل بل کو جنہوں نے oppose کیا ہے وہ پہلے بولیں گے اس کے بعد امنڈمنٹ کو move کرنے والے بولیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک قاعدے اور Precedent کا تعلق ہے اس کی رو سے تو یہ ہوا کرتا ہے کہ پہلے محرک اگر چاہے تو وہ اپنی امنڈمنٹ پر بولے اس کے بعد جو مخالفت کرنا چاہیں وہ اس کی مخالفت کریں اگر محرک چاہے تو پھر اس کا right of reply بھی برقرار ہوتا ہے ۔ یہ تو اس سوال کی وضاحت کی ہے جو جناب والا نے فرمایا ہے ۔ اب میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر آتا ہوں کہ قاعدے کی رو سے اگر کسی ترمیم کی تحریک قاعدہ ۷۷ کے تحت آ جائے اور یہاں objection raise ہو جاتا ہے کہ اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس بھیجا جائے تو پہلے قاعدہ ۷۷ کی motion ہوگی ۔ اس کے بعد

قاعدہ ۷۸ کے تحت سرکولیشن کی موشن آئے گی ۔ کیونکہ اگر یہ فیصلہ ہاؤس کر دے کہ یہ اصل بل ہی اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس جاتا ہے تو پھر وہ infructuous ہو جاتی ہے تا وقتیکہ اسلامی مشاورتی کونسل کا اس پر verdict نہ آ جائے ۔ چونکہ آج کے ایجنڈے میں ان ترامیم میں ایک امنڈمنٹ قاعدہ ۷۷ کے تحت بھی موجود ہے لہذا پیشتر اس کے کہ آپ قاعدہ ۷۸ کے تحت دی گئی ترامیم لیں آپ پہلے قاعدہ ۷۷ کے تحت دی گئی ترمیم call فرمائیں ۔ پھر اس کے تصفیہ کے بعد قاعدہ ۷۸ کے تحت ترامیم زیر غور آئیں گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو متداول کرانے کی تحریک آ جانے کے بعد علامہ صاحب کی موشن قائم نہیں رہتی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ نہیں جناب کیونکہ ایک basic objection ان کا یہ ہے کہ یہ بل اس ہاؤس میں discuss ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ آئین کی Islamic Provisions کے خلاف ہے تو جب تک Constitutional Provisions کی compliance نہیں ہو جاتی اور اس کے مطابق فیصلہ صادر نہیں ہو جاتا اس وقت تک بل زیر غور نہیں آ سکتا ۔ متداول کرانا یہ ایک پروسیجرل چیز ہے وہ اس وقت ہوتا ہے جب یہ تاثر ہو کہ یہ بل اس قابل ہے کہ اسے ہاؤس consider کر سکے ۔ قاعدہ ۷۷ میں یہ question ہے کہ یہ بل اس قابل نہیں کہ اسے زیر غور لایا جائے ۔ پہلے اس کا فیصلہ کرنا ہوگا ۔ اس کے بعد اگر ہاؤس قرار دے دے کہ وہ اس کے اختیارات میں نہیں ہے مگر اس کے باجود بھی ہم جاری رکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ procedural matters کو لیں گے تب آپ قاعدہ ۷۸ کے تحت ترمیم کو زیر غور لائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب علامہ رحمت اللہ ارشد کی ترمیم سے ابتدا کرتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی کے قاعدہ ۷۷ (۱)
کے تحت یہ اعتراض اٹھاتا ہوں کہ مسودہ قانون
حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء
(مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۱۹۷۳) مجموعی طور

پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے۔ اس لئے اسے اسلامی ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے۔

"کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی کے قاعدہ ۷۷ (۱) کے تحت یہ اعتراض اٹھاتا ہوں کہ مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱۳ بابت ۱۹۷۳ء) مجموعی طور پر قرآن اور سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے۔ اس لئے اسے اسلامی ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجا جائے۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I oppose it, sir.

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Sir, you will forgive me for my limitations on my voice and you will kindly allow me sufficient time to express my views and submit my views to the Members of this august House on this very important piece of legislation.

Mr. Speaker : Please confine to the amendment that is before the House.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I am referring to the fact that there are two amendments which were moved. One says that it should be circulated for eliciting public opinion while the order says that it should be referred to the Islamic Advisory Council. I say no. This House is competent to judge by itself in regard to the merits and demerits of this Bill. If we, the Members, after considering the facts have any doubt in our mind and further want to elicit an expert opinion, then the House can consider its reference to the Islamic Advisory Council. But subsequently, we have another amendment which says that it should be circulated to elicit public opinion. So I touch upon both, the

merits of this legislation from the angle of its necessity in the presence of existing Laws its aspects which are in conflict with the injunctions and dictates of Quran and Sunnah.

وزیر اوقاف و نو آبادیات - مسٹر سپیکر - پہلے اسلامی مشاورتی کونسل سے متعلق جو ترمیم ہے اس کے متعلق فرمائیں -

مسٹر سپیکر - اس کے متعلق ہی کہیں گے -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I will be very relevant. Kindly give me a patient hearing. I am not opposing the bill for the sake of opposition. May be, when some members on the other side of the House are informed about the true legal position and its conflict with the injunctions of Quran and Sunnah, they may feel that this law should not be considered at all by this House. So please give me a patient hearing. I speak very seldom, let me begin.

Sir, I have studied this proposed law. Since the days of Khulafai Rashidin, Banu Umayas, Abbasides, Moghal and British Empires and during the 25 years of Pakistan, such piece of legislation has ever been conceived. Does it mean that the housing projects have not been implemented. This applies to the whole of West Pakistan. Probably 15/20 years ago, Lahore was a city populated with 300,000 people, and today it may be over a million. Same is the case with Multan, same is the case with Lyallpur ; in urban areas, which have expanded haphazardly in certain cases, all expanion has been due under Government laws in the country. Now if the members have not taken the trouble of studying those laws, I will draw their attention and prove to them that in the aims and objects of the Bill the reasons stated for bringing in this piece of legislation for consideration before the House are unfounded and based on misrepresentation of the facts. I quote.

> "While the population of the Province in general and urban areas in particular has been increasing at a high rate, the provision of housing has not kept pace with this growth and the

people, specially in the lower income groups, are facing an acute shortage of housing. A substantial part of the population lives in un-inhabitable shelter in larger urban centres there are slums, squatters, colonies, highly congested localities and overcrowded houses.

The Government is determined to remove the housing shortage, by under-taking housing schemes for providing residential plots and houses for the entire population, particularly the low income group, in the shortest possible time. Aquisition of land is a pre-requisite for meeting this objective.

The procedure for land acquisition under the existing Land Acquistion Act, 1894 are cumbersome and dilatory. In view of the pressing need for speedy action to solve the acute problem of housing shortage, provision of a separate law, to enable the acquisition of land for housing with the minimum of procedual delays has becomes necessary. Hence the proposed Bill."

Sir, we support the aims and objectives of the Government and the Peoples' Party that every shelterless man or woman or a child must be provided houses. It is the responsibility of the State to provide clothes for them, give them shelter and to provide food for them. We share these aims and objectives with you. We oppose this piece of legislation, because it ignores a just and valid law under which developments have been taking place.

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ جو ترمیم جناب قائد حزب اختلاف نے یہاں پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ جو بل یہاں معزز ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے یہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔ جو میرے معزز محترم تقریر کر رہے ہیں انہیں اس ترمیم کی مخالفت کرنی تھی ۔ یہ ہاؤس کا وقت اس طرح ضائع ہو رہا ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں وقت ضائع نہیں کر رہا ہوں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ to the point اس ترمیم کی مخالفت پر بول سکتے ہیں ۔ irrelevant نہیں بول سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس بل کے reasons and objects بیان کر رہا ہوں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس قانون کی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ترمیم کی مخالفت نہیں کر رہے ہیں ۔ انہیں ترمیم کی مخالفت کرنی چاہئے ۔ یہ صرف موقع تلاش کر رہے ہیں کہ کس طرح ہاؤس کا وقت ضائع کیا جائے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں اس پر اعتراض کرتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ دو دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لفظ اس context میں غیر پارلیمانی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو میں اس کے متعلق عرض کر دوں ۔ چونکہ اعتراض وزیر صاحب نے اٹھایا ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ ذرا توقف کیجئے ۔ علامہ صاحب آپ کی تحریک یہ ہے کیونکہ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے ۔ اس لئے اس کو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک ایڈیالوجی کے پاس بھیجا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی ترمیم in a nut shall یہ ہے ۔ کہ اگرچہ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے لیکن اسکو وہاں بھیجنے کی ضرورت ہے اس کو ایوان decide کرے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ The House is competent to decide it. اس لئے میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ فاضل مقرر دائرے کے اندر ہیں باہر نہیں ہیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وقت ضائع کرنے کا لفظ غیر پارلیمانی ہے ۔

مسٹر سپیکر۔ اس context میں جیسا کہ انہوں نے اس کو استعمال کیا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ غیر پارلیمانی الفاظ جو آپ نے کہلوائے ہیں وزیر صاحب کی ڈیوٹی ہو گئی ہے کہ وہ اس کو واپس لیں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ کہ ''ہاؤس کا وقت ضائع کر رہے ہیں'' میں واپس لیتا ہوں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I share the Peoples' Party's aspirations for providing shelter to the shelterless. But I am opposing the law on the ground that most of the members of this House.....

مسٹر سپیکر ۔ مگر آپ نے oppose کیا نہیں ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, there is another point that arises out of this, that if the Leader of Opposition's amendment is accepted, this Ordinance, which has been placed on the table of the House is likely to lapse on the First of March. Therefore, the House must be given an assurance that the lapsing of the Ordinance in no case interferes with the plans that they have in mind. Therefore, I have got to present to the House the existing law, comment on it, explain it and show that the aims and objectives are misleading both for the public and for their own members. There is no dilatory method involved. Sir, you have been a lawyer and you have been handling land acquisition cases. There are other lawyers in this House who too have been handling land acquisition cases.

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ یہ اس ترمیم کی مخالفت کریں گے اور یہ ثابت کریں گے کہ یہ بل اسلامی تعلیمات اور قرآن و سنت کے عین مطابق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کے لئے ضروری نہیں ہے ۔ وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس کے خلاف ہے ۔ پھر بعد میں بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کو

refer نہ کیا جائے ابھی وہ argument کو develop کر رہے ہیں ۔ کہنا یہ جو موشن ہے ظاہر ہے وہ اس کی مخالفت وہ کر رہے ہیں ۔ reference بھی جو اس قانون میں ہے زیر غور ہے ۔ تقریر کا ماحصل جو ہے اسی کا موضوع reference کی مخالفت یہ نہیں کہ آپ بل کی مخالفت کر رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ گزاش یہ ہے کہ میری تحریک اس بات کی ہے کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے ۔ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے ۔ شریعت اور دین کے خلاف ہے اس لئے اس کو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک ایڈیالوجی کے پاس بھیجا جائے ۔ انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے کہ اسکو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک ایڈیالوجی کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہ اب اس بات کے مجاز ہیں ۔ حق دار ہیں کہ وہ اسکو اس ہاؤس کے اندر ثابت کریں کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے وہ ہاؤس کو قائل کریں تاکہ مجھے اپنی ترمیم واپس لینی پڑے اور ہاؤس یہ ووٹ دے دے کہ یہ بل واپس ہو جائے ۔ اس لحاظ سے ان کو اس بات کا حق پہنچتا ہے کہ وہ اس بل کے اغراض و مقاصد پر بھی بحث کریں ۔ وہ اس پر بھی بحث کر سکتے ہیں کہ یہ قرآن و سنت کے کس طرح خلاف ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I was explaining that although there are quite a number of Advocates and learned counsels in this House who have studied the two basic laws—the Land Acquisition Act of 1894 and the Improvement Trust Act of 1922—to refresh their memories and to remind them that there is no dilatory procedure involved, that the blame lies elsewhere and to give them the lacunae, to point out to them the basic difficulties so that they can remedy them without the necessity of of this law, I take the liberty of reading out certain provisions for the information of the Members of this House. The procedure, as you know and as most of the Members know, is that a scheme for land acquisition is initially notified under Clause 4 of the Land Acquisition Act. Clause 4 says—

> "Preliminary Investigation 4 (1) Whenever it appears to the Provincial Government....."

And may I remind the Minister that this is a law when no Improvement Trust existed. Therefore, the power vested in government and they could give directions. That is why this word has been used.

> .....that land in any locality to be needed for any public purpose, a notification to that effect shall be published in the official Gazette, and the Collector shall cause public notice of the substance of such notification to be given at convenient places in the said locality.
>
> (2) Thereupon it shall be lawful for any officer, either generally or specially authorised by such Government in this behalf, and for his servants and workmen,—
>
> to enter upon and survey and take levels of any land in such locality ;
>
> to dig or bore into the subsoil ;
>
> to do all other acts necessary to ascertain whether the land is adapted for such purpose ; "

All the procedure is laid down. Then under clause 6 there is a proviso which says—

> Provided that no such declaration shall be made unless the compensation to be awarded for such property is to be paid by a Company, or wholly or partly out of public revenues or some fund controlled or managed by a local authority.

Sir, I would request the Minister to take serious note of this proviso because later on I am going to refer to it and show where the fault lies. Now, Sir, in clause 10, there is again the question of notification of the persons involved and who can be summoned. Clause 10 says—

> The Collector may also require any such person to make or deliver to him, at a time and place mentioned (such time not being earlier than fifteen days after the date of the requisition),

a statement containing, so far as may be practicable, the name of every other person possessing any interest in the land.....

That means, on the lapse of 15 days, on the 16th day he can proceed with this. Then, Sir.....

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا قاعدہ ۱۷۳ (۱) میں درج ہے ۔

"The subject matter of every speech shall be relevant to the matter before the Assembly."

جناب والا ۔ اس وقت اس معزز ایوان کے سامنے جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف نے ایک ترمیم پیش کی کہ جو قانون زیر بحث لایا جا رہا ہے اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ یہ قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے ۔ جناب والا ۔ اس پر فاضل رکن جو ابھی تقریر فرما رہے تھے یعنی مخدوم زاد سید حسن محمود صاحب انہوں نے اس کی مخالفت کی ۔ اگر جناب والا معاملہ زیر بحث صرف اتنا ہی ہے کہ یہ قانون قرآن اور سنت کے منافی ہے اس لئے اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے سپرد کیا جائے ۔ تو جناب والا یہ بات بعد میں زیر بحث لائی جا سکتی ہے لیکن اس کے بعد کوئی اور بات ڈسکس نہیں کی جا سکتی ۔ اس وقت اس کے اغراض و مقاصد پر نہیں بولا جا سکتا اگر یہ جان بوجھ کر کیا جا رہا ہے ۔ اس سلسلے میں قاعدہ ۱۷۳ (۲) (سی) ملاحظہ فرمائیں ۔

A member while speaking shall not make a personal charge against a member, Minister or the holder of a public office except in so for as it may be relevant in regard to the matter before the Assembly.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood: Sir, I object to these comments made by the Minister for law.

Mr. Speaker: He is only reading it.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood: I am expressing my views.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اس سے آگے رول ۱۷۴ میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں ۔

The Speaker, after having called the attention of the member who persists in irrelevance or in tedious repetition either of his own arguments or of the arguments used by other member in debate, may direct him to discontinue his speech.

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ مجھے بھی ان کو سن لینے دیجئے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اپنی دلیل میں اس چیز کا تعین کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ فاضل رکن نے فرمایا ہے اور جو معاملہ زیر بحث ہے اس کے متعلق تو ایک جملہ بھی ابھی تک نہیں بولا گیا ۔ رول ۱۷۴ کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کو اختیار ہے کہ معزز رکن کو ہدایت فرمائیں کہ جو چیز زیر بحث ہے اس پر وہ بولیں ۔ حالانکہ منسٹر انچارج یہ بل pilot فرما رہے ہیں اور اس ضمن میں دو تین مرتبہ پوائنٹ آؤٹ بھی کیا گیا ہے کہ اس بل کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجنے سے متعلق دلائل سامنے لائے جا سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ ان رولز کا حوالہ دینے کے بعد میں آپ سے التماس کروں گا کہ ایوان کے قیمتی وقت کو بچایا جائے اور قانون سازی کے کام میں تعطل پیدا نہ کیا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر! رول ۱۷۴ کا جو انہوں نے حوالہ دیا ہے وہ درست نہیں ۔ اس میں صرف یہ ہے کہ آپ اختیارات کے مالک ہیں کہ جب یہ محسوس کریں کہ کوئی تکرار یا جھگڑا شروع ہو گیا ہے تو جناب اس امر کی طرف توجہ دلا سکتے ہیں کہ ایک ممبر متعلقہ بات نہیں کر رہا ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون کو سپیکر کے اختیارات استعمال نہیں کرنے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے بھی اور آپ نے بھی سپیکر کے اختیارات کا ذکر کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ جب میں نے رول ۱۷۴ کا

حوالہ دیا تھا تو میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ منسٹر انچارج نے تین چار مرتبہ اٹھ کر اس پر اعتراض کیا ہے اور انہوں نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ جو معاملہ اس وقت زیر بحث ہے صرف اسی پر بحث کی جائے صرف اسی پر بولا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ اس مباحثے کا سکوپ میں ایوان کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ پہلی ترمیم یہ آئی ہے کہ یہ بل قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور اس کی مقتضیات کے خلاف ہے ۔ اگر کوئی فاضل رکن یہ کہنا چاہے کہ خلاف نہیں ہے تو وہ ایسا کہہ کر بھی اس ترمیم کے سکوپ کے اندر ہوگا اس کی مخالفت کرنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف ہے اور پھر اس کے بعد وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اس کے باوجود اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے سپرد نہ کیا جائے۔ وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ یہ جو پہلا premises ہے کہ یہ بل قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف ہے ۔ وہ اس سے اتفاق نہیں کرتا اور پھر یہ کہے کہ اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے سپرد نہ کیا جائے۔ **This is the scope of today's discussion on this amendment. I hope that every member, who participates in this discussion, will keep this scope in his mind.**

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن جو ابھی تقریر فرما رہے تھے اور جو کچھ وہ پہلے فرما چکے ہیں اس وقت شاید اتنا سکوپ واضح نہیں تھا جتنا اب آپ نے فرما دیا ہے ۔ اب سکوپ صرف اتنا ہے کہ اس پر بات کی جائے گی۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں نے سکوپ واضح کر دیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس رول کا حوالہ جناب وزیر قانون نے دیا ہے یعنی قاعدہ ۱۷۳ اس میں یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ کوئی ممبر اگر Irrelevant ہو تو آپ اس کو بٹھا سکتے ہیں ۔ یہ اختیار ممبروں کو بھی حاصل ہے کہ وہ جناب سپیکر کی توجہ مبذول کرائیں کہ فلاں ممبر Irrelevant ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس طرح سے بات چلی تو یہ

بحث ختم نہیں ہو گی ۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ قانون سازی کا کام جلدی کیا جائے اور اس پر زیادہ سے زیادہ وقت صرف ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی بات صحیح ہے ۔ ان کے پوائنٹ آف آرڈر میں کچھ وزن ہے یا نہیں ہے میں نے اس کو Decide ہی نہیں کیا ہے ۔ کیونکہ وزیر متعلقہ نے دو مرتبہ اعتراض کیا تھا ۔ اور ایک دفعہ وزیر قانون بھی اٹھے ہیں اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ آج کی ڈسکشن کے سکوپ کی وضاحت کر دوں ۔

Ch. Muhammad Yaqub Awan : Mr. Speaker, Sir, when a ruling has been given by the chair, they must now restrict to the scope on which the ruling has already been given.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, did you think I violate it.

مسٹر سپیکر ۔ اس کے بعد کسی نے violate نہیں کیا ہے ۔

Ch. Muhammad Yaqub Awan : Sir, they must restrict to the scope on which the ruling has already been given.

مسٹر سپیکر ۔ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ جب کسی چیز کو introduce کیا جاتا ہے تو میں دو چار منٹ تک انتظار کرتا ہوں کیونکہ ہر ممبر کا موضوع کو develop کرنے کا ایک اپنا انداز ہوتا ہے ۔ میں اس سٹیج پر کوشش نہیں کرتا کہ کسی کو interrupt کروں کیونکہ ان کی تقریر کرنے کا تاثر زائل ہو جاتا ہے ۔ اسی وجہ سے میں انتظار کر رہا تھا کہ اب یہ کس مقام پر پہنچتے ہیں تو میں دیکھوں کہ آیا میرا interfere کرنا ضروری ہے یا نہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ آپ نے وضاحت طلب فرمائی ہے اس ڈسکشن میں میں تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ اس وقت اسلامی اور غیر اسلامی مسودہ قانون کو ثابت کرنے کے لئے کیا ان دفعات کا حوالہ دیا جا سکتا ہے جو اس بل میں موجود ہیں ۔ میں صرف یہ وضاحت پوچھنا چاہتا تھا ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I am very sorry. The honourable Ministers get irritated on such an important issue to which they must give full consideration. I speak very seldom.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ یہ فاضل ارکان کا استحقاق ہے ۔ رول کو quote کیا جاتا ہے ۔ پوائنٹ آف آرڈر کا raise کیا جاتا ہے ۔ رولز کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔ اس میں irritation کی کوئی بات نہیں ہے ۔ میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے التماس کروں گا کہ وہ irritation کے لفظ کو واپس لیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Irritation is not unparliamentary.

Mr. Speaker : Let us now proceed with the discussion.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I assure the honourable Minister that I am not trying to waste the time of the House. I am trying to draw their attention to the most important features, which they have overlooked,and on this law you will either make Pakistan or destory Pakistan. I am going to tell you why, and I propose to speak for three days. I will be quite relevant.

مسٹر سپیکر ۔ جتنے دن جی کرتا ہے بولیں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ ہمیں ایک بات ضرور بتا دیں ۔ کیا وہ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ یہ قرآن اور سنہ کے خلاف ہے اس لئے اسے ادھر نہیں بھیجنا ۔ یا یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ یہ قرآن اور سنہ کے مطابق ہے پھر ادھر نہیں بھیجنا کیونکہ وہ اس ترمیم کو oppose کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی وضاحت کر دی تھی کہ کوئی ممبر یہ سمجھتا ہے کہ یہ بل قرآن اور سنہ کے خلاف ہے اور ہاؤس اس کو reject کر دے گا ۔ اس لئے اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب ایوان میں پیش ہوگا ۔ ہاؤس اس کو نامنظور کر دے گا ۔ یہ اب اس کی اپنی سوچ کا انداز ہے ۔ اس کی اپنی approach ہے اس موضوع کے اوپر کہ وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کہ یہ قرآن اور سنہ کے مخالف ہے ۔ اس لئے اس کو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, I have one request to make to Makhdumzada that in order to be able to explain all his point of view, he should not give any cause of irritation to anybody.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker Sir, I was merely pointing out certain aspects to the Ministers, who are very keen on implementation of housing schemes, that even if this bill is rejected by this House these schemes can be implemented. I was merely pointing out to them that the present laws existing since 1894 and 1922 are adequate to serve their purpose and then...

Mr. Speaker : That may not be very much relevant for the present discussion.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : You may very much, I say it can be relevant.

Mr. Speaker : What has been said is whether it is in accordance with Quran and Sunnah or against Qnran and Sunnah. If the argument is advanced for the conclusion, it will be relevant, and if the argument in itself is an appeal to the House that it be rejected it may not be relevant.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I will mention the source of principles of Laws made during the periods Khulafai Rashdeen, Abbasides, Mughal Empire.

Mr. Javed Hakim Qureshi : Point of order, Sir.....

Mr. Speaker : There cannot be a point of order on not agreeing with an interpretation of the history.

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں تکلیف ہوتی ہے جب یہ کہا جائے کہ ملوکیت کا نظام اسلامی نظام تھا ۔

Mr. Speaker : You may not agree with this but that is his point of view.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جاوید حکیم قریشی صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے ۔ میں یہ بات ریکارڈ میں لانا چاہتا ہوں کہ مغلوں کا نظام حکومت اسلامی نظام حکومت تھا اور جناب جانتے ہیں کہ اس کے لئے ایک کتاب ''فتاویٰ عالمگیری،، لکھی گئی جو کورٹ کے اندر باقاعدہ فیصلے صادر کرنے کے لئے رکھی جاتی تھی ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب میں نے رول کا حوالہ دیا تو میں نے کہا کہ فاضل رکن irrelevant ہیں ۔ اب میں فاضل رکن کی تقریر کا حوالہ دیتا ہوں اور وہ الفاظ produce کرتا ہو ۔ جب اسلامک پرنسپل

کی بات فاضل رکن نے کی تو اس وقت بنوامیہ ۔ خاندان عباسیہ ۔ مغل اور برٹش دور کی بھی بات کی تو اس وقت اسلام کے مطابق قوانین بنائے گئے تھے ۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ برٹش دور میں کب اسلام کے مطابق قوانین بنائے گئے تھے ؟

Mr. Speaker : That is an argument. That is not a point of order.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ پوائنٹ آف آرڈر اس لئے بنتا ہے کہ میں نے رولز quote کئے تھے کہ فاضل رکن irrelevant بات کر رہے ہیں اور ان رولز کے تحت irrelevnet کوئی بات نہیں کی جا سکتی ۔ جو موضوع اس وقت اسمبلی کے سامنے ہے صرف اسی موضوع پر بولا جا سکتا ہے ۔ رول ۱۷۳ بڑا واضح ہے ۔ جناب والا ۔ irrelevancy ہو جاتی ہے جب وہ برٹش دور کے متعلق کہتے ہیں کہ قوانین اسلام کے مطابق بنائے گئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ انہیں پابند نہیں کر سکتے ۔ آپ انہیں تقریر سے محروم نہیں کر سکتے اگر کوئی یہ کہنا چاہے کہ انگریز نے اسلامی قانون نافذ کئے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ابھی کہا ہے کہ انگریز کا بنایا ہوا قانون اسلام کے مطابق تھا ۔

Mr. Speaker : His arguments are not binding on any member. A member may agree with him or may not agree with his interpretation of legal history and with his interpretation of any Islamic ideology.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ جب آپ رولنگ دے دیتے ہیں تو اسکو بار بار چیلنج کیا جاتا ہے ۔ میں سمجھتا ہو کہ آپکی رولنگ آخری رولنگ ہوئی ہے یہ ہاؤس کی توہین ہے کہ آپ ثالث ہیں اور سپیکر ہیں اور یہ آپ کی رولنگ کو چیلنج کرتے ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Well Mr. Speaker, Sir, Section 10 of the Acquisition Act.....

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ یہ پچھلے قوانین کی تفصیل بتا رہے ہیں اور علامہ صاحب کی ترمیم پر وہ تقریر کرنا چاہتے ہیں ۔ اب تک میں جو کچھ سمجھا ہوں میں جناب کی خدمت میں عرض کرونگا کہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس قانون کو پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لہذا اسکے پرنسپل پر تقریر ہو سکتی ہے ترمیم پر نہیں کر سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے بحث کے سکوپ کا یقین کر دیا ہے اگر وہ اس سکوپ کے باہر جائیں گے تو انہیں ایسا نہیں کرنے دیا جائیگا۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ بات یہ ہے کہ ترمیم کے مطابق وہ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ بالکل اسکی ضرورت نہیں ہے یہ اس بل کو اسلامک مشاورتی کونسل کے پاس بھیجا جائے۔

شیخ محمد ریاض ۔ حضور والا ۔ بات یہ ہے کہ اس چیز کا آپ فیصلہ کریں کہ قانون جو بنایا جا رہا ہے وہ خلاف قرآن اور سنت ہے یا نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپکی اجازت سے ایک چھوٹا سا بیان دینا چاہتا ہو اور حکمران جماعت کو متوجہ کرانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ بار بار نکتہ اعتراض اٹھائیں تو ایوان کا وقت ضائع ہوگا قانون سازی کی ضرورت حکمران جماعت کو ہے کہ وہ اس قانون کو پاس کرائے مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اسکو آسانی سے دو حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں ۔ پھر بھی انہوں نے وقت لینا ہے جب bill as a whole under discussion آئے گا اس وقت بھی وہ تقریر کرسکتے ہیں اس وقت وہ سکوپ کے اندر رہ کر ہی بولینگے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the whole point that I want to bring to the notice of the Hon'ble Members repeatedly is this that when I oppose the bill or prove that it is in conflict with the dictates and injunctions of Quran and Sunnah, they should not be despaired because the existing laws are good enough to implement what they have desired to implement. Now in that if I am explaning as to the extent to which they have understood or mis-understood the present provisions, I think I will be within limits.

Sir, I was trying to draw the attention of the House to Section 10 of the Land Acquisition Act in which the persons affected, whose land is to be acquired, could be summoned. And the Ministers could say to the Members of the House. well, some people disappear and we cannot summon them. But there is a proviso to which I draw the Hon'ble Ministers and the Members' attention. Clause 2 of Section 10 reads :—

"10(2) Every person required to make or deliver

a statement under this Section or Section 9 shall be deemed to be legally bound to do so within the meaning of Section 175 and 176 of the Pakistan Penal Code."

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ایک دفعہ پھر آپکی توجہ رول کی طرف دلانا چاہتا ہوں سکوپ آپ نے تعین فرما دیا ہے ۔ معزز رکن فرماتے ہیں کہ existing laws وہ کافی ہیں اور اس بل کی ضرورت نہیں ۔ جناب والا یہ کیسے ثابت ہوتا ہے کہ یہ Land Acquisition کا قانون اسلامی پرنسپل کے خلاف ہے ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, do you want me to discus the aspects of Shariat. Well, I will change. I will come on the legal aspects on some other occasion.

Mr. Taj Muhammad Khanzada: Sir, on a point of order. After your ruling, the irony of the whole thing is that the Hon'ble Ministers and some other Members are spending this precious time on matters which are our concern and you have to be tutored unfortunately. If it is unparliamentary I withdraw it.

Mr. Javed Hakim Qureshi : He should withdraw his words.

Mr. Taj Mahammad Khanzada : I withdraw Sir.

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ ہم اس ہاؤس میں پہلے نہیں آئے تھے ۔ شاید یہ پہلی پرانی روایات ہیں ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I am addressing the Speaker of the House. If there is anything that you wish to say, then please address the Speaker.

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ ہم اپنی موجودگی میں غلط روایات قائم نہیں ہونے دیں گے اور ایک ایک قدم قدم پر اگر کوئی ممبر خلاف ورزی کرے گا ہم جناب کی توجہ ضرور دلائیں گے ۔

Mr. Speaker : I know. I did not stop you.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ ہم کسی رکن کو اسکے حق سے محروم نہیں کرنا چاہتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : I have never made any reference to my being a Member of this House. Nor I have cast any aspersion on anybody. I have all the respect for them. I don't want to say anything more.....

Colonel Muhammad Aslam Khan Niazi : If I say Sir, that Khanzada Sahib, the Hon'ble Member, is trying to tutor you.

Mr. Speaker : Please, please. Nobody is going to tutor me.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Now that I have abided by the wishes of the Hon'ble Members, I would request them to let me speak uninterrupted because I have limitations of my voice. Let us take things seriously;

Now let us come to the Islamic side. Sir, in the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I draw the attention of the Hon'ble Minister to Article 29 which is :—

> "No law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Qur'an and Sunnah, and all existing laws shall be brought in conformity wilh the Holy Qur'an and Sunnah".

Sir, before this bill had come to this House, an Ordinance was issued and the Hon'ble Minister, who has performed Haj very recently, should have examined whether that Ordinance was in keeping with the teachings of Qur'an and Sunnah or not. I would not have had the scope of discussing it, but now I have to say what "Islam" is. Because, if such Ordinance can be issued, without proper scrutiny, then I have to give in detail as to what "Islam" Says. Let me, Sir, bring to your kind notice.....

Mirza Tahir Beg : Point of Order. This entire discussion of the Hon'ble member is not in conformity with the amendment under discussion. He is going beyond the scope of the Bill. I would request the Hon'ble Member to confine himself to the contents of the amendment or the Bill and not teach us "Islam". We are more of a "Muslim" than the Hon'ble Member.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں آپ کے توسط سے حزب اقتدار کی خدمت میں گزارش کرونگا کہ چند دنوں سے ایک اچھی روایت چل رہی ہے

کہ ہم ایک دوسرے کو patient hearing دے رہے ہیں اگر روایت توڑی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے فائدے کی بجائے زیادہ نقصان ہوگا اور یہ نقصان اس شخص کو اس ادارے کو اور اس پارٹی کو ہوگا جس کی قانون سازی ہو رہی ہے یا جسکا conduct ہو رہا ہے۔ جتنا وقت آپ نے ان پوائنٹ آف آرڈر اور دخل اندازیوں میں صرف کیا ہے اگر اس میں آپ patient hearing دیتے تو یہ یقین جانئے کہ بحث بھی ختم ہو چکی ہوتی اور اس تحریک کا بھی فیصلہ ہو چکا ہوتا ۔ اسلئے میں درخواست کروں گا کہ مخدوم زادہ صاحب کو patient hearing دیں ان کو سنیں اور اگر آپ کو ان سے اختلاف ہو تو اس کی تردید کریں ۔ یہ طریقہ نہیں ہے کہ اس طرح دخل اندازیاں کر کے یوں وقت ضائع کیا جائے۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں اور تمام فاضل اراکین کی خدمت میں التماس کرونگا کہ اگرچہ آج حسن محمود صاحب ایک باہر کی زبان میں اپنی تقریر کر رہے ہیں لیکن عربی کی آیات بھی پڑھنے والے ہیں.....

مخدوم زادہ سید حسن محمد ۔ میں اردو میں پڑھوں ؟

وزیر قانون ۔ میرے آقا کی زبان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اگر آپ حسن محمود کی زبان سے سننا چاہتے ہیں تو پورے تحمل سے سنیں ۔ وہ آپ کو احادیث سنائیں گے اور قران پاک کی آیات بھی سنائیں گے ۔

Mr. Speaker : I dont't want a speech on that.

مخدوم زادہ صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, the Prophet in his Hujat-ul-Wida declared to the people that today this religion (Islam) has been fully accomplished. Islam has come through an evolution, through various Prophets in different decade and different periods, and finally it was completed through our Holy Prophet (Peace be upon Him), and it was guaranteed that after this there shall be no Prophet and he is the last of the Prophets. It was like the last brick in a house of Nabuwwat in which different Prophets from different times preached, and there was only space left for the last Prophet and he himself said : (Hadith).

(اردو ترجمہ) - میں پیغمبر آخر تھا اور آدم ابھی اپنی
آب و گل میں پڑے تھے جب اللہ نے میرا یہ مقدر بنایا -

Now in keeping with this, your President or Leader, on page 2 of the proposed Constitution has for the first time said :—

"Islam shall be the State religion of Pakistan".

Sir, this is the 4th or 5th draft of the Constitution. Never before, the religion of the State had been defined in any Constitution. Why ? Because of 400 years of struggle of the Muslims in Indo-Pakistan Sub-continent to achieve a homeland where they could order their lives according to Qur'an and Sunnah culminated into the creation of Pakistan. It was a fore-gone conclusion that the Muslims residing in the territories of Pakistan shall order their lives according to the Qur'an and Sunnah. Unfortunately, over the last 25 years, we said good-bye to the ideology, the very foundation of Pakistan. We deviated as a result of which half of our country is already gone. I will refer later on to the commandments of God in which He says "that when a community deviates after making promise to Me, then I have the power to take away from them what I have given unto them". I will come to that later on.

مسٹر سپیکر - آپ وہ deviations point کریں تو پھر آپ کی argument
مکمل ہوگا -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I am coming to that Sir, but I am still going further. The draft Constitution, after the Constitutional Accord, (according to you,) provides for an Islamic provision under Section 227 that all existing laws shall be brought in conformity with the injunctions of Islam as laid down in the Holy Qur'an and Sunnah, I quote :

> "No law shall be repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Qur'an and Sunnah, and all existing laws shall be brought in conformity with the Holy Qur'an and Sunnah".

Now Sir, further because had arum doubt all these provisions have been made permanent in the Constitution and the Oath, Mr. Speaker, of the President proposed this time is also different to what normally the President's previously took. That is on Page 51.....

مسٹر سپیکر ۔ اس کی کیا relevency ہے۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I am only poining out that the Peoples' Party and its leadership is under-taken in the name of God to stand by His dictates, and where it conflicts, I am going to prove it, in which the President of the country.....

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے ہم مداخلت نہیں کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن میں آپ کی طرف سے یہ رولنگ چاہتا ہوں کہ جو Interim Constitution ہے وہ ابھی تک اس ملک کا مستقل آئین نہیں ہے ۔ کیا اس کے حوالے سے بات کر کے ایک غلط روایت نہیں ڈالی جا رہی ؟ اس وقت عبوری آئین نافذ ہے اور ہم اسکے پابند ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپکی Contention کا وہ جواب دے رہے ہیں ۔

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : It is manifestation, it is a sense of direction that one is giving to the nation.

وزیر مال ۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم قران اور سنت کے خلاف قانون بنانا چاہتے ہیں ؟

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : I have to prove that.

مسٹر سپیکر ۔ اب ہاؤس کی کارروائی ۲۱ فروری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۲۱ فروری ۱۹۷۳ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

بدھ - ۲۱ فروری ۱۹۷۳ء
(چہارشنبہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۹۳ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

پ ۲۲ - س ۳۳ - ع ۳ - ایات ۴۱ تا ۴۷

اے ایمان والو! اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بیان کیا کرو۔ وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ تاکہ تم کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے۔ اور اللہ تو ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے۔

جس روز وہ اُن سے ملیں گے اُن کا تحفہ اللہ کی طرف سے "سلام" ہوگا اور اُس نے اُن کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر! ہم نے آپ کو گواہی لینے والا و خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنایا۔ پس آپ ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ اُن کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

Mr. Speaker : The Question Hour.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Point of Order. The normal procedure is that unless the quorum is complete, the Speaker should not be asked to come in the House. Sir, there is no quorum.

Mr. Speaker : There is no quorum. Let the bells be rung..... bells were rung.....The House is in quorum.

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل کہوٹہ کے سکولوں کے اساتذہ کے لئے پہاڑی الاؤنس

*۸۷۲ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کی تحصیل کہوٹہ کے تمام سکولوں کے اساتذہ کو پہاڑی الاؤنس دیا جا رہا ہے جبکہ اسی تحصیل میں واقع مڈل سکول ٹکال برائے طلباء میں پڑھانے والے اساتذہ کو مذکورہ الاؤنس نہیں دیا جا رہا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جی ہاں ۔ مڈل سکول ٹکال اور کئی دوسرے سکول پہاڑی الاؤنس کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ راولپنڈی نے نہیں چنے تھے کیونکہ یہ کہوٹہ تحصیل کے پہاڑی رقبے میں نہیں آتے ہیں ۔

کلر سیداں میں گرلز ہائی سکول

*۸۷۶ (الف) ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کلر سیداں کے علاقہ میں جس کی آبادی ایک لاکھ پچاس ہزار افراد پر مشتمل ہے کوئی گرلز ہائی سکول نہیں ہے ؟ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی ہاں - فنڈز کی کمی کی وجہ سے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کلر سیداں کو ہائی کا درجہ نہیں دیا جا سکا -

میاں منظور احمد موہل - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پہلے فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا گیا تھا - کیا اب کوئی توقع کی جا سکتی ہے کہ اسے ہائی سکول کا درجہ دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - ۷۳-۱۹۷۲ء میں تو نہیں - ۷۴-۱۹۷۳ء میں ممکن ہے کہ فنڈز available ہوں -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دیہاتی علاقوں میں آبادی کے پیش نظر گرلز سکول کھولنے کی کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ سپلیمنٹری سوال نہیں ہے -

محکمہ تعلیم میں ڈپٹی سیکرٹریوں کی تقرری

*۱۱۱۳ - چوھدری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ مغربی پاکستان میں ون یونٹ کے وقت محکمہ تعلیم میں کل دو ڈپٹی سیکرٹری تعلیمات مقرر تھے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب صرف صوبہ پنجاب میں چار ڈپٹی سیکرٹری تعلیمات مقرر کئے گئے ہیں -

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو تعلیمات کے ڈپٹی سیکرٹریوں میں اضافہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) مغربی پاکستان میں ون یونٹ کے وقت محکمہ تعلیم میں ۲ ڈپٹی سیکرٹری اور ۳ *ex-officio* ڈپٹی سیکرٹری تھے جن کے عہدوں کے نام حسب ذیل ہیں ۔

۱ ۔ ڈپٹی سیکرٹری عملہ

۲ ۔ ڈپٹی سیکرٹری اکیڈیمک

۳ ۔ ڈائریکٹر پلاننگ و *ex-officio* ڈپٹی سیکرٹری

۴ ۔ ڈائریکٹر معاملات طلباء و *ex-officio* دپٹی سیکرٹری اس کے علاوہ محکمہ تعلیم میں دو جائنٹ سیکرٹری برائے عمومی و فنی تعلیم بھی تھے ۔

(ب) جی نہیں ۔ اب صوبہ پنجاب کے محکمہ تعلیم میں پانچ ڈپٹی سیکرٹری ہیں ۔

۱ ۔ ڈپٹی سیکرٹری ایسٹیبلشمنٹ

۲ ۔ ڈپٹی سیکرٹری اکیڈیمک

۳ ۔ ڈپٹی سیکرٹری پلاننگ

۴ ۔ ڈپٹی سیکرٹری کوآرڈی نیشن

۵ ۔ ڈپٹی سیکرٹری نیشنلائزیشن و امپلی منٹیشن

(ج) مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں خارج از بحث ہے کیونکہ عملہ زیادہ نہیں بلکہ کم ہوا ہے ۔

(اس مرحلہ مسٹر ملک غلام نبی صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ون یونٹ کے وقت تک پنجاب سے متعلق محکمہ تعلیمات کے سیکرٹریٹ پر کتنا خرچ اٹھتا تھا اور اب کتنا ہے ؟

Mr. Chairman : How does this question arise out of the answer given by the Hon'ble Minister ?

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا۔ اسٹیبلشمنٹ زیادہ ہے ۔ اگر خرچ کے متعلق پوچھ لیا جائے تو یہ عین اس سوال کے مطابق ہوگا ۔

Mr. Chairman : I do not think that it is in consonance with the answer given. You can put a new question and ask about it.

چوھدری امان‌اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ *ex-officio* ڈپٹی سیکرٹری اپنی اورجینل پوسٹوں کے علاوہ ڈپٹی سیکرٹری کا کام کرتے تھے ؟ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اب ان کی جگہ جو ڈپٹی سیکرٹری رکھے گئے ہیں وہ ہمہ وقتی رکھے گئے ہیں اور ان کا عملہ بھی مستقل ہے ؟ اس سے پہلے جو تین پوسٹیں تھیں وہ اپنے سرکاری دفاتر کے علاوہ یہ کام کرتے تھے اس طرح اخراجات میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ سوال میں اس کا جواب خود ہی موجود ہے ۔ *ex-officio* کا مطلب اگر آپ سمجھتے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو کام کر رہے تھے وہ اب اس نام سے کام کر رہے ہیں جو ان کا اصلی کام ہے ۔ فرق دونوں میں اتنا ہی ہے ۔ جناب والا ۔ پیسے پہلے سے کم خرچ ہو رہے ہیں اور عملہ بھی پہلے سے کم ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا ڈپٹی سیکرٹریوں کی تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے ۔ اب انہیں نے خود تسلیم کیا ہے کہ تعداد بڑھی ہے اور دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ خرچ کم ہوگیا ہے ۔ آپ خود ہی اپنے جواب پر غور فرمائیں ۔

Mr. Chairman : What is your question Mr. Khurshid Anwar.

مسٹر خورشید انور ۔ یہ حقیقت ہے کہ پہلے صرف چار ڈپٹی سیکرٹری تھے ۔ اب وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ڈپٹی سیکرٹریوں کی تعداد کم ہوئی ہے اور یہاں جو تعداد بنائی گئی ہے وہ پانچ ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ون یونٹ سے پہلے دو جائنٹ سیکرٹری بھی تھے ۔

Now they have increased the number to five. What is the question ?

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ حقائق بالا کی روشنی میں کہ عملہ زیادہ نہیں ہوا بلکہ کم ہوا ہے یہ کس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ دو سے پانچ ہونے سے خرچ کم ہو رہا ہے ۔ یاد رکھیں صوبہ چھوٹا ہوگیا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ میاں خورشید انور صاحب آپ بھی انگریزی نہیں سمجھے *ex-officio* ذرا مشکل لفظ ہے ۔ جناب والا ۔ اس میں کچھ لاطینی کا حصہ ہے اور اکثر لوگ نہیں سمجھ سکتے ۔ پہلے بھی ڈپٹی سیکرٹری تھے لیکن ان کا نام ایسے تھا مثلاً ڈائریکٹر پلاننگ ۔

پھر Student's Affairs کا ایک سیکشن تھا ۔ اس کا جو انچارج تھا وہ ڈائریکٹر تھا ۔ لیکن وہ *ex-officio* ڈپٹی سیکرٹری بھی تھا ۔ یہ ذرا مشکل ہے سمجھنا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ کوئی میڈیکل کا لفظ نہیں تھا کہ کوئی سمجھ نہ سکا ہو ۔ میرا خیال یہ ہے کہ ڈائریکٹر اب بھی ہیں ۔ اگر نہیں ہیں تو کیا ڈائریکٹروں کی پوسٹیں ختم کردی گئی ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

کنور محمد یاسین خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ اب جبکہ محکمہ تعلیم کا کام ون یونٹ سے زیادہ صوبہ پنجاب میں ہو رہا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ اتنا عملہ رکھا جائے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں کام تو بہت بڑھ گیا ہے ہم نے کوئی دو سو سکول جو پرائیویٹ چل رہے تھے ان کو اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ ۷۸ کالجوں کو ہم نے اپنی تحویل میں لیا ہے ۔ کام تو بہت زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن میں میاں صاحب سے مودبانہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی ڈپٹی سیکرٹری تھے ۔ لیکن ان کو اور نام سے پکارا جاتا تھا ex-officio Deputy Secretary کا کام بھی کرتے تھے ۔ اس لئے اب تعداد نہیں بڑھی ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کے جزو 'ج' کا جواب نہیں دیا گیا ۔ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ عملہ بڑھا ہے ۔ ڈپٹی سیکرٹریوں کی تعداد خود تسلیم کرتے ہیں کہ بڑھی ہے لیکن جزو 'ج' کا جواب نہیں دیا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ اس میں پوزیشن یہ ہے کہ *ex-officio* جو تھے وہ ڈپٹی سیکرٹری تھے مگر اس کا نعم‌البدل نام رکھا ہوا تھا تو اس لئے اس کے بعد ضرورت نہیں ہے کہ جواب دیں ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ وہ پہلے دو ڈپٹی سیکرٹری پورے مغربی پاکستان کے لئے تھے ۔ صرف پنجاب کے لیے نہیں تھے ۔باقی تین صوبے بھی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ پہلے دو ڈپٹی سیکرٹری نہیں تھے ۔ آپ سوال کا جواب پڑھیں ۔ پانچ ڈپٹی سیکرٹری اور دو جوائنٹ سیکرٹری تھے ۔

چوھدری علی بہادر خان ۔ وہ مغربی پاکستان کے لئے تھے۔ جناب والا۔ پنجاب اکیلے صوبے کے لئے نہیں تھے ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ یہ بھی دیکھیں کہ اب اسکول اور کالجوں کی کتنی تعداد بڑھ گئی ہے ۔ پہلے تو آپ غلط سوال کردیتے ہیں کہ دو ڈپٹی سیکرٹری تھے ۔ حالانکہ اس وقت پانچ ڈپٹی سیکرٹری تھے ۔

چوہدری علی بہادر خان - جناب والا۔ کیا اس وقت محکمہ تعلیم میں کوئی ڈائریکٹر نہیں ہے -

Mr. Chairman : This is no supplementary.

میاں خورشید انور - جناب والا - سوال یہ ہے کہ ڈائریکٹروں کی نشستیں بھی بدستور قائم ہیں اور ڈپٹی سیکرٹری بھی بڑھا دیئے گئے ہیں پھر وزیر متعلقہ مصر ہیں کہ تعداد کم ہوئی ہے - میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کیا اب بھی وہ ڈائریکٹر جو *ex-officio* کام کرتے تھے ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں یا نہیں -

وزیر تعلیم - میاں صاحب جو بھی ڈائریکٹرز ہیں وہ ڈائریکٹوریٹ میں کام کر رہے ہیں اور فاضل رکن نے جو سوال پوچھا ہے وہ سیکرٹریٹ کے محکمہ سے متعلق ہے -

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - ون یونٹ کے وقت جو جائنٹ سیکرٹری تھے کیا اب بھی پنجاب میں جائنٹ سیکرٹری ہیں -

وزیر تعلیم - جی نہیں -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ Division-wise جو کمیٹیاں بنی تھیں ان کے باوجود بھی سیکرٹریٹ میں فوج ظفر موج کی ضرورت ہے ؟

وزیر تعلیم - جتنی ایجوکیشن کمیٹیاں ہیں وہ ایڈوائزری capacity میں ہیں - یہ جو افسران ہیں ان کی advice پر عمل درآمد کرتے ہیں -

---

ناظم فروغ تعلیمات و ماہرانہ خدمات کے فرائض

*۱۱۱۴ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ناظم فروغ تعلیمات و ماہرانہ خدمات کے کیا فرائض ہیں ۔

Director of Education Extension and Specialised Services.

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ون یونٹ کے وقت اس نظامت کے تحت کام کرنے والے اداروں کا دائرہ کار پورے صوبہ مغربی پاکستان پر تھا اور وہ سیکرٹریٹ کے ماتحت تھے۔ مگر اب صرف پنجاب کے لئے علیحدہ نظامت قائم کی گئی ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو علیحدہ نظامت قائم کرنے کی کیا وجوہات ہیں ۔

(د) اس نظامت کے قائم کرنے پر کتنا خرچ ہوا اور سالانہ اخراجات کیا ہیں ۔ نیز اس نظامت میں کتنا عملہ ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ناظم فروغ تعلیمات و ماہرانہ خدمات کے فرائض مندرجہ ذیل ہیں ۔

(۱) ۔ دفتر ھذا کے تمام ذیلی دفاتر کے سلسلے میں ریجنل ڈائریکٹر کے اختیارات عمل میں لانا ۔

(۲) ۔ ذیلی دفاتر کی نگہداشت اور رہنمائی کرنا ۔

(۳) ۔ تعلیمی درسگاہوں میں تعلیمی معیار کی قیادت اور رہنمائی کرنا ۔ ۔

(۴) ۔ خصوصی تعلیم کے اداروں کے فروغ اور توسیع کے سلسلے میں حکومت کی مدد کرنا اور اس سلسلہ میں ضروری تجاویز بھیجنا ۔

(۵) خصوصی تعلیم کے اداروں کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام مرتب کرنا ۔

(۶) خصوصی تعلیم کے اداروں کے سالانہ کام کی نگرانی کرنا اور جامع رپورٹ حکومت کو پیش کرنا ۔

(ب) جی یہ امر درست ہے ۔

(ج) علیحدہ نظامت قائم کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اس نظامت کے ماتحت پانچ مندرجہ ذیل خصوصی تعلیمی شعبے سماجی امور کی انجام دہی پر مامور ہیں :-

(۱) سمعی و بصری اعانت برائے صوبہ پنجاب ۔

(۲) مرکز توسیع تعلیم پنجاب ۔

(۳) ادارہ ہائے تعلیم و تربیت معذوران پنجاب (بہرے گونگے اور نابینا طلباء) ۔

(۴) فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس (پنجاب) لاہور ۔

(۵) شعبہ کتب خانہ (پنجاب)

ان اداروں کا بیشتر کام عموماً پورے صوبہ کے وسیع و عریض علاقوں میں مذکورہ بالا سہولتوں کی فراہمی اور ان کی توسیع و نگہداشت کا ہے ۔ یہ پانچوں شعبے بین الصوبجاتی اتحاد کے زمانے میں ایک ایک ڈائریکٹر کے تحت ہوتے تھے اور پنجاب کا علیحدہ صوبہ بن جانے کی صورت میں ڈائریکٹروں کا کام ڈپٹی ڈائریکٹروں سے لیا جانے لگا یعنی اب پانچ ڈائریکٹروں کی بجائے پانچ ڈپٹی ڈائریکٹر یہ کام سر انجام دے رہے ہیں ۔ اور فقط یہ ڈائریکٹر انکی نگہداشت اور رہنمائی کرتا ہے کام اپنی وسعت اور فنی نوعیت کے اعتبار سے اتنا پیچیدہ ہے کہ بغیر ایک ناظم اعلیٰ کی نیابت کے سیکرٹریٹ اسے بطریق احسن سرانجام نہیں دے سکتا اس لئے ان تمام دفاتر پر ایک ڈائریکٹر کا تعین ضروری سمجھا گیا ۔

(د) اس نظامت کو قائم کرنے پر دوران سال ۷۱-۱۹۷۰ء مبلغ ۱,۱۸,۳۱۶ روپے (ایک لاکھ اٹھارہ ہزار تین سو سولہ روپے) خرچ ہوئے تھے اور ۷۲-۱۹۷۱ء میں مبلغ ۱,۲۲,۹۷۲ روپے (ایک لاکھ بائیس ہزار نو سو بہتر روپے) خرچ ہوئے تھے -

اس نظامت میں عملہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

(۱) ناظم اعلیٰ	۱
(۲) معاون ناظم تعلیم	۱
(۳) نگران اعلیٰ	۱
(۴) نگران	۲
(۵) مددگار	۹
(۶) محرر کبیر	۱
(۷) محرر صغیر	۳
(۸) سٹینو گرافر	۱
(۹) ملازمین درجہ چہارم	۷

چوھدری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم یہ فرمائیں گے کہ خصوصی تعلیم کے اداروں کے فروغ سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر تعلیم - آپ اپنا سوال دھرائیں اور بتائیں کہ یہ سوال کہاں سے پیدا ہوتا ہے -

چوھدری علی بہادر خان - جناب والا - جواب کے جزو " الف " میں فرمایا گیا ہے کہ

۱ - خصوصی تعلیم کے اداروں کے فروغ اور توسیع کے سلسلے میں حکومت کی مدد کرنا -

۲ - خصوصی تعلیم کے اداروں کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام مرتب کرنا -

۳ - خصوصی تعلیم کے اداروں کے سالانہ کام کی نگرانی کرنا -

خصوصی تعلیم سے ان کی کیا مراد ہے ؟

وزیر تعلیم - جن پانچ اداروں کے نام لئے گئے ہیں یہ خصوصی ادارے ہیں کیونکہ باقی جو عام کالج یا عام سکول ہیں ان کو عام سکول اور عام کالج کہا جائے گا - یہ خصوصی اس لیے ہیں کہ یہ کچھ ایسے کام کرتے ہیں جو کوئی دوسرا تعلیمی ادارہ نہیں کرتا مثلاً :-

۱ - سمعی و بصری اعانات کا ادارہ ہے - صاف ظاہر ہے یہ خصوصی ادارہ ہے - یہ ایک ہی ادارہ ہے -

۲ - مرکز توسیع تعلیم پنجاب ہے- یہ بھی خصوصی ادارہ ہے -

۳ - معذور لوگوں کا ادارہ ہے - یہ جو ادارہ ہے یہ خصوصی تعلیم کا ادارہ ہے -

۴ - فزیکل ایجوکیشن اینڈ سپورٹس کا ادارہ ہے -

۵ - شعبہ کتب خانہ جات ہے -

خصوصی سے یہ مراد ہے جو عام تعلیم سے ہٹ کر خاص شعبہ کی تعلیم دیتے ہیں یا کسی خاص شعبہ کے لیے کام کرتے ہیں -

---

پرائمری - مڈل اور میٹرک کے نصاب میں تبدیلیاں

*۱۳۲۲ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) اس سال پرائمری - مڈل اور میٹرک کے نصاب میں کیا کیا تبدیلیاں کی گئی ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس وقت درسی کتابوں کی زبردست کمی واقع ہو گئی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کمی کو دور کرنے کے لیے سرکاری سطح پر کیا انتظامات کئے گئے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) صرف تین کتب کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔

(ب) یہ غلط ہے کہ اس وقت درسی کتب کی زبردست کمی واقع ہو گئی ہے ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ کی درسی کتب کی کوئی کمی نہیں اور اکثر کتب وافر تعداد میں موجود ہیں ۔

(ج) سوال نہیں پیدا ہوتا ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جو کتب تبدیل کی گئی ہیں ان میں ماہرین تعلیم کی رائے بھی شامل ہے یا نوکر شاہی کا حکم ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا۔ کتابوں میں جو تبدیلی یا کتابوں میں ذرا سی بھی تبدیلی جو ہے وہ ٹیکسٹ بک بورڈ کرتا ہے جس میں بہت سے ماہرین شامل ہیں ۔ وہاں curriculum کا سیل ہے ۔ ریسرچ سنٹر ہے ۔ خصوصاً curriculum cell میں جو ماہرین ہیں ان کی رائے سے کتب میں تبدیلی کی جاتی ہے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف فرما سکیں گے کہ تین کتب کے علاوہ کس کس کلاس کی کتب تبدیل کی گئی ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ سائنس کلاس ہفتم ۔ حساب کلاس ہفتم اور پاکستان سٹڈیز کلاس نہم اور دہم یہ تین کتابیں ہیں جن میں تبدیلی ہوئی ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ کیا تعلیمی نصاب میں اسلامی سوشلزم کو فروغ دینے کے لیے کوئی تبدیلی کر رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ curriculum cell اور ریسرچ سنٹر پاکستان میں ہونے والی تمام تر تبدیلیاں current ہسٹری یا contemporary ہسٹری میں enforce کرنے کی کوشش کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ضرور کام کر رہے ہوں گے ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا ان کتب میں اسلامی نظریہ اور روحانیات میں بھی کوئی توجہ دی گئی ہے؟

وزیر تعلیم - جناب والا - ہر شعبہ کے لئے ماہرین موجود ہیں - اس سلسلے میں چھوٹے چھوٹے cells بنے ہوئے ہیں اور وہ آپس میں مشورہ کرتے رہتے ہیں اور ملک میں جو چیز آ رہی ہو اس کا خیال ہر صورت میں رکھا جاتا ہے -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ تزکیہ نفس اور اسلامی کتب کی طرف بھی توجہ دی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم - جی ہاں -

چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا وزیر موصوف ازراہ کرم فرمائیں گے کہ کتابوں کی قیمتوں میں کچھ کمی کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کیونکہ کتابوں کی کمی ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - کتابوں کی کمی نہیں ہے -

رانا کے-اے محمود خان- جناب والا- کتابیں تو کافی ہیں لیکن پڑھائی کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - جناب والا- پرائمری جماعت کی پہلی کتاب کے پہلے صفحہ پر یحییٰ خان کی تصویر ہے جس میں اس کو پھولوں سے لدا ہوا دکھایا ہے - کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس تصویر کو وہاں سے ہٹا دیا جائے اور اس کی بجائے مسٹر بھٹو کی تصویر لگا دی جائے ؟

میاں خورشید انور- جناب والا- انہوں نے بھٹو صاحب کو یحییٰ کے ساتھ ملا دیا ہے ایسا کہہ کر انہوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے - میں سمجھتا ہوں کہ ان کا مطالبہ یہ ہونا چاہئے کہ یحییٰ کی تصویر کو ہٹا دیا جائے-

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر تعلیم نے جزو "الف" کے جواب میں فرمایا ہے کہ صرف تین کتب کے علاوہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ۔ میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تین کتابیں کون سی ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ ایک سائنس کی کتاب برائے جماعت ہشتم اور دوسری کتابیں نویں اور دسویں جماعت کے لیے جن کا نام پاکستان سٹڈیز ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا۔ تھوڑا سا عرض کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے " ڈائریکٹر ایک عدد " یوں نہیں ہوتا میں سمجھتا ہوں " ڈائریکٹر ایک راس " ہوتا ہے ۔ (قہقہہ)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کرنل صاحب کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہیں یا کسی نکتہ کی وضاحت فرما رہے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہلہ گلہ پر مبنی ہے ۔ (قہقہہ)

رانا پھول محمد خان ۔ جب وزیر تعلیم غلطی کر جاتے ہیں تو طلباء کی اصلاح کیسے ممکن ہو سکتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ میں آپ سے سیکھنے کے لیے یہاں حاضر ہوں ۔ انسان ہر وقت سیکھتا ہے اور پڑھائی کبھی ختم نہیں ہوتی کم از کم میرا خیال یہی ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب سپیکر۔ پھول خان پڑھائی کا خیال نہ کریں بلکہ اپنی بھینسوں کا خیال کریں ۔ (قہقہہ)

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ جو کورس مڈل اور میٹرک لیے متعین کیا گیا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں اور کیا آپ اس میں کسی تبدیلی کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ ماہرانہ قسم کا انہوں نے سوال پوچھا ہے کہ مڈل اور میٹرک نصاب سے میں مطمئن ہوں یا نہیں ۔ میرا خیال ہے کہ نصاب کے مرتب کرنے سے متعلق آپ ایک علیحدہ سوال دیں تاکہ مجھے معلوم ہو کہ آپ کو کس قسم کا اطمینان چاہئے اور میں اس قسم کا جواب آپ کو دے سکوں ۔

ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ورنیکلر اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دینا

*۱۴۸۹ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت نے ڈسٹرکٹ کونسلوں کے ہائی سکولوں کے ورنیکلر اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دینے کا فیصلہ کیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہے تو اب تک کن کن اضلاع میں متذکرہ اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دیئے گئے ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کے اساتذہ سلیکشن گریڈ کے حصول کے لیے متعدد بار باضابطہ درخواستیں دے چکے ہیں مگر انہیں ابھی تک اس حق سے محروم رکھا گیا ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اساتذہ کو ابھی تک سلیکشن گریڈ نہ دینے کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) مندرجہ ذیل اضلاع میں سلیکشن گریڈ دیئے جا چکے ہیں -

(۱) شیخوپورہ (۲) گوجرانوالہ (۳) ملتان (۴) ساہیوال (۵) مظفر گڑھ (۶) ڈیرہ غازی خان (۷) راولپنڈی (۸) کیمبل پور (۹) جہلم (۱۰) گجرات

(ج) جی ہاں - مگر ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کے ورنیکلر اساتذہ کا کیس ڈسٹرکٹ کونسل کے ہاں بھیج دیاگیا ہے - کیونکہ بقایاجات انہوں نے ادا کرنے ہیں -

(د) ایڈمنسٹریٹر ڈسٹرکٹ کونسل کے بیان کے مطابق ان کے پاس بقایا جات ادا کرنے کیلئے فنڈز نہیں ۔ حالانکہ دوسرے ڈسٹرکٹ کونسلوں کی طرح ۳۱-۵-۷۰ تک کے بقایا جات متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسلوں نے ہی ادا کرنے ہیں ۔ جس کے لیے متعلقہ ڈسٹرکٹ کونسل کو یکے بعد دیگرے عرض کیا جا چکا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر موصوف نے ارشاد فرمایا ہے کہ خصوصی طور پر صرف دس اضلاع کے اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دیا گیا ہے ۔ میں پوچھتا ہوں کہ باقی اضلاع کے اساتذہ کا کیا قصور ہے جو ان کو سلیکشن گریڈ نہیں دیا گیا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ چیز جواب میں شامل تھی ۔ فاضل رکن کی خدمت میں عرض ہے کہ بقایا جات ڈسٹرکٹ کونسل نے ادا کرنے تھے ۔ جن کے پاس پیسے تھے انہوں نے تو ادا کردیئے ۔ حکومت پنجاب نے یہ پیسے نہیں دینے ۔ مثلاً ڈسٹرکٹ کونسل لاہور کہتی ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں تو حکومت پنجاب اس کو مجبور نہیں کر سکتی کیونکہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ پیسے حکومت پنجاب نے نہیں دینے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا جناب وزیر تعلیم فرمائیں گے کہ یہ بہتر نہ ہوگا کہ اگر ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس رقم نہیں ہے تو حکومت کی طرف سے ان اساتذہ کے واجبات ادا کر دیئے جائیں اور پھر ڈسٹرکٹ کونسل سے حکومت وصول کرے ؟

وزیر تعلیم ۔ ۳۱-۵-۱۹۷۰ سے پہلے کے بقایاجات ڈسٹرکٹ کونسلیں ادا کریں گی اور حکومت پنجاب کا محکمہ تعلیم ادا نہیں کرے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ جب ڈسٹرکٹ کونسل یہ جواب دیتی ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں تو کیا حکومت ان کو مجبور نہیں کر

سکتی کہ وہ واجبات کی ادائیگی کریں ؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا فرض ہے کہ ان کو ادائیگی کروائے۔

وزیر تعلیم - محکمہ تعلیم ڈسٹرکٹ کونسل پر کوئی کنٹرولنگ اتھارٹی نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان ۔ کیا محکمہ تعلیم یہ کوشش کرے گا کہ ڈسٹرکٹ کونسل سے پیسے وصول کرے اور غریب اساتذہ کو ان کے واجبات ادا کردیئے جائیں ؟

وزیر تعلیم - یہ کوشش تو پہلے ہی سے ہو رہی ہے -

رانا پھول محمد خان - اس کوشش میں آپ کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں -

وزیر تعلیم ۔ میں نے کہا ہے کہ کوشش ہو رہی ہے - اگر آپ زیادہ تفصیلات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ سوال دیدیں -

میاں خورشید انور - جناب نے فرمایا ہے کہ پیسے ان کے پاس نہیں ہیں تو کیا overdraft کا انتظام کیا جا سکتا ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کا تعلق صوبائی حکومت سے نہیں ہے - یہ غیر متعلقہ سوال ہے - میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں -

مسٹر خورشید انور - جناب سپیکر - ایجوکیشن سے متعلق جتنے بھی ملازمین ہیں ان پر ان کا کنٹرول ہے - ان کے حقوق کی حفاظت کے لیے یہ حکم کر سکتے ہیں - اگر وزراء صاحبان ذاتی طور پر overdraft لے سکتے ہیں تو ڈسٹرکٹ کونسل overdraft لے لے گی تو کیا حرج ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - یہ سوال آپ وزیر لوکل باڈیز سے کریں جب ان کی باری آئے گی -

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ وزیر تعلیم کا فرض ہے کہ وہ وزیر لوکل باڈیز کو لکھیں اور ان سے مطالبہ کریں ۔ اگر نہ ہو تو یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادائیگی کرے اور وزیر متعلقہ کی معرفت ڈسٹرکٹ کونسل سے وصولی خود کرے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم اس امر کی یقین دہانی کرانے کے لیے تیار ہیں کہ ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس فنڈز ہونے کی صورت میں وہ بقایاجات انہیں مل جائیں گے ۔ فی الحال ان اساتذہ کو جو ڈسٹرکٹ کونسل لاہور سے تعلق رکھتے ہیں سلیکشن گریڈ تو دے دیا جائے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سوال اس سوال سے متعلق نہیں ہے ۔

ملک محمد علی خان ۔ جناب والا ۔ سوال بالکل اس کے متعلق ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اپنا سوال پھر دھرائیں ۔

ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر متعلقہ اس امر کی یقین دہانی کرانے کے لیے تیار ہیں کہ ان اساتذہ کو سلیکشن گریڈ دیدیا جائے چاہے فنڈز نہ بھی ہوں ؟ وہ بقایا جات اس وقت لے لیں گے جب فنڈز ہوں گے ۔ سلیکشن گریڈ تو انہیں ملنا چاہیے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ confusion دور کرنے کے لئے میں عرض کر دوں کہ سلیکشن گریڈ کیا چیز ہے ۔ سلیکشن گریڈ یہ ہوتا ہے کہ جو پچھلی سروس انہوں نے کی ہے اس میں سینارٹی determine ہوتی ہے اور پھر چند لوگوں کے پاس ۵ فیصد ۔ ایک فیصد ۔ جو بھی تعین ہو ۔ ان کو پچھلی سروس کے لیے ایک اضافہ تنخواہ میں دیا جاتا ہے ۔ اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یکم جون ۱۹۷۰ء کو اور یکم جون ۱۹۷۱ء کو ڈسٹرکٹ کونسل کے مدارس کو اپنی تحویل میں لیا تھا ۔ لیکن ۳۱-۵-۷۰

کے جو بقایا جات ہیں وہ ڈسٹرکٹ کونسلوں نے ادا کرنے ہیں ۔ جہاں تک میرے فاضل اراکین کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ اساتذہ کو پیسے ملنے چاہئیں ۔ لیکن وہ محکمہ الگ ہے ۔ میں ان سے بار بار عرض کر چکا ہوں کہ ہم یہ کوشش جاری رکھیں گے کہ ان کو ادائیگی ہو ۔ وہ محکمہ میرا نہیں ہے میں اس کے لئے جوابدہ نہیں ہو سکتا ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جتنے اضلاع کے نام لئے گئے ہیں ان میں لائیلپور کا نام کیوں نہیں ہے ؟ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خان کے پاس لائیلپور سے زیادہ فنڈز ہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ تو آپ وزیر لوکل باڈیز سے پوچھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ انہیں نے تمام اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلوں سے معلومات منگوائی ہیں کہ کس کس کے پاس فنڈز ہیں اور کہاں کہاں وہ دے رہے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ سوال لاہور کے متعلق ہے اس کی معلومات انہوں نے فراہم کردی ہیں ۔

جلالپور پیروالا ضلع ملتان میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کی مرمت

*۱۶۱۶ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو تعمیر ہوئے تقریباً چھ سال گزر چکے ہیں ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متذکرہ سکول کی چھتیں اور دیواریں

بوسیدہ حالت میں ہیں نیز اس میں آب رسانی کا بھی کوئی معقول انتظام نہیں ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت کی مرمت کرانے اور واٹر پمپ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں! عمارت قابل مرمت ہے لیکن آب رسانی کا انتظام موجود ہے۔

(ج) ڈائریکٹر صاحب تعلیم لاہور ریجن نئے سال میں مرمت کے لیے اس ادارے کو شامل فہرست کردیں گے۔ واٹر پمپ مدرسہ میں موجود ہے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ سکولوں کی یہ عمارتیں بوسیدہ حالت میں رہتی ہیں ۔ کیا ضلع کے تعلیمی افسران کے لیے کوئی لائحہ عمل ہے کہ وہ دورے کریں اور خود بھی وہ اس کا بندوبست کریں اور پیشتر اس کے کہ کوئی نقصان ہو ان عمارتوں کی مرمت کرائیں؟ میری اپنی تحصیل شجاع آباد میں ایک دو واقعات ہو چکے ہیں کہ بچے سکول کی چھت کے نیچے بیٹھے تھے اور چھت گر پڑی ۔ تو کیا وزیر موصوف ایسا لائحہ عمل تیار کریں گے یا کوئی ایسی ہدایات جاری کریں گے کہ ایسے حالات ہونے سے پہلے یہ عمارتیں مرمت ہو جایا کریں؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں فاضل رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ اس قسم کا انتظام ہے ۔ جب ہمارے محکمے کے ملازمین اور عوامی نمائندوں کی طرف سے اکثر میرے پاس شکایات آتی ہیں کہ وہاں کا سکول بوسیدہ حالت میں ہے اور گرنے والا ہے تو ہم اس پر فوری توجہ دیتے ہیں لیکن اس میں ایک

limiting factor ہوتا ہے جس سے کام رہ جاتا ہے - وہ یہ ہوتا ہے کہ فنڈز کی کمی ہوتی ہے - کیا یہ آپ نے کبھی نہیں سنا کہ کسی کا اپنا ذاتی مکان اس کے اوپر گرگیا ہو ؟ وہ کیوں گر جاتا ہے ؟ اس لیے کہ اس کے پاس فنڈز کی کمی ہوتی ہے - جناب والا - یہ جو مدرسے بوسیدہ حالت میں ہیں صرف فنڈز کی کمی کی وجہ سے ہیں - لیکن جہاں تک ان کی نگہداشت کا تعلق ہے ہم پوری نگہداشت کرتے ہیں - فنڈز کی کمی کی وجہ سے بہت سے رہ جاتے ہیں - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں ہمارے بچے ہوتے ہیں - ہم یہ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکول ایسی حالت میں نہ ہوں کہ اس سے کوئی جانی نقصان ہو -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ فنڈز کی کمی کی وجہ سے لوگوں کے کوٹھے بھی گر جاتے ہیں - کیا کبھی فنڈز کی کمی کی وجہ سے کسی وزیر کی کوٹھی کی چھت بھی گری ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر- یہ ضمنی سوال نہیں ہے -

میاں خان محمد - کیا وزیر موصوف یہ اطمینان دلا سکیں گے کہ وہ ایسی انکوائری کرائیں گے جس سے معلوم ہو سکے کہ ۶ سال سے بنی ہوئی عمارت کیوں بوسیدہ ہوگئی ہے اور جن ٹھیکیداروں نے ، جن افسران نے یہ عمارت بنوائی تھی کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر تعلیم - ویسے تو میرا خیال ہے کہ پاکستان میں بنی ہوئی بلڈنگ کے متعلق انکوائری کرانی پڑے گی - لیکن سکولوں کی جو مرمت ہے وہ اس حساب سے ہوتی ہے کہ اس سال اتنے سو سکولوں کی مرمت ہو جائے اور اگلے سال اتنے سو سکولوں کی - اب سکول بہت زیادہ تعداد میں ہیں - اس لئے ہوتا یہ ہے کہ ان کی باری آنے تک کافی سال گزر جاتے ہیں - لیکن میں فاضل رکن سے اتفاق کرتا ہوں کہ بلڈنگز ماضی میں ٹھیک نہیں بنتی رہیں - اگر

کسی خاص بلڈنگ کا کہیں تو اس کی تحقیقات متعلقہ وزیر تعمیرات کروا سکتے ہیں اور میں بھی ان کی مدد کرونگا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف میرے ساتھ اس بات پر اتفاق فرمائیں گے کہ ہر ضلع میں عوامی نمائندگان کی رپورٹ پر ان ٹھیکیداروں کے خلاف کوئی ایکشن ہو سکتا ہے ۔ جنہوں نے غلط عمارتیں بنائی ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں تو نہیں دوسرا متعلقہ وزیر ہی ایسا کر سکتا ہے کیونکہ یہ عمارات ہم نہیں بنواتے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ٹھیک ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لائیلپور میں ڈی ٹائپ کالونی میں ایک سکول ایسا بھی ہے جس کی نہ چھت ہے ، نہ پانی پینے کے لئے نلکا ہے اور نہ بچیوں کے بیٹھنے کے لیے ٹاٹ ہے ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔

ملک ثناءاللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ وہ کوئی ایسا پروگرام رکھتے ہیں کہ سکولوں کی عمارات کا ہر سال معائنہ ہو تاکہ ان کی مناسب مرمت اور دیکھ بھال ہو سکے اور وہ گرنے نہ پائیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ پہلے سے ہی ایسا انتظام موجود ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر تعلیم یہ بیان فرمائیں گے کہ مرمت کے لیے جو رقم صوبائی بجٹ میں allocate کی جاتی ہے وہ Division wise کی جاتی ہے یا کسی اور بنیاد پر ۔

وزیر تعلیم ۔ ہمارے پاس کل رقم ہوتی ہے اور ہمارے پاس یہ اعداد و شمار بھی ہوتے ہیں کہ کونسا سکول کتنے سال سے بنا ہوا ہے ۔ جس کی بنا پر رقم allocate کی جاتی ہے۔ جہاں زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ Division-wise کا اس میں خاص تعین نہیں ہوتا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر موصوف یہ فرما سکتے ہیں کہ جو تعلیمی عمارات پہلے بنی ہیں ان میں کافی نقائص ہیں اور وہ خستہ حالت میں ہیں - کیا وزیر موصوف اپنے محکموں کو یہ ہدایات دیں گے کہ نئی عمارات کی construction سے پہلے ان عمارات کو — ان سکولوں کو درست کیا جائے جو انسانی جانوں کے لئے خطرناک بنے ہوئے ہیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - فاضل رکن کا بہت اچھی suggestion ہے ہم پہلے ہی یہ انتظام کر چکے ہیں - نئے سکول بھی بن رہے ہیں - پاکستان کی ترقی نہیں رک سکتی - ہم نے تعلیم میں بہت زیادہ ترقی کرنی ہے - نئے سکول بھی اس سال ہزاروں بنیں گے اور پرانوں کو بھی مرمت ہوگی -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - کیا وزیر موصوف اس معاملے میں امداد فرما سکیں گے کہ عیسیٰ خیل میں انٹر کالج کے لیے ہم نے مکان بھی پیش کیا ہے اور زمین بھی پیش کی ہے تو کیا اس کا کوئی بندوبست کیا جائیگا ؟

مسٹر ڈپٹی سپیکر - اس کے لیے آپ کو علیحدہ سوال دینا پڑے گا -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف اس بات سے اتفاق فرمائیں گے کہ جو رقم کسی سکول کی مرمت کے لیے دی جاتی ہے اس کے بعد جب وہ سکول مرمت ہو جاتا ہے تو متعلقہ نمائندے کی طرف سے سرٹیفیکیٹ جاری ہونے تک اس کی liability اس ٹھیکیدار کے ذمے ہونی چاہیے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - فاضل ممبر کی یہ اچھی suggestion ہے - لیکن یہ وزیر تعمیرات کو suggestion دینی چاہیے -

رائے میاں خان کھرل - جناب والا- رقم تو مرمت کے لیے آپ دیتے ہیں -

وزیر تعلیم - رقم محکمہ مالیات دیتا ہے -

حافظ علی اسداللہ - کیا وزیر تعلیم اس امر پر غور فرما سکتے ہیں کہ مرمت کے لیے سکولوں کو جو رقم دی جاتی ہے اس میں متعلقہ سکولوں کے اساتذہ کرام سے تصدیق کرائی جائے ؟

وزیر تعلیم ۔ میں اس سے زیادہ فوقیت اس کو دوں گا جو ابھی ایک فاضل رکن نے کہا تھا کہ اس کی تصدیق کسی عوامی نمائندہ سے کرائی جائے ۔ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ بہر حال اپنی اپنی رائے ہے ۔

گورنمنٹ پرائمری سکول جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کے مرحوم استاد عبدالحمید کی بیوہ کو واجبات کی ادائیگی

*۱۶۱۷ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کا استاد عبدالحمید جے ۔ اے ۔ وی مورخہ ۱۱-۵-۱۹۷۱ء کو فوت ہوگیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ متوفی کی بیوہ شکیلہ بی بی نے اپنے مرحوم خاوند کے واجبات کی ادائیگی از قسم پنشن ۔ گریجویٹی وغیرہ کی ادائیگی کے لیے محکمہ تعلیم ملتان کو کئی درخواستیں دی ہیں ۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ محکمہ تعلیم ملتان نے واجبات کی ادائیگی کے لیے کاغذات اکاؤنٹنٹ جنرل آفس کو بھیج دیئے ۔ مگر ابھی تک اس کو ادائیگی نہیں ہوسکی ۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بقایاجات کی ادائیگی کے لیے فوری کارروائی کرے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی ہاں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان کے پاس ایسا کوئی لائحہ عمل نہیں ہے کہ غریب مدرسین کے واجبات ان کے وارثان کو جلد از جلد ادا کر دیئے جائیں ۔ کیونکہ ان کو دو تین سال تک دفتروں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں اور ممبر صاحبان کو بھی یہ تکلیف کرنی پڑتی ہے کہ اس قسم کے سوالات کریں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں فاضل رکن کی بات سے بالکل اتفاق کرتا ہوں لیکن اس میں بہت سی چیزیں ہیں جب وہ ایسی شکایات فاضل ارکان کے پاس کرتے ہیں تو وہ کبھی صحیح بات نہیں کرتے مثلاً یہ شخص ۱۱ مئی ۱۹۷۱ء کو فوت ہوا تھا اور ان کی بیوہ نے محکمہ تعلیم کو ۷-۶-۷۲ کو درخواست بھیجی تھی ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ایک چٹھی گریجویٹی کے لئے ۲۲-۶-۷۲ کو لکھی گئی ہے ۔ ان کو گریجویٹی دی جائے گی اور پنشن نہیں ملے گی کیونکہ ان کی سروس پانچ سال نو ماہ تھی ۔ اتنی سروس نہیں ہے کہ ان کو پنشن مل سکے ۔ گریجویٹی مل سکتی ہے ۔ ہمارے پاس جب سے کیس آیا ہے ہم بار بار چٹھیاں لکھ چکے ہیں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ فاضل اراکین صرف سوال کرنے کی خاطر سوال نہیں کرتے بلکہ اپنے علاقے کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے سوال پوچھتے ہیں ۔ اسلئے میں نے آپ کے احترام کے طور پر اپنا ایک ذاتی آدمی چٹھی دے کر اکاؤنٹنٹ جنرل کے آفس بھیجا ہے تاکہ اسکا فیصلہ جلد از جلد کیا جا سکے ۔ میں پھر کہتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں دوبارہ ذاتی طور پر آدمی بھیجونگا کیونکہ مجھے ان کی تکالیف کا احساس ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں وزیر تعلیم کی اس وضاحت کا بہت شکر گزار ہوں ۔

جلالپور پیروالہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۱۶۲۵ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم میرے سوال نمبر ۶۴ کے جواب کے حوالہ سے جو ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو اسمبلی میں دیا گیا تھا بیان فرمائیں گے کہ جلالپور پیروالہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے لیے کیا اقدام کیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء کے تحت گورنمنٹ گرلز مڈل سکول جلالپور پیروالہ کو ہائی کا درجہ نہ دیا جا سکا ۔ البتہ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء کے تحت اس سکول کو ہائی درجہ دینے کے معاملے پر دوبارہ استحقاق کی بنیاد پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔

گورنمنٹ ہائی سکول جلالپور پیروالا ضلع ملتان کی جدید عمارت کی شہر سے باہر تعمیر

*۱۶۳۱ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول جلالپور پیروالہ ضلع ملتان کی موجودہ عمارت آبادی میں وسعت کی وجہ سے اندرون شہر ناموزوں ماحول میں آ گئی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گورنمنٹ ہائی سکول کی جدید عمارت شہر سے باہر تعمیر کرنے کو تیار ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

بی - ایڈ کی آسامی کی منتقلی

*۱۶۳۲ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر تعلیم از کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ تین سال قبل مڈل سکول خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان سے بی - ایڈ کی ایک آسامی مڈل سکول قریشی والا لودھراں میں منتقل کر دی گئی تھی -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اب مڈل سکول قریشی والا میں ایک اور آسامی بی - ایڈ کی منظور ہوگئی ہے ؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بی - ایڈ کی ایک آسامی قریشی والا مڈل سکول سے خان بیلہ میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) یہ درست نہیں ہے -

(ب) یہ درست ہے - مڈل سکول قریشی والا کیلیے ایک سائنس ٹیچر کی زائد آسامی منظور کی گئی ہے -

(ج) کیونکہ مندرجہ بالا زائد آسامی مڈل سکول قریشی والا کے لیے منظور ہوئی ہے لہذا یہ کسی دوسری جگہ تبدیل نہیں ہو سکتی -

دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا جناب وزیر تعلیم وضاحت فرمائیں گے کہ خان بیلہ میں ایک بی - ایڈ کی آسامی موجود ہے لیکن مدرس نہیں ہے - کیا اس کی تعیناتی کا انتظام کیا جائے ؟

وزیر تعلیم - گورنمنٹ مڈل سکول خان بیلہ میں بی - ایڈ کی آسامی کبھی منظور نہیں کی گئی - لہذا اس کا کسی اور سکول میں تبدیل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - یہ زائد آسامی قریشی والا کے لیے منظور کی گئی تھی اگر فاضل

رکن یہ ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ فلاں جگہ اور استاد ہونا چاہئے تو یہ فنڈز پر منحصر ہے۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ میرے خیال میں محکمہ نے ضرورت محسوس کرتے ہوئے بی ۔ ایڈ مدرس تعینات کیا تھا اور اس کو اب قریشی والا بھیجا گیا ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس سکول کی ضرورت کو دیکھ لیا جائے اگر ہو سکے تو مدرس دے دیا جائے۔

وزیر تعلیم ۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بی ۔ ایڈ استاد ہو لیکن کام اس سے جے۔اے۔وی یا کسی نیچی آسامی کا لیا گیا ہو۔ وہاں بی ۔ ایڈ کی آسامی کبھی بھی نہیں تھی آپ کے کہنے کے مطابق غور کریں گے ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ان آسامیوں کو پر کرنے کا آج کل طریق کار کیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ طریقہ کار یہ ہے کہ نان گزیٹڈ آسامیوں کے لیے محکمہ تعلیم کی طرف سے ضلع کی سطح پر تعلیمی بھرتی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو عنقریب کام شروع کر دیں گی ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا۔ میرے ساتھ امتیازی سلوک کیوں برتا جا رہا ہے کیونکہ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔ کیا میں اسے یوں منسوب کر سکتا ہوں کہ وزیر تعلیم صاحب کے اس اقدام کو جیسے مجنوں نے دیگر گداگروں کے ساتھ لیلیٰ کے پیش ہو کر پیالہ آگے کیا اور صرف مجنوں کا پیالہ توڑ دیا گیا ۔

وزیر تعلیم یہ سوال کس لیلیٰ سے کریں ۔ (قہقہہ)

کرنل محمد اسلم خان نیازی۔ ہم تو آپ کو لیلیٰ سے کم نہیں سمجھتے یہ تو حضور ''پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا،، ۔

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ بی - ایڈ کی آسامی کی منظوری کے لیے کیا معیار رکھا ہے ؟

وزیر تعلیم - بی - ایڈ استاد سینئر انگلش ٹیچر کہلاتے ہیں - یہ ہائی کلاسز کو پڑھاتے ہیں - یعنی نویں اور دسویں کلاسز کو پڑھاتے ہیں بچوں کی تعداد پر آسامیاں رکھی جاتی ہیں -

---

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکیوں کے پرائمری سکول کی عمارت کی مرمت

*۱۶۴۴ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکیوں کے لیے ایک پرائمری سکول ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت اور اس کی چھتیں شکستہ ہیں جن کی مرمت آج تک نہیں کی گئی -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟ اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) ڈائریکٹر تعلیمات راولپنڈی ریجن نے اس سال کے قابل مرمت مدارس میں اس مدرسہ کا اندراج کر لیا ہے اور مرمت مدرسہ ہو جائے گی -

---

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکوں کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینا

*۱۶۴۵ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا کے قرب و جوار میں چھ سات میل کے فاصلے کے اندر لڑکوں کے لیے کوئی ہائی سکول نہیں -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس چک اور اس کے ارد گرد کے دیہات کے باشندوں کو ہائی سکول نہ ہونے کی وجہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے -

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چک میں لڑکوں کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر رکھتی ہے تو کب تک ؟ اور اگر نہیں تو اسکی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۴۴ جنوبی کو ہائی کا درجہ دینے کے معاملے پر آئیندہ مالی سال یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکوں کے مڈل سکول کی عمارت میں توسیع

*۱۶۴۶ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے چک ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکوں کے لیے صرف ایک مڈل سکول ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت بہت چھوٹی ہے جس سے لڑکوں کی کافی تعداد کو کھلے آسمان کے نیچے بیٹھنا پڑتا ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس عمارت میں توسیع کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک - اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں عمارت چھوٹی ہے - یہ درست ہے کہ کچھ لڑکوں کو کمروں سے باہر بیٹھنا پڑتا ہے -

(ج) اس سکول کی موجودہ عمارت میں توسیع حکومت کے زیر غور ہے - جس کے لیے ترقیاتی بجٹ بابت سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں ضروری گنجائش رکھنے کی کوشش کی جائے گی -

---

فوجی و غیر فوجی پی - ٹی - آئی کی تنخواہوں میں فرق

*۱۶۴۹ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں کچھ ریٹائرڈ فوجی آدمیوں کو بحیثیت پی - ٹی - آئی سکولوں میں طلباء کو ڈرل کرانے کی غرض سے رکھا ہوا ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ان کی تنخواہ ماشکی خاکروب چوکیدار اور چپڑاسی سے بھی کم مقرر کی ہوئی ہے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خاکروب چوکیدار وغیرہ کو ۱۰۰—۲—۱۳۰ روپے کا گریڈ دیتا ہے جبکہ فوجی پی - ٹی - آئی کو ۹۵-۳-۱۲۵ روپے کا گریڈ دیا جا رہا ہے اور غیر فوجی پی - ٹی - آئی کو ۱۷۱—۱۰—۲۷۵ روپے کا گریڈ دیا جا رہا ہے -

(د) اگر مندرجہ بالا جزوں کا جواب اثبات میں ہے تو پھر یہ فرق جو پی - ٹی - آئی میں رکھا گیا ہے حکومت ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) ہاں یہ درست ہے -

(ب) یہ درست نہیں -

(ج) متعلقہ سرکاری ملازموں کو مندرجہ ذیل گریڈ دیا جا رہا ہے -

(۱) خاکروب - چوکیدار اور ماشکی ۱۰۰—۶—۱۱۶/ ۳—۱۳۰ روپے -

(۲) فوجی (رومن اردو فرسٹ کلاس سرٹیفیکیٹ رکھنے والے) پی - ٹی - آئی ۱۷۰-۷-۱۸۵ / ۸-۲۲۵-۱۰-۲۷۵ روپے -

(۳) غیر فوجی پی - ٹی - آئی (میٹرک جیسے ڈی - پی - آئی سرٹیفیکیٹ رکھنے والے) ۱۷۰-۷-۱۸۵ / ۸-۲۲۵-۱۰-۲۷۵ روپے -

(۴) فوجی و غیر فوجی پی-ٹی-آئی (غیر تربیت یافتہ) ۹۵-۳-۱۲۵ روپے -

(د) تربیت یافتہ فوجی و غیر فوجی پی - ٹی - آئی میں کوئی فرق نہیں ہے -

غیر تربیت یافتہ فوجی و غیر فوجی پی - ٹی - آئی میں بھی کوئی فرق نہیں ہے -

---

اساتذہ کو نیشنل پے سکیل دینا

*۱۶۵۳ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ دنوں اساتذہ نے اس بناء پر ہڑتال کی تھی کہ انہیں بھی " نیشنل پے اسکیل " دیئے جائیں -

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ حکومت کے اس اعلان کے بعد کہ اساتذہ کو نیشنل پے اسکیل دیئے جائیں گے اساتذہ نے ہڑتال ختم کر دی تھی -

(ج) اگر اجزائے (الف) و (ب) بالا کے جواب اثبات میں ہوں تو کیا اساتذہ کو مذکورہ اسکیل دے دیئے گئے ہیں -

(د) اگر اساتذہ کو مذکورہ اسکیل ابھی تک نہیں دئیے گئے تو اس کی وجہ کیا ہے اور اسکیل کب تک اور کس تاریخ سے دیئے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں - ان کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا -

(ب) جی نہیں - حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ اساتذہ کے موجودہ گریڈوں کو نیشنل پے سکیلوں کے مطابق کر دیا جائے گا -

(ج) ابھی تک نہیں -

(د) مذکورہ سکیل اساتذہ کو ابھی تک نہ دینے کی وجہ یہ ہے

کہ اساتذہ کے تقریباً ۷۴ درجے ہیں جن کو ۱۵ قومی سکیلوں کے ساتھ مطابقت دینی ہے - جس کے لئے وقت درکار ہے - اس سلسلہ میں محکمہ تعلیم نے محکمہ مالیات سے رجوع کیا ہوا ہے - اور امید ہے کہ یہ کام چند ماہ تک پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا - نئی تنخواہوں کی تاریخ اجراء کا تعین محکمہ مالیات کرے گا -

رائے میاں خان کھرل - کیا یہ درست نہیں کہ جوں جوں اساتذہ کرام کی تنخواہوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے توں توں تعلیمی قابلیت کم ہوتی جا رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ اصل سوال سے متعلقہ نہیں ہے -

مسز حسینہ بیگم کھوکھر - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ان سکولوں میں جو پی - ٹی - آئی کام کر رہے ہیں انہیں نئے سکیل دیئے گئے ہیں ؟

وزیر تعلیم - وہ سوال گزر چکا ہے -

مسز حسینہ بیگم کھوکھر- یہ اسی سوال کے متعلق ہے کہ پی - ٹی - آئی کو نئے سکیل نہیں دیئے گئے -

مسٹر سپیکر - پی - ٹی - آئی کے متعلق سوال گزر چکا ہے -

مسز حسینہ بیگم کھوکھر - لیکن سکولوں میں تو نئے سکیل آ رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - پی - ٹی - آئی کے گریڈ کے متعلق ایک خاص سوال تھا -

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ جیسے انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ اب تک اساتذہ کے ۷۴ درجے ہیں جن کو ۱۵ نئے سکیلوں میں تبدیل کرنا ہے - کیا محکمہ نے اپنی طرف سے ان کی لسٹیں مکمل کر کے محکمہ خزانہ کو بھیج دی ہیں یا محکمہ خزانہ نے خود ہی انہیں ۱۵ قومی سکیلوں میں تبدیل کرنا ہے -

وزیر تعلیم ۔ یہ کام محکمہ خزانہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کے ساتھ مل کر کرتا ہے ۔ یہ لسٹیں ہم نے نہیں بھیجنی ہیں ۔ ہم ان کو یہ بتا دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اتنے اساتذہ ہیں ان کی یہ تنخواہیں ہیں ۔ آپ ان کو قومی تنخواہوں کے سکیلوں میں تبدیل کر دیجئے ۔ یہ سارا کام محکمہ خزانہ کرے گا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ اساتذہ کی تنخواہیں بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کو معاشرہ میں جائز مقام بھی دینا ہے جو کہ اس عوامی حکومت نے پورا کر دیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ بالکل ٹھیک ہے ۔

نوشہرہ میں کالج کی منظوری

*۱۶۶۴ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ نوشہرہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں حکومت نے ایک کالج کھولنے کی منظوری دے دی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ کالج کب تک کام شروع کر دے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے کہ یہ کالج بنایا جائے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن کی خدمت میں عرض ہے کہ پاکستان میں بہت سے اس سے بھی بڑے علاقے ہیں مثلاً کرنل محمد اسلم صاحب کی تحصیل عیسیٰ خیل بھی بہت بڑی تحصیل ہے جس میں کالج موجود نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ کوئی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی نہیں ۔

نارمل گرلز سکول جوہر آباد

*۱۶۶۵ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) نارمل گرلز سکول جوہر آباد میں طالبات اور عملہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ؟

(ب) نارمل گرلز ہائی سکول جوہر آباد کی عمارت کی آخری بار مرمت کب ہوئی تھی ؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ نارمل گرلز سکول جوہر آباد کی عمارت فوری مرمت طلب ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ کالج فار ایلیمنٹری ٹیچرز (گرلز) جوہر آباد (سابق نارمل گرلز اسکول) جوہر آباد میں طالبات اور معلمات کی علیحدہ علیحدہ تعداد درج ذیل ہے :-

(i) طالبات : پی - ٹی - سی کلاس	۱۲۰	
سی ٹی کلاس	۱۲۸	
زائد منظور شدہ پی - ٹی - سی نشستیں	۱۳۰	(غیر پرشدہ)
(ii) معلمات : سینئر سبجکٹ سپیشلسٹ	۲	
جونیئر سبجکٹ سپشلسٹ	۱۵	(دو نا پر شدہ)
ڈی - پی - ای	۱	
لائبریرین	۱	

(ب) عمارت مدرسہ کی آخری بار مرمت آٹھ سال قبل ہوئی ۔

(ج) امسال پچیس ہزار روپیہ کے صرف سے مرمت ہو رہی ہے جو عنقریب پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔

گورنمنٹ ہائی سکول کٹھہ سگھرال

*۱۶۶۶ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول برائے طلباء کٹھہ سگھرال تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں طلباء اور اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ؟

(ب) گورنمنٹ ہائی سکول کٹھہ سگھرال کی عمارت کی مرمت آخری بار کب ہوئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) تعداد طلباء ۲۹۷
تعداد اساتذہ ۱۰

(ب) آخری بار مرمت مئی ۱۹۷۰ء

گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ

*۱۶۶۷ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول برائے نوشہرہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں طلباء اور اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت کی مرمت بہت عرصے سے نہیں ہوئی ؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ طلباء کی تعداد کے پیش نظر سکول میں فرنیچر کافی نہیں ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) تعداد طلباء . . ۷۸۳
تعداد اساتذہ . . ۲۳

(ب) جی ہاں گذشتہ چھ سال سے عمارت کی مرمت نہیں ہوئی اس کے لیے محکمہ تعمیرات کو مسلسل یاد دھانی کرائی گئی ہے ۔

(ج) جی ہاں ۔ فنڈ کی کمی سد راہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ میں اپنے ایک سوال نمبر ۱۹۸۳ کے متعلق وضاحت چاہتا ہوں ۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے جواب دیا ہے کہ مطلوبہ معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ آیا یہ جواب ہے یا اسے آئندہ باری پر لیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا جواب آپ کو موصول نہیں ہوا ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ میرے پاس تو یہی جواب آیا ہے ۔

Mr. Speaker : Do you propose that question should be repeated ?

Chaudhri Amanullah Lak : Yes Sir.

Mr. Speaker : It shall be repeated.

Chaudhri Amanullah Lak : Thank you, Sir.

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گورنمنٹ کالج لاہور میں پرنسپل کی تعیناتی

*۱۶۶۹ - رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل کی تعیناتی کب کی گئی تھی ؟

(ب) موجودہ پرنسپل گورنمنٹ کالج اس سے پہلے کہاں تعینات تھے؟

(ج) ۱۹۵۰ء سے اب تک کون کون اصحاب گورنمنٹ کالج لاہور کے پرنسپل تعینات رہے ہیں ؟

(د) مذکورہ کالج کے لیے پرنسپل کے عہدہ پر تعیناتی کن بنیادوں پر کی جاتی ہے اور آیا موجودہ پرنسپل اس معیار کو پورا کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل اس کالج میں ۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو متعین ہوئے ۔

(ب) موجودہ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور میں آنے سے قبل گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں پرنسپل کے عہدے پر کام کر رہے تھے ۔

(ج) ۱۹۵۰ء سے اب تک مندرجہ ذیل اصحاب یکے بعد دیگرے بطور پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور تعینات رہے ہیں ۔

(۱) پروفیسر کرامت صاحب (۲) پروفیسر سراج الدین صاحب (۳) قاضی محمد اسلم صاحب (۴) خواجہ منظور حسین صاحب (۵) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (۶) پروفیسر محمد رشید صاحب (۷) پروفیسر اشفاق علی خاں صاحب (۸) پروفیسر محمد احمد خاں صاحب (۹) ڈاکٹر محمد اجمل مخدوم صاحب (۱۰) پروفیسر محمد صدیق کلیم صاحب (موجودہ پرنسپل) ۔

(د) پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی تقرری ملازمت عہدہ ، تجربہ میں فضیلت لیاقت اور اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے اور موجودہ پرنسپل بلاشبہ اس معیار پر پورے اترتے ہیں ۔

گورنمنٹ کالج لاہور میں طلباء کی تعداد

*۱۶۶۹ ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس وقت گورنمنٹ کالج لاہور میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کیا ہے اور ہر سال کتنے طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : گورنمنٹ کالج لاہور میں اس وقت طلباء کی تعداد ۲۷۸۸ ہے۔ ہر سال گیارھویں تیرھویں پندرھویں جماعتوں میں تقریباً پندرہ سو طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے ۔

چنیوٹ ضلع جھنگ میں تعلیم نسواں کے سکول کا اجراء

*۱۷۶۸ ۔ سید الطاف حسین شاہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ چنیوٹ کی آبادی تقریباً ایک لاکھ کے لگ بھگ ہے مگر یہاں تعلیم نسواں کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول یا کالج نہیں ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس شہر میں لڑکیوں کے لیے انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کے لیے تیار ہے ۔ اگر ہے تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) لڑکیوں کا کوئی کالج چنیوٹ میں نہیں ہے ۔ تاہم مدرسۃالبنات گرلز ہائی سکول کو پہلی اکتوبر ۱۹۷۲ء سے گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔

(ب) سال ۷۲-۱۹۷۳ء میں چنیوٹ میں انٹرمیڈیٹ کالج برائے طالبات کھولنے کی کوئی سکیم نہیں ہے -

---

ضلع سیالکوٹ میں سکولوں کی تعداد

*۱۷۷۸ - صوفی نذر محمد - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت تحصیل وار کل کتنے سکول برائے طلباء و طالبات کام کر رہے ہیں ؟

(ب) مذکورہ سکولوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تحصیل‌وار علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ؟

(ج) مذکورہ ضلع میں تحصیل وار کالجوں کی تعداد کیا ہے -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) ضلع سیالکوٹ میں تحصیل وار مجموعی تعداد مدارس طلباء و طالبات مندرجہ ذیل ہے :-

(۱) تحصیل سیالکوٹ	۴۲۷
(۲) تحصیل ڈسکہ	۳۸۲
(۳) تحصیل پسرور	۳۳۳
(۴) تحصیل نارووال	۳۳۴
(۵) تحصیل شکرگڑھ	۳۵۴
مجموعی تعداد مدارس	۱۸۳۵

(ب) پرائمری ، مڈل اور ہائی اسکولوں کی تحصیل وار تعداد (مدارس طلباء و طالبات) مندرجہ ذیل ہے :-

		پرائمری	مڈل	ہائی
(۱) تحصیل سیالکوٹ	طلباء	۱۹۱	۲۱	۲۰
	طالبات	۱۶۱	۲۳	۱۱
(۲) تحصیل ڈسکہ	طلباء	۱۸۷	۲۹	۱۳
	طالبات	۱۳۴	۱۶	۳
(۳) تحصیل پسرور	طلباء	۱۵۹	۲۰	۱۲
	طالبات	۱۳۰	۱۱	۱
(۴) تحصیل نارووال	طلباء	۱۶۲	۲۳	۱۴
	طالبات	۱۲۳	۹	۳
(۵) تحصیل شکر گڑھ	طلباء	۱۶۰	۲۴	۱۳
	طالبات	۱۴۷	۸	۲

مجموعی تعداد = ۱۵۵۴ + ۱۸۴ + ۹۲

= ۱۸۳۰

(ج) کالجوں کی تحصیل وار تعداد مندرجہ ذیل ہے :-

تحصیل سیالکوٹ	۶
تحصیل ڈسکہ	۳
تحصیل پسرور	۱
تحصیل نارووال	۴
تحصیل شکرگڑھ	۱
کل تعداد	۱۵

شجاع آباد میں انٹرمیڈیٹ کالج کا اجراء

*۱۸۴۶ ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شجاع آباد میں کالج کے قیام کے لیے حکومت نے وعدہ کیا تھا اور اس یقین دہانی کے پیش نظر دس ایکڑ رقبہ عرصہ دو سال سے خرید کیا جا چکا ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سال ۷۴-۱۹۷۳ء کے بجٹ میں مذکورہ کالج کے قیام کے لیے کوئی رقم مختص کرے گی ؟

(ج) کیا حکومت موجودہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد کی عمارت میں انٹرمیڈیٹ کالج کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جواب جزو (الف) بالا کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) جی نہیں ۔

شجاع آباد میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کلاسز

*۱۸۴۸ ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقع ہے کہ شجاع آباد میں ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے گورنمنٹ ہائی سکول میں عمارت تیارشدہ ہے اور ہزاروں روپے کا سامان بھی عرصہ دراز سے بے کار پڑا ہے ؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ کلاسز کا اجراء محض سٹاف کے نہ ہونے کی وجہ سے نہیں کیا جا رہا ؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے عرصے میں یہ کلاسز جاری کر دی جائیں گی ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جونہی سٹاف کے لئے فنڈز مہیا ہوئے تقرریاں کی جائیں گی ۔

گورنمنٹ کالج (برائے خواتین) ملتان کلرکوں کی برطرفی

*۱۸۴۹ ۔ چوھدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ کالج (برائے خواتین) ملتان میں دو کلرک بہت نوجوان اور فیشن ایبل تعینات ہیں جن کی عمر ۳۵ سال سے کم ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان کی جگہ عمر رسیدہ سٹاف رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) گورنمنٹ کالج (برائے خواتین) ملتان میں دو جونیئر کلرک سرکاری طور پر تعینات ہیں جن کی عمر ۳۶ سال اور ۲۳ سال ہے علاوہ ازیں پرنسپل صاحبہ نے یونین فنڈ اور ریڈ کراس فنڈ سے دو کلرک تعینات کئے ہوئے ہیں جنکی عمر ۲۷ اور ۲۵ سال ہے ان کے چال چلن اور فیشن ایبل ہونے کے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔

(ب) سرکاری قوانین کے مطابق جونیئر کلرک کی بھرتی کے لئے عمر ۱۸ سال سے ۲۵ سال ہے لہذا جو بھی جونیئر کلرک تعینات کیا

جاتا ہے اسکی عمر اٹھارہ اور پچیس سال کے مابین ہوتی ہے جونیئر کلرک کے عمر رسیدہ ہونے تک اسکی ترقی اگلے درجہ میں ہو جاتی ہے تاہم اگر کسی کے خلاف شکایات موصول ہو تو مناسب کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

سائنس اساتذہ اور ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دینا

*۱۸۷۱۔ سید تابش الوری۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) قومی تحویل میں لئے جانے والے کالجوں میں سائینس کی کلاسوں کو پڑھانے والے اور پریکٹیکل کرانے والے ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دینے کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے کیوں کہ یہ لوگ ایم۔ ایس۔ سی (سیکنڈ ڈویژن) کی قابلیت کے حامل ہیں اور عملاً ویسے ہی فرائض ادا کرتے ہیں جو دوسرے اساتذہ سر انجام دے رہے ہیں۔

(ب) اگر انہیں لیکچرار کا درجہ نہ دیا گیا تو کیا ان کے لیے گورنمنٹ کی تجاویز میں کوئی علیحدہ کیڈر رکھا جائے گا؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) حال ہی میں مرکزی حکومت سے مشورہ کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ کالجوں میں سائینس پڑھانے والے ڈیمانسٹریٹروں کو لیکچرار کا درجہ دے دیا جائے بشرطیکہ وہ کم از کم ایم۔ ایس۔ سی (سیکنڈ ڈویژن) ہوں۔ امید ہے کہ اس فیصلے کو جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

(ب) یہ سوال اب غیر ضروری ہے۔

تحصیل پھالیہ میں طلباء و طالبات کے لئے نئے سکول

*۱۹۴۵ ۔ چوھدری لال خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں اس وقت طلباء و طالبات کے لیے گورنمنٹ کے کتنے مڈل اور ہائی سکول کام کر رہے ہیں ۔

(ب) مندرجہ بالا ہر سکول میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد بتائی جائے ۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ سکولوں کی کمی کے پیش نظر نئے سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں گورنمنٹ کے مدارس مڈل و ہائی برائے طلبا و طالبات کی تعداد درج ذیل ہے :-

مدارس	طلبا	طالبات
مڈل	۳۶	۶
ہائی	۲۶	۴

(ب) ہر اسکول کے طلبا و اساتذہ کی تعداد منسلک ہے ۔

(ج) اعداد و شمار کے گوشوارے سے ظاہر ہے کہ تحصیل پھالیہ میں اداروں کی کمی نہیں ہے ۔ بایں ہمہ گورنمنٹ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق موجودہ درس گاہوں کی تعداد میں اضافہ کر رہی ہے ۔

(الف) تعداد مدارس طلباء و طالبات تحصیل پھالیہ ۔

	مڈل مدارس	ہائی مدارس
طلباء	۳۶	۲۶
طالبات	۶	۴

(ب) فہرست مڈل مدارس تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد مدرسین
	طلباء		
۱	گورنمنٹ مڈل سکول نور جمال ۔	۱۶۵	۵
۲	,, ,, ,, سویہ ۔	۳۳۸	۸
۳	,, ,, ,, دھریکاں کلاں ۔	۳۱۲	۱۰
۴	,, ,, ,, نارنگ ۔	۲۱۵	۱۰
۵	,, ,, ,, قادر آباد ۔	۵۷۳	۸
۶	,, ,, ,, دہنی کلاں ۔	۲۱۴	۵
۷	,, ,, ,, بھیروال	۲۴۱	۶
۸	,, ,, ,, چک نمبر ۴۰ ۔	۱۹۵	۸
۹	,, ,, ,, کٹھالہ شیخاں ۔	۳۶۲	۸
۱۰	,, ,, ,, چیلیانوالہ ۔	۴۹۴	۱۰
۱۱	,, ,, ,, مانگٹ ۔	۶۹۱	۱۱
۱۲	,, ,, ,, چک نمبر ۳ ۔	۲۶۶	۸
۱۳	,, ,, ,, چھموں ۔	۳۵۹	۶
۱۴	,, ,, ,, کھیوہ ۔	۳۱۱	۷
۱۵	,, ,, ,, مونگ ۔	۵۵۲	۷
۱۶	,, ,, ,, چک نمبر ۱	۳۹۷	۶
۱۷	,, ,, ,, ھریہ ۔	۲۸۳	۶
۱۸	,, ,, ,, بکن ۔	۳۰۹	۶
۱۹	,, ,, ,, چک نمبر ۲۶ ۔	۳۵۸	۷
۲۰	,, ,, ,, رکن ۔	۷۸۱	۶
۲۱	,, ,, ,, بوسال ۔	۴۵۱	۴
۲۲	,, ,, ,, چک نمبر ۴۴ ۔	۳۳۷	۶
۲۳	,, ,, ,, کدھر ۔	۳۸۱	۸

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد مدرسین
۲۴	گورنمنٹ مڈل سکول بھکھی -	۴۴۴	۸
۲۵	,, ,, ,, سدا -	۲۹۸	۵
۲۶	,, ,, ,, ریڑکہ بالا -	۳۲۲	۷
۲۷	,, ,, ,, چوٹ دھران -	۲۸۵	۶
۲۸	,, ,, ,, چورنڈ	۲۲۱	۸
۲۹	,, ,, ,, سلیمان	۱۴۹	۷
۳۰	,, ,, ,, سوہاوہ بولائی -	۴۰۳	۱۲
۳۱	,, ,, ,, پنڈی راواں -	۲۵۸	۵
۳۲	,, ,, ,, سینتھل -	۱۳۶	۸
۳۳	,, ,, ,, پنڈ مکو -	۱۸۲	۶
۳۴	,, ,, ,, لسوڑی کلاں -	۱۳۶	۷
۳۵	,, ,, ,, ریلوے کالونی ملکوال	۳۳۹	۱۰
۳۶	,, اے - وی مڈل سکول رسول -	۱۱۱	۳
	میزان	۱۱۸۷۹	۲۵۸

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طالبات	تعداد مدرسین
	طالبات		
۱	گورنمنٹ گرلز مڈل سکول قادر آباد	۲۲۸	۶
۲	,, ,, ,, جوکالیاں -	۱۶۶	۷
۳	,, ,, ,, ہیڈ رسول -	۱۳۳	۷
۴	,, ,, ,, چیلیانوالہ -	۲۱۲	۷
۵	,, ,, ,, مونہ ڈیپو -	۱۶۳	۶
۶	,, ,, ,, مانگٹ -	۱۸۲	۱۰
	میزان	۱۰۸۴	۴۳

(ج) فہرست ہائی مدارس تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد مدرسین
	طلباء		
۱	گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول پھالیہ	۹۱۰	۳۰
۲	گورنمنٹ ہائی سکول مونہ ڈیپو	۴۸۶	۱۹
۳	گورنمنٹ ہائی سکول پٹریانوالی	۴۲۰	۱۲
۴	گورنمنٹ ہائی سکول میانہ گوندل	۴۰۰	۱۲
۵	گورنمنٹ ہائی سکول سکھنانوالی	۳۰۳	۱۱
۶	گورنمنٹ ہائی سکول چوکالیاں	۲۸۵	۹
۷	گورنمنٹ ہائی سکول ملکوال	۱۰۸۲	۲۵
۸	اقبال ہائی سکول چک نمبر ۱۴	۳۹۷	۱۵
۹	تعمیرات ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۲۱۹	۱۴
۱۰	رفیع الاسلام ہائی سکول ملک وال	۶۳۴	۱۴
۱۱	اسلامیہ ہائی سکول واڑہ عالم شاہ	۵۶۷	۱۶
۱۲	سرسید ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۵۹۷	۱۲
۱۳	اسلامیہ ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۷۸۵	۱۴
۱۴	پبلک ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۹۷	۷
۱۵	اسلامیہ رات ہائی سکول ممدانہ	۲۸۶	۷
۱۶	پبلک ہائی سکول میانوال ۔	۳۴۵	۱۴
۱۷	اسلامیہ ہائی سکول پانڈووال	۲۲۲	۸
۱۸	اسلامیہ ہائی سکول مدھرے رتووال	۲۲۴	۷
۱۹	نسیم ہائی سکول حاصلانوالہ	۲۶۹	۷

نمبر شمار	نام سکول	تعداد طلباء	تعداد مدرسین
	طلباء		
۲۰	اسلامیہ ہائی سکول ہیلاں	۵۰۴	۱۱
۲۱	پبلک ہائی سکول پنڈی کالو	۲۵۸	۶
۲۲	اسلامیہ ہائی سکول پھالیہ	۳۰۱	۱۱
۲۳	لیاقت ہائی سکول پنا	۲۱۲	۹
۲۴	مسلم ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۲۲۳	۷
۲۵	ملت ہائی سکول ہیڈ رسول	۲۷۴	۵
۲۶	ایم - سی - ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۱۱۵۳	۳۱
	میزان	۱۱۶۵۳	۳۳۶
	طالبات		
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ	۲۲۹	۹
۲	گورنمنٹ ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۵۴۱	۱۲
۳	گورنمنٹ ہائی سکول ملکوال	۴۰۰	۱۵
۴	پبلک گرلز ہائی سکول منڈی بہاؤالدین	۲۰۰	۶
	میزان	۱۳۷۰	۴۲

یونیورسٹی کے پرنسپل صاحبان کی تنخواہوں کے سکیلوں پر نظر ثانی

*۱۹۵۳ - سید تابش الوری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ یہ سکیلز آرڈیننس (ہنگامی قانون پیمانہجات

تنخواہ) میں یونیورسٹی کے پرنسپل صاحبان کی تنخواہوں کے سکیلوں پر نظر ثانی کرنے کے لیے کوئی گنجائش موجود نہیں۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کے گریڈ پر نظر ثانی کیسے کی گئی۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان کو پروفیسر کے درجہ جو انہیں پہلے حاصل تھا کی بناء پر تنخواہوں پر نظر ثانی کا فائدہ دیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) یہ صحیح نہیں ہے۔ بے سکیلز آرڈیننس یونیورسٹی کے پرنسپل صاحبان کے لئے ۱۲۰۰-۱۰۰-۲۲۰۰ کا گریڈ متعین کرتا ہے۔

(ب) پرنسپلوں کے گریڈ پر نظر ثانی آرڈیننس کے تحت کی گئی۔

(ج) گریڈ پر نظر ثانی سے جو بھی فائدہ انہیں حاصل ہوا۔ وہ بے سکیلز آرڈیننس کے تحت تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔

پنجاب یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار کی نمائندگی

*۱۹۵۷۔ سید تابش الوری۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی چانسلر کمیٹی میں اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار صاحبان کو نمائندگی نہیں دی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ انجمن اساتذہ نے بغرض نمائندگی ناموں کی فہرست وائس چانسلر کو دی ہے۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان لوگوں کو مذکورہ کمیٹی میں کب نمائندگی دی جائے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں - اس لیے کہ وائس چانسلر کی طرف سے کسی اسسٹنٹ پروفیسر یا لیکچرار کو نامزد نہیں کیا تھا -

(ب) جی ہاں -

(ج) اسسٹنٹ پروفیسروں اور لیکچراروں کو چانسلر کمیٹی میں نمائندگی کا سوال چانسلر صاحب کے زیر غور ہے -

---

پنجاب یونیورسٹی لاہور میں روٹیشن کے اصول کا اطلاق

*۱۹۵۸ - سید تابش الوری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں روٹیشن نافذ ہوئی تھی لیکن مشمولہ کالجوں کے پرنسپل اس سے بچ گئے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یونیورسٹی میں یگانگت پیدا کرنے کے لیے مشمولہ کالجوں پر rotation کے اصول کا اطلاق کیا جائیگا ؟ اگر کیا جائے گا تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) مشمولہ کالجوں کے پرنسپل صاحبان کی تعیناتی ہی بطور پرنسپل کی جاتی ہے - اس لیے ان کالجوں کے پرنسپل کی آسامی کی rotation کے سلسلے میں محکمہ قانون کا مشورہ لیا جا رہا ہے اور اس کی روشنی میں مناسب فیصلہ کیا جائے گا -

---

پنجاب یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی کی مدت

*۱۹۶۰ ۔ سید تابش الوری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی کی مدت متعین نہیں کی گئی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینیٹ اور سنڈیکیٹ کے انتخابات کے لیے کوئی وقت کی حد مقرر نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہے تو کتنا وقت درکار ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ چانسلر کمیٹی اس وقت تک کام کریگی جب تک سینیٹ اور سنڈیکیٹ نہیں بن جاتے ۔

(ب) یہ امید ہے کہ اکتوبر ۱۹۷۳ء تک سینیٹ اور سنڈیکیٹ کام کرنا شروع کر دیں گے ۔

محکمہ تعلیم کی تنظیم نو میں ڈی ۔ پی ۔ آئی کی آسامی

*۱۹۸۳ ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ تعلیم کی تنظیم نو کے تحت ڈی-پی-آئی کی آسامی بحال کی جا رہی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دو ریجنل ڈائریکٹوریٹ کو پانچ ڈائریکٹوریٹ میں تقسیم کیا جا رہا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ محکمہ تعلیم کی تنظیم نو کا سروسز جنرل ایڈمنسٹریشن و انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں جائزہ لیا جا رہا ہے جسکے فیصلے کے بعد ہی کوئی حتمی صورت حال بتائی جا سکے گی ۔

گورنمنٹ کالجوں کے لیکچرار اور پروفیسروں کے تبادلے

*۱۹۸۴ - چوھدری امان اللہ لک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبائی حکومت نے ۱۵ دسمبر ۱۹۷۲ء کے بعد کتنے گورنمنٹ کالجوں کے لیکچرار اور پروفیسروں کے تبادلے کئے -

(ب) مذکورہ کالجوں میں ایسے لیکچرار اور پروفیسروں کی تعداد کیا ہے جن کا تین سال سے کم مدت میں تبادلہ کیا گیا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - مطلوبہ اطلاعات اکٹھی کی جا رہی ہیں - موصول ہونے پر جواب ایوان میں پیش کردیا جائے گا -

---

پوسٹ گریجوایٹ کلاسز کا اجراء

*۱۹۸۵ - چوھدری امان اللہ لک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کو پوسٹ گریجوایٹ ڈگری عطا کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج کو امسال پانچ لاکھ روپے کی رقم پوسٹ گریجوایٹ کی تعلیم کے لیے دی گئی ہے -

(ج) صوبہ میں ایسے دیگر ڈگری کالجوں کی تعداد کیا ہے جہاں پوسٹ گریجوایٹ کی تعلیم دی جاتی ہے -

(د) ایسے اداروں میں پوسٹ گریجوایٹ پروگرام کے لیے حکومت کس طرح عطیہ دیتی ہے اور اس عطیے کی گورنمنٹ کالج لاہور کے لیے مذکورہ عطیے سے کیا نسبت ہے ؟

وزیر تعلیم (عبدالخالق) - (الف) جی نہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج ، د) ضروری کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں - دستیاب ہونے پر پیش کر دیئے جائیں گے -

---

گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ طبیعیات کے صدر کو سینئر درجہ اول دینا

*۱۹۸٦ - چوہدری امان اللہ لکب - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے مسٹر اکرام‌الحق قائم مقام صدر شعبہ طبیعیات گورنمنٹ کالج لاہور کو حال ہی میں سینئر درجہ اول میں ترقی دے کر اسی کالج میں طبیعیات کا پروفیسر مقرر کیا گیا ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ پروفیسر کی ترقی سے دیگر اساتذہ کی سینیارٹی متاثر ہوئی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ پروفیسر کو سینئر کیڈر میں ترقی دینے کی کیا وجوہات ہیں ؟

(د) محکمہ تعلیم میں سینئر درجہ اول کے انتخاب کے لیے کیا تعلیمی استعداد مقرر ہے ؟

(ہ) کیا مذکورہ ترقی کے معاملے میں پبلک سروس کمیشن سے رجوع کیا گیا تھا ؟ اگر کیا گیا تھا تو کیا کمیشن کی منظوری حاصل کی گئی تھی ؟

(و) مذکورہ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسروں اور پروفیسر صاحبان کی سینیارٹی کی فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے جبکہ جزو (ب) کا جواب نفی میں ہے ۔ پروفیسر اکرام الحق کو سینئر سکیل میں ترقی اپنے مضمون میں فوقیت (سینیارٹی) کی وجہ سے دی گئی ہے ۔

(د) سینئر درجہ اول کے دو طریقے ہیں :۔

(۱) براہ راست انتخاب ۔ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے : اس کے لیے تعلیمی استعداد درج ذیل ہے ۔

(الف) تعلیمی استعداد : ایم ۔ اے / ایم ۔ ایس سی سے زیادہ ہو۔ جس میں کم از کم دو سال کی باقاعدہ تعلیم ہونی چاہیے۔ نو سال کا تدریسی تجربہ کالج میں اور سطح اعلیٰ تحقیقی کام ۔

(ب) پی ۔ ایچ ۔ ڈی کی ڈگری سات سال کالج میں تدریسی تجربہ کے ساتھ اور سطح اعلیٰ تحقیقی کام ۔

(۲) محکمانہ ترقی کے ذریعے: اس میں محکمہ کو اسسٹنٹ پروفیسروں سے ہی انتخاب ان کی قابلیت اور خاص طور پر اعلیٰ ذمہ داریوں کی اہلیت کی بنیاد پر کرنا ہوتا ہے ۔

(ہ) قواعد کے مطابق مذکورہ ترقی کے معاملے میں پبلک سروس کمیشن سے رجوع کرنے کی ضرورت نہیں تھی ۔ لہذا کمیشن کی منظوری حاصل نہیں کی گئی ۔

(و) اسسٹنٹ پروفیسروں اور پروفیسر صاحبان کی سینیارٹی فہرست کالج کے مطابق تیار نہیں کی جاتی بلکہ صوبائی سطح پر تیار ہوتی ہے۔

صوبائی سطح پر تیار شدہ اسسٹنٹ پروفیسروں اور پروفیسروں کی * لسٹ مورخہ ۶-۳-۷۲ء اور ۲۶-۱۱-۷۲ء کو شائع کی گئی تھیں ایوان کی خدمت میں پیش ہیں -

---

گورنمنٹ کالج لاہور کے لیکچرار کی سبکدوشی و تعیناتی

*۱۹۸۷ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج لاہور کے انگریزی کے ایک لیکچرار جناب عبدالقیوم نے جنوری ۱۹۶۸ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے دیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وہ کیا وجوہات تھیں جن کی بناء پر انہیں ملازمت چھوڑنا پڑی -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اسی شخص کو اب بحیثیت لیکچرار ملازمت کے لئے دوبارہ بلا لیا گیا ہے اور اسے اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر ترقی دینے کے لئے غور و خوض کیا جا رہا ہے - نیز اس کی ملازمت میں جو وقفہ پیدا ہو گیا تھا وہ بھی معاف کیا جا رہا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں -

(ہ) مذکورہ لیکچرار کی دوبارہ ملازمت میں آنے کے وقت کیا عمر تھی - اگر وہ سرکاری حد عمر سے بڑھ چکا ہے تو آیا حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی چھوٹ حاصل کی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) (الف) جی ہاں -

(ب) قیوم صاحب نے محکمہ تعلیم سے ملازمت چھوڑ کر بورڈ آف ریونیو میں بحیثیت آڈیٹر گزیٹڈ ملازمت کر لی تھی -

---

* فہرست آخر میں ملاحظہ ہو -

(ج) یہ حقیقت ہے کہ جناب عبدالقیوم صاحب کو محکمہ تعلیم میں دوبارہ بحیثیت عارضی لیکچرار انگریزی بلا لیا گیا ہے۔ جہاں تک ان کی ترقی بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر کا سوال ہے اس کے متعلق کوئی بھی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ ملازمت کا وقفہ پینشن کے لئے معاف نہیں کیا گیا ہے۔ پچھلی ملازمت کو مد نظر رکھ کر ان کی تنخواہ ضرور مقرر کی جائے گی جس کے متعلق محکمہ مالیات سے اجازت لی گئی ہے۔

(د) دوبارہ ملازمت میں آنے کے وقت قیوم صاحب کی عمر ساڑھے ۳۸ سال تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قیوم صاحب سرکاری حد عمر سے بڑھ چکے ہیں لیکن حد عمر کا اطلاق ان پر اس لئے نہیں ہوگا کیونکہ انہیں دوبارہ ملازمت میں آنے کی اجازت ملازمتوں اور عمومی انتظامیہ کے محکمہ سے منظوری حاصل کرنے کے بعد دی گئی ہے۔

بشیر احمد اطہر کے امتحان بی۔ اے کے نتیجہ کا اعلان

*۱۹۸۹۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بشیر احمد اطہر رول نمبر ۱۰۷۴۹ نے ۷۱ - ۱۹۷۰ء میں سپلیمنٹری امتحان میں شرکت کی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ رول نمبر مذکور کے نتیجہ کا اعلان ابھی تک نہیں کیا گیا۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور کیا حکومت اس بارے میں تحقیقات کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اور قصور وار کو سزا دی جائے گی؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) رول نمبر ۱۰۷۴۹ کا نتیجہ اس وجہ سے نہ نکالا جا سکا کہ اس کے خلاف امتحان میں ناجائز ذرائع کے استعمال کا کیس درج ہوا تھا۔ جس کی وجہ امتحانی مرکز کی تبدیلی تھی۔

(ج) اب اس کیس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے اور مسٹر بشیر احمد اطہر رول نمبر ۱۰۷۴۹ کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے معاف کر دیا گیا ہے۔ نتیجہ کا اعلان یونیورسٹی کر رہی ہے۔

صوبہ پنجاب میں پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینا۔

*۱۹۹۰۔ ملک محمد اعظم۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران صوبہ پنجاب میں صوبائی حکومت کتنے پرائمری سکولوں کو مڈل سکول اور کتنے مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا جزو کے پیش نظر پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے کن شرائط کو پیش نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) ۷۳-۱۹۷۲ء میں صوبہ پنجاب میں ۴۰۰ پرائمری مدارس کو مڈل کا درجہ دے دیا گیا ہے اور ۵۰ مڈل سکولوں کو ہائی کا۔

(ب) مدارس کا درجہ بڑھانے میں ضلعی اور ڈویژنل افسران محکمہ تعلیم کی سفارشات مندرجہ ذیل امور پر منحصر ہوتی ہیں:-

(۱) سب ڈویژن / تحصیل کی آبادی۔
(۲) موجودہ مدارس پرائمری، مڈل اور ہائی کی تعداد۔

(۳) مدارس زیر تجویز کی جماعت وار تعداد (موجودہ) ۔

(۴) تعداد میں متوقع اضافہ ۔

(۵) دس میل کے اندر مڈل اور ہائی مدارس ۔

(۶) مجوزہ مدارس کی موجودہ عمارات میں آئیندہ توسیع کے امکانات ، رقبہ اراضی ۔

(۷) درجہ بڑھانے کی صورت میں متوقع معاون مدارس ۔

(۸) مجوزہ مدارس کا گزشتہ تدریجی ارتقاء اور موجودہ سفارشات ۔

حلقہ ساہوکا بوریوالہ میں مڈل اور ہائی سکول کا اجراء

*۱۹۹۶ ۔ چوھدری عبدالعزیز ڈوگر ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حلقہ ساہوکا بوریوالہ اور لڈن کے علاقوں میں جو پسماندہ ہیں کوئی مڈل سکول یا ہائی سکول نہیں ہے ۔ کیا حکومت ان علاقوں میں کوئی مڈل اور ہائی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جی نہیں ۔ حلقہ ساہوکا بوریوالہ اور لڈن کے علاقوں میں مندرجہ ذیل مڈل اور ہائی سکول چل رہے ہیں :-

۱ - ایم - سی - ہائی سکول بوریوالہ ۔

۲ - بی - ٹی - ایم ہائی سکول داؤد آباد ۔ بورے والا ۔

۳ - گورنمنٹ ہائی سکول - ای - بی/۴۷۷ -

۴ - ,, ,, ,, ای - بی/۲۶۹ -

۵ - ,, ,, ,, گگو -

۶ - گورنمنٹ مڈل سکول لڈن -
۷ - گورنمنٹ ہائی سکول ای - بی/۵۳۹ -
۸ - ,, ,, ,, ای - بی/۱۴۲ -
۹ - ,, ,, ,, ای - بی/۴۹۵ -
۱۰ - ,, ,, ,, ای - بی/۳۳۱ -
۱۱ - ,, عربیہ اسلامیہ مڈل سکول بوریوالا -

ان علاقوں میں مزید مڈل اور ہائی سکول کھولنے کے بارے میں استحقاق کی بنا پر اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل ملتان کی سفارشات کے پیش نظر دوران مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء غور کیا جائے گا۔

بوریوالہ کے ملحقہ دیہات کے پرائمری اور مڈل سکول کو اپ گریڈ کرنا

*۱۹۹۷ - چوہدری عبدالعزیز ڈوگر - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بوریوالہ اور اس سے ملحقہ دیہات کے کسی بھی پرائمری سکول کو مڈل اور مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا گیا جب کہ حکومت کی طرف سے یہ بار بار اعلان ہو چکا ہے کہ پرائمری اور مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بوریوالہ اور اس سے ملحقہ دیہات کے سکولوں کو کب تک آپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ حلقہ بوریوالہ میں صرف ایک ہائی سکول ہے جو وہاں لڑکوں کی آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہے اور وہاں لڑکوں کو داخلہ ملنا مشکل ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت وہاں مزید ہائی سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) - جی نہیں - مذکورہ علاقہ میں واقع گورنمنٹ پرائمری سکول ای - بی/۹۵ کو گذشتہ سال مڈل کا درجہ دیا گیا تھا -

(ب) بوریوالہ اور اس کے ملحقہ دیہات کے سکولوں کے درجات بڑھانے کے بارے میں دوران مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء استحقاق کی بنا پر اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل ملتان کی سفارشات کے پیش نظر غور کیا جائے گا -

(ج) جی نہیں - بوریوالا میں دو ہائی سکول اور ایک مڈل سکول چل رہے ہیں - جن کے نام یہ ہیں :-

۱ - ایم - سی - ہائی سکول بوریوالا -

۲ - بی - ٹی - ایم - ہائی سکول داؤد آباد - بوریوالا -

۳ - گورنمنٹ عربیہ اسلامیہ مڈل سکول - بوریوالا

بوریوالا شہر کی آبادی کے پیش نظر فی الحال یہ سکول کافی ہیں - اور طلبا کو داخلے کے سلسلے میں کوئی دشواری نہیں - کیونکہ اب بی - ٹی - ایم ہائی سکول داؤد آباد بورے والا کے قومیائے جانے کے بعد اس سکول میں داخلہ محدود نہیں رہا -

(د) بوریوالہ شہر میں مزید ہائی سکول کھولنے کے سوال پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کونسل ملتان کی سفارشات کے پیش نظر غور کیا جائے گا -

---

بوریوالہ میں گرلز ڈگری کالج کا اجراء

*۱۹۹۸ - چوھدری عبدالعزیز ڈوگر - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ بوریوالہ میں اب تک کوئی گرلز کالج قائم نہیں کیا گیا اور اس طرح علاقہ کے عوام لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم نہیں دلا سکتے اور جو لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی چاہیں ان کو حصول تعلیم کے لئے ملتان یا لاہور جانا پڑتا ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت بوریوالہ میں کب تک گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی ہاں -

(ب) بوریوالہ میں لڑکیوں کے لئے کالج کھولنے کی ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء میں خصوصی سکیم نہیں ہے - اس تجویز پر چوتھے پانچسالہ منصوبہ کے باقی ماندہ سالوں میں رقم دستیاب ہونے پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا -

---

مغربی پاکستان انجینئرنگ یونیورسٹی و ٹیکنالوجی لاھور کے اساتذہ کی بیرونی ممالک میں تربیت

*۲۰۱۸ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی لاہور کا ۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۰ء میں بیرونی ممالک میں اپنے اساتذہ بھیجنے کے لئے کیا پروگرام تھا -

(ب) اس پروگرام کے تحت منتخب شدہ عملہ نے کن کن مضمونوں میں کونسی ڈگری حاصل کر لی تھی اور ہر ایک کے لئے ایسی تعلیم کے حصول کے لئے کیا مدت منظور کی گئی تھی؟

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ایک ہی قسم کی ڈگری (مثلاً پی - ایچ - ڈی) کے لئے مختلف مدتیں منظور کی گئیں یعنی کسی سکالر کے لئے دو سال - کسی کے لئے تین سال - اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ بیان کی جائیں -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ غیر ملکی زر مبادلہ بچانے کے لئے یونیورسٹی نے اپنے سکالروں کو ترغیب دی کہ یونیورسٹی کے اپنے متذکرہ بالا پروگرام کے بجائے وہ غیر ممالک اور دیگر بیرونی ایجنسیوں کے وظائف وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کریں - اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کے پورے کوائف فرداً فرداً بیان فرمائے جائیں - خاص طور پر یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ (۱) ان غیر ملکی بیرونی ایجنسیوں و ممالک کے نام کیا کیا تھے؟ (۲) تعلیمی نصاب اور (۳) ہر سکالر کی ملک سے روانگی کے لئے ابتدائی طور پر یونیورسٹی نے کیا کیا شرائط برائے ملازمت بعد از تکمیل غیر ملکی تعلیم عائد کیں اور کتنے عرصے کے لئے ان کی ملک سے غیر حاضری کو ڈیوٹی تصور کیا گیا - اگر کسی واحد مثال میں ان باتوں یعنی متذکرہ بالا شرائط تعلیمی اور وہ مدت جو کہ ڈیوٹی تصور کی گئی ہو میں تفاوت ہو تو اس کی وجوہات بیان فرمائی جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی لاہور کے پروگرام برائے ۷۰-۱۹۶۷ء کے تحت ۲۹ اساتذہ بیرونی ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجے گئے

جن میں ۱۶ یونیورسٹی سکالر شپ کے تحت اور ۱۳ بیرونی ممالک کے وظائف کے تحت بھیجے گئے -

(ب) اس پروگرام کے تحت منتخب شدہ عملہ نے ۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۰ء جو ڈگریاں حاصل کیں ان کی تفصیل منسلک گوشوارہ میں درج ہے - تعلیم مدت اور اس میں توسیع جو مختلف اوقات میں کی گئی وہ کالم نمبر ۷ میں درج ہے -

(ج) یونیورسٹی کے ریکارڈ اور گوشوارہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو اساتذہ ایم ایس - سی کی ڈگری کے لئے منتخب ہوئے - ان کی تربیت کی ابتدائی مدت ۲ سال تھی اور جو اساتذہ پی ایچ - ڈی ڈگری کے لئے منتخب ہوئے ان کی تربیت کی مدت ۳ سال تھی ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے پہلے ہی بیرونی ممالک سے ایم ایس - سی کی ڈگری حاصل کی ہوئی تھی -

(د) یہ درست نہیں ہے کہ غیر ملکی زرمبادلہ بچانے کے لئے یونیورسٹی نے اپنے سکالروں کو اپنے پروگرام کی بجائے غیر ممالک اور دیگر بیرونی ایجنسیوں کے وظائف حاصل کرنے کی ترغیب دی - چونکہ جواب اثبات میں نہیں اس لئے باقی باتوں کا جو اس جزو میں درج ہیں - سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

STATEMENT OF TEACHERS SENT ABROAD FOR HIGHER STUDIES DURING THE PERIOD FROM 1967 TO 1970 UNDER VARIOUS PROGRAMME

S. No.	Name of Teacher/ Designation	Date of going abroad	Date of return	Field of Study	Level of Study	Period for which sent initially.	Sponsoring Agency	How the period of study was treated	Name of Institution of study	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
CIVIL ENGINEERING DEPARTMENT										
1.	Mr. Akhtar Hameed, Lecturer	25.9.67	Resigned	Irrigation Engg :	M.Sc.	2 years Extension for one yr. wef 25.9.69 on leave due basis	Overseas Training Scheme of Univ.	Duty for 2 years	State Univ. of Logan, U.S.A,	He has since paid the bond money to the Univ. for not fulfilling the terms & conditions of the Agreement
2.	Mr. Shaheen Akhtar, Lecturer	29.9.67	Still Abroad	Steel Structures	M.Sc./ Ph.D. (Transferred to Ph.D.)	2 years Extension from 29.9.69 till date on leave due basis.	—do—	—do—	Univ. of Manchester, U.K.	—
3.	Mr. Wajahat Husain Mirza, Lecturer	30.9.68	18.2.72	Foundation Engineering	Ph.D.	3 years Extension from 1.10.71 to 17.2.72 on leave due basis.	—do—	Duty for 3 years	Univ. of New South Wales, Australia	—

4.	Mr. Rashidud-din, Reader	23.8.69	16.11.71	Plastic Design of Structures	Ph.D.	3 year	—do—	On leave due basis	Univ. of Pennsylvania, U.S.A.	He returned from abroad without completing his studies.
5.	Mr. Mohd. Akram, Lecturer	2.10.69	3.1.71	Public Health Engg :	M.Sc.	1 year	—do—	—do—	Imperial College of Science & Technology, London.	He could complete his D.I.C.
6.	Mr. M. Yousaf Javed, Lecturer	17.9.68	12.2.72	Arch : Engg :	Ph.D.	3 years Extension from 17.9.71 to 11.2.72 on leave due basis.	British Council/ O.T.S.	Duty for 3 years	Univ. of Sheffield, U.K.	He has still to submit his Thesis for the award of Ph.D. Degree
7.	Mr. Masood-ul-Hassan, Lecturer	27.9.68	Still Abroad	Highway Design	Ph.D.	3 years Extension from 27.9.71 on leave due basis.	—do—	—do—	Univ. of Leads, U.K.	—
8.	Mr. Ijaz Ahmad, Lecturer	9.3.66	30.9.72	Structure Engg : (Transferred to	M.Sc./ Ph.D. Ph.D.	2 years Extension from 9.3.68 to 30.9.72 on leave due basis.	Common-wealth	—do—	Univ. of New South Wales, Australia	—
9.	Mr. Khalid Mahmood, Lecturer	25.3.69	25.8.72	Stress Analysis	M.Sc./ Ph.D./ (Transferred to Ph.D.)	2 years Extension from 25.3.71 to 24.8-72 on leave due basis.	—do—	Duty for 2 years	—do—	—

10.	Mr. M. Sharif Bhatty, Lecturer	5.10.68	Still Abroad	Photo-grammetry	Ph.D.	3 years Extension from 5.10.71 on leave due basis.	Colombo Plan	Duty for 3 years	Univ. College London	—
	ELECTRICAL ENGINEERING DEPARTMENT :									
11.	Mr. Karam Elahi Durrani, Lecturer.	2.1.67	1.9.70	Power System Analysis & Protection	Ph.D.	3 years *Extension from 2.1.70 to 31.8.70 on leave due basis.	O.T.S.	Duty for 3 years	Univ. of Manchester, U.K.	—
12.	Mr.M Saleem Qureshi, Lecturer	27-9.67	28.9.70	Semi Conductor Devices	M.Sc./ Ph.D. (Transferred to Ph.D.)	2 years *Extension from 27.9.69 to 27.9.70 on leave due basis.	—do—	Duty for 2 years	Univ. of Southampton, U.K.	—
13.	Mr.Mohammad Nawaz, Professor.	18.9.67	29.9.70	Digital Analogue Computer	Ph.D.	2 years Extension from 18.9.69 to 28.9.70 on leave due basis.	—do—	—do—	Univ. of Manchester, U.K.	He had already done M.Sc. from USA.
14.	Mr. Naveed Athar, Lecturer.	15.9.67	15.12.69	Elect. Engg.	M.Sc.	2 years Extension from 15.9 69 to 14.12.69	Common Wealth	—do—	Univ of Strathclyde, U.K.	He never resumed duty after returnd from abroad & absconded. A Civil Suit against him is proceeding in Local Civil Court.

15.	Mr. Abdul Razaq Shah Bokhari, Lecturer.	8.6.68	2.5.72	—do—	Cand.Mag. Real Degree	3 years Extension from 8.6.71 to 1.5.72, on leave due basis.	German Govt. Sch.	Duty for 3 yrs.	Technische Hochschule Aachen.	—
16.	Mr. Pervez Iqbal Khokhar, Lecturer	4.10.68	2.9 71	Electrical Machines	M.Sc.	2 years Extension from 4.10.70 to 1.9.71 on leave due basis.	Dawood Foundation	Duty for 2 year	Univ. of Bristol, U.K.	—
"MECHENICAL ENGG : DEPTT.										
17.	Mr. Mohd. Nazir, Lecturer	18 9.68	28.10.72	Heat &Mass Transfer	M.Sc. Ph.D. (Transferred to Ph.D.)	2 years Extension from 18.9.70 to 27.10.72 on leave due basis.	O.T.S	—do—	Univ. of Strathclyde, U.K.	—
18.	Mr. Amjad Pervez Sh. Lecturer	21.9.68	6.11.71	Industrial Engg :	Ph.D.	3 years Extension from 21.9.71 to 5.11.72 on leave due basis.	—do—	Duty for 3 years	Univ. of Birmingham	He has still to submit his thesis.
19.	Mr. Akhtar Hayat Uppal, Lecturer	21.9.68	3.1.73	Refrigeration & Air Conditioning	M Sc. Ph.D. (Transferred to Ph.D.)	2 years Extension from 21.9.71 to 3.1.73 on leave due basis.	—do—	Duty for 2 years	Univ. College of Swansea, U.K.	—

20.	Mr. Alauddin Sheikh, W/Shop Supdt.	20.9.68	11.10.71	Machine Tools (Tranferred to Ph.D.)	M.Sc./ Ph.D.	2 years Extension from 20.9.70 to 11.10.71 on leave due basis.	O.T.S.	—do—	Univ. of Birmingham, U.K.	—
	MINING ENGINEERING DEPTT.									
21.	Mr. Farooq Ahmad Khan Kirmani, Lecturer	27.9.69	20.11.72	Mining Engg :	Ph.D.	2 years Extension from 27.9.72 to 19.11.72 on leave due basis.	Common Wealth	Leave due basis	New Castle Upon Tyne.	—
	CHEMICAL ENGINEERING DEPTT.									
22.	Mr. Mohd. Din, Lecturer	24.9.68	Still Abroad	Process Dynamics & Control	Ph.D.	3 years Extension from 24.9.71 on leave due basis.	CENTO Sch.	Duty for 3 years	Univ. of Manchester U.K.	—
	DEPTT. OF ARCH. & TOWN PLANNING									
23.	Mr. Riaz Hussain Mirza, Reader.	13.9.68	15.11.71	Architecture	Ph.D.	3 years Extension from 13.9.71 to 14.11.71; on leave due basis.	O.T.S	—do—	Univ. of Sheffield U.K.	—
24.	Mr. Abdul Qayyum Khan, Lecturer	19.9.69	27.8.70	— do—	M.Sc.	1 year	Common Wealth	Leave due basis	A.A. School of Architecture London	Absconded from duty
	MATHEMATICS DEPTT.									
25.	Mr. Niaz Ahmad, Reader	29.9.67	3.12.70	Fluid Mechanics	Ph.D.	3 years Extension from 29.9.70 to 2.12.70 on leave due basis.	O.T.S	Duty for 3 years	Univ. of Leeds U.K.	—

مغربی پاکستان انجینئرنگ یونیورسٹی و ٹیکنالوجی میں ایسوسی ایٹ کا تقرر

*۲۰۱۹ ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے اساتذہ کی تنخواہوں کی نظرثانی کے مطابق یونیورسٹی آرڈیننس ۱۹۷۱ء (جس کا اطلاق یکم جون ۱۹۷۰ء سے ہوا ہے) میں ریڈر کے عہدہ کا نام ایسوسی ایٹ پروفیسر (Associate Professor) کر دیا گیا ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس آسامی کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یکم جون ۱۹۷۰ء سے یونیورسٹی آرڈیننس کے اطلاق کے بعد یونیورسٹی نے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے بجائے ریڈرز کی تقرری کے لئے عرضیاں مانگیں اور ایسے اشخاص کی بھی تقرریاں کیں جو کہ مطلوبہ قابلیت اور تجربہ برائے ایسوسی ایٹ پروفیسر نہیں رکھتے تھے ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں اور اب گورنمنٹ کیا اقدام کر رہی ہے تاکہ اس غلطی کا ازالہ اس طرح کر سکے کہ تازہ تقرریاں کی جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۔ جی ہاں ۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر کے لئے مندرجہ ذیل تعلیمی قابلیت اور تجربہ انجینئرنگ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے منظور کیا ۔ جو چانسلر صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کیا جانے والا ہے :۔

۱ ۔ تعلیمی قابلیت و تجربہ برائے انجینئرنگ ۔ ٹاؤن پلاننگ اور آرکٹیکچر کے ایسوسی ایٹ پروفیسر کے لئے " ایم ایس ۔ سی ڈگری متعلقہ مضمون میں اور سات سالہ تدریسی یا تحقیقی تجربہ "۔

۲ ۔ تعلیمی قابلیت و تجربہ برائے سائنسی معاشرتی و اسلامیات اور انگریزی کے مضامین کے ایسوسی ایٹ پروفیسروں کے لئے متعلقہ مضمون میں پی ایچ ۔ ڈی کی ڈگری اور سات سال کا تدریسی تجربہ ۔

(ب) یونیورسٹی آرڈیننس (برائے نظر ثانی تنخواہ) برائے اساتذہ مورخہ ۸-۳-۷۲ کو منظور کیا گیا ۔ لیکن اس کا اطلاق یکم جون ۱۹۷۰ء سے کیا گیا ۔ آرڈیننس کی منظوری سے پہلے ریڈروں کی تقرریاں کی گئیں جو کہ اس وقت کے مطلوبہ معیار پر پورے تھے ۔ نئے آرڈیننس میں ریڈروں کی آسامیاں ختم کر دی گئی ہیں ۔

ثانوی تعلیمی بورڈ ملتان کے میٹرک کے سالانہ امتحان کے پرچوں کا افشاء

*۲۰۳۰ ۔ نواب احمد بخش تھیم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۷۲ء میں ملتان کے ثانوی تعلیمی بورڈ میں میٹرک کے سالانہ امتحان کے پرچے مذکورہ بورڈ کے پریس سے افشاء ہو گئے تھے ۔ جس کی تمام تر ذمہ داری اسسٹنٹ کنٹرولر بورڈ مذکورہ پر عائد ہوتی ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اسسٹنٹ کنٹرولر کے خلاف ابھی تک محکمانہ کارروائی نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرچوں کے افشاء کے بارے میں ابتدائی رپورٹ نمبری ۲۷ مورخہ ۵ مئی ۱۹۷۲ء کو درج کی گئی تھی لیکن اس کے باوجود اس میں ملوث افراد کے خلاف کوئی مناسب کارروائی نہیں کی گئی ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ کے موجودہ عارضی چیئرمین نااہل قرار دئے جانے کے باوجود ابھی تک اس عہدہ پر فائز ہیں اور انہوں نے اپنے اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے مذکورہ اسسٹنٹ کنٹرولر کو بورڈ کی ملازمت سے فارغ کرکے باہر اعلیٰ ملازمت کرنے کی منظوری دے دی ہے اور اس طرح مذکورہ افسر بورڈ میں ہونے والی تادیبی کارروائی سے بچ جائے گا۔

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ چونکہ میٹرک کے امتحان میں پرچوں کے افشاء پر مناسب کارروائی نہ کی گئی لہذا بورڈ ھذا کے انٹرمیڈیٹ کے پرچے بھی افشاء ہوئے اور ان کی بھی انکوائری ابھی فیصلہ طلب ہے۔

(و) اگر جزو ہائے (الف) تا (ہ) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بورڈ میں پرچوں کے افشاء کے ذمہ دار افسران کے خلاف حکومت نے کوئی کارروائی کیوں نہیں کی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ چونکہ چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان سے تا حال جواب موصول نہیں ہوا۔ اس لئے سردست اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا ۔

جنگی قیدیوں کے بچوں پر تعلیمی اخراجات

*۲۰۴۱ ۔ **چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ** ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہند میں مقید پاکستانی جنگی قیدیوں کے بچوں کے تمام تعلیمی اخراجات خود برداشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر ایک سال میں اندازاً کتنی رقم صرف ہوگی اور کتنے بچے اس سے مستفید ہوں گے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) حکومت نے صرف فیس اور فنڈ وصول نہ کرنے کی ہدایت جاری کی ہے ۔

(ب) ضروری کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں موصول ہونے پر پیش کر دئے جائیں گے ۔

ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ میں طالبات کے لئے انٹرمیڈیٹ کالج کا قیام

*۲۰۸۴ ۔ چوھدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت نے ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ میں طالبات کے لئے انٹر کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ فیصلہ کب ہوا اور اس پر اب تک کس قدر عمل درآمد ہو چکا ہے ۔ نیز کالج میں کتنی طالبات کے داخلہ کی گنجائش ہے یا ہوگی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۔ جی ہاں ۔ مظفر گڑھ شہر میں لڑکیوں کے لئے انٹر کالج کے اجراء کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ ڈیرہ غازی خان میں طالبات کے لئے نئے کالج کے لئے جگہ کا تعین ابھی باقی ہے ۔

(ب) یہ فیصلہ جنوری ۱۹۷۳ء میں کیا گیا ہے ۔ مظفر گڑھ گرلز کالج کے لئے ۔ پی ۔ سی ون فارم تیار ہو چکا ہے ۔ کالج کے لئے اساتذہ اور دیگر آسامیوں کے لئے کیس محکمہ مالیات کو بھیجا جا چکا ہے ۔

سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا کے کامیاب طلباء کو داخلہ کی تکالیف

*۲۰۵۴ ـ ملک محمد اکرم اعوان ـ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ـ

(الف) ۱۹۷۲ء میں کتنے طلباء نے سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا ریجن سے میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی اور مذکورہ بورڈ سے کتنے طلباء درجہ اول ـ درجہ دوم اور درجہ سوم میں کامیاب ہوئے ـ

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ درجہ سوم میں کامیاب طلباء کو سرکاری کالجوں میں عموماً داخلہ نہیں ملتا ـ

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے طلباء کے داخلہ میں حائل مشکلات دور کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ـ (الف) سال ۱۹۷۲ء میں ۳۶۷۱۲ میٹرک کے امیدوار کامیاب ہوئے ـ جن میں سے ۹۹۷۷ نے درجہ اول ۱۶۴۶۲ نے درجہ دوم اور ۱۰۱۴۶ نے درجہ سوم حاصل کیا ـ ۱۲۷ ایسے امید وار تھے جنہوں نے فاضل اردو یا پنجابی پاس کرنے کے بعد یہ امتحان پاس کیا ـ

(ب) کالجوں میں داخلہ صرف استحقاق کی بنا پر کیا جاتا ہے ـ اور درجہ سوم میں کامیاب طلباء کو بھی داخلہ مل جاتا ہے بشرطیکہ وہاں کوئی اور فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن طالب علم امیدوار نہ ہو ـ

(ج) داخلہ پہلے کی طرح اب بھی استحقاق کی بنا پر ہی کیا جائے گا ـ

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں ناجائز ذرائع کا استعمال

*۲۰۵۵ ۔ ملک محمد اکرم اعوان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۱۹۷۱-۷۲ء میں کتنے طلباء پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں نقل کرتے ہوئے یا ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہوئے پکڑے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹرعبدالخالق) ۔ ۱۹۷۱ء میں کل ۱۰۰۸ لڑکوں کے خلاف مقدمات رجسٹر کروائے گئے ۔

ان میں سے ۳۳۱ طلباء کو ایک سال کے لئے نکال دیا گیا ۔
۹۵ طلباء کی جواب مضمون کی کاپیاں منسوخ کر دی گئیں ۔
۳۲۴ طلباء کو دو سال کے لئے نکال دیا گیا ۔
۴۲ طلباء کو تین سال کے لئے نکال دیا گیا ۔

۱۰۰۸ طلباء میں سے ۲۲۸ طلباء کے امتحانات کا اعلان کر دیا گیا اور جن ۲۴ طلباء کے بارے میں ابھی فیصلہ نہیں کیا جا سکا ۔ ان میں سے ۲۲ طلباء کے بارے میں مزید تفتیش ہو رہی ہے اور ۲ طلباء کے بارے میں اس لئے فیصلہ نہیں ہو سکا کہ تحریر کے جانچنے والے کی رپورٹ ابھی تک موصول نہیں ہوئی ۔

۱۹۷۲ میں ۴۳۰ طلباء کے خلاف مقدمات رجسٹر کروائے گئے ان میں سے ۴ طلباء کی جواب مضمون کی کاپیاں منسوخ کر دی گئیں ۔
۵ طلباء کو ایک سال کے لئے نکال دیا گیا ۔
۵ طلباء کو دو سال کے لئے نکال دیا گیا اور
۱ طالب علم کو تین سال کے لئے نکالا گیا ۔
۴۳۰ طلباء میں سے ۴ طلباء کے امتحان کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا ۔

۴۱۱ طلباء کے بارے میں فیصلہ اس وقت کیا جائے گا جب کہ متعلقہ ممتحنوں کی رپورٹ وصول ہو جائے گی ۔

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF CANDIDATES DISQUALIFIED FOR USING UNFAIR MEANS DURING ANNUAL & SUPPLEMENTARY EXAMINATIONS OF 1971.

S. No.	Examination.	Cases Registered.	Answer-book cancelled.	Disqualification. One year.	Disqualification. Two year.	Disqualification. three year.	Result Declared.	Pending Cases and Reason.
1.	B.A. (English Only) I Annual Exam. 1971.	5	—	1	1	2	1	—
2.	B.A. (English Only) II Annual Exam. 1971.	4	1	1	1	—	1	—
3.	B.A./B.Sc. I Annual Exam. 1971.	610	12	210	220	25	124	19 (These cases are pending for further inquiry).
4.	B.A./B.Sc. II Annual Exam., 1971.	163	15	60	37	5	43	3 (These cases are pending for further inquiry).
5.	B. Ed. Annual Examination, 1971.	16	1	7	6	—	2	—
6.	B. Ed. Supplementar Exam., 1971.	4	—	1	1	1	1	—
7.	F.E.L. Annual Examination, 1971.	55	5	14	14	—	22	—
8.	F.E.L. Supplementary Examination, 1971.	9	—	2	5	—	2	—

9.	LL.B. Annual Examination, 1971.	17	5	4	6	—	2	—
10.	LL.B. Supplementary Examination, 1971.	6	1	1	2	1	—	1 (The case is pending for Hand-writing Expert's report).
11.	B. Com. Part I Annual Examination, 1971.	41	1	9	10	2	19	—
12.	B. Com. Part II Annual Examination, 1971.	13	1	4	5	1	2	—
13.	B. Com. Part III Annual Examination, 1971.	5	2	—	1	1	1	—
14.	M.A./M.Sc. Annual Examination, 1971.	30	6	9	6	2	7	—
15.	Ist. Prof. B. Sc. Chemical Tech. Annual Exam., 1971.	5	2	2	1	—	—	—
16.	M. Com. Annual Examination, 1971.	3	—	2	—	—	1	—
17.	Third Prof. B.Sc. Home Economics Annual Exam. 1971.	1	—	1	—	—	—	—
18.	Final Prof. M.B.B.S. Spl. Supplementary Exam., 1971.	2	2	—	—	—	—	—

19.	B. Com· Part I Supplementary Examination, 1971.	7	2	1	4	—	—	—
20.	B. Com Part II Supplementary Examination, 1971.	4	1	1	2	—	—	—
21.	B. Com Part III Supplementary Examination, 1971.	1	1	—	—	1	—	—
22.	Ist Prof B.Sc. (A.H.) Supplementary. Examination, 1971.	1	—	1	—	—	—	—
23.	2nd Prof. B.Sc. (A.H) Supplementary Exam., 1971.	1	—	—	1	—	—	—
24.	3rd Prof. B.Sc. (A.H). Supplementary Exam., 1971.	1	1	—	—	—	—	—
25.	Final Prof. B.Sc. Chemical Engg. & Tech. Supplementary Exam., 1971.	1	1	—	—	—	—	—
26.	M A./M.Sc. Supplementary Examination, 1971.	3	—	—	—	2	—	1 (The case is pending for Examiner's Report).
	Total :	1008	59	331	324	42	228	24

STATEMENT SHOWING THE NUMBER OF CANDIDATES DISQUALIFIED FOR USING UNFAIR MEANS DURING ANNUAL EXAMINATION OF 1972.

S. No.	Examination.	Cases Registered.	Answer-book Cancelled.	Disqualification One Year.	Disqualification Two Years.	Disqualification Three Years.	Result Declared.	Pending cases and reason.
1.	B. Ed. Annual Exam., 1972.	10	1	3	3	1	2	—
2.	P.A /B. Sc. I Annual Examination, 1972.	420	3	2	2	—	2 (Result will be declared with the main lot).	411 (Charge-sheets have been issued to the candidates. Answer-books along with the objectional material alleges to have been recovered from the candidates have been sent to the Examiners for reports and marking the answer-books. In some cases reports have been received and they are being decided. Reminders have also been issued to the Examiners to send their reports at an early date.
Total :		430	4	5	5	1	4	411

گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ اور گورنمنٹ ہائی سکول قائد آباد ضلع سرگودھا میں بجلی کے پنکھوں اور فرنیچر کی فراہمی

*۲۰۵۷ - ملک محمد اکرم اعوان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ اور گورنمنٹ ہائی سکول قائد آباد ضلع سرگودھا کے ارد گرد چار دیواریاں نہیں ہیں -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ دو سکولوں اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ و نمبر ۲ سرگودھا شہر میں بجلی کے پنکھے نہیں لگائے گئے اور نہ ہی مناسب فرنیچر مہیا کیا گیا ہے جس کی وجہ سے آٹھویں جماعت تک کے طلباء زمین پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (ا) گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ کی عمارت کے ارد گرد چار دیواری موجود ہے - لیکن کھیل کے میدان کے گرد چار دیواری نہیں ہے -

(ب) گورنمنٹ ہائی سکول قائد آباد کی عمارت کے ارد گرد چار دیواری نہیں ہے -

ب) جی نہیں - گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ کے صرف دو کمروں میں بجلی کے پنکھے نہیں ہیں - اور اس سکول میں چھٹی اور ساتویں جماعتوں کے طلباء چٹائیوں پر بیٹھتے ہیں - جب کہ گورنمنٹ ہائی سکول قائد آباد اور گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ کے ہر کمرے

میں پنکھے موجود ہیں ۔ البتہ ان سکولوں کے کچھ سیکشنوں کے طلباء چٹائیوں پر بیٹھتے ہیں ۔ ہاں گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ میں بجلی کے پنکھے نہیں لگائے گئے اور یہاں فرنیچر کی بھی کمی ہے ۔

(ج) حکومت ان سکولوں کی مشکلات دور کرنے کی حتلی الامکان کوشش کرے گی بشرطیکہ فنڈز مہیا ہوئے ۔

پنجاب میں ضلعی تعلیمی اور تعیناتی کمیٹی کے ارکان کی تعداد

*۲۰۶۸ ۔ مسٹر احسان‌الحق پراچہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب کی ضلعی تعلیمی اور تعیناتی کمیٹی کے ارکان کی تعداد اور نام کیا ہیں ۔ نیز ان کی تعلیمی قابلیت کیا ہے ۔

(ب) آیا حزب اختلاف میں سے کسی رکن کو ان کمیٹیوں میں لیا گیا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) تعداد ۔ تعلیمی تعیناتی کمیٹیوں کے صدر اور ارکان کی تعداد ۳۱۲ ہے ۔

نام ۔ ان کے نام پنجاب گزٹ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء اور پنجاب گزٹ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۳ء میں چھپ چکے ہیں ۔

تعلیمی قابلیت ۔ ان ارکان کی آنریری تقرریاں ان کے عوامی نمائندہ ہونے کی حیثیت سے کی گئی ہیں نہ کہ تعلیمی قابلیت کی بنا پر ۔

(ب) جی ہاں ۔ ان کمیٹیوں میں حزب اختلاف کے تمام ممبروں کو شامل کیا گیا ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

میاں محمد افضل حیات

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد افضل حیات صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

I may kindly be granted leave, for being absent on 8th and 9th February 1973 on account of illness.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسداللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

گزارش ہے کہ میں مورخہ ۱۰-۲-۱۹۷۳ء کے اجلاس میں ایک ضروری کام کی وجہ سے شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل ٹیلیگرام راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Request permission of the House as I will be not available on 19th, 20th and 21st Feburary.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے -

کہ مطلوبہ رخصت کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

محمد رضی شاہ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل ٹیلیگرام محمد رضی شاہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :-

Kindly excuse absence session 19th to 23rd Instant busily engaged in domestic affairs.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :-

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker : Now we go on to the Privilege Motion.

عاشورہ محرم کے دوران گرفتار شدہ نیشنل عوامی پارٹی کے ارکان کی رہائی کے متعلق غلط اطلاع کی فراہمی

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر محمد حنیف رامے نے کل ایک تحریک استحقاق جو چودھری جلیل احمد خان کے متعلق سید تابش الوری کی طرف سے تھی کے متعلق بیان دینے کا وعدہ کیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے گزارش کی تھی کہ میں اس سلسلے میں contact کر کے ہاؤس کو معلومات دونگا ۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جلیل احمد صاحب کو دوسرے لوگوں کے ساتھ عاشورہ محرم کے سلسلے میں گرفتار نہیں کیا گیا تھا بلکہ ان کی گرفتاری کی وجہ بالکل جداگانہ تھی ۔ ان کو ایک پریس کانفرنس میں قابل اعتراض باتوں کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ کل شام یعنی ۲۰-۲-۱۹۷۳ء کو ان کو رہا کر دیا گیا ہے ۔ اس لیے اب کوئی ایسی بات نہیں رہی جس سے تشویش ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پہ بحث نہیں ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تشویش کی بات پہلے بھی نہیں تھی ۔ تحریک استحقاق اصل میں آپ کے جواب کے متعلق تھی ۔

سید تابش الوری ۔ جیسے آپ نے فرمایا ہے یہ تحریک التوا نہیں تحریک استحقاق تھی اور اس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ بات غلط طور پر کی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہر حال انہوں نے وضاحت کردی ہے کہ وہ عاشورے کے سلسلے میں نظربند نہیں ہوئے تھے ۔ اس لئے ان کا بیان غلط نہ تھا ۔

چودھری شوکت علی کی تحریک استحقاق وزیر متعلقہ کے آنے تک ملتوی کردی ہے ۔ اب عبدالعزیز ڈوگر کی تحریک استحقاق کو لیتے ہیں ۔

ڈویژنل انجینئر ٹیلیگراف ملتان کا ناروا سلوک

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر عبدالعزیز ڈوگر نے تحریک استحقاق پیش ہے کہ میں مورخہ ۱۰ فروری ۷۳ء کو ڈویژنل انجینئر ٹیلی گراف ملتان کو ملنے کے لیے گیا ۔ مجھے ایک گھنٹہ باہر انتظار کرنا پڑا جبکہ اس دوران ڈویژنل انجینئر ٹیلی گراف اپنے دفتر میں خوش گپیوں میں مصروف رہے ۔ جناب والا ، ڈویژنل انجینئر ملتان نے مجھے ٹیلیفون کنکشن دینے سے انکار کردیا اور اس کا رویہ بہت نا معقول تھا ۔ ڈویژنل انجینئر ٹیلی گراف نے میری سخت بے عزتی کی اور بہت نامناسب اور نامعقول رویہ اختیار کیا ۔ جناب والا ۔ اس سے میری سخت بے عزتی ہوئی ہے ۔

ہاؤس کی اس معاملے میں کیا رائے ہے ؟

سید تابش الوری ۔ مسئلہ مجلس استحقاقات کے سپرد کردیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مسئلہ مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے ۔ رپورٹ پندرہ دن کے اندر اندر آ جائے ؟

سید تابش الوری ۔ اس سلسلے میں انہیں ڈویژنل انجینئر ، ٹیلی گراف ، ملتان کو بھی بلانا ہوگا ۔ اس لیے کوئی مناسب وقت دے دیں تاکہ رپورٹ آسکے ۔ ورنہ پھر آپ سے توسیع کے لیے گزارش کرنی پڑے گی ۔

ملک سرفراز احمد ۔ جناب والا ۔ ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون سنٹرل گورنمنٹ کے ملازم ہیں ، اس لیے شاید وہ ہماری پرولیج کمیٹی کے رو برو تشریف نہ لائیں ۔ آپ اس سلسلے میں زیادہ مناسب سمجھتے ہیں ، لیکن میری

ناقص رائے میں مناسب یہ ہوگا کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کو refer کیا جائے تاکہ ان کے خلاف باقاعدہ ایکشن ہو سکے -

مسٹر سپیکر - آپ کے سامنے ایک موشن ہے - پہلے کسی نتیجے پر پہنچیں - یہ کام کمیٹی خود کر لے گی کہ اس میں کیا کرنا چاہیے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جس طرح جناب نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسے پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیا جائے - اس میں دو باتیں دیکھنے والی ہیں - پہلی بات تو ممبر کا استحقاق ہے جو دیکھنے والی بات ہے - دوسری بات یہ دیکھنے والی ہے کہ کیا کسی سرکاری افسر کو کسی ممبر کو بے عزت کرنے کا حق پہنچتا ہے ؟ باقی رہا evidence کے متعلق تو سنٹرل گورنمنٹ کے کسی بھی ملازم کو ہم بلا سکتے ہیں - اس میں پابندی نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - رپورٹ پندرہ دن کے اندر اندر آ جائے -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - آپ وقت بہت تھوڑا دیتے ہیں -

مسٹر سپیکر - میں نے پندرہ دن کا وقت دیا ہے -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - وقت بہت تھوڑا ہے - ہم ہر روز ایک میٹنگ کرتے ہیں لیکن پھر بھی کام ختم نہیں کر پاتے -

مسٹر سپیکر - میں نے اس لیے پندرہ دن کہا ہے کہ رپورٹ پندرہ دن میں آنی چاہیے -

---

میٹرک تھرڈ ڈویژن کو پی - ٹی - سی - میں داخلہ

مسٹر سپیکر - مسٹر ناصر علی خان حال ہی میں وقوع پذیر ہونیوالے فوری اہمیت کے حامل مسئلہ جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کے بارے

میں تحریک استحقاق پیش کرتے ہیں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ پی ۔ ٹی ۔ سی کے سلسلے میں حزب اختلاف کے ممبران اسمبلی کو وزارت تعلیم پنجاب کی جانب سے چٹھی نمبر پی ۔ ایس / ای ایم / ۱۱۹۳۴ / ۷۲ جاری کی گئی تھی جس میں خاص طور پر وضاحت کی گئی تھی کہ تھرڈ ڈویژن میٹریکولیٹ امیدواران کے نام تسلیم نہ کیے جائیں ۔ اس کے علاوہ اس ایوان میں جناب وزیر تعلیم نے ایک بیان دیا تھا کہ کسی تھرڈ ڈویژن کو داخلہ نہیں دیا جا رہا ۔ مگر اس کے باوجود جناب وزیر تعلیم کے احکامات کے مطابق بدستور میٹرک تھرڈ ڈویژن امیدواران کو پی۔ ٹی۔ سی میں داخلہ دیا جا رہا ہے ۔ جو منسلکہ چٹھی سے صاف ظاہر ہے۔ جناب وزیر تعلیم کے اس اقدام سے اس ہاؤس کے ممبران کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ میں نے اس چٹھی کا ذکر کیا ہے . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ وہ بڑی واضح ہے ، اس کے علاوہ کوئی بات کریں ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ کرنل محمد اسلم نیازی صاحب نے اسمبلی میں یہ درخواست کی تھی کہ ہمارے علاقے میں کوئی ایسا لڑکا نہیں ملتا جو سیکنڈ ڈویژن ہو ، مہربانی کرکے جیسے آپ نے یہ مہربانی کی ہے یہ بھی کر دیجئے کہ تھرڈ ڈویژن لڑکے داخل فرما لئے جائیں تو جناب وزیر تعلیم نے انکار فرمایا کہ اب داخلہ بند ہو چکا ہے ۔ لیکن اب بھی تھرڈ ڈویژن لڑکے داخل ہو رہے ہیں اور رشوت لے کر داخل کیے جا رہے ہیں ۔ میں نے چٹھی بھی ساتھ لگائی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں نے ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو اس ہاؤس میں بیان دیا تھا اسکی کاپی میں نے آپ کے دفتر سے نکلوائی ہے ۔ میں اس میں سے صرف متعلقہ حصہ پڑھنا چاہتا ہوں ۔ لیکن میں یہ بات عرض کروں کہ پس ماندہ اضلاع کے لیے ہمارے قانون میں یہ بات شامل ہے کہ تھرڈ ڈویژن لڑکوں کو

داخل کیا جا سکتا ہے ۔ یہ بات ہمارے قانون کے خلاف نہیں ہے ۔ لیکن چونکہ اس بار امیدوار بہت زیادہ ہیں ۔ دوسری ڈویژن کے امیدوار بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں ۔ اس لیے تھرڈ ڈویژن والوں کو داخل کرنا ضروری نہیں سمجھا گیا ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فاضل رکن یہ نکتہ تو اٹھا سکتے تھے کہ ہم نے ارکان کے درمیان مساوات کا سلوک نہیں کیا ۔ لیکن جناب والا ایسا تو کوئی کیس نہیں ہے ۔ یہ ضرور ہے کہ کچھ علاقے مثلاً شکر گڑھ اور نارووال جن کے اوپر ایک آفت ٹوٹی ان کو گورنر پنجاب نے ان کی مصیبتوں کو دیکھ کر کچھ رعایت دی ۔ کسی بھی پسماندہ علاقے کے لیے اگر گورنر صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں ضرورت ہے تو وہ کنٹرولنگ اتھارٹی ہونے کی حیثیت میں حکم میں ترمیم کر سکتے ہیں ۔ فاضل رکن نے رشوت کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ مجھے پتہ نہیں انہوں نے کس کے لیے یہ لفظ استعمال کیا ہے ۔ اگر وہ میرا ایک داخلہ بطور ڈاکٹر عبدالخالق وزیر تعلیم دکھا دیں تو وہ جو جرمانہ مجھ پر اس ہاؤس میں عائد کریں میں اس کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا لائیلپور پسماندہ ضلع ہے ؟ دوسری عرض یہ ہے کہ رشوت کا میں نے آپ کے متعلق نہیں کہا ۔ میں نے کئی لوگوں کو یہ کہہ کر جواب دیا تھا کہ جناب وزیر تعلیم صاحب نے فرمایا ہے کہ اب داخلہ بند ہو چکا ہے لیکن انہوں نے رشوت دے کر داخلہ لے لیا ۔

وزیر تعلیم ۔ آپ اس قسم کے کیس کی رپورٹ کریں ۔ میں فاضل رکن کی اطلاع کے لیے عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں اس کی تحقیقات کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ استحقاق کی بات نہیں ہے کہ وہاں کوئی آفیسر بے ایمانی کر کے لڑکے داخل کر لیتا ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب والا۔ میں تو تھرڈ ڈویژن کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ تھرڈ ڈویژن کے متعلق تو انہوں نے بڑا categorical بیان دیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کیونکہ اس میں استحقاق کا سوال ہے ۔ میں اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک جناب وزیر تعلیم نے فرمایا ہے وہ درست ہے اور اگر واقعی اس فیصلے کے مطابق داخلے ہوتے تو استحقاق مجروح نہ ہوتا ۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ۱۹-۱-۷۳ء کو بیان دینے کے بعد لائیلپور ضلع میں تھرڈ ڈویژن امیدواران کو داخلہ دیا گیا اور اس چٹھی کا اجرا ۲۳ جنوری کو ہوا ہے ؟ اس کے علاوہ جناب والا جو چٹھی وزارت تعلیم کی جانب سے حزب اختلاف کو recommendation کرنے کے لیے بھیجی گئی ہے ۔ اس میں یہ واضح طور پر لکھدیا گیا ہے کہ تھرڈ ڈویژن کے نام نہ بھیجے جائیں اور جو چٹھی آپ نے اپنے فاضل اراکین کو بھیجی ہے اس میں ایسے کوئی الفاظ نہیں ۔ اس سے کیا یہ استحقاق مجروح نہیں ہوتا ؟ دونوں چٹھیاں ساتھ لگی ہوئی ہیں ۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے دو نکات پیش کیے ہیں ۔ دوسرے نکتہ کے متعلق discussion ہو چکی تھی اور جناب قائد حزب اختلاف اور سید تابش الوری کو اطمینان ہو گیا تھا کہ چٹھیاں لکھنے میں غلطی تھی ۔ دوسرا نکتہ تو پہلے حل ہو چکا ہے کہ اس میں غیر مساوی سلوک کی بات نہیں ہے ۔ اب انہوں نے پہلی بات کہی ہے کہ لائیلپور میں کوئی تھرڈ ڈویژن امیدوار داخل کیا گیا ہے ؟ جناب والا ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر میری طرف سے یا گورنر پنجاب کی طرف سے کوئی تھرڈ ڈویژن داخل کیا گیا ہو تو

میں اس کی ذمہداری قبول کرتا ہوں ۔ جیسا کہ فاضل رکن ناصر علی بلوچ صاحب نے کہا ضلع لائیلپور کوئی پسماندہ ضلع نہیں ہے ۔ میں اس معزز ہاؤس میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ لائیلپور کے ضلع میں کوئی داخلہ میری سفارش پر نہیں ہوا ۔ اگر ہوا ہے تو اس کا نام بتائیں ۔ سارے کوائف بتائیں میں اس کی ذمہداری قبول کروں گا اور اس کی تحقیقات کراؤں گا ۔ جناب والا ۔ مسئلہ جو آج ہاؤس کے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ اس ایوان کے ارکان کے حقوق پائمال ہوئے ہیں ۔ ارکان کے درمیان تفریق روا نہیں رکھی گئی ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ جناب والا۔ فاضل رکن حاجی سیف اللہ صاحب نے یہ الزام عائد کیا ہے کہ جو چٹھیاں پیپلز پارٹی کے اراکین کو گئی ہیں ان میں یہ ذکر نہیں ہے کہ تھرڈ ڈویژن آدمیوں کو داخل نہ کیا جائے ۔ لیکن جو ان کو گئی ہیں ان میں درج ہے کہ تھرڈ ڈویژن کو داخل نہ کیا جائے ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ہمارے پاس جو چٹھیاں آئی ہیں ان سب میں یہ درج ہے کہ جو لڑکا تھرڈ ہے اسے داخل نہ کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چٹھیاں ساتھ لگی ہوئی ہیں آپ ملاحظہ کرلیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ دونوں چٹھیاں ان کی اس سٹیٹمنٹ سے پہلے کی ہیں اور وہ دونوں اس ایوان میں discuss ہو گئی تھیں ۔ اس کے بعد ۱۹ جنوری کو وزیر تعلیم نے اس ایوان میں یہ اعلان کیا تھا ۔

حافظ علی اسداللہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر . . . .

مسٹر سپیکر ۔ بڑے افسوس کی بات ہے میں بول رہا ہوں اور آپ . . . .

حافظ علی اسداللہ ۔ جناب والا ۔ میری گزارش سن لیں . . . .

مسٹر سپیکر ۔ میں ایوان سے مخاطب ہوں اور آپ پوائنٹ آف آرڈر لے رہے ہیں ۔ یہ طریقہ درست نہیں ہے ۔ بنیادی ضابطہ ہے کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو فاضل ممبران اس وقت اپنے بولنے کے حق کو محفوظ رکھتے ہیں ۔

میں کہہ رہا تھا کہ اس ایوان میں وزیر تعلیم نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس میں غلطی ہوگئی ہے ۔ لیکن ممبران کے درمیان کوئی تفریق روا نہیں رکھی جا رہی اور نہ ہی آئندہ رکھی جائے گی ۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہ اس کے متعلق چٹھی جاری کر دیں گے تو اس وقت انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جس کی سفارش کی جائے وہ سیکنڈ ڈویژن ہو ۔ اصل میں وہ اس بات کی یقین دہانی چاہتے ہیں کہ جو ممبران کی طرف سے سفارشیں ہوئی ہیں سوائے ان مخصوص علاقوں کے یا مخصوص حالات کے ان ممبران میں کوئی تفریق روا نہیں رکھی گئی کہ کچھ ممبران کے تھرڈ ڈویژن امیدوار داخل ہوگئے اور کچھ ممبران کے تھرڈ ڈویژن امیدوار داخل نہیں ہوئے ۔ جو پوآئنٹ مسٹر ناصر علی بلوچ نے اٹھایا ہے اس سے استحقاق نہیں بنتا وہ ایک آفس کی ورکنگ کا معاملہ ہے ۔ اس کے متعلق forum میں سمجھتا ہوں کہ یہ proper forum نہیں ہے ۔ اگر وہ اس سلسلہ میں تحریک التوا لانا مناسب سمجھتے ہیں کہ دفتر والے غلط داخلے دے رہے ہیں تو یہ ان کی مرضی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ۲۳ جنوری کی نئی چٹھی جو انسپکٹر آف ایجوکیشن نے لکھی ہے وہ پڑھ کر سنائیں جس پر یہ استحقاق پیش کیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ میرے پاس نہیں ہے ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ وہ ساتھ لگائی ہوئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اصل چٹھی وہ ہے جس سے استحقاق پائمال ہوا ہے ۔ باوجود اس کے کہ بیان دیا گیا جناب والا لائیلپور ضلع میں یہ کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس ۶ نومبر کی چٹھی ہے اور ایک ۲۹ نومبر کی یعنی ۱۹ جنوری سے پہلے کی چٹھیاں ہیں ۔

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - جناب والا - ۲۳ جنوری کی اصل چٹھی ہے جس میں باقاعدہ طلبا کے نام ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ ان کے پاس ہوگی انہوں نے آفس میں نہیں دی ہوگی -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا- میں نے ساتھ لگائی تھی -

حاجی محمد سیف‌اللہ خان - تین چٹھیاں ساتھ لگائی گئی تھیں -

مسٹر سپیکر - وہ چٹھی ساتھ نہیں لگی ہوئی ہے -

سید تابش الوری - وہ چٹھی ساتھ لگائی گئی تھی تاکہ منسٹر صاحب کے علم میں یہ واقعہ لایا جائے -

مسٹر سپیکر - متعلقہ منسٹر کی بات تو بعد میں ہوگی -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا- میں نے اپنی تحریک استحقاق کو دیکھا ہے وہ چٹھی اس کے ساتھ نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - آپ نے لگائی تھی ؟

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جی ہاں، لگائی تھی -

مسٹرسپیکر - سیکرٹری صاحب دفتر سے پتہ کرائیں - I will keep it pending - اس کے ساتھ یہ نہیں لکھا جاتا کہ اس کے ساتھ اور کتنے کاغذ ہیں - آپ بھی دیکھیں کہ کہیں آپ کے پاس نہ رہ گئی ہو -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا- میرے پاس نہیں ہے -

مسٹرسپیکر - اس کی نقل بھی اپنے پاس نہیں رکھی ہوئی ہے -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا - وہ نقل ہی تھی -

مسٹرسپیکر - اس کو pending کر دیتے ہیں - میاں خورشید انور کی تحریک استحقاق میں ایوان میں پیش نہیں کر رہا -

نشان زدہ سوال نمبر۱۹۶۳ کے تحریری جواب اور وضاحتی بیان میں تضاد

مسٹر سپیکر - چوھدری امان‌اللہ لک نے تحریک پیش کی ہے کہ مورخہ ۲۰-۲-۷۳ کو زیر بحث آنے والے میرے سوال نمبر ۱۹۶۳ کا وزیر قانون نے ایوان کو غلط جواب دیا - سوال یہ تھا :

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ محمد یونس سرکاری وکیل لاہور نومبر ۱۹۷۱ء میں سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوئے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ سرکاری وکیل کی ریٹائرمنٹ کے بعد سینئر سرکاری وکیل کو خالی شدہ اسامی میں ترقی نہیں دی گئی -

اس کا تحریری جواب وزیر قانون نے اس طرح دیا کہ متعلقہ سرکاری وکلاء کو اگلے گریڈوں (میں) کے احکامات جاری کر دیئے جائیں گے -

لیکن میرے ضمنی سوال کے جواب میں وزیر قانون نے اپنے تحریری جواب کے برخلاف یہ فرمایا کہ سرکاری وکلا کی اسامیاں دو سال معاہدہ پر ہوتی ہیں جو دو سال بعد سرکاری وکیل معاہدہ کی تجدید کرتے ہیں - اسی طرح سرکاری وکلا کسی طرح ترقی کے مستحق نہیں ہوتے - اور اسی طرح شیخ محمد یونس ریٹائرڈ سرکاری وکیل کی بھی معاہدہ پر ملازمت تھی -

تحریری جواب اور زبانی جواب سراسر غلط اطلاع ہے - وزیر قانون نے ایوان کو غلط اطلاع دانستہ طور پر دیتے ہوئے معزز ایوان کا استحقاق مجروح کیا اور میرے استحقاق کو پامال کیا -

اس تحریک کو زیر بحث لایا جائے -

متعلقہ رپورٹ کے ساتھ اس کو put up کریں - میں نے کل بھی کہا تھا کہ فاضل ممبران جو رپورٹ پر انحصار کرتے ہیں کہ کسی فاضل رکن نے یہ

کہا ہے ان کے لیے مناسب ہے کہ اس کے بیان کی نقل دفتر سے لے کر اس کے ساتھ پیش کی جائے۔ میں نے دفتر کو ہدایت کر دی ہے۔ اس کی نقل اس کے ساتھ پیش ہوگی۔

چودھری امان‌اللہ لک۔ کل پر رکھ لیں۔

مسٹر سپیکر۔ اس کو کل پر رکھ لیتے ہیں۔

مجلس برائے قواعد
انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ جناب والا۔ میں چودھری محمد نواز رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کی گرفتاری کے متعلق جناب حاجی محمد سیف‌اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر۔ یہ رپورٹ ایوان میں پیش کردی گئی ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ جو رپورٹ پیش کی گئی ہے وہ انگریزی میں پیش کی گئی ہے۔ فیصلہ یہ ہوا ہے کہ رپورٹیں اردو میں پیش کی جائیں گی۔ تمام مجالس قائمہ کی رپورٹیں اردو میں آتی ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ اس کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ چھپ کر ابھی مل جائے گی۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ پیش ہونے سے پہلے چھپنی چاہیے تھی۔ ہاؤس میں پیش کرنے کے بعد ہمیں دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔

قاضی محمد اسماعیل جاوید۔ جناب والا۔ میں ان کو سمجھا دیتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ سوال یہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ دفتر کو چاہیے کہ ہر رکن کو اردو میں کاپی بھیجیں۔ یہ ہمارا حق ہے۔

مسٹر سپیکر - آپ کا حق ہے - اس طرح یہ کل آئی - میں چاہتا تھا کہ یہ جلدی ہو جائے interim قسم کی آج انگریزی میں مل گئی ہے جلد ہی اردو میں بھی رپورٹ مل جائے گی -

سید تابش الوری - جناب والا - اس تحریک کو منظور کرلیا جائے -

مسٹر سپیکر - کیا ایوان اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس کو منظور کرلیا جائے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - پہلی موشن یہ آنی چاہیے تھی کہ اس تحریک کو زیر غور لایا جائے - اس کے بعد دوسری موشن آئے گی کہ اس کو منظور کرلیا جائے - زیر غور لائے جانے کی تحریک نہیں آئی اور منظوری کی تحریک پہلے آ گئی ہے -

مسٹر سپیکر - وہ کسی نے کی نہیں ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پہلے منظوری کی آ ہی نہیں سکتی -

Mr. Speaker : Let there be a notice for this to consider it.

تحاریک التوائے کار

ضلع کچہری کے مال خانہ میں چوری

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور ضروری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق چوروں نے ضلع کچہری کے مال خانہ میں نقب لگا کر قیمتی سامان اڑا لیا ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ خوف و دہشت پھیل گئی ہے -

یہ غالباً وزیر اعلیٰ کی موجودگی کے لیے رکھی گئی تھی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ قائم مقام قائد ایوان اگر قائد ایوان کے سارے advantages حاصل کرتے ہیں تو ان کا dis-advantages میں بھی حصہ ہونا چاہیے ۔

چک نمبر ۵۳۴ ۔ گ ب ذخیرہ چکو موڑ تحصیل جڑانوالہ کے مالکان اراضی کو بے دخلی کے نوٹس

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک کی ۲۶۶ نمبر ایک تحریک التوا تھی جو چک نمبر ۵۳۴ ۔ گ ۔ ب ذخیرہ چکو موڑ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور سے متعلق تھی ۔ اس کا جواب وزیر اوقاف نے دینا تھا ۔

وزیر اوقاف نو آبادیات اشتمال و اطلاعات ۔ جناب سپیکر ۔ چک نمبر ۵۳۴ ۔ گ ۔ ب ذخیرہ چکو موڑ تحصیل جڑانوالہ کا کل رقبہ ۳۹۳۸ ایکڑ ہے جس میں سے مختلف محکمہ جات وغیرہ کے پاس ۱۳۶۵ ایکڑ رقبہ ہے اور بقایا ۲۵۷۳ ایکڑ ناجائز قابضین کے پاس ہے ۔ ۱۹۷۲ء کی مردم شماری کے مطابق اس چک میں کل ۶۲۴ کنبے آباد ہیں جن کی تعداد افراد ۳۳۶۸ ہے ۔ چونکہ ان میں ایسے کچھ لوگ ناجائز طور پر قابض ہیں ۔ اس لئے ان پر تا حال ایک لاکھ ۹۳ ہزار ۴۰۰ روپے کا تاوان ڈالا جا چکا ہے مگر قابل وصولی رقوم تو اس سے بھی زیادہ ہیں جن کی امثلہ جات ابھی زیر تیاری ہیں ۔ جناب والا ۔ بیدخلی کے نوٹس نہیں دئے گئے لیکن اتنا ضرور ہے کہ کسی اراضی پر ناجائز قبضہ اب برداشت نہیں کیا جائے گا ۔ اقرباء نوازی کی بنا پر زمین یا اراضی الاٹ نہیں کی جائے گی صرف مستحق لوگوں کو ساڑھے بارہ ایکڑ فی کنبہ کے حساب سے پٹہ پر اراضی دی جائے گی اور زیادہ اناج آگاؤ کی مہم بھی زیر غور ہے ۔ متبادل رقبہ غریب لوگوں کو الاٹ کیا جائے گا جو کہ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ۔

جناب والا۔ جہاں تک ناجائز قابضین کا تعلق ہے اس ضمن میں فاضل دوست نے جو تحریک پیش کی ہے اس میں ایک ایکڑ سے ۵ ایکڑ تک کے قابضین ہیں۔ لیکن وہ ۳۵ سال سے آباد ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں جن کے قبضہ میں ۲ مربعے بھی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کے قبضہ میں اراضی ہے اور وہ ناجائز طور پر اس پر قابض ہیں۔ جناب والا۔ ایسے لوگوں سے حکومت تاوان لے سکتی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ اخلاقاً یا کسی اور طریق سے ؟

وزیر اوقاف و نو آبادیات۔ قانون کے مطابق جناب والا۔ جو بقایا جات ہیں ان کی ادائیگی کے لئے کہا گیا ہے۔

خان امیز عبد اللہ خان روکڑی۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ انہوں نے کہا ہے قانون کے مطابق لیکن میں پوچھتا ہوں کہ کوئی ایسا قانون اس دنیا میں ہے جو اخلاق کے برعکس ہو۔

مسٹر سپیکر۔ انہوں نے یہ نہیں کہا۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ آپ نے ''اخلاقاً،، کا لفظ فرمایا اور انہوں نے کہا ہے قانون کے مطابق اس میں تھوڑا سا فرق ہے۔

وزیر اوقاف و نو ابادیات۔ جناب والا۔ ہم اپنے منشور کے مطابق بہت سے مروجہ قوانین میں ترمیم کر رہے ہیں اگرچہ گورنمنٹ کا حق ہے کہ فوری طور پر بقایا جات وصول کرے اور ناجائز قابضین کو بے دخل کر دیا جائے۔ لیکن میں پھر بھی معزز ممبر کو یقین دھانی کراتا ہوں کہ ہم کسی کو اپنے منشور کی خلاف ورزی نہیں کرنے دیں گے۔ جس کسی کے پاس ۵ ایکڑ یا ۸ ایکڑ سے کم رقبہ ہے اس کو ہرگز بے دخل نہیں کیا جائے گا۔ جن کے پاس زمین نہیں ہے ان کو ۸ سے ۱۲ ایکڑ تک زمین دی جائے گی۔ ان کے مشورے کے ساتھ سکیم بنائی جائے گی اور ان کو باقاعدہ آباد کیا جائے گا۔ لیکن یہ جو پرانی

حکومتوں کی کوتاہیاں ہیں انہیں دور کرنا ہے ۔ ایسی مثالیں بھی ہیں جہاں کئی لوگ زمین دبا کر بیٹھ گئے خواہ ان کے پاس چند سو مربعے ہی کیوں نہ ہوں ۔ جناب والا ۔ اس لاقانونیت کو ختم کیا جائے گا اور انہیں اخلاقاً ''اور قانوناً،، پابند کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس یقین دھانی کے بعد آپ اپنی تحریک واپس لیتے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس یقین دھانی کے پیش نظر اپنی تحریک واپس لے لینی چاہئے ۔ چونکہ مجھے اطلاع پہنچی ہے کہ جن کے پاس زمین نہیں ہے انہیں ۵ یا ۸ ایکڑ تک زمین دے دی گی اور غریب لوگوں کو بیدخل نہیں کیا جائے گا تو اس یقین دھانی کے بعد میں اپنی تحریک واپس لیتا ہوں ۔

وزیر اوقاف و تو آبادیات ۔ جناب والا ۔ بیدخلی کا نوٹس جاری نہیں کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک واپس لے لی گئی ہے۔

حکومت کی لاپرواھی سے طالب علم عبدالوحید کی وفات

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء کو لاہور کے طلبا کی تحریک کے دوران حکومت کے تشدد سے زخمی ہونے والے طالب علم عبدالوحید حکومت پنجاب کی لاپرواہی اور غفلت کی وجہ سے جان بحق ہو گیا ۔ اس واقعہ سے عوام اضطراب اور رنج کا شکار ہو گئے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے گزارش کی تھی اور وضاحت بھی کی تھی کہ کس طرح اس بچے کا اعلیٰ سطح پر خیال رکھا گیااور اس کے بعد میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ ہم اس کے ورثاء کو مناسب معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں اور اس پر غور کیا جا رہا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے یہ فرمایا تھا کہ عوام میں کوئی اضطراب پیدا نہیں ہوا ۔ ان کے گھر والوں سے جا کر کوئی پوچھے کہ اس بچے کے سانحہ کے بعد ان کی کیا کیفیت ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ۔ میں معزز ایوان کی توجہ رول ۶۵ (سی) کی طرف دلانا چاہتا ہوں اس میں واضح طور پر درج ہے ۔

> 65 (c) The motion shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same Session.

جناب والا ۔ اس بارے میں پہلے بھی بحث ہو چکی ہے اور یقین دہانی جناب وزیر خزانہ کی طرف سے دی جا چکی ہے کہ ہم اس مرحوم کے لواحقین کو مالی امداد دیں گے اور حزب اختلاف کی طرف سے بھی کسی فاضل رکن نے یہ کہا تھا کہ میں اب اس کو پریس نہیں کرتا ہوں۔ لہذا میں جناب والا سمجھتا ہوں کہ اس کا بار بار اعادہ کیا جا رہا ہے جو کہ رولز کے خلاف ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس معاملہ پر مزید بحث کی اجازت نہ دی جائے ۔

Mr. Speaker. I hold it in order. That was a different motion.

جو ارکان اس تحریک کی اجازت دئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے اس لئے اس تحریک کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

خدا بخش اور اس کے اہل خانہ کے ساتھ پولیس تھانہ مزنگ کا ناروا سلوک

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ جمہور مورخہ ۱۴-۲-۷۳ کی اطلاع کے مطابق تھانہ مزنگ کے ایک پولیس سب انسپکٹر اور کچھ سپاہیوں نے چراغدین روڈ پر رہائش پذیر شاہراہ قائداعظم کے ا۔ ف کاربروکر مسٹر خدا بخش کے مکان میں زبردستی گھس کر اہل خانہ پر تشدد کیا ۔ خدا بخش کو سیڑھیوں سے نیچے دھکیل دیا اور بعد ازاں اسے برہنہ کر کے تھانہ مزنگ تک پریڈ کراتے ہوئے لے گئے ۔ جب علاقہ کے شہریوں نے اس پر احتجاج کیا تو مذکورہ سب انسپکٹر نے ان کو بھی گالیاں دیں ۔ پولیس کا بلا اجازت گھر میں داخل ہونا اور خواتین سے زیادتی اور خدا بخش سے ناروا تشدد اور اہل محلہ کو بھی گالیاں دینے سے شہریوں میں ہیجان اور خوف و ہراس پھیل گیا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ تحقیقات کے نتیجے میں یہ پتہ چلا ہے کہ خدا بخش نے شراب پی ہوئی تھی اور وہ نا زیبا کلمات کہہ رہے تھے اس کی پاداش میں انہیں تھانے لے جایا گیا تھا اس کے گھر پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی گئی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر خزانہ کے بیان کے مطابق یہ صحیح نہیں ہے ۔ جس طرح یہ بیان کیا گیا ہے ایسا نہیں ہوا ہے ۔

میاں خورشد انور ۔ جناب والا ۔ اخبار میں کہیں ذکر نہیں تھا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی ۔ خبر یہ تھی کہ پولیس اس کے گھر داخل ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ انہوں نے اس بیان کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے ۔ کیونکہ نہ کوئی ان کے گھر پر دوش کی گئی اور نہ ہی پولیس ان کے گھر داخل ہوئی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اگر اس نے شراب پی ہوئی تھی تو کیا اس کے خلاف پرچہ درج رجسٹر ہوا ہے ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ جب اسے پولیس سٹیشن لے جایا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے خلاف پرچہ درج کیا گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ظاہر کی بات نہیں ہے ۔ یہ ایوان نمائندگان ہے ۔ اس کے وقار کو برقرار رکھنے کے لئے صحیح اطلاع دی جائے۔ یہ کہنا کہ کیا گیا ہوگا یا کیا جائے گا درست نہیں ۔ اس کے متعلق تحقیقات فرما کر کل بتا دیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ یہ بجا ہے ۔ میں مزید تحقیقات کرکے یہ بتا دوں گا ۔

تحصیل آفس ضلع شیخو پورہ کے ریکارڈ روم میں آتشزدگی

مسٹر سپیکر ۔ یہ میاں خورشید انور کی تحریک ہے ۔ اسی نوعیت کی ایک تحریک چودھری امان اللہ لک کی ہے ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز ۱۶ فروری ۱۹۷۳ء کے مطابق ضلع شیخوپورہ کے تحصیل آفس کے ریکارڈ روم میں پڑے ہوئے زمینداروں کی طرف سے مال گزاری آبیانہ اور ریکلیمیشن فیس کے کاغذات جل کر تباہ ہو گئے ۔ ریکارڈ کا کمرہ فرنیچر اور دوسرا سامان جل کر راکھ ہو گیا ۔ تحصیل آفس میں باقاعدہ کوئی چوکیدار نہیں اور ہر روز کسی ملازم کی ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے ۔ جس رات یہ واقعہ پیش آیا تحصیل آفس کا مالی چوکیداری کر رہا تھا ۔ اس حادثہ سے حکومت کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوا اور عوام میں بھی پریشانی کی لہر دوڑ گئی اور اضطراب پھیل گیا ۔

وزیر مال - جناب والا - اس وقوعہ کے متعلق پرچہ زیر دفعہ ۳۳۶ تعزیرات پاکستان تھانہ سٹی شیخوپورہ درج ہوا تھا اور ۱۵ تاریخ کو اس کی جوڈیشنل انکوائری کا حکم ہوا ہے - جو کہ چوھدری عبدالطیف مجسٹریٹ شیخوپورہ جوڈیشنل انکوائری کر رہا ہے - جوڈیشنل انکوائری کی رپورٹ کے بعد میں ایوان کو مطلع کر دوں گا -

---

پرنسپل مسز زینب کاکاخیل اسلامیہ کالج برائے طالبات کوپر روڈ کا تبادلہ

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء کے مطابق اسلامیہ کالج کوپر روڈ برائے طالبات کی پرنسپل مسسز زینب کاکاخیل کا تبادلہ کر دیاگیا ہے- اسلامیہ کالج کوپر روڈ کی طالبات اور سٹاف کا ایک مشترکہ اجلاس ہوا جس میں پرنسپل کے تبادلے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا اور ایک قرارداد کے ذریعہ اس تبادلہ کو مرکزی وزیر تعلیم کی اس یقین دھانی کے بالکل برعکس قرار دیا ہے - جس کے مطابق نجی تعلیمی ادارے قومی تحویل میں لیتے وقت کہا گیا تھا سٹاف ملازمین کے تبادلے کم از کم دو سال تک نہیں ہوں گے - اب اس یقین دھانی کے صرف چھ ماہ بعد مذکورہ کالج کی پرنسپل صاحبہ کا تبادلہ کر دیا گیا جس سے طالبات خصوصاً عوام میں ہیجان پھیل گیا -

It is not a matter of public importance. It is ruled out of order.

میاں خورشید انور - جناب والا - کس طرح in order نہیں ہے -

Mr. Speaker. No motive has been attributed to any body in this motion.

میاں خورشید انور - جناب والا - اس میں صاف کہا گیا ہے کہ عبدالحفیظ پیرزادہ کے اعلان کے باوجود یہ transfer کی گئی ہے -

Mr. Speaker : No motive has been attributed.

میاں خورشید انور - جناب والا - موشن واضح ہے - محترمہ پرنسپل صاحبہ نے حکمران پارٹی کی بات نہیں مانی - ان کا سیاسی آلہ کار بننے سے انکار کر دیا -

مسٹر سپیکر - آپ کی تحریک میں بالکل کوئی اشارہ نہیں ہے -

چودھری ظہور الٰہی ایم - این - اے کی گرفتاری

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق مسلم لیگی راہنما چوھدری ظہور الٰہی (ایم - این - اے) دیگر ارکان اسمبلی میاں محمود علی قصوری - انور علی نون - عبدالمجید جتوئی - مولا بخش سومرو کے ہمراہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے راولپنڈی جا رہے تھے کہ گوجر خان پولیس نے انہیں روک کر گرفتار کر لیا - ان کی گرفتاری ڈیفینس آف پاکستان رولز کے تحت عمل میں آئی - چوھدری ظہور الٰہی (ایم - این - اے) کی گرفتاری سے عوام اور سیاسی حلقوں میں شدید اضطراب اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے -

تحاریک التوا نمبر ۲۹۳ - ۳۰۴ - ۳۱۵ اور ۳۱۸ بھی اس مضمون کی ہیں - تحاریک التواء نمبر ۲۹۳ علامہ رحمت اللہ ارشد کی بالکل اسی مضمون کی ہے - ۳۰۴ حاجی محمد سیف اللہ خان کی ہے - ۳۱۵ بھی انہیں کی ہے اور ۳۱۸ سید تابش الوری کی ہے -

This is held in order. Those who want the leave to be granted, they may rise in their seats.....It falls as it does not get the required number of votes.

محکمہ ہائی ویز شیخوپورہ ڈویژن کے ورک چارجڈ ملازموں کو قومی پے سکیل نہ دینے پر ہڑتال

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ امروز ۱۲ فروری ۱۹۷۳ء کی اطلاع کے مطابق محکمہ ہائی وے شیخوپورہ ڈویژن کے ورک چارجڈ ملازموں نے قومی پے سکیل پر عملدرآمد نہ ہونے پر بطور احتجاج ہڑتال کر دی اور ایگزیکٹو انجینئر کے دفتر کا گھیراؤ کر لیا ۔ دفتر میں موجود تمام آفسر چلے گئے لیکن گھیراؤ کرنے والے کارکن ابھی تک وہاں بیٹھے ہیں ۔ بعد ازاں ملازمین نے ایک اجلاس میں ایک فیصلہ کیا کہ ہڑتال جاری رہے گی جس سے زیر تعمیر بند ہو گئی اور تمام ٹرانسپورٹ جس میں بلڈوزر بھی شامل ہیں ۔ بند ہو گئے ہیں ۔ افسران نے قومی پے سکیل دینے سے انکار کر دیا ہے ۔ اس واقعہ سے ملازمین اور شہریوں میں بے چینی اور اضطراب پھیل گیا ہے ۔

میاں افتخار احمد تاری اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ اس لئے اس تحریک التوا کو Pending رکھ لیا جاتا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے فیصلہ فرما دیا ہے ۔ تحریک ملتوی ہو گئی ۔ لیکن میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ جو وقت آپ کسی وزیر صاحب کو جواب دینے کے لئے مقرر فرما دیں وہ اس وقت موجود ہونے چاہئیں ۔ دس دس دفعہ تحاریک التوا ملتوی نہیں ہونی چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر - یہ تو وزیر اعلیٰ کی وجہ سے ملتوی ہو رہی ہیں کیونکہ وہ وزیر متعلقہ ہیں اور چین گئے ہوئے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - اس تحریک کے متعلق انہوں نے جواب دینے کا وعدہ فرمایا تھا وہ آج موجود نہیں ہیں - اب آپ نے حکم فرما دیا ہے - ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں لیکن آئندہ اس کا اعادہ نہیں ہونا چاہئے -

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر ۲۹۵ حاجی محمد سیف اللہ خان کی ہے تو اس سلسلہ میں تحریک التوا نمبر ۲۸۱ چودھری امان اللہ لک کی تھی جو رہنماؤں کی نظر بندی کے متعلق تھی وہ dispose ہو چکی ہے ہاؤس نے اس کی leave grant کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے یہ پیش نہیں ہو سکتی -

تحریک التوا نمبر ۲۹۶ رائے عمر حیات کی ہے یہ بالکل اسی مضمون کی ہے جو پہلے میاں خورشید انور کی پیش ہو چکی ہے - میاں افتخار احمد تاری موجود نہیں ہیں اس لئے اس کی بھی وہی پوزیشن ہے -

مسٹر سپیکر - علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ :

*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*
	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*
*	*	*	*	*	*	*	*

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - میں اس کو withdraw کرتا ہوں - میں نے سیکرٹری صاحب سے کل بھی عرض کردیا تھا خواہ مخواہ اس ایوان میں تحریک پڑھی گئی ہے - میں نے کل ان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں اسے withdraw کرتا ہوں -

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

فحش کتابوں کا کاروبار

مسٹرسپیکر ۔ مرزا افضل حق یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ امروز مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۷۳ء کے مطابق لاہور میں فحش کتابوں کا کاروبار وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے ۔ یہ کتابیں کھلے بندوں بک سٹالوں پر فروخت ہو رہی ہیں ۔ یہ کتابیں ہر ماہ رسالوں کی صورت میں شائع ہوتی ہیں لیکن ڈیکلریشن کی پابندی کی وجہ سے اس پر سیریز نمبر لکھ دیا جاتا ہے ۔ ان کتابوں کے سر ورق پر عریاں تصویریں کئی رنگوں میں چھاپی جاتی ہیں۔ کتابوں کے اندونی صفحات بھی قابل اعتراض تصویروں سے مزین ہوتے ہیں ۔ کتابوں کی پیشانی پر جنس کا بیباک ترجمان کے الفاظ مرقوم کئے جاتے ہیں۔ یہ کتابیں غیر قانونی طور پر خفیہ طریقوں سے چھپائی جا رہی ہیں ۔ ان کتابوں کے کھلے عام فروخت ہونے سے عوام میں اضطراب اور ہیجان پھیل گیا ہے ۔

آپ کے الفاظ خود اس کی غمازی کرتے ہیں کہ

It is not a matter of recent occurrence.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ علامہ رحمت اللہ ارشد نے جو تحریک التوا پیش کی ہے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ سیکرٹری اسمبلی سے بھی بات کی ہے اسے ہاؤس کی کارروائی سے حذف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو کارروائی سے خذف کیا جاتا ہے ۔ مرزا صاحب آپ اس کو کسی ریزولیشن کی صورت میں لائیں یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام مسائل تحریک التوائے کار کی شکل میں پیش ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ مرزا فضل حق کی تحریک کے متعلق عرض کروں گا کہ کچھ چیزیں میرے پاس بھی لائل پور سے پہنچی ہیں ۔

میں وزیر اعلیٰ صاحب کا انتظار کر رہا ہوں کہ وہ آ جائیں تو ہم آپ کے چیمبر میں بیٹھ کر فیصلہ کر لیں گے ۔ کیونکہ ایسی چیزوں کی نمائش اس ایوان میں زیب نہیں دیتی اور نہ ہی ہم ان کو پیش کر سکتے ہیں ۔ یہ فحش لٹریچر اس وسیع پیمانے پر تقسیم ہو رہا ہے کہ اس کے لئے حکومت کو ضرور کوئی کارروائی کرنی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں اس بات کو مناسب نہیں سمجھتا کہ ان باتوں کی اخبارات میں تشہیر ہو اور لوگ ان رسائل کی تلاش شروع کر دیں ۔ ہم اس کو آپس میں بیٹھ کر طے کر لیں گے ۔

وزیر اطلاعات ۔ اگر علامہ صاحب آپ کے چیمبر میں تشریف لے آئیں تو میں ان کی تسلی کر دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج یا کل طے کر لیں گے کیونکہ یہ کام کافی عرصہ سے ہو رہا ہے ۔

مولوی منظور احمد خطیب جامع مسجد
چنیوٹ کی ضلع گجرات کی حدود میں تقریر کرنے پر پابندی

مسٹر سپیکر ۔ علامہ رحمت اللہ ارشد یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے مولوی منظور احمد خطیب جامعہ مسجد چنیوٹ پر تین ماہ کے لئے مساجد اور اس کے باہر ضلع گجرات کی حدود میں تقریر کرنے پر بروئے حکم ۱۵-۲-۷۳ پابندی عائد کر دی ہے جس سے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے ۔

اس کے علاوہ حاجی محمد سیف اللہ خاں کی بھی اسی مضمون کی تحریک التوا ہے ۔ میں ان کو با ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔ جو اس کی اجازت دیئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں میں کھڑے ہو جائیں ۔ (ممبران کھڑے ہوئے)

It falls as it does not get the required number of votes.

وزیر قانون ۔ جناب والا۔ قانون سازی کا کام کافی پڑا ہے ۔

مسٹر سپیکر - مجھے اس کا احساس ہے -

وزیر قانون - جناب والا - حزب اختلاف اور سرکاری بنچوں پر بیٹھنے والے فاضل ارکان نے پہلے بھی افہام و تفہیم کے ذریعے چار پانچ بل پاس کئے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں اب بھی افہام و تفہیم کر لی جائے اور تحریک التوائے کار اور تحریک استحقاق کے لئے بھی وقت مقرر کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - یہ بات ایوان سے باہر کرنی چاہئے تھی یہ ایوان میں مناسب نہیں ہے -

وزیر قانون - آپ نے کل فرمایا تھا کہ دس بارہ تحریک التوا روزانہ لے لی جائے گی - لیکن میرا خیال ہے کہ آج پندرہ سولہ کے قریب ہو گئی ہیں -

---

چوہدری الطاف حسین ایڈووکیٹ صدر ضلع مسلم لیگ جہلم کی گرفتاری

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے چوہدری الطاف حسین ایڈووکیٹ صدر ضلع مسلم لیگ جہلم کو نیشنل عوامی پارٹی کا رکن ظاہر کرکے گرفتار کر لیا ہے حالانکہ ان کا نیشنل عوامی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے - چوہدری الطاف حسین مسلم لیگی راہنما ہیں اور ان کا گناہ صرف اتنا ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے خان عبدالولی خان کے لئے فرائض میزبانی ادا کئے تھے - نیشنل عوامی پارٹی کے بہانے مسلم لیگی راہنما کی گرفتاری ایک اندھا دھند انتقامی کارروائی کی حیثیت رکھتی ہے جس سے عوامی حلقوں میں اضطراب پھیل گیا ہے -

میں اس کو باضابطہ قرار دیتا ہوں ۔ جو اس کی اجازت دئے جانے کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ کھڑے ہونے والے ارکان کی تعداد مطلوبہ تعداد سے کم ہے۔ اس لئے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ رول ۵۳ میں صاف واضح ہے کہ ۔

> سپیکر سوالوں کو نپٹانے کے بعد اور فہرست کارروائی شروع کرنے سے پہلے، رکن جس نے نوٹس دیا ہو ، کو پکارے گا اور اس کے بعد رکن اپنی جگہ پر کھڑا ہوگا اور ایک مختصر سا بیان دے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ تحریک استحقاق کے متعلق کہہ رہے ہیں ؟

میاں خورشید انور ۔ جی ہاں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ہاں ٹھیک ہے ۔ مگر وہاں وقت نہیں دیا ہوا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ فوری طور پر ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کرنل محمد اسلم نیازی کے متعلق پرانی تحریک پر کھڑے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرے خیال میں اب چائے کا وقفہ کر دیا جائے ،

آوازیں ۔ ساڑھے گیارہ بجے کا وقفہ کیا جائے ۔

مریدکے فردوس شوز فیکٹری کے مزدوروں کا مظاہرہ

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مریدکے فردوس شوز فیکٹری کے ۵۶ مزدوروں کو برطرف کر دیا گیا اور مزدوروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور حالات سخت سنگین ہو گئے اور فیکٹری چونکہ کئی لاکھ روپے کے خسارہ میں جا رہی ہے اور اس کے بند ہو جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں ۔ اس واقعہ سے عوام میں سخت اضطراب پیدا ہو گیا ہے کہ حکومت کی صنعتی اور لیبر پالیسیاں آپس میں متصادم ہونے کی وجہ صنعتی ناکامی کے ساتھ ساتھ مزدوروں میں بے چینی میں اضافہ کا سبب بن چکی ہے ۔ اس واقع سے مزدوروں میں عدم اطمینان اور ہیجان پیدا ہو گیا ہے ۔ واقعہ اہمیت عامہ کا حامل ہے ۔ اس پر بحث کی جائے ۔

یہ بڑی vague ہے ۔ indefinite ہے ۔ It is ruled out of order.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں آپ کی اجازت سے گزارش کروں گا کہ جہاں آپ یہ محسوس فرمائیں کہ یہ تحریک التوا vague ہے ۔ مبہم ہے ۔ غیر واضح ہے یا قاعدے ، قانون پر پوری نہیں اترتی تو مہربانی فرما کر متعلقہ ممبر سے سوال کر کے دریافت فرما لیا کریں ۔ شاید وہ آپ کی تسلی کر سکیں ۔ اس سلسلے میں عام پارلیمانی روایات یہی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب فیصلہ تو میں نے دے دیا ہے لیکن میں آپ کی تسلی کے لئے اس تحریک کو دوبارہ پڑھتا ہوں ۔ مسئلہ یہ ہے کہ مریدکے کی فردوس شو فیکٹری کے ۵۶ مزدوں کو برطرف کر دیا گیا ہے ۔ کب کیا گیا ایک سال پہلے ۔ دو سال پہلے یا چھ مہینے ؟ اور پھر مزدوروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا ۔ حالات سخت سنگین ہو گئے ۔ یہ بڑی vague ہے ۔ indefinite ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ۔ اس سے پہلے بھی آپ ایک لفظ پڑھ لیں کہ ''حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والا ۔''

مسٹر سپیکر ۔ اس میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس میں لکھا ہے ''اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے ۔''

مسٹر سپیکر ۔ اس میں ''فوری'' کا لفظ زیر بحث لانے کے لئے ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم اخبار پیش کر سکتے ہیں ۔ یہ کل کے اخبار میں ہی واقعہ چھپا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک میں یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ یہ واقعہ حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب پارٹی کے ڈپٹی لیڈر سے دریافت کر لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ جہاں تک admissibility کا تعلق ہے اگر اس میں اس قسم کے الفاظ نہ ہوں تو جناب ممبر سے دریافت فرما سکتے ہیں کہ انہوں نے اس کے متعلق کچھ بولنا ہے ۔ شاید وہ آپ کی تسلی کر دیں ۔

Mr. Speaker. Haji Sahib, as a practice, I do not want to give a premium to a member who submits a vague Adjournment Motion. I do not want to give him that advantage.

اگر ایک فاضل رکن جس نے اس ایوان میں بڑی واضح تحریک التوا کار پیش کی ہو اس کو یہ disadvantage ہے اور ایک ممبر جو ambiguous, indefinite and uncertain تحریک التوا کار اس ایوان میں پیش کرتا ہے -

I cannot give him that advantage to make a speech.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب تقریر کا سوال نہیں ہے . . . . . .

Mr. Speaker : It would practically amount to that. There may be exceptional cases in which I may have to do it, but normally this would not be my practice. I won't give him that premium.

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں اس ضمن میں آپ کی توجہ قومی اسمبلی کی رولنگ کی طرف دلاؤں گا۔ جس میں مسٹر سپیکر نے اس حد تک اجازت دی ہے کہ اگر متعلقہ ممبر وضاحت نہیں کر سکتا تو دوسرے ممبر کو اجازت دی ہے -

Mr. Speaker. I will do when I feel that it is necessary but not as a routine.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ شکریہ -

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک کی تحریک التوا ۳۰۸ ابھی pending ہے اور ۳۰۹ پہلے ہو چکی ہے - یہاں تک ہو چکی ہیں - باقی pending کی گئی ہیں -

اب ایوان کی کارروائی ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ تک نصف گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ۳۰ منٹ وقفہ چائے کے لئے ملتوی ہو گئی) -

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور میں نے کرنل محمد اسلم نیازی کو بلایا تھا آپ تشریف نہیں لائے -

میاں خورشید انور - مجھے آپ نے بلایا ہی نہیں تھا -

میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ پر جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں -

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

* * * * * * * *

Mr. Speaker. The whole matter is expunged from the record.

---

* بحکم مسٹر سپیکر حذف کر دیا گیا -

مسودہ قانون

مسودہ قانون حصول اراضی (برائے مکانات) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود (رحیم یار خان ۔ ۷) ۔ جناب والا ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کل عزت مآب عالی مرتبت جناب وزیر قانون نے میرے خیالات کے اظہار میں انگریزی کے استعمال پر کوئی طنزاً بات کی ہو ، لیکن ان کی خوشنودی مزاج کے لیے ، اس لیے کہ قرآن شریف کی آیات ہوں گی ، اگر عربی میں پڑھوں ، اردو میں یا انگریزی میں پڑھوں تو میں شاید تین گھنٹے کی بجائے نو گھنٹے لیتا ، اس لیے میں نے ان کی خوشنودی مزاج کے لیے فیصلہ کیا ہے کہ آج میں اپنی رائے کا اظہار اردو میں کروں گا ۔ (نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر ۔ کل جب ہاؤس ملتوی ہوا تھا تو میں نے ہاؤس کی اور ایوان کی توجہ ان دفعات کی طرف مبذول کرائی تھی جو قطعی طور پر قانون ساز اداروں کو ممنوع کرتی ہیں کہ وہ کوئی قانون خلاف شرع اور سنت ملک میں نافذ اور رائج کریں ۔ اب میں اس حلف کی طرف آتا ہوں جس میں یہ ضمانت دی گئی ہے کہ سربراہ مملکت اس چیز کی ذمہ داری لے گا کہ اس ملک میں کوئی ایسے قوانین نافذ نہیں ہوں گے جو قرآن اور سنت کے منافی ہوں ۔ جناب والا ۔ میرے پاس آئین کی اردو کی کاپی نہیں ، لہذا اس حد تک میں انگریزی میں جاؤں گا ۔ وہ یہ ہے ۔

> "I, ————, do solemnly swear that I am a Muslim and believe in the Unity and Oneness of Almighty Allah, the Books of Allah, the Holy Quran being the last of them ....."

> I would again emphasis on the word "them". Quran being the last of them; the Prophethood of Muhammad (peace be upon Him) as the last of the Prophets and that that there can be no prophet after Him, The Day of Judgement, and all the requirements and teachings of the Holy Quran and Sunnah;"

This re-affirms our belief, our determination that what we may have lost.....

آوازیں ۔ آپ اردو میں تقریر کر رہے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوئی حرج نہیں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ I am sorry ، میں اردو میں تقریر کروں گا ۔

جناب والا ۔ جو کچھ ہم نے اسلام سے منحرف ہو کر اپنا کھویا ہے ، مزید اللہ تعالیٰ کے ظلم و ستم اور اس کے عذاب سے بچنے کے لیے ہم دوبارہ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جن بنیادوں پر یہ ملک قائم ہوا تھا ان ہی بنیادوں کو ہم مل جل کر استوار کریں گے ۔ یہ ایک مکمل دین ہے اور جیسا کہ حلف میں کہا گیا ہے Last of the Prophets ۔ اللہ تعالیٰ نے Last of the Prophets اس لیے کہا کہ مختلف زمانوں میں فرعون بھی آئے ، زبردست آمر بھی آئے ، تو اللہ تعالیٰ نے زمانوں کے مطابق نبیوں کو نازل کیا اور مخلوقات کو ان کے عذاب سے اور ان کی کتاب سے صحیح راستے پہ لگایا اور اس طرح اسلام کی بنیاد ڈالی ہے ۔ اس لیے یہ مثال قائم ہے "ہر فرعونے را موسیٰ" ۔ نہ تو فرعون کی آئندہ گنجائش ، نہ موسیٰ کی آئندہ گنجائش ۔ اس لیے یہ دین اتنا مکمل کر دیا گیا ہے اور تا قیامت یہ اتنا انقلابی دین ہے کہ اس میں کوئی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی کہ کوئی قانون ساز ادارہ

کوئی وزیر مملکت یا صدر اس ملک کا دعویدار بنے کہ میں اس میں فلاں چیز ملک کے لیے بہتر سمجھتا ہوں اور فلاں چیز کو بہتر نہ سمجھتے ہوئے اس میں ترمیم کرنا چاہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات اور مختلف اوقات کے حکمرانوں کے رشتوں کو قائم کرنے کے لیے ان کی اطاعت پر جہاں پابند کیا اور جہاں حضرت موسیٰ کو فرعون کی عزت کے لیے کہا ۔ وہاں اس طرح رعایا کو بھی عزت و احترام کے لیے کہہ دیا ۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس نظام میں یہ اختیار نہیں دیا کہ کوئی حکومت وقت اتنے کلی اختیارات اپنے پاس حاصل کر لے کہ مخلوق اللہ کو بھولنے کے لیے مجبور ہو جائے ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات اپنے پاس محدود رکھے ۔ وہ میں آپ کے سامنے آیات پیش کروں گا ۔ اس نے زندگی اور موت کا مسئلہ ، عزت و ذلت کا مسئلہ اپنے پاس رکھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آج یہ چیز زیر بحث نہیں ہے کہ ہم سب کو اسلام کے احکامات ماننے چاہئیں یا نہیں ماننے چاہئیں ۔ یا ہم میں سے کوئی شخص جو قرآن کے احکامات یا سنت کے احکامات کی خلاف ورزی کرنا چاہتا ہے یا کرتا ہے ۔ بلکہ موضوع یہ ہے کہ یہ بل قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف ہے ۔ اس میں یہ premises نہیں ہے جو آپ lay down کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ ہم پر یہ حکم ہے ۔ فرض کیجیے کہ یہاں پر غیر مسلموں کی اگر اکثریت ہوتی جو کہ نہیں ہے مگر میں elaborate کرنے کے لیے کہتا ہوں so that you may be able to better appreciate it اگر اکثریت ہوتی پھر بھی اگر یہ rule موجود ہوتا تو اس کے مطابق آپ اس ایوان کو قائل کر سکتے تھے کہ چونکہ یہ rule موجود ہے ۔ اس لیے اس کو ایڈوائزری کمیٹی کے پاس بھیجا جائے ۔ ایوان کے اراکین کو مسلمان بنانے کی یہاں تحریک نہیں ہے ۔ تحریک صرف یہ ہے کہ یہ قرآن اور سنت کے خلاف ہے ۔ اس لیے ایوان کو کیا کرنا چاہیے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب سپیکر ۔ میں اپنی ذمہداری سے

اور آپ کی ذمہداری سے بخوبی واقف ہوں ۔ میرا جو premises ہے وہ یہ ہے کہ یہ حزب اقتدار کی طرف سے ایک غیر شرعی بل لایا گیا ہے ۔ ذرا میری عرض سن لیں ۔ میں نے ان کی خدمت میں اپیل کرنی ہے اور حزب اختلاف کے لیڈر کی تحریک کی آپوزیشن کر رہا ہوں کہ اسلامی کونسل کے پاس یہ بل نہ بھیجا جائے ۔ جو یہاں مسلمان موجود ہیں ان مسلمانوں کے ذہن میں یہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اللہ اور اس کے رسول کی شریعت کا مسئلہ ہے اس سے وہ بخوبی واقف ہوں اور ساتھ ہی میں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ آیات بھی پیش کروں گا جو منتخبہ ممبران کے لئے اور حزب اقتدار کے لئے اللہ نے قرآن میں درج کئے ہیں تاکہ میں ان سے اپیل کر سکوں کہ یہ پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ جماعت کا مسئلہ ہے یہ اسلام اور شریعت کا مسئلہ ہے جس کے لئے آپ نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ ہم کوئی قانون خلاف شریعت نافذ نہیں کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب وہ سٹیج بعد میں آئے گی جب اس کی آپوزیشن ہوگی ۔ یا اس کی پالیسی under criticism آئے گی ۔ یا جب اس بل کی تیسری خواندگی ہوگی ۔ جس کا ذکر آپ کر رہے ہیں یہ اس کی سٹیج نہیں ہے ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں ممبران کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن جو آج ایک مبلغ کی حیثیت سے اس معزز ایوان میں اپنے خیالات کا اظہار فرما رہے ہیں انہوں نے ابھی ایک جملہ استعمال کیا ہے کہ ممبران قرآن اور سنت سے بخوبی واقف ہوں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام فاضل اراکین کا یہ پرولیج ہے اور ہر فاضل رکن یہ کہہ سکتا ہے کہ میں مخدوم زادہ صاحب سے زیادہ قرآن و سنت جانتا ہوں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ یا ان جتنا جانتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر اس وقت ایک واعظ کی حیثیت سے اور ایک مبلغ کی حیثیت سے تقریر کی جاتی ہے اور ممبران کو قرآن و سنت سے واقف کیا جا رہا ہے تو جناب والا ۔ میرا بھی استحقاق ہے کہ میں یہ کہوں کہ میں مخدوم زادہ صاحب سے کہیں زیادہ قرآن و سنت سے واقف ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی ہرگز ضرورت نہیں ہے کہ یہاں تبلیغ کی جائے اور یہاں پر واعظ کی حیثیت سے ہم ایوان کا وقت اس طرح استعمال لائیں ۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں بحیثیت مسلمان اپنے آپ کو اس ایوان میں سب سے کم‌تر مسلمان سمجھتا ہوں اور میں گنہگار ہوں ۔ میں آپ سب کو اپنے سے زیادہ اونچا سمجھتا ہوں ۔ لیکن آج میں یہ وعظ نہیں کر رہا ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں ہم سے ایسے قانون جو میں سمجھتا ہوں کہ قرآن و سنت اور شریعت کے خلاف ہے پر دستخط کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ لہذا جب تک مجھے یہ اجازت نہ ہو کہ میں ممبران کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکامات انسان کے دائرہ اختیارات جو اس نے مقرر کیے ہیں اور جو حکومت وقت کے لیے مقرر کیے ہیں اور آج سنت نبوی کی مثالیں میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرز پر آئندہ یہ نظام چلایا جائے ۔ تو میں کس طرح ممبران سے یہ اپیل کر سکتا ہوں کہ آپ اس پر رائے کا اظہار کریں ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی sovereignty کا تعلق ہے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جو کچھ معزز رکن فرما رہے ہیں اس سے میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ قانون غیر شرعی ہے اور اسے اسلامک ایڈوائزری کونسل میں نہیں بھیجنا چاہیے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو شرعی قوانین ہیں ان کو تو بھیجنے

کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ در حقیقت علامہ صاحب کی ترمیم اور ان کی تقریر میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے اس قیمتی وقت کا بے جا تصرف نہ کیا جائے اور یہ جو واعظ اور مبلغ کی حیثیت سے تقریر کر رہے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ "Devil quoting scriptures" تو مبالغہ نہ ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں آپ کی بات سمجھ نہیں سکا ۔ ذرا اپنا پوائنٹ آف آرڈر دوبارہ واضح کریں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو تحریک علامہ صاحب کی ہے کہ یہ بل غیر شرعی ہے اور اسلامی تعلیمات کے منافی ہے ۔ لہذا اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل میں بھیجا جائے ۔ اس کے بعد حسن محمود صاحب یہ کہتے ہیں کہ جناب یہ غیر شرعی تو ہے لیکن اس کو وہاں نہ بھیجا جائے ۔ اس بنیاد پر میں مخالفت کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا نکتہ اعتراض ان کی تقریر پر یہ ہے کہ اسلامک ایڈوائزری کونسل میں عام طور پر وہ قوانین جاتے ہیں جن کے بارے میں شبہ ہو یا شک ہو کہ وہ شریعت کے اصولوں اور تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں ۔ جب یہ کہتے ہیں کہ وہ غیر شرعی ہے تو در حقیقت یہ علامہ صاحب کی ترمیم کے مخالف ہیں کہ اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجا جائے ۔ اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کی تقریر غیر متعلقہ ہے ۔ جائیداد کے حوالے کے بارے میں کہ یہ جو زمین لی جارہی ہے اس بارے میں اسلام کا نکتہ نظر کیا ہے ۔ اگر وہ اس کے بارے میں بیان کریں تو وہ صحیح ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ وہ ترمیم پر بول رہے ہیں ۔ انہوں نے اس کی مخالفت کی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی حکومتی پارٹی کے ایک فاضل رکن نے نہایت غیر پارلیمانی غیر شائستہ

اور غیر مہذب الفاظ ایوان کے معزز رکن کے بارے میں استعمال کیے ہیں اور تشبیہہ دی ہے کہ "Devil quoting scriptures" - ابھی ابھی اس موضوع پر ایوان کے وقار کے متعلق اور ممبران کی عزت سے متعلق نہ صرف وزرا کرام بلکہ ادھر سے بھی زور دیا گیا اور بار بار کہا گیا ہے کہ ممبران اور ایوان کے وقار کا خیال رکھا جائے - اسی وجہ سے پہلے استحقاق کے مسودے کو پیش نہیں کیا گیا تھا کہ dignity پر کوئی حرف نہ آئے - لہذا ایک معزز ممبر کے بارے میں 'Devil' کا لفظ استعمال کرنے میں میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف اس ممبر کی بے عزتی ہے بلکہ سارے ایوان کی بے عزتی ہے - میں یہ استدعا کرتا ہوں کہ انہیں مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں اور ان الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیا جائے -

مسٹر رؤف طاہر - جناب والا - میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں -

Mr. Deputy Speaker : Let him now conclude.

وزیرخزانہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں - جناب والا - مجھے اور میرے عزیز ساتھیوں کو یقیناً اس بات کا بہت شوق ہے کہ ہم محترم مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی یہ دلپذیر تقریر سنیں - لیکن سوال یہ ہے کہ جن مسائل کو وہ اس ایون میں لانا چاہتے ہیں ان مسائل پر صدیوں سے بحث ہو رہی ہے -

جناب والا - میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہ وہ بنیادی نکات تھے جو ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اس قوم نے زیر بحث لا کر اس ایوان پر ایک واضح فیصلہ کیا . . . .

خان امیراللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر . . . .

وزیر خزانہ - جناب والا - میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کیسے بول سکتے ہیں -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میں ہاؤس کی اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں . . . .

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ ان کا پوائنٹ آف آرڈر شاید یہ ہے کہ آنریبل منسٹر غیر متعلقہ ہیں ۔ وہ یہ کہنا چاہتے ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یاد دلانے کی زحمت دینی چاہتا ہوں کہ غور کریں کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات آخر کس مسئلے پر ہوئے تھے ۔ کیا پوری قوم نے اس مسئلہ پر ایک حتمی فیصلہ نہیں دے دیا ہے کہ اسلامی سوشلزم کا پرنسپل اس قوم کو اور خاص طور پر اس صوبہ کے عوام کی اکثریت کو قبول ہے ۔ اور آخر اسلامی سوشلزم کیا ہے ؟ جب ہم اسلامی سوشلزم کی بات کرتے ہیں تو یہی ہے کہ رزق کے سرچشموں کو ہم عوام کی ضروریات کے مطابق قومی تحویل میں لے سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ کسی قانون کے تحت کسی اصول کے تحت ہمارے ملک میں قوانین بنے ہیں ۔ ان کے تحت فیکٹریوں پر حکومت نے قبضہ کیا ہے ۔ انشورنس بزنس پر قبضہ کیا ہے ۔ وہ قومی تحویل میں لی گئی ہیں ۔ اس لیے اگر scholarly سطح پر scholastic سطح پر آپ دوبارہ اسے زیر بحث لائیں گے تو جناب والا اگر جناب مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کو تین گھنٹے چاہئیں تو مجھے اس کے لیے ۳۰ دن چاہئیں ۔ آپ جانتے ہیں کہ اس ضروری مسئلہ پر کس حد تک میں اس پارٹی کے ترجمان کے طور پر لکھتا رہا ہوں ۔ میرے ساتھیوں نے اس پر تقریریں کی ہیں ۔ اس پر ہماری طرف سے لٹریچر کے انبار موجود ہیں ۔ یہ مسئلہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا ۔ اس لیے اگر اس مسئلہ کے اوپر scholarly سطح پر scholastic سطح پر بحث کریں گے تو پھر اس کے لیے کئی دن چاہئیں ۔

ایک آواز ۔ مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس بحث کا سکوپ سپیکر صاحب نے مجھ سے پہلے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے ۔ وہ سکوپ یہ ہے کہ یہ بل جو قرآن و سنت کے

منافی بتایا جا رہا ہے اس کو اسلامک ایڈیالوجی کونسل کے پاس بھیجا جائے ان کا نکتہ نظر یہ ہے کہ اس کو نہ بھیجا جائے اور اس کا یہاں پر فیصلہ کر لیا جائے۔ وہ اس پوائنٹ کو elaborate کرنے کے لیے جو باتیں کریں گے اور جو متعلقہ ہوں گی ان کو سننا پڑے گا۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب سپیکر ۔ اس میں کچھ confusion ہوگئی ہے ۔ میں نے جو اصل بل for consideration اس ایوان کے سامنے پیش کیا ہے اس میں علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب کی جو قرار داد ہے وہ رول ۷۷ (۱) کے تحت ہے ۔ انہوں نے اس قرار داد میں کہا ہے کہ یہ بل مجموعی طور پر قرآن و سنت کی روح کے منافی ہے ۔ اگر کوئی بل یا قرارداد یا کوئی چیز جو ہاؤس کے سامنے آتی ہے اس کا کوئی حصہ یا وہ سارے کا سارا قرآن و سنت کے منافی ہو اور یہ ہاؤس محسوس کرے تو اس کو اسلامک ایڈیالوجی کونسل کے پاس بھیجا جا سکتا ہے ۔ اگر قرآن و سنت کے منافی ہے تو صرف اس پر بحث کر سکتے ہیں کہ یہ ہے یا نہیں ۔ میں قاعدہ ۷۷ (۱) کو جیسے سمجھ رہا ہوں اس میں یہ نہیں ہو سکتا کہ یہ کہیں کہ یہ قرآن و سنت کے منافی تو ہے لیکن اسے وہاں نہ بھیجا جائے ۔ اس لیے اس بات کو ذرا واضح فرما دیں ۔ ان کا سکوپ صرف یہ ہوگا کہ جو قرار داد علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب نے پیش کی ہے کہ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے تو وہ صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قرآن و سنت کے منافی نہیں ہے ۔ اور اسے وہاں بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے ۔ اس پر وہ بحث کر سکتے ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ اس پر جناب سپیکر بار بار رولنگ دے چکے ہیں لیکن پھر بھی بار بار یہ اعتراض اٹھایا جا رہا ہے ۔ میرے خیال میں یہ تضیع اوقات ہے ۔ فاضل وزیر صاحب کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے ۔ کافی دفعہ وہ اعتراض کر چکے ہیں اور بار بار سپیکر صاحب رولنگ دے چکے ہیں ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب سپیکر صاحب ۔ جب تک معزز رکن رولزکی خلاف ورزی کریں گے میں ان کو point out کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ جب یہ سکوپ سے باہر جائیں گے تو میں point out کروں گا ۔ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے یا نہیں ہے اس کے متعلق وہ بول سکتے ہیں ۔ اور یہ قرار داد جو علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب نے پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ یہ قرآن و سنت کے منافی ہے ۔ اگر انہوں نے تقریر کرنی ہے تو صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قرآن و سنت کے منافی نہیں ہے ۔ اگر علامہ صاحب کی قرارداد کی انہوں نے مخالفت کرنی ہے تو وہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ یہ بل قرآن و سنت کے مجموعی طور پر منافی نہیں ہے ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ میں وزیر موصوف کی اس ضمن میں یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ کل جب یہ نکتہ اٹھا تھا۔ اس وقت اس پر رولنگ دی گئی تھی ۔ اسکے تین حصے بنائے گئے تھے جیسا کہ سپیکر صاحب رولنگ دے چکے ہیں ۔ اسلامی اور غیراسلامی ہونے کے متعلق بھی زیر بحث لایا جا سکتاہے ۔ اور اس کے بعد پھر ہاؤس میں بحث کی جائے کہ اسکو اسلامک ایڈیالوجی کونسل کے پاس نہ بھیجا جائے ۔ اس حصہ پر بھی بحث کی جا سکتی ہے ۔ تیسرا حصہ جیسا کہ رولنگ دی جا چکی ہے پرنسپل ایکٹ کی دفعات کو بھی اسلامی یا غیر اسلامی روشنی میں دیکھا جا سکتا ہے ۔ اس پر واضح رولنگ آئی ہوئی ہے ۔ نا معلوم وزیر اوقاف کا حافظہ اتنا کمزور کیوں پڑ گیا ہے ۔ وہ کل موجود تھے ان کو یاد ہونا چاہیے ۔

وزیر اوقاف و نو آدیات ۔ جناب والا ۔ قرار داد سامنے ہے ۔ رولز بھی سامنے ہیں اور اس کا سکوپ دیکھ لیجئے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ سپیکر صاحب نے سکوپ کو determine کر دیا ہے ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ سکوپ determine کر دیا تھا اور وضاحت بھی کر دی تھی ۔

وزیر اقاف و نو آبادیات ۔ قاعدہ ۷۷ (۱) کو دیکھیں ۔ اس کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں ۔

سردار صیغر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے تعین یہ کرنا ہے کہ مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب کی تقریر کا سکوپ کیا ہے۔ انہوں نے اس قرار داد کی مخالفت کی ہے جو علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب نے پیش کی ہے کہ یہ اسلامی تعلیمات اور قرآن و سنت کے خلاف ہے ۔ انہوں نے کل یہ کہا تھا کہ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ یہ صرف اس کی مخالفت میں بول سکتے ہیں اس کی حمایت میں نہیں بول سکتے ۔

چودھری امان‌اللہ لک ۔ جناب والا۔ رولنگ کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے جس طریقے سے آج یہ دوست اظہار رائے کر رہے ہیں میں عرض کروں گا ان کو بند کیا جائے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ کل جناب سپیکر نے نہایت وضاحت کے ساتھ سکوپ کی وضاحت کر دی تھی ۔ تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے یہاں پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بل قرآن و سنت کے منافی تو ہے لیکن اس کو اسلامک ایڈیالوجی کونسل میں بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جناب سپیکر ۔ اس سلسلے میں سپیکر صاحب نے بڑی واضح رولنگ دے دی ہے ۔ اور اس کی روشنی میں مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ اس اعتراض کو از سر نو کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر مخدوم زادہ سید حسن محمود صاحب اس قرار داد کی مخالفت کر رہے ہیں جو ہمارے قائد حزب اختلاف نے پیش کی ہے ۔ اختلاف یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کو ایڈوائزری کونسل آف اسلامک ایڈیالوجی کو نہ بھیجا جائے

بلکہ اسی ایوان میں قرآن و سنت کے حوالے دے کر فیصلہ کر لیا جائے۔ ممکن ہے گورنمنٹ بنچز مان جائیں اور اس دلیل کا اسی جگہ پر فیصلہ ہو جائے۔ وہ اپنے حزب اختلاف کے لیڈر کی صحیح مخالفت کر رہے ہیں۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ آپ نے رولنگ نہیں فرمائی۔ میں نے کل اس پوائنٹ پر جناب سپیکر کی توجہ رول ۱۷۳ (۱) کی طرف دلائی تھی۔

> "The subject matter of every speech shall be relevant to the matter before the Assembly."

جناب والا۔ میں نے فاضل رکن کی توجہ رول ۱۷۳ (۱) کی طرف دلاتے ہوئے عرض کیا تھا کہ اس رول کے تحت جناب سپیکر سکوپ بتا دیں کہ فاضل رکن کی تقریر متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ۔ پھر جناب والا۔ رول ۱۷۴ کی طرف توجہ دلائی کہ سپیکر صاحب کو اختیارات حاصل ہیں کہ وہ فاضل رکن کی تقریر کو ختم کرا سکتے ہیں۔ جناب والا ۔ سپیکر صاحب نے یہ فرمایا کہ میں فاضل رکن کی تقریر سن رہا ہوں اور ان کو جاری رہنے دیا جائے۔ اگر وہ غیر متعلقہ تقریر ہوئی تو میں رولنگ دوں گا ۔ انہوں نے رولنگ نہیں دی تھی ۔ سید تاتش الوری صاحب نے فرمایا کہ رولنگ دی جا چکی ہے ۔ ابھی وہ فاضل رکن کی تقریر سن رہے ہیں اور انہوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ تقریر متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ۔ (میں ایوان کی توجہ رول ۱۷۴ کی طرف دلاتا ہوں) ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کی توجہ رول ۱۷۴ کی طرف دلانا بےجا نہیں ہے بلکہ اس کی طرف بروقت آپ کی توجہ دلائی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ میں عرض کروں گا کہ رول ۷۷ کے تحت اگر موشن آ چکی ہے کہ اس بل میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی چیز ہے اور اس وجہ سے اسے اسلامک ایڈوائزی کونسل کے پاس بھیج دیا جائے تو اگر اس چیز کے پیش نظر کوئی فاضل رکن اس موشن کی مخالفت کرنا چاہتا ہے تو وہ اس حد تک کرے کہ یہ repugnant نہیں ہے مگر وہ اس طرح oppose نہیں کر سکتے کہ یہ repugnant بھی ہے اور اس کو refer بھی نہ کیا جائے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اوقاف نے پوائنٹ آف آرڈر پر وقت اٹھایا ہے اور سپیکر صاحب نے میرے پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی رولنگ نہیں فرمائی تھی ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزراء صاحبان نکتہ ہائے اعتراض کا سہارا لے کر بڑی لمبی لمبی تقریریں کر رہے ہیں ۔ ایک طرف یہ شکایت کر رہے ہیں کہ اس معزز ایوان کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے ۔

وزیر قانون ۔ نکتہ استحقاق ۔ جناب والا ۔ میرا استحقاق یہ ہے کہ میں رولز کا حوالہ دوں ۔ میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر رولز کا حوالہ دے کر بتا رہا ہوں وہ کچھ اور ہی فرما رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ انہیں احساس ہو جائے گا کہ یہ تمام چیزیں غیر متعلقہ ہیں اور انہوں نے ہاؤس کا قیمتی وقت ضائع کیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker. There is a very important discussion going on about a point of order and I have to listen to everybody and, particularly, I cannot ignore the Law Minister.

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ۱۹ جنوری سے یہ سیشن شروع ہوا تھا ۔ اس میں کئی بل پیش کئے گئے ہیں اور ترامیم بھی آئی ہیں ۔ مخدوم زادہ صاحب نے اتنا ٹائم لے لیا ہے پھر بھی بات واضح نہیں ہو رہی۔ ہم دیکھتے رہے ہیں کہ جس نے oppose کیا اس نے اس ترمیم کی حدود میں رہ کر oppose کیا ہے ۔ یہ مسئلہ خصوصی نوعیت کا ہے اور سمجھ نہیں آتی کہ دو دن اس بات پر لگ گئے ہیں لیکن مخدوم زادہ صاحب پھر بھی ایوان کا وقت ضائع کرتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ میرا خیال ہے کہ کوئی جلوس آ چکا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں وہ وزراء صاحبان کو ملنا چاہتا ہے ۔ لہذا تھوڑے وقت کے لئے ہاؤس کی کارروائی کو اگر ملتوی کر دیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں ایسا نہیں کر سکتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ لابی میں لوگ آ رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ وہ اندر داخل ہو رہے ہیں ۔ بہتر ہوگا اگر ایوان کی کارروائی تھوڑے عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائے۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ میں ایسا کرنا مناسب نہیں سمجھتا ۔

میاں خورشید انور ۔ لوگ تو اندر تک آ گئے ہیں۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر ان کی بات سن لی جائے تو یہ بہت بہتر ہوگا یہ لوگ یہاں بیکار بیٹھے ہیں ۔ آخر باہر جا کر ان کی بات سن لیں اس میں کیا حرج ہے ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا۔ میں گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ آج اٹھایا جا چکا اور بالکل thrash ہو چکا ہے ۔ پوزیشن بھی صاف ہو گئی تھی ۔ معزز ممبران بیک وقت یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قانون اسلامی شرع کے خلاف ہے اس کے منافی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسے اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس نہیں جانا چاہئے ۔ یہ حق ان کا تسلیم کیا گیا ہے لیکن مخدوم زادہ صاحب کوشش کر رہے ہیں کہ وہ اس معاملہ کو آگے لے جائیں ۔ تو اس وقت جناب والا اس چیز کو اس حد تک پابند restrict کریں کہ آیا اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجنا چاہئے یا نہیں تا کہ ہاؤس کا قیمتی وقت بچ جائے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا۔ ابھی جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ انہوں نے اسی سلسلہ میں ایک نکتہ اعتراض پیش کیا تھا جس پر سپیکر صاحب نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تھا اور مخدوم زادہ صاحب کو بولنے کی پوری آزادی دی گئی تھی ۔ جب سپیکر صاحب ایک چیز کو جائز سمجھتے

ہیں تو پھر وہ ان کو بولنے کی اجازت دیتے ہیں ۔ اگر انہوں نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر قبول کر لیا ہوتا تو وہ فیصلہ دے سکتے تھے اور انہیں روک سکتے تھے ۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ مخدوم صاحب جو کچھ فرما رہے تھے وہ بالکل متعلقہ تھا اور غیر متعلقہ نہیں تھا ۔ محترم قائد ایوان نے بھی یہ فرمایا ہے کہ یہ اکثریتی پارٹی عوام کو ایک نعرہ دے کر آئی ہے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ غیر متعلقہ بات ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں یہ بتا رہا ہوں کیونکہ آپ نے ابھی رولنگ دینی ہے ۔ میں اکثریتی پارٹی کا احترام کرتا ہوں لیکن شاید وہ یہ بات بھول گئے ہیں انہوں نے عوام کو یہ کہا تھا کہ ہم مساوات محمدی قائم کریں گے ۔ جناب والا۔ ہم بھی مساوات محمدی چاہتے ہیں ۔ اگر اس کے مطابق فیصلہ ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ لیڈر آف دی ہاؤس کو یقین دلانا چاہئے کہ وہ مساوات محمدی کے مطابق چلیں گے ۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً ہم ان کے ساتھ ہوں گے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ یہ مسئلہ زیر بحث نہیں ہے ۔ صرف پوائنٹ یہ ہے کہ مخدوم زادہ صاحب جو بات کہہ رہے ہیں وہ متعلقہ ہے یا غیر متعلقہ ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ جب بھی اسمبلی میں کوئی اعتراض پیدا ہو کہ یہ بل اسلامی مقتضیات کے منافی ہے اور اسے زیر غور لایا جائے تو اس وقت یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس اعتراض کے آ جانے کے فوراً بعد کہ آیا اس بل کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجنا ضروری ہے یا نہیں ۔ پھر اس پر پورے طریقے سے بحث ہو سکتی ہے یا نہیں ۔ یہ کہنا کہ صرف اس بنا پر بحث ہو سکتی ہے کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے بلکہ اصل مقصد اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ آیا ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جو prima facie ہے ۔ جو ظاہر ہے اس عنوان سے کہ یہ اسلام کے

مقتضیات کے منافی ہے ۔ یہ ایسا مسئلہ ہے جس کی ہمیں سمجھ نہیں آتی بلکہ اس کا فیصلہ کونسل کرتی ہے کیونکہ یہ بھی آئین اور قانون میں نہیں ہے کہ صرف وہی کونسل یہ فیصلہ کرے گی ۔ کونسل اس وقت فیصلہ کرے گی جب کہ اس ہاؤس کی رائے بٹ جائے گی ۔ کوئی کہیں گے کہ اس کی مقتضیات کے مطابق میں ہے اور کوئی کہیں گے کہ نہیں ہے ۔ پھر اس کا arbitration یا فیصلہ کرنے والا واحد ادارہ اسلامک ایڈوائزری کونسل ہے جس کو refer کیا جائے گا ۔ جب تک اس بارے میں یہ فیصلہ نہیں ہو جاتا کہ اس کا بھیجنا ضروری ہے یا نہیں ہے ۔ اس وقت تک جو بھی دلائل ہاؤس کی طرف سے extend کئے جائیں گے چاہے وہ negation ثابت کرنے کے لئے ہوں ، چاہے اس کو prima facie ثابت کرنے کے لئے انہیں کسی طور پر بھی irrelevant قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ مخدوم زادہ صاحب اسلامک object کو سامنے لا کے یہ پیش کر سکتے ہیں کہ اسے اب وہاں refer نہ کریں بلکہ اسے prima facie against the principles of Islam سمجھتے ہوئے ہم ختم کردیں گے یا یہ کہ یہ بل یہاں پر نہ آئے ۔ اگر دوسری طرف سے وہ رائے آگئی کہ یہ prima facia نہیں ہے یا اسلام کے مطابق ہے تو پھر یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس کا فیصلہ کریں کہ آیا یہ اسلام کے مطابق ہے یا نہیں ہے ۔ اسے کونسل کے پاس بھیجنا چاہیے یا نہ بھیجنا چاہیے ۔ اس سٹیج پر relevancy اور irrelevancy of the arguments جو ہے میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Minister for Law.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کل بھی میرا پوائنٹ آف آرڈر یہی تھا کہ مخدوم زادہ صاحب کی تقریر relevant ہے یا irrelevant ہے ۔ جو کچھ انہوں نے بولا ہے کہ کیا وہ relevant ہے ۔ آج بھی میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے اور وزیر اوقاف نے جو پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے اس کی بھی بنیاد یہی ہے کہ یہ relevant ہے یا نہیں ہے ۔

حضور والا ۔ اب تک جو arguments مخدوم زادہ صاحب نے دی ہیں اگر قرآن اور سنہ کی بات کی ہے ۔ اگر اسلام کے بنیادی اصولوں کو trace کیا جا رہا ہے تو جناب والا ۔ ابھی تک جو بات سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بل اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے ۔ انہوں جو argument develop کی ہے یہی argument قائد حزب اختلاف کی ہونی چاہیے تھی کہ اس کو ایڈوائزری کونسل کو refer کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ یہ قرآن اور سنہ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے ۔ اگر دونوں کی arguments ایک ہوں تو یہ بل ایسا ہے جو قرآن و سنہ کے خلاف ہے ۔ جناب والا ۔ پھر جو arguments اب تک develop کی گئی ہیں وہ اس بنیاد پر irrelevant ہیں کہ اگر اس کے بعد اسلامک ایڈوائزری کونسل کو refer نہ کیا جائے تو اس کی کوئی relevancy نہیں بنتی ۔ یا تو وہ یہ کہیں کہ ان کا موشن ہی ایسا ہے ۔ اگر محرک کی تحریک سے بل اسلامک ایڈوائزری کونسل کو ان بنیادوں پر refer کیا جائے کہ یہ اسلام قرآن اور سنہ کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے تو relevancy بنتی تھی ۔ argument بنتی تھی ۔ اگر اب تک یہی بات کی گئی کہ اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے اور پھر بعد میں یہ کہا جائے کہ اس کو refer نہ کیا جائے تو جناب والا ۔ یہ سب باتیں irrelevant ہیں ۔ محرک کی argument یہ ہونی چاہیے کہ اس کو refer کیا جائے ۔ جناب والا ۔ رول ۷۷ بڑا واضح ہے ۔ کسی صورت میں بھی موشن کو اس طرح oppose نہیں کیا جا سکتا کہ یہ بل قرآن اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے لیکن ایڈوائزری کونسل سے advice نہ لی جائے ۔

جناب والا ۔ میں پھر عرض کروں گا کہ آپ اس پر رولنگ فرمائیں ۔ یہ irrelevant بات کی گئی ہے ۔ یہ ایک موشن کو oppose کر رہے ہیں اور کسی صورت میں یہ argument develop نہیں کی جا سکتی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے اجازت دیجئے

کہ میں اس مسئلہ پر اپنے موقف کی وضاحت کر دوں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ اس کو ایڈوائزری کونسل کے پاس بھیجا جائے یا نہ بھیجا جائے ۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے ۔ اس پر بار بار وضاحت سے ہم نے بھی غرض کیا ہے اور رولنگ آ چکی ہے ۔ یہ اختلافی مسئلہ ہے اس لیے اس پر بولنے کی اجازت ہے ۔ ابھی جناب والا نے فرمایا تھا کہ اسلام اور سنہ کے مطابق یا اسلام کے بنیادی اصولوں کو یہاں واضح کرنے کے لیے اس پر زیادہ emphasis نہ دیں ۔ لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ emphasis دینا ضروری ہوگیا ہے کیونکہ اسلام اور سنہ کی جو فاضل وزیر خزانہ نے تشریح کی ہے وہ یہ کی ہے کہ اسلامک سوشلزم کے مطابق judge کریں گے کیونکہ وہ commitment کر چکے ہیں ۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس پر emphasis کی اس لیے بھی زیادہ ضرورت ہے کہ اسلام کے ساتھ کل کوئی یہ کہے کہ اسلامک ہندوازم یا کارل مارکس کا اسلامک سوشلزم تو یہ پیوند نہیں لگ جاتا کہ pure ہے جس طرح اسلام ہے اور سنہ ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Socialism is not to be discussed.

مساوات ہدی کسی پارٹی کا manifesto نہیں ہے ۔ ایسی کوئی بات یہاں discuss نہیں کی جاسکتی ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس میں سمجھنے کی زیادہ ضرورت ہے ۔ مجھے اس ضمن میں صرف دو الفاظ عرض کر کے اپنی بات کو ختم کرنا ہے ۔ جناب والا ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک یہودی عالم یمن سے آیا تھا ۔ اس کو لوگوں نے کہا کہ یہاں کانوں میں روئی دے کر چلو کیونکہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کوئی بات تمہارے کانوں تک پہنچ گئی تو تمہاری خیر نہیں ۔ تمہارا جو اصل مذہب ہے وہ تبدیل ہوجائے گا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ جس طرح وہ مجبور ہوا اور سننے کے بعد ایمان لے آیا تو آپ سنیے کہ اسلام کے خلاف قانون میں کیاچیز ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker : Only one member is allowed to take the floor at a time.

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے قائد اعظم علیہ رحمۃ کے خلاف بات کرکے اس ایوان کی توہین کی ہے اور معزز اراکین کے جذبات کو مجروح کیا ہے ۔ فاضل رکن نے کارل مارکس کا اسلامک سوشلزم کہا ہے ۔ اسلامک سوشلزم تو قائد اعظم محمد علی جناح علیہ رحمۃ کا ہے ۔ اسلامک سوشلزم کارل مارکس کا نہیں ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Islamic Socialism is not to be discussed here.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں ۔ قائد اعظمرح کی تقاریر میں اسلامک سوشلزم کا ذکر کیا گیا ہے ۔

Mr. Deputy Speaker : Let him give his explanation.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ میں نے کارل مارکس کا اسلامک سوشلزم کبھی نہیں کہا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ کارل مارکس کے سوشلزم کا پیوند اگر اسلام کے ساتھ لگا دیا جاتا تو میں یہ سمجھتا ہوں . . . . .

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ آپ ٹیپ سن لیں ۔ بات یہ ہوئی ہے کہ کارل مارکس کا اسلامک سوشلزم ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ کا پوائنٹ آف پرولیج ٹھیک ہے ۔ اس کو کل کرلیں گے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے یہ کہا ہے کہ کارل مارکس کا اسلامک سوشلزم ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر - ٹھیک ہے ٹیپ سن لی جائے گی اور ٹیپ سننے کے بعد آپ کے اس پوائنٹ پر مزید بحث ہوگی -

سردار امجد حمید خان دستی - جناب والا - وزیر قانون اس قدر جوش میں ہیں کہ انہوں نے اس سے پیشتر بھی بات نہیں سنی - میں نے یہ عرض کیا تھا -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - میں نے اس بات کو ختم کر دیا ہے - آپ اس بات کو چھوڑ دیں -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - اس معزز ایوان میں پاکستان پیپلز پارٹی کے فاضل ارکان کی اکثریت اسلامی سوشلزم کے نام پر منتخب ہو کر آئی ہے اور عوام کا فیصلہ لے کر یہاں آئے ہوئے ہیں - اس لئے کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلامی سوشلزم کے خلاف یا اسلام کے خلاف کچھ کہے کیونکہ یہ عوام کا فیصلہ ہے اور مسلمانوں کا فیصلہ ہے -

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور - جناب والا- ہم عوام سے اس قسم کا فیصلہ نہیں لے کر آئے- یہ خود منحرف ہو چکے ہیں اور وزیر قانون بار بار agitator بننے کی کوشش کر رہے ہیں-

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون - جناب والا - میرے متعلق یہ الفاظ کہے گئے ہیں کہ میں agitator بننے کی کوشش کر رہا ہوں - میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایوان کی اقدار کو سامنے رکھ کر اس کی عزت اور عظمت کو سامنے رکھ کر بات کرتے ہیں اگر agitation کی بات کرنی ہے تو ایوان سے باہر کرنے کے لئے تیار ہیں -

میاں خورشید انور - ہم یہاں بھی کر سکتے ہیں اور باہر بھی کر

سکتے ہیں لیکن آپ قائد اعظم کا سہارا لے کر اپنے آپ کو بڑا نہیں بنا سکتے ۔ آپ ان کا مبارک نام کس منہ سے لیتے ہیں ۔ خدا سے ڈرو ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker. I am not going to allow discussion on this point.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ مجھے نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ محترم وزرا صاحبان کو اپنے حقوق اور فرائض کا خیال ہونا چاہئے تھا لیکن وہ زیادہ دست درازی کرتے ہیں تو ہم اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں ۔ اگر agitation کی بات ہے تو ہم کہتے ہیں کہ آیئے میدان میں کیونکہ ۲۳ فیصد ووٹ حاصل کرنے والی پارٹی اکثریت کی نمائندہ نہیں ہو سکتی ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker. I have requested the members to finish this matter.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے سب سے پہلے اپنے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ ہاؤس کی عزت و وقار کا خیال رکھیں اور جس طرح یہ آجکی بحث ساری غیر متعلقہ رہی ہے ۔ مجھے اس کا نہایت افسوس ہے ۔ ہمیں مزید irrelevancy کا شکار نہیں ہونا چاہئے ۔ میں اپنے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ تحمل کی رواداری کی روایات جو جمہوریت کا خاصا ہیں اس کا دامن نہ چھوڑیں ۔ ایک دوسرے کی بات کا جواب آپکے توسط سے دیں ۔ اس ہاؤس میں ایسی فضا کسی صورت میں جمہوریت کے کارواں کو آگے بڑھانے میں ممد و معاون نہیں ہو سکتی ۔ ہمیں دونوں طرف سے تحمل اور رواداری کا ثبوت دینا چاہئے ۔ میں سب سے پہلے اپنے ساتھیوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے مزاج پر قابو رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ حزب مخالف سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ بھی غیر ضروری بحثوں میں الجھنے کی بجائے اصل مسائل کی طرف توجہ دیں ۔

میاں خورشید انور۔ جناب والا ۔ وزیر خزانہ نے درست فرمایا ہے ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ وہ بڑا عالمانہ وعظ فرما دیتے ہیں لیکن ہمیشہ زیادتی کی ابتدا خود کرتے ہیں اور اپنے وزیروں سے کراتے ہیں پھر بعد میں بڑے آرام سے ایک اچھا سا بیان دے دیتے ہیں ۔ جناب والا۔ وقت تو خود وہ ہی ضائع کر رہے ہیں ۔ دھمکیاں آپ دے رہے ہیں۔ ملک مختار اعوان صاحب کا جو آج اس ہاؤس میں لہجہ تھا میں سمجھتا ہوں وہ سراسر زیادتی پر مبنی ہے اور وہ دھونس دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اگر آپ کو عوام نے بھیجا ہے تو ہمیں کس نے یہاں بھیجا ہے ۔ کیا آپ کے بزرگوں نے ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ آپ اس بات کو ختم کریں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ مجھے بھی موقع دیجئے تاکہ میں وضاحت کر سکوں ۔

مسٹر تاج محمد خانزادہ ۔ آپ کسی کو بات کرنے کا موقع نہ دیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ اپنا حق استعمال کرتے رہیں یہ قانون lapse ہو جائیں گے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ انقلابی پارٹی ہونے کی حیثیت سے جو وعدہ قائد عوام صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے عوام سے کیا تھا ۔ اس کے مطابق ایک قانون بنایا جا رہا ہے جو غریب عوام کے وسیع تر مفاد میں ہوگا ۔ لیکن آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ حزب اختلاف کی پنچوں کی طرف سے چند اراکین کس طریقے سے اس قانون کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ اس قانون کے ذریعہ غریب لوگوں کو shelter دیا جا رہا ہے ۔ اور ان کے حقوق کو تحفظ دیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں جو الزام مجھ پر لگایا جا رہا ہے میں اپنی پوزیشن واضح کرنا چاہتا ہوں ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر جناب وزیر قانون کو پرنسپل پر بولنے کی اجازت دی ہے تو ہمیں بھی بولنے کا حق دیا جائے کیونکہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ ہم اس بل کے مخالف ہیں ۔ ہم تو اس کے اغراض و مقاصد سے

متفق ہیں لیکن جو انداز اختیار کیا ہوا ہے وہ غلط ہے - آپ اس سے ذاتی اور سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تاکہ لوگوں کے گھروں پر قبضہ کر لیا جائے - آپ لوگوں کو پریشان کرنا چاہتے ہیں -

Mr. Deputy Speaker : I will ask the Leader of the House to take the floor. The members should please take their seats.

وزیر قانون - جناب والا - انہوں نے کہا ہے کہ دھونس سے بات کی جا رہی ہے - میں نے ہرگز ایسی بات نہیں کی - اگر میں یہ کہوں کہ اسلامی سوشلزم سامنے رکھ کر ہم ووٹ لے کر آئے ہیں تو جناب والا - یہ ہمارا حق ہے کیونکہ ہم وہ منشور سامنے رکھ کر منتخب ہو کر آئے ہوئے ہیں اور ہم نے اس کو عملی جامہ پہنانا ہے - یہ کوئی دھونس کی بات نہیں ہے -

مسٹر ڈپٹی سپیکر - وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے کوئی دھونس نہیں دی ہے - میں نے اپنی پوزیشن واضح کی ہے -

Now I give the floor to Mr Khanzada.

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Sir, we have spent enough time. I would not say "wasted" because it is unparliamentary, so I would not use the words "wasted enough time" over this discussion The issue before this House is whether the bill, which was presented to the House, should be referred to the Islamic Ideology Council or this House was capable of taking it up for discussion. Sir, we have not yet decided whether the bill in toto is against the Islamic Ideology or certain sections of this bill. It has repeatedly been drummed in our ears that we are against the provision of cheap houses to the larger portion of our unfortunate citizens in Pakistan. Sir, I want to assure the people on the treasury benches that we are as keen, if not keener, to provide shelter, food and clothes to the maximum number of poor people within the available resources of our country.

مسٹر ڈپٹی سپیکر - پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ مخدوم زادہ سید حسن

محمود relevant تھے یا نہیں اور سپیکر صاحب نے کوئی رولنگ دی تھی یا نہیں دی تھی ۔

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Mr. Makhdoomzada is relevant to the extent of.....

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ کیا سپیکر صاحب نے ان کی موشن پر رولنگ دے دی تھی یا نہیں ؟

Mr. Taj Muhammad Khanzada : Where Makhdoomzada Sahib intends to discuss the total bill, there he may not be justified but where Makhdoomzada Sahib refer to certain specific sections, which are un-Islamic, and thereby he does not want that bill to go there, but wants that we should discuss it here, to that extend he is relevant.

Mr. Deputy Speaker : Now Leader of the House on this point will take the floor and then Minister of Auqaf.

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ وقت میں کچھ توسیع کر دی جائے تاکہ اس پوائنٹ آف آرڈر پر رولنگ آ جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ جو پوائنٹ آف آرڈر زیر بحث ہے اس نے کافی وقت لیا ہے ۔ اس موقع پر ہاؤس کو ملتوی کرنا مناسب نہیں ہوگا ۔ میں ہاؤس سے اجازت لونگا ۔

میاں خورشید انور ۔ ہم قطعاً ڈیڑھ بجے کے بعد بیٹھنے کو تیار نہیں ۔

مسٹر ڈپٹی سپیکر ۔ اس پوائنٹ آف آرڈر پر میں اپنی رولنگ دینے تک ایوان کی کارروائی کا وقت بڑھاتا ہوں ۔
and for that I am competent under the rule.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ قاعدہ ۷۷ کے تحت کوئی بھی ممبر یہ سوال اٹھا سکتا ہے کہ یہ بل چونکہ اسلامی مقتضیات اور قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہے - اس لئے اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کر دیا جائے - جناب وزیر متعلقہ نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ چونکہ محرک نے اس کو مشاورتی کونسل میں بھیجنے کی تحریک پیش کی ہے اور جناب مخدوم زادہ حسن محمود نے اس کی مخالفت کی ہے اس لئے انہیں صرف اسی حد تک مخالفت کا اختیار حاصل ہے - وہ اس کے اسلامی پہلوؤں کے سلسلے میں کوئی بات نہ کریں بلکہ اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کو نہ بھیجنے کے سلسلے میں اپنے دلائل پیش کریں - اس سلسلے میں آپ اپنی کل کی وضاحت میں اس کا سکوپ متعین کر چکے ہیں اور یہ فرما چکے ہیں کہ مخالفت کرتے ہوئے بھی ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بھی یہ ثابت کریں کہ یہ اسلامی مقتضیات کے منافی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ دلیل دیں کہ اگر یہ ایوان چاہیے تو اس کو وہاں نہ بھیجے اور خود ہی اس پر بحث کرکے اپنا فیصلہ صادر کرے - جناب والا - کل آپ یہ وضاحت فرما چکے ہیں اور میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ قاعدہ ۷۷(۲) کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے -

Rule 77(2) of the Rule of Procedure—

> Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam for advice to the Advisory Council of Islamic Ideology, the Assembly may at any time decide to proceed with the Bill, if it considers that in the public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished.

جناب والا - اس وقت یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اسے اسلامی مشاورتی کونسل میں بھیج دیا جائے - تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر

ایوان کی یہ رائے ہو کہ اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کی بجائے ایوان میں زیر بحث لایا جائے تو اس کے لیے استدلال پیش کرنے کے متعلق کوئی پابندی عائد کی جا سکتی ہے - اس اعتبار سے نہ صرف یہ کہ اس رول کے مطابق بلکہ آپ کی وضاحت کے مطابق مخدوم زادہ صاحب relevant ہیں اور انہیں یہ استحقاق حاصل ہے کہ وہ اس بل کے جو اسلامی اور قرآن و سنت سے متعلق پہلو ہیں ان پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالیں تاکہ یہ ایوان اس کو اسلامی مشاورتی کونسل میں بھیجنے کی بجائے یہاں زیر بحث لا کر اس سلسلے میں کوئی حتمی فیصلہ کر سکے -

وزیر اوقاف و نو آبادیات ـ جناب سپیکر - کیونکہ بہت سی بحث آپ کی غیر حاضری میں ہوئی ہے جس کا تعلق میرے اس پوائنٹ آف آرڈر سے تھا کہ میں نے جو بل ایوان میں پیش کیا ہے اس میں یہ ترمیم پیش کی گئی ہے کہ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

مسٹر سپیکر ـ آپ تشریف رکھیں - میں سیکرٹری صاحب سے کچھ اطلاع حاصل کرنی چاہتا ہوں -

میاں خورشید انور ـ جناب سپیکر - ایوان کا وقت ختم ہو گیا -

آوازیں - وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے -

مسٹر سپیکر - میں نے ان سے یہ پوچھنا تھا کہ کس وجہ سے ایوان کی کارروائی ڈیڑھ بجے ملتوی نہیں ہوئی -

وزیر اوقاف و نو آبادیات ـ ڈپٹی سپیکر صاحب نے ایوان کا وقت اس وقت تک بڑھا دیا ہے جب تک اس پوائنٹ آف آرڈر کا فیصلہ نہیں ہو جاتا -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmood : Sir, before you give a ruling would you kindly permit me to make my statement.

مسٹر سپیکر ۔ مجھے پہلے ممتاز احمد کاہلوں کی بات سن لینے دیجئے ۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آپ کو بھی موقع دیا جائیگا ۔

پیشتر اس کے کہ وزیر اوقاف اپنی بات شروع کریں میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ کل میں نے اس کی بحث کا سکوپ مقرر کیا تھا اور وہ اس طرح مقرر کیا تھا کہ کوئی ممبر یہ بھی بحث کر سکتا ہے کہ یہ بل قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف نہیں ہے لہذا اس کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کی اجازت نہیں ۔ یا یہ کہہ سکتا ہے کہ بل کو قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے خلاف ہونے کے باوجود اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد نہ کیا جائے ۔ کل میں نے اس بحث کا یہ سکوپ متعین کیا تھا ۔

سید قابش الوری ۔ ان کو اصرار ہے کہ یہ نہیں ہوا تھا ۔

وزیر اوقاف و نوآبادیات ۔ جناب والا ۔ اس بل میں علامہ رحمت‌اللہ ارشد صاحب نے ترمیم پیش کی ہے کہ یہ بل مجموعی طور پر قرآن و سنت میں مندرج اسلامی تعلیمات اور مقتضیات کے منافی ہے ۔ جہاں تک ممبر صاحبان کا اس بحث میں حصہ لینے کا تعلق ہے ۔ اس کے متعلق آپ نے سکوپ واضح کردیا ہے ۔ اگر کل نہیں کیا تو ہم نے آج سن لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کل کا لکھا ہوا پڑھا ہے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ آپ نے آج پڑھ دیا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کوئی ممبر کیا تقریر کر سکتا ہے ۔ مثلاً جناب علامہ صاحب کو اب یہ حق نہیں پہنچ سکتا کہ وہ یہ تقریر شروع کردیں کہ یہ قرآن و سنت کے عین مطابق ہے ۔ اسی طرح جناب مخدوم زادہ صاحب کو یہ حق نہیں پہنچ سکتا کہ وہ آج یہ تقریر شروع کردیں جب کہ وہ اس بات کی مخالفت کرتے ہیں جو علامہ صاحب نے کہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کل اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا تھا ۔ ایک یہ کہ یہ قرآن و سنت کے خلاف ہے اور دوسرا یہ کہ اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس جانا چاہیے ۔ کوئی ممبر یہ کہہ سکتا ہے کہ قرآن و سنت کے خلاف ہونے کے باوجود اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس نہ بھیجا جائے ۔

وزیر اوقاف و نو آبادیات ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ جو ترمیم علامہ صاحب نے پیش کی ہے اس کے متعلق تو سب ممبران کیلیے آپ نے سکوپ مقرر کردیا ۔ اب علامہ صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ اسلامی قانون کے مطابق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ترمیم کے ایک حصے کی مخالفت کی جا سکتی ہے کہ اس کو اسلامک ایڈوائزری کونسل کے پاس نہ بھیجا جائے ۔ ترمیم کے تمام فقرات اور حصوں کی مخالفت کرنی ضروری نہیں ۔ صبح میں نے اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ یہاں پر جو ممبران کو مسلمان بنانے کے متعلق تقریر کی جا رہی ہے ، یہ relevant نہیں ہے ۔ یہ بل کس طرح اسلام اور سنہ کے خلاف ہے ، یہ relevant ہوگا ۔ اس کے علاوہ جو چیزیں ہوں گی وہ relevant نہیں ہیں ۔ اس وقت میں نے مخدوم زادہ سید حسن محمود کو ٹوکا تھا کیونکہ وہ اپنے موضوع سے ہٹ کر ایوان کو قائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ ہم سب مسلمان ہیں اور پھر وہ یہ بھی بتا رہے تھے کہ اسلام کی بنیاد اصل کیا ہے اور اسلام ہم سے کیا توقع کرتا ہے ، میں نے اس پر ان کو ٹوکا تھا ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ میں عرض کردوں کہ آپ کی غیر حاضری میں ایک واقعہ بھی ہوا تھا جس سے میری تقریر کا سکوپ اور وسیع تر ہوگیا ہے ۔ جناب حنیف رامے صاحب نے بڑی فصاحت اور بلاغت سے یہ کہا ہے کہ ہم لوگ اسلامی سوشلزم پر committed ہیں ، لہذا

میں نے جو اوتھ پڑھ کے سنائی تھی اس میں اسلامک سوشلزم کا لفظ نہیں ہے بلکہ "safeguard of Islam" ہے ، اسلیے میرے لیے یہ ضروری تھا کہ ان مسائل کی طرف بھی ان کی توجہ مبذول کراؤں جن کی ضمانت کی ذمہداری دی گئی ہے -

مسٹر سپیکر - زندگی رہے تو اور مواقع آئیں گے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - پارٹی manifesto اپنی جگہ پہ ہے - مجھے یہ دلائل پیش کرنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ اختیارات تفویض کیے ہیں اور ان کا استعمال کیسے ہونا ہے -

مسٹر سپیکر - اسکا ذکر اس بل میں نہیں ہے -

مخدوم زادہ سید حسن محمود - on the floor of the House یہ کہا گیا ہے کہ ہماری طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں - ہمارے نزدیک طاقت کا سرچشمہ خدا ہے - اب اس میں فرق یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ sovereignty خدا کی ہے - - - -

Mr. Speaker : It is not a general speech.

مخدوم زادہ سید حسن محمود - جناب آپ کی غیر موجودگی میں ایک تقریر ہوئی ہے -

مسٹر سپیکر - ہوئی ہوگی - مجھے اس میں فرق نہیں پڑتا - مجھے نہیں پتا کہ وہ کس حد تک relevant تھی اور کس حد تک irrelevant تھی - مجھے تو یہ دیکھنا ہے کہ کس حد تک ان کی بات relevant ہے یا انہوں نے relevant بات کرنی ہے - کسی دوسرے فاضل ممبر کی تقریر اس بات کو متاثر نہیں کرتی -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - ایوان کا وقت ختم ہوچکا ہے ، اور پوائنٹ آف آرڈر پر بھی آپ نے فیصلہ فرما دیا ہے - آپ کے آنے سے قبل

ڈپٹی سپیکر صاحب نے فیصلہ دیا تھا کہ Till the decision of this Point of Order ایوان کی کارروائی جاری رہے گی ۔ لہذا اب اس کارروائی کو ختم کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اجلاس کا وقت چار بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ سردار صغیر احمد صاحب نے تحریک پیش کی ہے کہ ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے ۔ ان لوگوں نے تو پارلیمانی سیکرٹری بننا ہے ۔ ہمیں کیا مصیبت ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مسودہ قانون جو زیر بحث لایا جا رہا ہے اتنا اہم ہے کہ اس کی طرف تمام غریب لوگوں کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں کہ معزز اراکین کب تک عوام کے وسیع تر مفاد میں قانون بناتے ہیں ۔ حضور والا ۔ اس قانون کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے آج ایوان کا وقت چار بجے تک بڑھائیں تاکہ آج اس قانون کو پاس کرایا جا سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ایوان اس بات سے اتفاق کرتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ غریب عوام نے اب آپ سے آنکھیں پھیر لی ہیں ۔ آپ نے ان سے بہت دھوکے کر لیے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قواعد کے تحت جس وقت ڈپٹی سپیکر، سپیکر کے فرائض انجام دیتے ہیں تو اسکے بعد سپیکر صاحب اسکی رولنگ یا اس کے فیصلے کو تبدیل نہیں کر سکتے ۔ اس بارے میں میرے پاس

precedents بھی موجود ہیں ۔ چونکہ جناب سے پہلے ڈپٹی سپیکر صاحب نے سپیکر کے فرائض انجام دیئے ہیں اور انہوں نے فیصلہ دے دیا تھا کہ اس ہاؤس کا وقت اس پوائنٹ آف آرڈر کے فیصلے تک بڑھایا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے کوئی فیصلہ نہیں بدلا ہے ۔ میں نے ایوان سے رائے پوچھی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب ایک چیز کا پہلے اس ایوان میں فیصلہ ہو چکا ہے تو اسکو دوبارہ re-open نہیں کیا جا سکتا ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ایک بات کہی ہے ۔ وہ رولنگ نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں جناب والا سے اتفاق کرتا ہوں ۔ یہ موشن جناب وزیر خزانہ نے دی تھی کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کے فیصلے تک وقت کو بڑھا دیا جائے ۔ اس موشن پہ ایک فیصلہ ہاؤس دے چکا ہے اس کی similar موشن دوبارہ پیش نہیں ہوسکتی ۔

وزیر قانون ۔ یہ بالکل اس قسم کی موشن نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ غلط کی گئی ہے ۔ یہ fresh موشن ہے کہ اس ایوان کا وقت چار بجے تک بڑھا دیا جائے۔ آپ ہاؤس کی رائے معلوم کر لیجیے ۔

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ڈپٹی سپیکر صاحب نے جب وہ کرسی صدارت پر متمکن تھے اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ایوان کا وقت بڑھایا تھا ۔ اب یہ تحریک میں نے پہلی مرتبہ پیش کی ہے کہ اس اجلاس کا وقت چار بجے تک بڑھایا جائے ۔ وہ موشن ہاؤس کے سامنے پیش نہیں ہوئی تھی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ وہ موشن ہاؤس کے سامنے پیش ہوئی تھی ۔

وزیر قانون ۔ مخصوص مفادات میں تحفظ کسی صورت میں یہ ایوان

نہیں دے سکتا ۔ یہاں پر ہم عوام کے حقوق کا تحفظ کریں گے ۔ اس لیے اگر کوئی واک آؤٹ کرنا چاہتا ہے تو کرسکتا ہے ۔ یہ تو سوچی سمجھی ہوئی بات ہے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please do not use such words.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وزیر قانون کو لا یعنی باتوں سے روک دیا جائے ۔

Mr. Speaker : I have stopped him.

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کافی عرصہ سے ایک بحث ہو رہی ہے ۔ آپ کے آنے سے قبل جب وقت ختم ہوا تھا تو اپوزیشن بینچز کی طرف سے یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی تھی کہ وقت ختم ہوگیا ہے ۔ اس پر میں نے سیکرٹری اسمبلی سے مشورہ کیا اور فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ ہاؤس کے وقت کو بڑھا دیا جائے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

دوسری بات جو حاجی سیف اللہ صاحب نے کہی ہے کہ ڈپٹی سپیکر جو رولنگ دے دیں گے ، اس کو reverse نہیں کیا جائے گا میری contention یہ ہے کہ ایک تو یہ رولنگ نہ تھی اور دوسرا یہ کہ اگر رولنگ ہو تو اس کو reverse نہیں کیا جا سکتا ، لیکن اس کو uphold کیا جا سکتا ہے اور وقت کو بڑھایا جا سکتا ہے ، یہ اس کو reverse کرنے والی بات نہیں ہے ۔ رولنگ reverse اس صورت ہو سکتی تھی اگر آپ آنے کے بعد یہ کہتے کہ جو ٹائم انہوں نے بڑھایا ہے میں اس کو بڑھانے کی اجازت نہیں دیتا اور میں اس کارروائی کو ختم کرتا ہوں ۔ لیکن آپ نے میرے وقت کو extend کرنا منظور فرمایا ہے ۔ یہ خلاف ضابطہ بات نہیں ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ نے ہاؤس سے اجازت لے لی تھی ؟

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) - میں نے ہاؤس سے اجازت نہیں لی تھی -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - پوائنٹ آف آرڈر - اگر سیکرٹری صاحب نے کہنا ہے تو یہ کہتے رہیں ، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے - ہم تو جناب کی طرف دیکھتے ہیں - سیکرٹری صاحب زیادہ مداخلت کرتے ہیں ، یہ جناب والا زیادتی ہے - جناب والا - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب نے سپیکر کی حیثیت سے رولنگ دی - اگر اس رولنگ کو دوبارہ ہاؤس سے پوچھا جائے گا تو جناب ہمیں یہ بتائیں کہ کیا یہ ڈپٹی سپیکر پر عدم اعتماد نہیں ہوگا -

آوازیں - " کیسے - "

Mr. Speaker : Let me hear him please.

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - میرے دوستوں نے کہا ہے کہ وہ کیسے - وہ ایسے ہے جیسے وزیر خزانہ ہاؤس میں مالیات کا بل پیش کرتے ہیں اور ہاؤس اس کو نامنظور کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے اوپر عدم اعتماد کا اظہار کیا جاتا ہے اور گورنمنٹ ٹوٹ جاتی ہے - جناب اس طرح جو رولنگ آپ دیں اس کے بعد ہاؤس آپ کو چیلنج کرتا ہے تو یقینی بات ہے کہ آپ پر ہمیں اعتماد نہیں رہا - اس لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس کو دوبارہ ہاؤس میں لیں گے تو ڈپٹی سپیکر کو اس سے پہلے استعفا دینا پڑے گا -

(قطع کلامیاں)

اب رہا ہمارے حقوق کا سوال - ڈپٹی سپیکر صاحب نے جب یہ رولنگ دے دی تھی تو بہت سے ممبران نے یہ سمجھ کر کہ اس رولنگ کے بعد ہاؤس کا وقت ختم ہو جائے گا اپنے اپنے گھر کو چلے گئے - جناب والا - اب ان کی ذمہ داری کون اٹھائے گا - ان کی غیر حاضری میں آپ ایک ریزولیوشن پاس کر دیتے ہیں

جو سپیکر کی کرسی پر اعتماد کرتے ہوئے چلے گئے تھے ۔ ان کے جانے کے دس منٹ کے بعد آپ یہ پیش کرتے ہیں کہ اس چیز کو دوبارہ ہاؤس consider کرے ۔ جناب والا ۔ میں اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لئے ان کے حق کو آپ مانیں ۔ لیکن ایک ایسا فیصلہ نہ کریں جس کے لئے ہمیشہ آپ کا حوالہ دیا جائے اور غلط حوالہ دیا جائے ۔ میں آپ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں ۔ آگے آپ مالک ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قبل اس کے کہ آپ تشریف رکھیں اور حاجی محمد سیف اللہ اپنے خیالات کا اظہار کریں میں ایک بات آپ سے پوچھنی چاہتا ہوں ۔ اس سے پہلے جب سے یہ اسمبلی معرض وجود میں آئی ہے ۔ کیا یہ نہیں ہوا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک وقت مقرر کیا گیا ہو پھر اس وقت کو بڑھایا گیا ہو ۔ اور بعد میں پھر اس کو بڑھایا گیا ہو ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ جناب نے مجھے حکم فرمایا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ہاں !

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آپ کی جو روایات ہیں ہم آپ کی غیر حاضری میں بھی آپ کی تعریف کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اب بھی میں آپ سے انصاف کی توقع کرتا ہوں ۔ اور جناب والا ۔ کی واضح رولنگ چاہتا ہوں ۔ جب ایک ممبر اس وقت ان کی رولنگ سننے کے بعد چلا گیا تو اس کے حقوق کی حفاظت کون کرے گا ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ نہایت فراخ دلی سے اور نہایت دیانت داری سے میں یہ فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ آج تک آپ نے کبھی دھاندلی نہیں کی اور آئندہ بھی میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وقت بڑھایا گیا تو دھاندلی ہوگی ۔

(قطع کلامیاں)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس ضمن میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۷ (I) (الف) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں صاف لکھا ہے کہ

> "Unless the Speaker otherwise directs—
> "the Assembly shall meet while in session on" so and so days. .....

اور اس میں وقت متعین ہے ۔ ان دنوں میں ساڑھے آٹھ بجے سے لے کر ڈیڑھ بجے تک اجلاس ہوگا ۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جہاں تک اسمبلی کی نشست کے وقت کا تعین کا سوال ہے وہ صرف اور صرف جناب سپیکر کے اختیار میں ہے ۔ اس میں ہاؤس کا کوئی تعلق ، کوئی اختیار نہیں ہے ۔ اب آپ فرمائیں کہ کیا ہاؤس اس بارے میں مجاز ہے کہ وہ کسی بھی question کا فیصلہ کرے ۔ اس ضمن میں جناب والا کی توجہ قاعدہ ۱۶۱ کی طرف مبذول کراؤں گا ۔ جس میں یہ لکھا ہے ۔

> "A matter requiring the decision of the Assembly shall be brought forward by means of a question put by the Speaker on a motion moved by a member".

صرف وہ موشن آپ put کریں گے جو اس اسمبلی میں ان قاعدوں کے لحاظ سے فیصلہ طلب ہوں ۔ جو چیز جناب والا کے اختیار میں ہے جس کا کلی اختیار اس قاعدے کے تحت جناب والا کو دیا گیا ہے ۔ اس بارے میں جناب ہاؤس میں question put نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ اگر یہ سلسلہ چل پڑا تو اس سے یہ بھی ایک روایت قائم ہو جائے گی جس طرح پوائنٹ آف آرڈر کے فیصلہ کے لئے صرف اختیار جناب والا کو ہے ۔ اگر فیصلہ کرنے کے بعد ایک ممبر یہ موشن put کر دیتا ہے کہ جناب معاملہ یوں نہیں یوں ہونا چاہیے تو کیا آپ ان قواعد اور ضابطوں کے تحت وہ موشن اسمبلی میں put کریں گے کہ آپ میرا فیصلہ برقرار

رکھتے ہیں یا کوئی نیا فیصلہ دیتے ہیں - جب ایک دفعہ سپیکر صاحب اپنے اختیارات کو جو کہ انہیں قاعدہ ۱۷ کے تحت حاصل تھے استعمال فرما کر ایوان کا وقت پوائنٹ آف آرڈر کے فیصلہ تک بڑھا چکے ہیں تو اس کی binding جناب والا پر بھی ہے اور اس ہاؤس پر بھی ہے - پھر نہ تو اس پر کوئی contrary موشن آ سکتا ہے ، نہ وہ admit ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس موشن کو قاعدہ ۱۶۱ کے تحت جناب والا اس ہاؤس میں منظوری کے لئے put کر سکتے ہیں -

وزیر مال - پوائنٹ آف آرڈر - فاضل ممبر نے جس قاعدہ کا حوالہ دیا ہے اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ جناب سپیکر ایک دفعہ ہی direct کر سکتے ہیں اور اس کے بعد direct نہیں کر سکتے - انہوں نے غلط interpret کیا ہے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - کیا یہ لیجسلیشن کا کام ہو رہا ہے - اگر ایسے ہی بیٹھنا ہے تو ہم بھی بیٹھے ہیں -

مسٹرسپیکر - سید تابش الوری صاحب آپ بھی فرما لیں -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - حقیقت یہ ہے کہ جناب وزیر خزانہ نے یہ تحریک پیش کی تھی کہ اس ہاؤس کا وقت دو بجے تک بڑھا دیا جائے - یہ ریکارڈ میں موجود ہے - چنانچہ اس تحریک پر جناب سپیکر نے اپنے اختیارات کے تحت اور یہ بھی جناب ریکارڈ سے ثابت ہے کہا تھا کہ مجھے اس کے لئے ہاؤس کی منظوری لینے کی ضرورت نہیں ہے - مجھے اختیار حاصل ہے کہ میں یہ ٹائم extend کر سکتا ہوں - چونکہ وزیر خزانہ کی تحریک پر انہوں نے یہ وقت till the decision of Point of Order بڑھا دیا تھا - اب جناب والا میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ قاعدہ ۱۶۱ کی تحت موشن پیش ہو سکتی ہے اس کے بعد میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۶۵ (I) کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں کہا گیا ہے -

> Except as otherwise provided by these rules, a motion shall not raise a question substantially identical with one on which the Assembly has given a decision in the same session.

جناب والا ۔ اب موشن پیش ہو چکی ہے جس میں یہ تحریک کی گئی تھی کہ ہاؤس کے وقت میں توسیع کر دی جائے ۔ اب توسیع کے سلسلے میں اس قسم کی دوسری موشن پیش نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کی کوئی relevancy نہیں ہے ۔

There has been no decision.

وزیرقانون ۔ جناب والا ۔ نہ یہ motion put کی گئی تھی نہ اسمبلی نے اس پر کوئی فیصلہ دیا تھا ۔ جناب والا ۔ یہ بالکل irrelevant بات کی گئی ہے کہ اسمبلی کے سامنے question put ہوا اور اسمبلی رائے کا اظہار کر چکی ہے ۔ اسمبلی میں کوئی رائے کا اظہار نہیں ہوا ۔ آپ اس پر رولنگ فرمائیں ۔ میں پھر عرض کروں گا کہ عوام کے مفاد میں یہ بات ہے جن سے ہم ووٹ لے کر آئے ہیں کہ آپ ان کی خاطر ایوان کے وقت کو چار بجے تک بڑھا دیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ نہ وزیر قانون یہ دعویٰ کر سکتے ہیں اور نہ یہاں کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ عوام کے مفاد کا زیادہ نگران ہے ۔ جتنے آپ عوام کے حقوق کے نگران ہیں اتنے ہی ہم بھی ہیں ۔ ہمیں بھی عوام نے ووٹ دئے ہیں ہم بھی عوام کی نمائندگی کرتے ہیں ۔ کسی کو کوئی حق نہیں کہ وہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ عوام کے مفادات کا زیادہ نگہبان ہے ۔ ہم یہاں برابر حقوق رکھتےہیں ۔ ہم بھی عوام کے نگہبان ہیں ۔ ہم بھی عوام کے نمائندے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ سید تابش الوری صاحب نے بالکل درست کہا کہ ہم سب عوام کے مفاد کے نگہبان ہیں ۔ لہذا میں یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ آج سے اسمبلی کی دو نشستیں ہوں اور روزانہ دو نشستیں ہوں تاکہ یہ جتنا بولنا چاہیں بولیں لیکن کام فوری طور پر نبٹایا جائے ۔ اگر رات کے بارہ بجے تک بھی ہمیں بیٹھنا پڑے گا تو ہم بیٹھیں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ کام زیادہ کرنا چاہتے ہیں اور اسمبلی کی سابقہ کارروائی اس بات کی شاہد ہے کہ ہم نے اس میں کتنا حصہ لیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ پہلے اس موضوع پر بول چکے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی نہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ ایک اور پوائنٹ آف آرڈر کی طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ اسمبلی کا وقت اس رولنگ کے مطابق ختم ہو چکا ہے ۔ جو بقایا proceedings ہیں ۔

They are illegal, void and contrary to the rules and regulations.

مسٹر نذر حسین منصور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جب یہ بل غریبوں کو مکان دینے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہر رول عوام کیلئے ہے ۔ اسمبلی کا وقت چار بجے تک کر دیا جائے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں ۔ میری گذارش ہے کہ میں زیر قاعدہ ۱۹۸ یہ تحریک کرتا ہوں کہ قاعدہ ۱۷ کو معطل کیا جائے اور آج کی نشست کا وقت چار بجے تک بڑھا دیا جائے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں پھر یہ گذارش کروں گا کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ جس نکتہ پر بحث ہو رہی ہے اس پر آپ نے ابھی تک رولنگ نہیں دی اور انہوں نے ایک نیا ریزولیوشن پیش کر دیا ہے ۔ ایوان کے سامنے پہلے ہی ایک مسئلہ چل رہا ہے ۔ جو سوال ہے اس کا ابھی جواب دینا باقی ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ سپیکر وہ ہیں یا حضور والا ۔ آپ نے جو سوالات میرے اوپر کئے ہیں ان کا ابھی جواب آنا ہے ۔ ان سے بھی پوچھ

لیجئے کہ یہ بتائیں کہ رولنگ کے بعد جو ممبر صاحبان چلے گئے ہیں ان کی ذمہ داری کون اٹھائے ۔ میں نے جو بات کہی ہے اس کی طرف وہ نہیں آئے ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. I do not want to enter into a controversy.

آپ نے تین مرتبہ اس بات کو دھرایا ہے جو ممبر وقت مقررہ سے ایک لمحہ پہلے چلا جاتا ہے اسے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا ۔ اصول بڑا واضح ہے ۔ اگر ایک ممبر ایک لمحہ بھی ھاؤس adjourn ہونے سے پہلے چلا جاتا ہے یعنی ساڑھے بارہ کا وقت لکھا ہوا ہے اور وہ بارہ بجکر ۲۹ منٹ پر یا بارہ بجکر ۲۸ منٹ پر چلا جاتا ہے تو جب یہ تجویز آ جاتی ہے یا سپیکر یہ محسوس کرتا ہے کہ دو گھنٹے اور اجلاس چلنا چاہئے تو وہ لکھے ہوئے رولز کے باوجود دو گھنٹے extend ہو سکتا ہے ۔ میں اس الجھن میں نہیں پڑنا چاہتا تھا لیکن آپ نے تین مرتبہ اس بات کو دھرایا ہے ۔ اب یہ ذمہ داری اس ممبر پر ہے کہ وہ کیوں چلا گیا ہے ۔ جبکہ ایوان کا وقت ختم نہیں ہوا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آپ ٹھیک فرماتے ہیں ۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے ۔ آدھا منٹ بھی وہ پہلے نہیں جا سکتا لیکن آج جب رولنگ دی جا چکی تو اس کے بعد کسی ممبر کے چلے جانے کی ذمہ داری کس پر ہوگی کیونکہ جناب کی رولنگ دینے کے بعد پوائنٹ آف آرڈر اٹھائے گئے ہیں ۔ اگر وہ آپکی رولنگ سے پہلے گیا ہے تو اس کی ذمہ داری آپ پر کوئی نہیں ہے ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ لیکن اگر آپ کی رولنگ دینے کے بعد ، آپ کی وضاحت کے بعد کوئی ممبر چلا جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری کس پر ہے ؟

Mr. Speaker : I had not adjourned the House.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ میں عرض کروں کہ آرڈر ہو چکا ہے ۔ آپ اس طرف توجہ دیں ۔

(قطع کلامیاں)

سردار محمد عاشق ۔ جناب والا ۔ نماز مغرب کا وقت ہو چکا ہے اس کے لئے وقفہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو ایوان میں داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھ آیا ہوں ۔ آپ نماز نہیں پڑھنے گئے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا نماز کا وقت ہو گیا ہے ۔ ہاؤس ملتوی نہیں ہوا کس طرح جائیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے عرض کروں گا جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی ممبر اگر آدھا منٹ پہلے چلا جاتا ہے تو اسکو خمیازہ بھگتنا چاہیے ۔ یہ اسکی اپنی ذمہ داری ہے ۔ لیکن واقعات کی ترتیب سے صورت حال یہ نہیں ہے جن حالات میں آپ نے فیصلہ صادر فرمایا ہے ۔ جب پورا ڈیڑھ بجا تو اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب جو آپ کی کرسی پر متمکن تھے کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی کہ ہاؤس کا وقت ختم ہوگیا ہے ۔ انہوں نے کہا چونکہ پوائنٹ آف آرڈر چل رہا ہے اسلیے اسکے اختتام پر ہاؤس adjourn کر دیا جائے گا ۔ اب انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے ہاؤس سے نہیں پوچھا تھا ۔ یہ میں نے یونہی بات کردی تھی ۔ پہلے یہ بات صاف ہو جانی چاہیے کہ جو آپ کی کرسی پر آپ کے بعد بیٹھتا ہے وہ یونہی بات کرتا ہے یا اسکی رولنگ ہوتی ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔

مسٹر شمیم احمد خان (مسٹر ڈپٹی سپیکر) ۔ میں نے یہ نہیں کہا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے ان اختیارات کے تحت جو انہیں بطور سپیکر حاصل ہیں یہ رولنگ دی ہے till the decision of the Point of Order جو اس وقت زیر بحث تھا اسوقت تک ہاؤس کا وقت بڑھایا جاتا ہے ۔ اسکو سننے کے بعد ممبر صاحبان چلے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ سمجھتے ہیں کہ ہاؤس adjourn ہوگیا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد - نہیں جناب والا - ہاؤس adjourn نہیں ہوا تھا - ہاؤس adjourn ہونے کا وقت متعین ہو چکا تھا - یہ فیصلہ ہوگیا تھا کہ اس ہاؤس کو اس پوائنٹ آف آرڈر کے فیصلے کے بعد جاری نہیں رکھا جائیگا - اس کا تعین ہو گیا تھا - اس کا فیصلہ ہوگیا تھا -

وزیر خزانہ - جناب والا - مسئلہ یہ ہے کہ ہاؤس adjourn ہونے سے پہلے ایک نئی تحریک ہاؤس کی خدمت میں جناب کی وساطت سے پیش کی گئی ہے آپ نے چونکہ اس پر فیصلہ دینا ہے کہ چار بجے تک ہاؤس کا وقت بڑھا دیا جائے - آپ ہی واحد شخصیت ہیں جو اس کیلیے مجاز ہیں - ابھی آپ نے یہ فیصلہ کرنا ہے - بحث ہوچکی ہے - آپ فیصلہ کیجیے کہ ہاؤس کا وقت چار بجے تک بڑھایا جائے -

میاں خورشد انور - جناب والا- میں نے اسکی مخالفت کی ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا- میرے فاضل لیڈر آف دی ہاؤس یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ فیصلہ ہو چکا ہے -

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور - جناب والا - اگر یہ نہیں ہوا تو اب یہ دوبارہ موشن دو بجے پیش کر رہے ہیں - ڈیڑھ بجے وقت ختم ہوچکا ہے - میں نے جناب محمد حنیف رامے صاحب کی تحریک کی مخالفت کی ہے - مجھے کچھ عرض کرنے کا موقع دیا جائے -

مسٹرسپیکر - ایوان میں دو چیزیں اس وقت موجود ہیں - ایک تجویز یہ ہے کہ سپیکر اپنے اختیارات استعمال کرکے چار بجے تک آج کی کارروائی جاری رکھے - دوسری تجویز یہ ہے کہ قاعدہ ۱۷ کو معطل کر دیا جائے اور چار بجے تک ایوان کی کارروائی کو جاری رکھا جائے -

میاں خورشید انور - جناب والا - ہم نے اس کی مخالفت کی ہے کہ اس قاعدہ کو معطل نہ کیا جائے -

مسٹرسپیکر - substantively دونوں ایک ہی ہیں - ایک میں ایوان سے فیصلہ مانگا گیا ہے اور دوسری میں مجھ سے فیصلہ مانگا گیا ہے -

میاں خورشید انور - جناب محمد حنیف رامے صاحب نے تحریک کی ہے

کہ آج کی نشست کا وقت بڑھا دیا جائے۔ اس سلسلے میں میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج اس مسودہ قانون پر غور کیا جا رہا ہے جو غریب عوام کے نام پر پیش کیا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ غریب عوام کا اس سے بھی زیادہ تعلق ہے۔ اس لیے جناب والا یہ درست ہوگا کہ تمام غریب عوام کے نمائندگان کو اسکی کارروائی میں پوری طرح حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ چونکہ اسوقت تک بہت سے لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا چکے ہیں اور انہیں پتہ نہیں ہوگا کہ دوسرے فاضل ارکان نے ان کی غیر حاضری میں کیا کچھ کہا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس چیز کے پیش نظر یہ ان کی حق تلفی ہوگی۔ بعض لوگ مصر ہیں کہ آج ہی اس پر غور کیا جائے اور یہ قانون پاس ہو جائے۔ لیکن جناب والا یہ قانون نہایت اہم ہے۔ اس پر پوری طرح غور ہونا چاہیے اور اس کے جملہ پہلوؤں پر غور کیا جانا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ حاضری زیادہ سے زیادہ ہو۔ یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تمام نمائندگان حاضر ہوں تاکہ پتہ چلے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

جناب والا۔ اس قانون کے پردے میں حکمران پارٹی زیادتیاں کرنا چاہتی ہے۔ ظلم کرنا چاہتی ہے اور چھوٹے چھوٹے مالکان اراضی سے زیادتی کرنا چاہتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ یہ دھاندلیاں کرنا چاہتے ہیں۔ اسلیے میں یہ عرض کروں گا کہ آج کی نشست کا وقت نہ بڑھایا جائے کیونکہ اس قانون میں بڑی بڑی خامیاں بھی ہیں جن کے تحت حکمران پارٹی اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس قانون کے ذریعے اپنے مخالفین کو تنگ کریں گے۔ اسلیے ضروری ہے کہ تمام پہلو سامنے لائے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ حکمران پارٹی تیار ہو کر آئی ہے اور ہماری طرف معزز اراکین بھوکے بھی ہیں۔ انہوں نے چائے بھی نہیں پی۔ پھر جناب سپیکر تقاضا بھی کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ آپ سے یہ درخواست بھی کی گئی ہے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور نماز پڑھنے کے لیے کم از کم تھوڑا سا وقت دیں۔ آپ تو کھانا کھا کر آئے ہیں اگر ہمیں آپ کھانا کھانے نہیں دیتے تو نماز تو پڑھنے دیں۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی۔ جناب والا۔ ایک تحریک آپ کے سامنے آ چکی ہے کہ جس دن سرکاری بل ایوان کے سامنے پیش ہوں۔ اس دن صبح اور شام کی دو نشستیں ہونی چاہئیں۔ جناب والا۔ اب تحریک آپ کے فیصلہ کی محتاج ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ شام کا وقت آپ نے تعین نہیں کیا ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ شام کی نشستیں پانچ سے دس بجے تک ہوتی ہیں ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ میرا خیال ہے کہ جب ہر ۵ منٹ کے بعد کورم ٹوٹتا رہے گا تو اس سے کیا فائدہ ہوگا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب سپیکر۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس بل کے متعلق بار بار اسلام کا نام لیا گیا ہے ۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اسلام کا نام ان کے سامنے ایسے ہی ہے جیسے بھینس کے سامنے بین بجانا ۔

مسٹر سپیکر۔ میں ایوان سے consensus لے رہا ہوں فیصلہ نہیں لے رہا۔ کیا یہ ایوان سمجھتا ہے کہ دو نشستیں ہونی چاہئیں ۔ مسٹر محمد حنیف رامے آپ کی کیا رائے ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میری مودبانہ رائے یہ ہے کہ لیجسلیشن کے کام میں بہت سستی ہے جسے ہم ایک ہی طریقہ سے مکمل کرسکتے ہیں تاکہ یہ آرڈیننس lapse نہ ہونے پائیں ۔ میرا خیال ہے کہ دو نشستیں کی جائیں تاکہ کام مکمل ہوجائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ۲ بجکر ۱۵ منٹ ہوچکے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ چاہتے ہم بھی ہیں کہ جس کام کے لیے سیشن بلایا گیا ہے وہ کام جلد پایہ تکمیل کو پہنچے ۔ ہمارا اس کام میں ہر قسم کا تعاون شامل حال رہا ہے کہ صحیح اور جائز لیجسلیشن ہاؤس میں ہوتی رہے ۔اب جو اسمبلی کے اوقات کار ہیں وہ تو ۵ گھنٹے ہیں ۔ اگر ہم سب اپنی توجہ قانون سازی کے کام پر مرکوز کر دیں اور کورم نہ توڑیں اور ہاؤس باقاعدگی سے چلتا رہے مداخلت بھی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ختم ہوسکتا ہے ۔ لیکن دو نشستیں نہ ہوں کیونکہ اوقات کار کو جتنا بھی آپ بڑھاتے جائیں گے اتنی ہی اہمیت کم ہوتی جائے گی ۔ لیجسلیشن کے لیے پوری طرح مطالعہ کریں اور اس مقصد کے حصول کے لیے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے وقت کافی ہے ۔ صرف آپ اپنے اوپر ذمہ داری ڈالیں ۔ ٹھیک وقت پر آئیں اور ایوان میں صحیح کام کرنے کی کوشش کریں ۔

مسٹر سپیکر - مجھے یہ شک ہے کہ اگر مباحثہ ۴ بجے شام تک چلتا رہا تو تجویز آئے گی کہ ۸ بجے تک بیٹھو -

میاں خورشید انور - جناب والا - دو نشستیں بالکل نہیں ہونی چاہئیں - سرکاری پارٹی کے اکثر معزز اراکین ایسے بھی ہیں جنہیں بولنا نہیں آتا نہ وہ ترامیم پیش کر سکتے ہیں اور نہ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیاری کرکے آئیں -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - ہم نے پڑھنا بھی ہوتا ہے اور تیاری بھی کرنی ہوتی ہے لہذا دو نشستیں نہیں ہونی چاہئیں -

مسٹر سپیکر - تا ہدایات ثانی ایوان صبح ۹ بجے meet کیا کریگا اور ڈیڑھ بجے تک ہوا کرے گا - دوسری نشست ۴ بجے شام سے ۸ بجے تک ہوا کرے گی -

اب ایوان کی کارروائی ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء نو بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس (۲ بجکر ۱۵ منٹ پر) ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعرات نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا) -

---

فہرست

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۹۸۶)

GOVERNMENT OF THE PUNJAB, EDUCATION DEPARTMENT

Dated Lahore, the 6th April, 1972

NOTIFICATION

No. S.O. (C.E.) (I) 4/16-71—The Governor of the Punjab is pleased to fix the seniority of Assistant Professors of PES-I grade (collegiate Branch) (Men's section) as it stood on 1-4-1972.

Prof. NAMDAR KHAN, S.K., T.Pk., PES,
Secretary to Government of the Punjab,
Education Department.

The Publisher
Government Printing Punjab,
Lahore.

.....

No. S.O. (CE) (I) 4/16-71, dated Lahore, the 6th April, 1972.

Copy forwarded for information and necessary action to :

1. The Director of Education, Lahore Region, Lahore.
2. The Director of Education, Rawalpindi Region, Rawalpindi.
3. The Director of Education Extension and Specialised Services, 40-A Abbott Road, Lahore.
4. The Principal Central Training College, Lahore.
5. ,, ,, Government College, Jaranwala.
6. ,, ,, Government College, Lyallpur.
7. ,, ,, Government College, Gujar Khan.
8. ,, ,, Government College, Jhelum.
9. ,, ,, Government College, Rawalpindi.
10. ,, ,, Government College, Bhakhar.
11. ,, ,, Government College, Chakwal.
12. ,, ,, Government College, Jauharabad.
13. ,, ,, Government College, Bosan Road, Multan.
14. ,, ,, Government Training College, Multan.
15. ,, ,, Government College, Lahore.
16. ,, ,, Government College, Bahawalpur.
17. ,, ,, Government College, Jhang.
18. ,, ,, Government College, Islamabad.
19. ,, ,, Government College, Sheikhupura.
20. ,, ,, Government College, Gojra.

21. The Principal Government College, Baghbanpura, Lahore.
22. ,, ,, Government College, Talagang.
23. ,, ,, Government College, Leiah.
24. ,, ,, Government S.E. College, Bahawalpur.
25. ,, ,, Government College, Mianwali.
26. ,, ,, Government College, Murree.
27. ,, ,, Government Inter College, Buchal Kalan.
28. ,, ,, Government Inter College, Bahawalpur.
29. ,, ,, Government Inter College, Ravi Park, Lahore.
30. ,, ,, Government Inter College, Pindigheb.
31. ,, ,, Government Inter College, Lalamusa.
32. ,, ,, Government College, Sahiwal.
33. ,, ,, Government Inter College, Jhelum.
34. ,, ,, Government College, Wahdat Road, Lahore.
35. ,, ,, Government College, Rahimyar Khan.
36. ,, ,, Government Inter College, Kahuta.
37. ,, ,, Government Inter College, Alipur.
38. ,, ,, Government Inter College, Liaqatpur.
39. ,, ,, Government Inter College, Pind Dadan Khan.
40. ,, ,, Government College, Civil Lines, Multan.
41. ,, ,, Government College, Gujranwala.
42. ,, ,, Government Inter College, Shorkot.
43. ,, ,, Government Inter College, Rajanpur.
44. ,, ,, Government Inter College, Faridabad.
45. ,, ,, Government Inter College, Sammundri.
46. ,, ,, Government Inter College, Phalia.
47. ,, ,, Government College, Sargodha.
48. ,, ,, Government College, Campbellpur.
49. ,, ,, Government Training College, Lyallpur.
50. ,, ,, Government Inter College, Lyallpur.
51. ,, ,, Government Superior Science College, Lahore.
52. ,, ,, Government College, Talagang.
53. ,, ,, Government Inter College, Rawalpindi.
54. ,, ,, Government Superior Science College, Multan.
55. ,, ,, Government Superior Science College, Lyallpur.
56. Officers concerned.

(NASEER A. MALIK) PSS-I
Section Officer (CE)
Education Department.

SENIORITY OF PES-I (ASSISTANT PROFESSORS) (COLLEGIATE BRANCH MEN'S SECTION)

FOREWARD

Seniority in service is a matter of prime concern to a Government servant. Therefore, every precaution has been taken to ensure the correctness of the list now being issued in respect of the officers of PES I (Assistant Professors) (Collegiate Branch). This list has been prepared with reference to the rules of the service as have been in existence from time to time. The decisions of Civil Services (Appellate Tribunal) taken in cases of officers of the service have also been kept in view.

It is hoped that the seniority now prepared and being circulated will serve its true purpose and safeguard the prospects of the officers concerned.

This list is by no means final. It is being circulated for eliciting the views of the officers of the service so that before it is finally published all reasonable corrections suggested by the affected individuals are reflected in the final form. The Department will also welcome suggestions for the improvement of the manner and contents of this list.

(DR. K.S. HAMID), GAR,
Deputy Secretary (Estt)
Government of the Punjab,
Education Department.

Dated Lahore, the
6th April, 1972.

PROVINCIAL GRADATION LIST OF ASSISTANT PROFESSORS COLLEGIATE BRANCH MEN'S SECTION AS IT STOOD ON 1-4-1972

Sr. No.	Name of the Officer	Qualifications	Date of birth/ Domicile	Date of 1st entry into Govt. service.	Date of apptt./promotion in Class I (Jr.) grade (a) Permanent. (b) Temporary.	Present Posting	REMARKS
1	2	3	4	5	6	7	8

TOTAL POSTS OF ASSISTANT PROFESSORS ... 272
Permanent Posts ... 188
Temporary Posts ... 84

Break Up

LAHORE REGION		RAWALPINDI REGION	
Per.	Temp.	Per.	Temp.
114	40	74	44

OFFICERS HOLDING PERMANENT POSTS

1.	Sh. Nazir Ahmad	M. A. (Eng.) III M. A. (Per.) I B. T. M. Ed.	15.3.15 G. wala.	26.11.57	(a) 1.4.57 (b)	Vice Principal C. T. C. Lahore	(On L. P. R.)
2.	Mr. Nazir Ahmad Awan.	M. A. (Eco.)	30.3.24 Lyallpur.	6.12.45	(a) 1.4 45 (b)	Principal G. C. Jaranwala	Officiating in Class I (Sr.) grade.
3.	Ch. Muhammad Sadiq	M. A. (Math.) I	11.10.22 Multan	10.10.47	(a) 1.4.57 (b)	Professor of Math. G. C. Lyallpur.	,,

4.	Dr. Iftikhar Ahmad Ghauri.	M. A. (Hist.) Ph. D.	17.11.22 Gujrat	10.10.47	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Gujar Khan	,,
5.	Dr. Muizuddin	M. A. (Math.) B T. M. Ed.	16.11.14 Sialkot	10.10.47	(a) (b)	1.4.57	Professor of Math. on deputation with the University of Punjab, Lahore.	,,
6.	Mr. Muhammad Ziaullah	M. A. (Geog) I	1.1.22 Gujrat	11.10.47	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Jhelum	,,
7.	Rana Rashid Ahmad	M. A. (Math.) B. T.	4.8.16 G, wala	13.10.47	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. of Math. G. C. Rawal Pindi	,,
8.	Dr. Ikram Ahmad Butt	M. A. (Hist.) Ph. D.	6.9.21 Lahore	14.10.47	(a) (b)	1.6.57	Principal G. C. Bhakhar.	,,
9.	Prof. Mohd Iqbal Ansari.	M. A. (Hist.)II LL. B.	13 6.22 R, Pindi	27.10.47	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Islamabad.	,,
10.	Prof. Ghulam Jilani Asghar	M. A. (Eng.) II	1.6.18 C. Pur	18.11.47	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Jauharabad.	,,
11.	Ch. Manzoorul Haq	M. A. (Eco.) II LL. B.	15.1.18 Sargodha	5.1.48	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. of Eco. G. C. Multan.	,,
12.	Kh. Khurshid Ahmad	M. Sc. (Bot.) II	13.7.22	10.10.47	(a) (b)	1.4.57	Principal G. T. C. Multan.	,,
13.	Capt. Abdul Majid	M. A. (Math.) I M. A. (Stat.) II	16.4.17 Sialkot	26.11.45	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. of Math. G. C. Lahore.	,,
14.	S. Mohd Baqir Rizvi	M A. (Arb.) II B. T.	1.6.19 B, Nagar	28.4.48	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. B. Nagar.	,,
15.	Syed Abdul Baqi	M. Sc. (Chem.)II	1.6.20 Jhang	1.10.48	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Jhang.	,,
16.	Mr. S. M. Hussain Jafri.	M. A. (Math,) I	1.1.24 Sahiwal.	1.10 43	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Islamabad.	,,
17.	Mr. Mohd Yar	M. A. (Geog.) II	1.8.26 Multan.	7.10.48	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. of Geog. G, C. R' Pindi. S. O. (College) Edu. Deptt.	,,

18.	Mr. Ghulam Jilani Kamran.	M. A. (Eng.) II M. A. (Hons.) Edin.	24.8.25. Azad Kashmir.	9.10.48	(a)	1.4.57	Vice Principal 2nd Shift G. C. Lahore.	,,
19.	Mr. Khalid Masood Qureshi.	M. A. (Eng.) II	11.11.26. Sialkot.	11.10.48	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C, Sheikhupura.	,,
20.	Mr. Iqbal Hussain Zaidi	M. A. (Phil.) II	13.4.18 Lyallpur.	25.10.48	(a) (b)	1.4 57	Principal G. C. Gojra.	,,
21.	Kh. Mohd Saeed	M. A. (Per.) II M. A. (Urdu) II B. T.	26.2.21 Sialkot.	22.1.46	(a) (b)	1.4.57	Senior Prof. of Urdu, G. C. Lyallpur now on deputation with BISE, Sargodha.	,,
22.	Mr. Mohd Usman	M. A. (Urdu) II	15.5.22 Campbell-pur.	29 11.48	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C Baghbanpura.	,,
23.	Mr. Allauddin	M. A. (Arb.) M. A. (Per.)	1.1 17 Lahore.	1,3.42	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C Tallagang. (on L. P. R.)	,,
24.	Mr. Azharul Hassan Warsi.	M. A. (Urdu) B. A. (Hons.) B. T.	7.11.16 R. Ppini	23.2 48	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. of Urdu G. C. Multan. (on L. P R)	,,
25.	Mr. Faiz Ahmad	M. A. (Econ.) B. A. LL. B.	11.3.15 R. Pindi.	23.2.49	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Leiah (on L. P. R.)	,,
26.	Mr. Rashid Aimad Anwar.	M. A (Psy.) II M. A. (Phil.) II	3.7.18 Lyallpur.	8.3.49	(a) (b)	1.4.57	Vice-Principal (2nd Shift) G. C. R.Pindi,	,,
27.	S. Ismat Ali	M. A. (Econ.) I LL. B. I	3.12.24 Lahore.	14.3.49	(a) (b)	1.4.57	Principal S. E. College, B. Pur.	,,
28.	Mr. Mohd Ayub	M. A. (Eco.) LL. B.	7.12.25 Azad Kashmir.	19.4.49	(a) (b)	1.4.57	Deputy Director (C) Rawalpindi Region.	,,
29.	Mr. Bakhtiar Hussain Siddiqui		31.7.26 Lahore.	2.5.49	(a) (b)	1.4.57	Sr. Prof. G. C. Lahore Deputy Director (Lib.) Directorate of Edu. Ext. & Specialised Services, Lahore.	,,

30.	Mr. Ghulam Mohy-ud-Din Mirza.	M. A. (Eng.)LL. B. B. T.	6.12.23 Jhelum.	6.5.49	(a) (b)	1.4.57	Principal Govt. College, Chakwal	,,
31.	Mr. Tariq-ud-Din Anjum	M. A. (Urdu) I	6.1.19	2.4.49	(a) (b)	1.4.57	Principal G. C. Mianwali. offg. in senior scale I	,,
32.	Mr. Saghir Hassan Farooqi.	M. A (Hist) B. A. (Hons.) L. T.	7.7.24 Jhang.	10.5.49	(a) (b)	1.4.57	Asstt. Professor of Urdu G.C. Lahore.	,,
33.	Mr. Mohd Masood Hassan Khan	M. Sc. (Chem.) II	30.5.22	4.6.49	(a) (b)	1.4.57	Senior Prof. of Chemistry G. C. Lahore.	,,

GRADATION LIST OF PES I (JR) OFFICERS COLLEGIATE BRANCH MEN'S SECTION

Sr. No.	Name of the Officers	Quatification	Date of Birth domicile	Date of 1st entry into Govt. service	Date of appointment in class I (Jr.) a) Temp. b) Substantive	Present Posting	Remarks
34.	Mr. Mohd Shafi Gil	M. A. (Math) II B. A. (Hons.) 1st B. T.	12-11-16 Jhelum	22.6.49	a. 1.4 57 b.	Principal G.I.C. Bochal Kalan. (off in Sr. Clase I)	
35.	Mr. S. M. Ashraf Ali	M. A. (Geog.) III	11-4-22 Bahawal-pur	9.10.45	a. 1 4.57 b.	Principal, Govt. Inter College Bahawalpur. (offg in Sr. Clase I)	
36.	Mr. Anwar Abbas Ansari	M. A. (Eco.) II	25-7-25 R. Pindi	25.6.49	a. 1.4 57 b.	Professor of Eco. Govt. College, Rawalpindi (Offg in Sr. Class I)	
37.	Mr. Aziz-ur-Rehman	M. A. (Geog.)	23-4-25 Lahore	12.9.49	a. 1.4.57 b.	(Cell) Liractratee of Edu. LHR (offg in Class I (Sr) grade.	
38.	Dr. Hafeez Ullah	M. Sc. (Bot.) Ph. D. (London) H. I. C. (London)	14-2-24 Sheikhu-pura	24.9.49	a. 1.4.57 b.	Principal Govt. College, Leiyh. (Retired under Martial Law)	
39.	Mr. Munawar Ali Khan	M. A. (Hist.) LL. B. (Alig.)	1-2-22 Multan	6.10.49	a. 1.4.57 b.	Asstt. Professor of Hist, G.C. Lahore.	
40.	Mr. Munir Ahmad Ch.	M. A. (Eco.) II B. T.	1-3-24 Lyallpur	29.10.49	a. 1.4.57 b.	Principal, Governt. Inter College, Lyallpur.	
41.	Mr. Anis Ahmad Sh.	M. A. (Eng.) B. T.	23-12-21 Gujranwala	25.11.44	a. 1.4.57 b.	Prof. of Eng. G.T.C. Lahore.	
42.	Mr. Ahmad Seed Mirza	M. Sc. (Zoo.)	1-1-24 Sahiwal	5.12.49	a. 1.4.57 b.	Principal, G.I.C. Ravi Park, Lahore.	
43.	Mr. Zahid Hussain Faridi	M. A. (Per.) I M. A. (Urdu) II	31-12-16 Jhelum	14.5.49	a. 1.6.57 b.	Prof. of Urdu G.C. Chakwal.	
44.	Syed Mohammad Naqvi	M. A. (Geog.) II M. Sc. III B. T. II (Alig)	9-7-16 Jhelum	25.6.49	a. 1.6.57 b.	Principal, G.I.C. Pindi Gheb. (on L.P.R. w.e.f. 5.7.71 (AN)	

45.	Mr. Anwar Ali	M. A. (Per.) II M. O. L. H. P.	19-12-18 Jhelum	22.10.49	a. 1.6.57 b.	Principal, G.I.C Lala Musa.
46.	Mr. Nazir Ahmad Bhalli	M. A. (Eng.) B. A. (Hons.)	22-10-19 Sialkot	14.2.50	a. 1.6.57 b.	Prof. of Eng. G.C. Sahiwal.
47.	Mr. Mohd Sarwar Zaidi	M. A. (Hist.) LL. B.	11-9-27 Mianwali	28.2.50	a. 1.10.57 b.	Prof. of Hist. G.C. Bahawalpur.
48.	Mr. Humayun Mirza	M. Sc. (Bot.)	25-9-27 Sialkot	25.11.49	a. 1.4.58 b.	Principal, G.I.C. Jhelum.
49.	Soofi Gulzar Ahmad	M. A. (Psy.) II M. A. Urdu II B. T.	2-1-25 Lahore	27.5.50	a. 1.4.58 b.	Prof. G.C. Wahdat Road. Lahore.
50.	Mr. Abdul Malik Khan	M. A. (Hist.) II LL.B.	12-12-19 Sahiwal	3.6.50	a. 1.4.58 b.	Prof. of Hist. G.C.R.Y. Khan.
51.	Mr. Zahoor-ul-Hasan Khan.	M. A. (Per) I	3-1-24 Mianwali	5.6.50	a. 1.4.58 b.	Principal. G.I.C. Kahuta.
52.	Mr. Abdul Sattar Chawla	M. A. (Hist) II	12-7-25 Lahore.	5.6.50	a. 1.4.58	Principal, G.I.C. Alipur.
53.	Mr. Mohammad Alam	M. A (Eng) III M. A. (Per) ILBI	16-4-26 Jhelum	5.6.50	a. 1.4.58	Prof. of Eng. G.C. Mianwali.
54.	Mr. Shamsut Tauhid	M.A. (Eco) II	16-7-24 Sialkot	15.6.50	a. 1.4.58 b.	Prof. of Eco. G.C. Baghbanpura, LHR (on study abroad)
55.	Mr. Mohd Iqbal	M.A. (Arb) I M.A. (Phil) II M.A. (Ist) I B.T.	4-8-21 Campbellpur	26.9.50	a. 1.4.58 b.	Prof. of Islamyat, G.C. Lahore.
56.	S. Fahrat ullah	M.A. (Arb) III	26-6-24	7.10.50	a. 1.4.58 b.	Principal GIC Liaqatpur
57.	M. Mohd. Azhar	M.A. (Urdu) I Lahore	2-1-23	11.10.50	a. 1.4.53 b.	Principal, G.I.C. Pind Dadan Khan.
58.	Mr Mohd Abdul Rashid Bombal	M.A. (Arb) I	2-2-17 Lahore	13.10.50	a. 1.4.58	Prof. of Arabic, G.C Chakwal.
59.	Mr. Fakhare-B-Zar	M.A. (Geog) II F.R.G.S.London	14-6-28 Sialkot	17.10.50	a. 1.5.58	Principal, G.I.C. Multan.

60.	Qari Ghulam Sadiq	M.A. (Geog) II B.A. (Hons)	13-6-28 Sialkot	18.10.50	a. 20.7.58 b.	Prof. of Maths. G.C. Gujranwala.
61.	Mr. Mohd Bashir	M.A. (Math) II	21-11-21 Lyallpur	19.10.50	a. 20.7.58 b.	Prof. of Maths. G.C. Multan.
62.	Mr. Feroze Hasan Qureshi	M.A. (Geog) II	1-8-23 Gujranwala	20.10.50	a, 1.7.59 b.	Principal, G.I.C. Shorkot.
63.	Mr. Aley Ahmad	M.A. (Pol. Sc) III B.T.	9-8-24 D.G. Khan	25.10.50	a. 1.7.59 b.	Principal, G. I.C. Rajanpur.
64.	Mr. Karamat Hussan Kh.	M.A. (Eng) III	5-6-24 Gujranwala	4.11.50	a. 1.7.59 b.	Principal, G.I.C. R'Pindi.
65	Dr. Mohd Ahsan Akhtar	M.Sc (Chem) II Ph.D.	1-2-24 Lahore	15.11.50	a. 1.7.59 b.	Prof. of Chem. G.C. Lahore.
66.	Mr. Mohd Sarwar	M.Sc (Chem) I	10-4-27 Sahiwal	15.11.50	a. 1.7.59 b.	Prof. G.I.C. Faridabad.
67.	Mr. Nasim Ahmad Khan	M.Sc (Chem) II	11-6-27 Lahore	15.11.15	a. 1.7.59 b.	Principal, G.I.C Faridabad
68.	Mr. Mohd Saeed Khan	M.A. (Eng) III B.T.M.Ed	24-4-18 Sheikhupura	20.10.43	a. 1.7.59 b.	Prof. C.T.C Lahore.
69.	Mr. Mohd Kamal	M.A. (Hist) II B.A. (Hons)	15-4-25 B'Pur.	22.11 50	a. 1.7.59 b.	Prof. S.E. College, Bahawalpur.
70.	Mr. S. Ali Sajjad	M.A. (Urdu) II M.T.	15-9-16 R'Pindi	23.11.50	a. 1.7.59 b.	Prof. G.C. Islamabad.
71.	Mr. Mohd Munir Qureshi	M.A. (Phil) II	17-8-26 Sialkot	24.11.50	a. 1.7.59 b.	Principal, G.I.C Sammundri
72.	Mr. Rafiq Ali Khah	M.A. (Eng) III, L.L.B.	1-7-24 B" Pur	7.12.50	a. 1.7.59	Prof. S.E. College, B. Pur.
73.	Mr. Mohd Amjad Hussain	M.Sc (Chem) II	1-12-25 Mianwali	7.12.50	a. 1.7.59 b.	Prof. G.C. R. Pindi.
74.	S Mohsin Ali Hasani	M.A. (Eng) III	15-1-26 R.Pindi	20.12.50	a. 1.7.59 b.	Prof G.C. Islamabad
75.	Mr. Abdur Rehman Siddiqi	M.A. (Eco) II	2-7-30 B.Nagar	1.1.51	a. 1.7.59 b.	Prof. S.E. College, Bahawalpur.

76.	Mr. Qutabuddin Khan	M.A. (Zoo) III	28-3-23 Lahore	6.1.51	a. 1.7.59 b.	Prof. G.C. Wahdat Road, Lahore.
77.	Mr. Mohd Razaullah Khan	M.A. (Eco) II LL.B.II	25-6-20 Sahiwal	9.1.51	a. 1.7 59 b.	Prof. of Eco. G.C. Multan.
78.	Mr. Mahmood Khan Bhatti	M.A. (Per) I M.A. (Hist) III	1-1-21 Lahore	29.1.51	a. 1.7.59 b.	Prof: of His. G.C. Lahore.
79.	Mr. Niamat Ali	M.Sc. (Chem) II	1-1-23 B. nagar	4.3.51	a. 1.7.59 b.	Prof. of Chem. G.C. B. nagar.
80.	Mr. Mohd Sharif Ashraf	M.Sc (Chem) III	30.4.30 Multan	11.10.50	a. 1.7.59 b.	Prof. of Chem. G.C. Multan
81.	Mr. Abdur Rehman Zafar	M.Sc. (Bot) II	10.1.24 Lyallpur	8. 3.51	a. 1.7.59 b.	Prof of Botony, G.C. R. Pindi.
82.	Dr. Mohd Anwar	M.Sc. (Chem) II	1.6.29 Sialkot	10. 3.51	a. 1.7.59 b.	Prof. of Chem. G.C. Lahore.
83.	Mr. Mohd Bashir Sh.	M.A. (Math) B.A. (Hons)	18.1.29 Multan	22. 3.51	a. 1.7.59 b.	Prof. on Deputation with the Central Govt. w.e.f. 4.10.63 as Assistant Education Adviser
84.	Mr. Saeed Usman Malik	M.A (Pol.Sc)	18.7.30	2. 4.51	a. 1.7.59 b.	Prof. of Pol. Sc. G.C. Lahore.
85.	Mr. Ikram-ul-Haq	M. Sc. (Phy) II	9. 6.28 Sialkot	9. 4.51	a. 1. 7.59 b.	Prof. of Phys. G.C. Lahore
86.	Mr. Nasim Ahmad	M. Sc. (Phy) II	24.12.25 Lahore	18. 4.51	a. 16.1.60 b.	Prof. of Phys. G.I.C. Pindigheb
87.	Mr. Sadaruddin Siddiqui	M.A. (Geog) III B.T.	9. 7.19 B.Pur	3.10.51	a. 1.7.60 b.	Prof. of Geog. G.T.C. Multan
88.	Mr. Mohd Ramzan Shah	M. Sc. (Phy) III B.T.	1. 1.20 Mianwali	17. 9.51	a. 1.7.60 b.	Prof. of Phy. G.C. Sargodha.
89.	Rana Mohd Bahaul Haq	M.A. (Arb) II M.A. (Isl)	5.11.21 Lahore	1.10.51	a. 1.7.60 b.	Prof. of Islamyat, G.C. Lahore.
90.	Dr. Kh. Nazar Ahmad	M. Sc. (Chem) I	12. 4.25 Sialkot	1.10.51	a. 1.7.60 b.	Prof. of Chem. G.C. Lyallpur

91.	Mr. Mohd Bashir	M. Sc. (Chem)	II	16. 4.27 R. Pindi	1.10.51	a. 1.7.60 b.	Prof. of Chem. G.C. R.Pindi.	
92.	Mr. Abdus Samad Khalid	M.A. (Eco)	I	2. 2.28	1.10.51	a. 1. 7.60 b.	Prof. of Eco. G.C. Multan	
							DIRECT RECRUIT IN SR CL. I	
93.	Mr. Mahmood Ahmad Mirza	M.A. (Math)	I	15. 2.29	1.10.51	a. 1. 7.60 b.	Prof. of Math. G.C. Lahore.	
94.	Mr. Tanveer Ahmad Khan	M.A. (Eng) B.A. (Hons)		12. 6.32	5.10.54	a. 1.11.60	Professor (working as Education Adviser, Govt. of Pakistan since 2.6.62)	Direct Recruit.
95.	Mr. Manzoor Hussain Mirza	M.A. (Eco)		13. 8.30 Mirpur	26.11.52	a. 1.11.60 b.	Principal Govt. Inter Coll, Phalia.	,,
96.	Mr. Sadiq Hussain Nadeem	M.A. (Arb) M.A. (Eng.)		2.10.27 Lahore	7. 3.52	a. 14.11.61	Prof. of Arabic, G.C. Lahore.	,,
97.	Dr. Mond Saleem	M. Sc. (Zoo) Ph.D.		12. 5.27 Lahore	7. 2.52	a. 16.11.61	Prof. of Zoology G.C. Lahore	,,
98.	Mr. Mohd Obaidullah	M.A. (Math)	II	8.1 32 Jhelum	29. 9.54	a. 16.11.61	Prof. of Maths. G.I.C. Jhelum	,,
99.	Dr. Mohd Tahir Ch.	M. Sc. (Chem)		30. 6.27 Lyallpur	4.10.51	a. 27.11.61	Prof. of Chem. G.C. Jauharabad (On deputation to Defence Science Organization Govt. of Pak)	,,
100.	Mr. M.A. Rehman	M. Sc. (Chem) Ph.D.		13. 9 26 Lyallpur	8. 2.52	a. 26.11.61	Prof. of Chem. G.C. Lahore.	,,
101.	Mr. Ijaz Hussain Ch.	M. Sc. (Bot) U.S.A.		20. 8.32	23. 5.57	a. 16.12.61	Prof. of Bot, S.E. College Bahawalpur.	,,
102.	Mr. Mohd Ather Kh.	M.A. (Math)		20.12.33	26.10.54	a. 20.12 61 b.	Prof. of Maths. G.C. R. Pindi	,,

فہرست

103.	Mr. Nasir Ahmad Qureshi	M.Sc. (Phy)		2. 9.26 Sialkot	6.10.52	a. 27.12.61	Prof. of Phys. G.C. Lahore (On deputation with Text Book Board, Lahore).	,, ,,
104.	Dr. Manan Yasin	M. Sc. (Phy)		28. 2.29 Lahore	9. 2.53	a. 27.12.61	Prof. of Phys. G.C. Lahore.	Direct Recruit
105.	Mr Shoaib Bin Hasan	M.A. (Pb) M A. (HAM) B.A. (Hons) J.D. (Pb.)		3.12.24	28.12.61	a. 28.12.61	Prof. of Eng G.C. Lahore	,,
106.	Mr. A.H. Zafar	M. Sc. (Bot) M.S. (Bot) London.		23. 5,30 Sahiwal	1.10.51	a. 11. 5.62	Prof. of Botany, G.C. Lahore	,,
107.	Mr. Mohd Amjad Butt	M.A. (Hist) B.A. (Hons)		1.10.30 Lahore	3. 3.53	a. 10. 6.63	Prof. of Hist. G.C. Lahore	,,
108.	Mr. M. Alqama	M A (Arb) M.A. (Isl)		20. 1.28 Lahore	20.11.58	a. 10. 6.63	Prof. of Arabic, G.C. Lahore	,,
109.	Mr. Bashir Ahmad Khokhar	M.S. (Chem) Ph. D.D I.C F.R.I.C. London.		7. 2.28 Lahore	22.10.52	a. 10. 6.63	Prof. of Chem. G.C. Lahore	,,
110.	Mr. Miraj-ud-Din Ahmad	M.A. (Eco)		15. 2.23 Lahore	11. 2.54	a. 17.6.63	Prof. of Eco. G.C. Multan.	,,
111.	Mr. Shabir Mohd Khan	M.A. (Hist)	II	23.12.27 Lahore	22.10.51	a. 1. 7.63	Prof of Hist. G.C. R. Pindi	
112.	Ch. Mohd Nawaz	M.A. (Geog) B. Sc.	II	20.11.27 Sheikhupura	26.10.51	a. 1. 7.63	Prof. of Geog. G.C. Lahore.	
113.	Mr. Waiz Hussain Bukhari	M. Sc. (Zoo)	II	23. 9 22 Multan	5.11.51	a. 1. 7.63	Prof. of Zoology, G C. Lyallpur	
114.	Mr. Zafar Iqbal Ahmad	M.A. (Eng)	III	18. 3.29	9.11.51	a. 1. 7.63	Prof. of Eng. G.C. Lyallpur	
115.	Mr. Khalilur Rehman	M.A. Urdu	II	17.11 19 Sargodha	12.11.51	a. 1. 7.63 b.	Prof. of Urdu, G.C. Sargodha	

116.	Mr. Ishtiaq Hussain	M. Sc. (Bot)	II	2. 6.29 Lyallpur	13.11.51	a. 1.7.63	Prof. of Botony G.C. Lyallpur
117.	Mr. Mohd Hussain Cheema	M. Sc. (Phy) M.A. (Urdu)	II II	12.12.24 Gujranwala	6.12.24	a. 1.7.63	Prof. of Phys. G.C. Multan
118.	Mr. Abdul Hamid Rathore	M.A. (Geog)	II	17. 9. 26 Sargodha	3. 1 52	a. 1.7.63 b.	Prof. of Geog. G.C. R. Pindi.
119.	Mr. Badruddin Ansari	M.A. (Eng.) M.A. (Per)	II I	18. 3.20 Lyallpur	12. 1.52	a. 1.7.63	Prof. of Eng. G.C. Lyallpur.
120.	Mr. Altaf-ur-Rehman	M.A. (Eng)	II	24.10 27 R' Pindi	21. 1.52	a. 1.7.63 b.	Prof. of Eng. G.C. Campbellpur
121.	Mr. Shujat Hussain Bokhari	M.A (Per)	I	22. 6.25	25. 1.52	a. 1.7.63	Prof. of Per. G.C. Wahdat Road, Lahore.
122.	Mr. Nizam-ud-Din Khan	M.A. (Psy) M.A. (Phil)	II III	19. 9.25 Lahore	8. 4.52	a. 1.7.63	Prof. of Phil. G.I.C. Multan.
123.	Dr. Nazir Ahmad	M. Sc. (Ph) Ph. D.	II	9. 2.24 Gujrat	1.11.51	a. 1.7.63 b.	Prof. of Phys. G.C. Lahore (On deputation with West Pak. University of Engg. & Tehc : Lahore).
124.	Mr. Noor Mohd Ch.	M. Sc (Phy)	I	14. 9.25 Lahore	6. 6 52	a. 1.7.63 b.	Prof. of Phys. G.C. Lahore.
125.	Dr. Mohd Hussain	M. Sc. (Phy) B.T.	II	15. 3.25 Jhang	9. 4.51	a. 1.7.63	Prof. Phy. G.T.C. Lyallidur.
126.	Mr. Iftikhur Ahmad Chishti	M.A. (Isl) J.D.	I	15. 4.17 Lyallpur	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. of Islamayat G.C. Lyallpur
127.	Dr. Allah Ditta Nasim	M A. (Urdu) Ph. D.	I	1.12.18 Sahiwal	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. of Urdu, G.C. Sahiwal
128.	Mr. Rashid-ud-Din	M.A. (Math)	II	1.12.24 Lahore.	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. of Maths. G.C. Lahore.
129.	Mr. Mukhtar Mohd.	M. Sc. (Phy)	I	15. 4.26 Sahiwal	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.C. Sahiwal
130.	Mr. Mukhtar Ali Khan	M. Sc. (Phy)	II	1. 8.27 Multan	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. G.I.C. Multan

131.	Mr. Habibullah Hussani	M.A. (Isl) LL.B.	I	18. 7.27 Rawalpindi	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.C. R' Pindi.
132.	Mr. Mohd Shfiq	M. Sc. (Phy)	II	6. 1.28 Gujrat	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.I.C. Rawalpindi
133.	Mr Mohd Tamir Qadri	M.A. (Isl) M.A. (Per)	II II	10. 8.28 D.G. Khan	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.C., D.G. Khan.
134.	Mr. S. Mohd Akhtar	M. Sc. (Phy)	I	11.11.28 Lahore	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.C. Lahore.
135.	Mr, Faizur-Rahman Gilani	M.A. (Math)	I	13.11.28 Gujranwala	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.C. Lahore.
136.	Mr. Ibrar Hussain	M.A. (Math) M.A. (Stat)	I II	15. 7.29 Jhelum	6.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.S.S.C. Lyallpur.
137.	Mr. Saqib Ali Khan Zuberi	M. Sc. (Chem)	III	16. 7.22 Sargodha	16.11.50	a. 1.7.63	Prof. G.I.C. Lyallpur.
138.	Mr. Niaz Ahmad	M. Sc. (Bot)	II	1. 1.30 Lyallpur	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. G.I.C. Lyallpur.
139.	Mr. Tauqir Ahmad	M. Sc. (Phy)	II	1. 7.30 B' nagar	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. S E. College, Bahwalpur.
140.	Malik Bashir-ur-Rehman	M.A. (Urdu)	I	12. 4 14	6.10.52	a. 1.7.63	Prof. G.C. Lahore.
141.	Mr. Salam-ud-Din Ahmad	M.A. (Eng.)	III	29. 9.29 Sahiwal	7.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.I.C. Sahiwal
142.	Mr. S. Mohsin Raza	M. Sc. (Zoo)	II	1.10.29 Lahore.	7.10.52	a. 1.7.63 b.	Prof. G.I.C. Lyallpur.
143.	Mr. S. Mohd Khalid	M.A. (Geog)	II	1. 4.29 Lahore	9.10.52	a. 1.7.63	Prof. G.C. Lahore
144.	Dr. Akbar Husain Qureshi.	M.A. (Urdu) Ph. D. B.A. (Hons)		7. 7.26 Lahore	1.10.52	a. 11.7.63	Prof. G.C. Lyallpur Direct Recruit
145.	Dr. Mohd Zafar Ahmad Khan	M A. (Geog) Ph. D.	II	19.8.28 Lyallpur	20.10.52	a. 27. 9.63	Prof. G. C. R' Pindi.

146.	Mr. Ghafarullah Khan	M. Sc. (Phy)	II	15. 2.30 B' pur	25.10.52	a. 27. 9.63	Prof. S.E. College, B' pur.
147.	Mr. Jalil Ahmad	M.A. (Eng)		25. 3.26 B'pur	29.10.52	a. 27. 9.63	Prof. G.C. Multan
148.	Mr. Abdur Rasul	M.A. (Hist)	II	1. 6.34 Jhelum	1.11.52	a. 27. 9.63	Prof. G.C. Lyallpur.
149.	Mr. Manzoor Hussain	M.A. (Phy)	II	20. 6.29 Lyallpur	12.11.59	a. 27.9.63	Prof G.C. Lyallpur
150.	Ch. Abdul Majid	M. Sc. (Chem)	II	23.10.25 Multan	17.11.52	a. 14.3.64	Prof G.C. Multan
151.	Mr. Meerza Riaz	M.A. (Urdu) M.A. (Phil)	II	4. 5.25 Sialkot	29.11.52	a. 1.7.64	Prof G.C. Lahore
152.	Mr. Mohd Akram	M. Sc. (Phy)	II	13.12.28 Gujranwala	2.12.52	a. 1.7.64 b.	Prof G.C. Gujranwala
153.	Mr. Manzoor Ahmad Ch.	M.A. (Math) B.A. (Hons)	II I	5. 2.30 Lyallpur	5.1.53	a. 1.7.64	Prof G.C. Lyallpur
154.	Mr. Bashir Ahmad	M.A. (Math)		1. 3.21 Lyallpur	8.1.53	a. 1.7.64 b.	Prof G.C. Lyallyur
155.	Mr. S.M.A) Feroz	M.A. (Per) Honours in Urdu & Persian Diploma in Journalism		16.12.24 Lahore	14.1.53	a. 1.7.64	Prof G.C. Lyallpur
156.	Mr. Abdus Sattar Khan	M. Sc. (Phy) M. Sc. Birmingham Diplom in Manchester	II	1. 4.31 Lahore	16. 2.53	a. 1. 7.64	Prof. G.S.S.C. Lahore.
157.	Haji Mohd Khan	M. Sc. (Chem)	II	4. 5.25 D.G. Khan	27. 7.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. G.C.R.Y. Khan.
158.	Mr. S. Shaukat Ali	M. Sc. (Chem)	II	15. 6.29 Lahore	21. 9.53	a. 1. 7.64	Prof. S.E. College. Bahawalpur
159.	Mr. Musarat Ali Khan	M.A. (Maths)		25.7.31 Lahore	21. 9.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. (On deputation to the Education Extension Centre, Lahore)

160.	Mr Masood Shaukat Malik	M.A. (Eco) B.A. (Hons)	II	17. 8,27 Gujrat	7.10.53	a. 1. 7 64 b.	Prof. G.C. Sheikhupura	
161.	Mr. Ahmad Din Mir.	M.A. (Eng)	I	10. 1.25 Gujranwala	12.10.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. G.C. Gujranwala	
162.	Hafiz Muhammad Abdullah	M.A. (Isl) M.A. (Arb)	I II	23. 7.27 Lahore.	13.10.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. of Islamiat Govt. Inter College, B'Pur.	
163.	Mr. Mushir Ahmad Khan	M.A. (Pol. Sc)	II	10. 7.30 Lahore	17.10.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. of Pol. Sc. G.C. Multan.	
164.	Mirza Muhammad Munawar	M.A. (Urdu) M.A. (Arb)	I I	27. 3.23 Sargodha	20.10.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. of Urdu G.C. Lahore.	
165.	Mr. Muhammad Rafiq Asif	M.A. (Eng) M. Ed. (U.S.A.)		22.5.20 Lahore	2.11.53	a. 1. 7.64 b.	Prof. of English, Govt. Inter College. Lyallpur.	
166.	Mr. Intizar Mehdi Rizvi.	M.A. (Arb) B.T.	II	30.11.29 C'pur	19.10 49	a. 1.7.64 b.	Prof. of Arabic G.C. Mianwali.	
167.	Mr. Muhammad Saleem	M.A. (Isl) M.A. (Arb)	I I	19. 3.25 Gujrat.	11. 1.54	a. 1.7.64 b.	Prof. of Islamiat G.C. Sargodha:	
168.	Mr. Saeed Akhtar.	M.A. (Isl)	II	2.10.26 Sialkot	18. 1.54	a. 1.7.64 b.	Prof. of Islamiat G I C. Lyallpur.	
169.	Mr. Habibullah Bhatti	M.A (Eng)	II	15. 4.21 Gujrat	2. 2.54	a. 1.7.64 b.	Prof. of English G.C. Lahore.	
170.	Mr. Zamir Ahmad Siddique	M A. (Eng) B.T.	III	9. 7.16 Jhelum	4.10 54	a. 1.7 64 b	Prof. of English G.C. Talagang.	
171.	Mr. Azhar Hamid	M.A. (Geog) B.A (Hon)	I	13.12.35 Multan.	23. 9 57	a. 6 6.66 b.	Prof. of Geog, G C. Rawalpindi.	Direct Recruit
172.	Mr. Mukhtar Ahmad Butt.	M. Sc. (Zoo)	II	1. 8.29 Sahiwal.	23.9.57	a. 6.6 66 b.	Assistant Prof of Zoology Govt. College, Lahore.	
173.	Dr. Irshad Ahmad Arshad	M.A. (Per) M.A. (Urdu) Ph. D.B.T.	I I	1. 4.20 Lahore.	29.5.54	a. 15.6.66 b.	Assistant Prof. C.T. Lahore.	
174.	Mr. Sher Muhammad.	M.A. (Stat) B. Sc. (Hons)	I	4. 4.30	28.10.55	a. 16.5.66 b.	Asstt; of Stat G.C. Lahore.	Direct Recruit

175.	S. Ali Abbas	M.A. (Urdu) M.A. (Per) B.T.	II I	19. 6.16 Jhelum	4.10.54	a. 25.6.66 b.	Asstt ; Prof. of Urdu C.T. Lahore. (On L.P.R)	
176.	Mr. Safdar Imam	M.A. (Urdu)		20.12.38 Sheikhupura.	30.10.57	a. 6.7.66 b.	Assistant Prof. of Urdu G.C. Multan	Direct Recruit
177.	Mr. Musharaf Ali Ansari	M.A. (Urdu)	I	2. 7.26 Lahore.	4.10.54	a. 12.8.66 b.	Assistant Prof. of Urdu, Government College Lahore	
178.	Mr. Anwar Shabnum Dil	M.A. (Eng)	III	18.10.29 Hazara	4.10.54	a. 12.8.66 b.	Asstt ; Prof. of English, S.E. College, Bahawalpur.	
179.	Mr. Safdar Raza	M. A. (Pol. Sc) M. A. (Hist)	II II	1. 7.27 Sargodha	4.10.54	a. 12.8.66 b.	Assistant Prof. of Pol. Sc. Govt. College, Rawalpindi.	
180.	Mr. Rafi Ahmad Sahi	M. A. (Phy)	II	13.5. 31 Lyallpur	4.10.54	a. 12.8.66 b.	Asstt : Prof. of Physics Govt : College, Lyallpur.	
181.	Mr. Muhammad Mohsin Hayat.	M. A. (Eng)	III	8. 5. 53 D. G. Khan	4.10.54	a. 1. 10.66	Asstt : Prof. of Eng. Govt. College. D. G. Khan.	
182.	Mr. Ghulam Murtaza Ch.	M. A. (Eng) M. A. (Eco)	III III	25 10.27 Lahore	5.10.55	a. 1. 10.66	Asstt : Prof. of English. Govt ; College, Sahiwal.	
183.	Dr. Ghulam Kibriya	M. A. (Math) Ph. D.		9. 10.38 Jhang	22.10.55	a. 12.11.66 b.	Asstt Prof ; of Math. Govt ;Superior Science College, Lahore (working against Senior Class I post on subject basis).	Direct Recruit
184.	M. Abdul Majid	M. Sc (Phy)	II	1. 4. 29 Lyallpur	26.10.54	a. 1.1.67 b.	Asstt : Prof. of Physics Govt. Superior Science College, Lyallpur.	

185.	Mr. Hassan Muhammad	M. Sc (Zoo)	III	17.7. 27 Lyallpur	8 11.54	a. 10.1.67 b.	Asstt : Prof. of Zoology Govt: College, Jaranwala	
186.	Mr. Akhtar Aman Jafry	M. A. (Urdu) M. A. (Per)	I I	20.12.34 Lahore	22. 9.58	a. 1.2.67 b.	Asstt : Prof. of Urdu Govt. College, Baghbanpura. Lahore.	Direct Recruit
187.	Ch. Nawab-uddin	M. A. (Math)		18.12.31 Sialkot	1.10.55	a. 2.2 67 b.	Asstt : Prof. of Math. Govt: College, Lahore.	Direct Recruit
188.	Mr. Muhammad Afzal	M. A. (Math)	I	13.4. 30 Lahore	26. 9.55	a. 14.2.67 b.	Assistant Prof. of Math. Govt. College, Lyallpur.	

OFFICERS WORKING AGAINST TEMPORARY POSTS

1.	Mr. Khurshid Alam	M.A. (Arb)	I	16. 5.32 Gujrat	26. 9.55	14. 2.67	Asstt : Prof. of Arabic Govt : College, Baghbanpura, LHR.	
2.	Mr. Jafar Abbas Zaidi	M.A. (Urdu)	I	15. 1.25 R'Pindi	1.10.55	25.2.67	Asstt : Prof. of Urdu Govt : College, Rawalpindi.	
3.	Mr. A.R. Anjum	M.A. (Eng) B.A. (Hons)		12. 8.32 G'wala	12. 9.58	13.6.67	Asstt : Prof. of English Govt: College, Lahore.	Direct Recruit
4.	Qazi Nazir Ahmad	M.A. (Isl) M.A. (Pol. Sc.)	II	6.11.28 Jhang	1.10.55	1.7.67	Assistant Prof. of Isl. Govt: College, Juharabad.	
5.	Mr. Asghar Ali Naz	M.A. (Arb) Dip. in Stat	I	2. 5.28 Sialkot	13.10.54	1.7.67	Asstt : Prof. of Arabic Govt: College, Sheikhupura.	
6.	Mr. Abdul Haq Shami	M.A. (Eng)	III	6. 6.32 B'pur	20.10.54	1.7.67	Asstt : Prof. of English G. I. C. Bahawalpur.	
7.	Mr. Muhammad Haq Rana	M.A. (Math)	II	21. 1.26 Lahore.	23.10 54	26.8.67	Asstt : Prof. of Math, G.C. Sahiwal.	

8.	Mr. Mushtaq Ahmad Qureshi	M.A. (Hist)		10.10.25 G'wala	28.10.54	11.8.67	Assistant Prof. of History Govt: College, Baghbanpura.	
9.	Mr. Bashir Ahmad Chisti	M.A. (Eng)	III	1. 6.28 Lahore.	1.11.54	16.9.67	Asstt: Prof. of English Govt: College, Lahore.	
10.	Mr. Abdul Hamid Khan	M A. (Geog)	I	30. 6.29 Lahore.	12.11.54	16.9.67	Asstt: Prof of Geog, Govt: College, Wahdat Road, Lahore.	
11.	Mr. Rashid Ahmad Khan	M.A. (Eng)		9. 3.31 Lahore.	12. 9.58	20.9.67	Asstt: Prof of Eng, G.C. Lahore.	Direct Recruit
12.	Mr. Abdul Aziz Javed	M.A. (Per) M.A. (Urdu)	II II	4. 7.25 Sheikhupura	9.12.54	1.10.67	Asstt. Prof. of Persian, Govt: College, RY Khan	
13.	Mr. Muhammad Sharif	M.A. (Chem)		2. 4.28 Gujrat	28.11.55	1.10.67	Asstt: Prof. of Chem G.C. Jhelum.	
14.	Mr. Muhammad Ehsanul Haq Ansari.	M. Sc. (Chem)	II	7. 1.25	30. 8.56	1.10.67	Asstt: Prof. of Chem. G.C. Campbellpur.	
15.	Mr. Khalid Akram Mahmood	M. Sc. (Zoo)	I	15.10.28 R'pindi	3. 9.56	1.10.67	Asstt: Prof. of Zoo. G.C. Sargodha.	
16.	Mr. Irshad Ali	M.A. (Eng)		22. 2.33 Lahore.	25. 8.58	13.10.67	Asstt: Prof. of Eng. G.C. Lahore.	Direct Recruit
17.	Mr. Muhammad Ajmal Khan	M. Sc. (Phy) B.T.M.Ed	II	31. 3.33 Lahore	21.12.61	13.10 67	Asstt: Prof. of Phy C.T.C. Lahore	Direct Recruit
18.	Mr. Aftab Ahmad	M. Sc. (Phy)		24. 8.33 Lahore.	4. 6.55	13.10.67	Asstt: Prof. of Phy. G.C. Lahore.	Direct Recruit
19.	Mr. Akhtar Ali Usmani	M.A. (Eng)	II	29. 5.31 Lyallpur	18. 9.56	15.10.67	Asstt. Prof. of Eng. G.I.C. Rawalpindi	
20.	Mr. Aziz Mahmood Zaidi	M.A. (Math)		4. 5.39 R'pindi	18.10.62	20.10 67	Asstt: Prof. Math. G.C. Rawalpindi	Direct Recruit
21.	Mr. Zafar-ul-Haq Sheikh	M. Sc. (Phy)		25.10.39 Lahore	6.10.61	13.10.67	Asstt: Prof. of Phy. G.C. Rahimyar Khan	Direct Recruit

فہرست

22.	Mr. Muhammad Hanif Malik	M. Sc. (Phy) B.T.	I	20. 6.32 Sargodha	16.20.53	17.10.67	Asstt : Prof of Phy G.C. Islamabad	Direct Recruit
23.	Syed Hassan Tahir	M.A. (Eng)	II	19.12 22 Gujrat	18. 9.56	15. 1.68	Asstt : Prof. of Eng. G.C. Lahore.	
24.	Mr. Hamid Khan Hamid	M.A. (Per) M.A. (Urdu)	I I	1.12.32 Lahore	8.10.56	16. 1.68	Asstt : Prof. of Per G.C. Lyallpru	
25.	Mr. Khaliq Ahmad Siddiqui	M.A. (Hist)	II	16. 6.34 R'Pindi	15.10.56	1. 4.68	Asstt : Prof. of History G. I. C. Rawalpindi.	
26.	Mr. Jabir Ali	M.A. (Per) M.A. (Urdu)	I II	27. 7.23	25. 3.55	16.5.68	Asstt : Prof. of Per G.C. Civil Lines, Multan.	
27.	Mr. Abdul Hamid	M.A. (Eng)	III	1.10.28 Sahiwal	15. 6.55	3. 6.68	Asstt : Prof. of Eng. G.C. Sahiwal	
28.	Mr.Hamid Yamin Dar	M.A. (Eco)	II	5. 4.31 Lahore.	19. 9.55	3. 8.68	Asstt : Prof. of Economic on study abroad.	
29.	Mr. Ghulam Muhammad Kalim	M.A. (Arb) M.A. (Urdu)	I II	1. 4.29 D.G. Khan	1.10.55	6. 8.68	Asstt : Prof. of Arabic G.I.C. Alipur.	
30.	Ch. Safdar Ali	M.A. (Arb) M.A. (Isl)	II II	27. 3.28 Mianwali	30.10.56	6. 8.68	Asstt : Prof. of Arb G.I.C Faridabad.	
31.	Mr. Abdur Rauf Khan	M.A. (Phil)	II	30.11.28 Lahore	5.12.56	19. 8.68	Asstt : Prof. of Philosophy G.I.C. Lyallpur.	
32.	Mr. Abdus Salam Qureshi	M. Sc. (Phy)	I	3. 3.30 G. wala	2. 4.57	20. 2.69	Asstt : Prof of Physics G.I.C. Jhelum.	
33.	Mr. Muhammad Aslam Kazmi	M.A. (Urdu)			28. 9.57	1. 7.69	Asstt : Prof. of Urdu G.C. Lyallpur.	
34.	Mr. Masihutaman	M.A. (Math)	I	10. 9 31 Lahore	7.12.55	6. 7.69	Asstt : Prof. of Math G.C. Sheikhupura.	
35.	Mr. Jawad Ahmad Khan	M. Sc. (Bot)	II	1.11.30 Lahore	80. 8.56	3. 8.69	Asstt : Prof. of Botany G.C. Lahore.	
36.	Mr. Rashid Ahmad Khokhar	M. Sc. (Zoo)	II	25.12.30 Lahore.	30. 8.56	9. 9.69	Asstt : Prof. of Zoology G C. Lahore.	

37.	Dr. M.A. Qaseem	M. Sc. (Chem) I Ph. D.	13. 4.34 M'garh	30. 8.56	30. 9.69	Asstt Prof. of Chem on deputation as Asstt : Education Adviser Ministry of Education Islamabab
38.	Mr. Inayat Ali Bhatti	M.Sc. (Chem) II	15. 5.34 Lahore.	30. 8.56	5.12.69	Asstt : Prof. of Chem G.C. Sahiwal. (on study abroad)
39.	Mr. Abdul Aziz Butt	M.A. (Eng.)	1.9.25 Sialkot	18.9.56	13.12.69	Asstt. Prof of Eng G.C. Lahore
40.	Dr. Abdul Ham id Khayal	M.A. (Eng) II M.A. (Phil) M.A. (Urdu) II Ph.D. (London)	17.7.27 G'wala	18.9.56	30.12.69	Asstt. Prof of Eng G.C. Lahore
41.	Mr. Ghulam Sarwar Khan	M.A. (Hist) II	99.11.30 Mianwali	4.2.58	30.12.69	Asstt. Prof of Hist G.C. Lyallpur
42.	Mr. Farhat Mahmood	M.A. (Hist)II	12.11.36 G'wala	4.2.58	31.12.69	Asstt. Prof of Hist G.C. Lahore
43.	Mr. Sabir Hussain Shah	M.A. (Pol. Sc)		29.3.58	1.1. 70	Asstt. Prof of Pol, Sc. G. C. Sheikhupura
44.	S. Sibte-Husan Rizvi	M.A. (Per)		18.5.58	1.1.70	Asstt Prof of Per G.C R. pindi
45.	Dr. Muhammad Zaffar Khan	M.A. (Per) Ph.D	8.10.24 Jhang	31.3.58	3.1.70	Asstt Prof of Per G I C Lyallpur
46.	Qazi Ghulam Kibriya	M.A. (Per)I M.O.L B.T	3.3.21 G. wala	23.1.58	3.1.70	Asstt Pro of Per G.C Jhelum
47.	Mr. Muhammad Amin	M.A. (Math) I	1.3.34	23.4.58	5.1.70	Asstt Prof of Math G.C Sahiwal
48.	Mr. Muhammad Abdullah Khan	M.A. (Eng) II	11.12.32 D.G. Khan	18.9.56	8.1.70	Asstt Prof of Eng G.C D.G Khan
49.	Mr. Muhammad Zaheer Ansari	M.A. (Eco) II B Com	6.4.30 Lahore	1.10.56	31.1.70	Asstt Prof of Eco Govt. Superior Science College, Lahore (on study abroad)
50.	Mr. Muhammad Yahya Hashmi	M.Sc. (Phy) I	10.4.33 Sialkot	12.10.56	31.1.70	Asstt Prof of Phy (Now working as chief Instructor Govt. Polytech Institute, Karachi)

51.	Mr. Muhammad Saeed Ashraf	M Sc. (Phy) I	5.12.34 Multan	12.10.56	5.2.70	Asstt Prof of Physics G. C. Multan
52.	Mr. Muhammad Ansarul Hassan	M.A. (Hist)		25.10.56	6.2 70	Asstt Prof of Hist G.I.C Ravi Park, Lahore
53.	Mr. Irshadur Rehman Arsh Siddique	M.A. (Eng.) III	21.1.27 Multan	15.11.56	12.2.70	Asstt Prof of Eng G. C. Multan
54.	Mr. Muhammad Nasim Akhtar	M.Sc. (Chem.)		19.11.56	12.2.70	Asstt Prof of Chem G.C. Wahdat Road, Lahore (on study a broad)
55.	Muhommad Anwar Malik	M. Sc. (Zoo) II	9.11.33 Sialkot	26.4.58	1.3.70	Asstt Prof of Zoo G.C. Lyallpur
56.	Mr. Arif Raza	M.A. (Eng.) II	9.7.33 R.pindi	27.5.58	7.3.70	Asstt Prof of Eng G C. Rawalpindi
57.	Mr. Abdul Hamid	M.A. (Math) II	5.6.33 Sargodha	3.6.58	25.3.70	Asstt Prof of Math G C. Sargodha
58.	Mr. Muhammad Iqbal Gill	M.A. (Urdu) II	5.10 30 R.pindi	5 6.58	4.4.70	Asstt Prof of Urdu G.C. Rawalpindi
59.	Ch. Muhammad Akbar	M.A (Math) II	14 6.30 Sialkot	9.6.58	9.4.76	Asstt Prof of Math G.C. Lyallpur
60.	Mr Niaz Ahmad Arfan	M A (Phil) II	11.3.31 Sargodha	9.6.58	8.6.70	Asstt Prof of Phil G.I.C. Rawalpindi
61.	Ch. Bahadar Ali	M.A. (Phil) II	1.1 25 Gujrat	13.6 58	1.7.70	Asstt Prof of Phil G.C. Jhelum
62.	Mr. Izhar Ahmad	M A (Eng.) II	9.9.33 R'pindi	11.12.56	1.7.70	Asstt Prof of Eng G C.D.G. Khan
63.	Mr. Mahboob Elahi	M.A. (Eng) B.T.	6·4.23 Lyallpur	24.12.56	1.7.70	Asstt Prof of Eng Govt. S.E. College, Bahawalpur
64.	Mr. Barkat Ali Sauharwardi	M.Sc (Chem)		5.1.57	1.7.70	Asstt Prof of Chem Govt. S.E College, Bahawalpur
65.	Dr. Sher Muhammad Zaman	M.A. (Arb) I M.A. (Isl) I Ph.D.	11.9.33 Sahiwal	26.1.57	1.7.70	Asstt Prof (now working as Assistant Education Adviser Ministry of Education, Islamabad)
66.	Mr. Abdul Rashid Farooqi	M.A. (Urdu) II		1.8.57	1.7.70	Asstt Prof of Urdu G.C.D.G Khan

67.	Mr. Abdul Waheed	M.Sc (Chem)	30.11.33 Sheikhupura	21.11.67	1.7.70	Asstt Prof of Chem G.C Sheikhupura
68.	Mr. Muhammad Iqbal	M.A. (Hist)	21.7.26 Gujrat	4.2.56	8.7.70	Asstt Prof of Hist G.C Kahuta
69.	Mr. Nazir Ahmad	M.A. (Eng)	15.6.35 Multan	7.9.59	10.7.70	Asstt Prof of Eng G.C. Multan
70.	Mr. Masud Ahmad Malik	M.A. (Arb) II	30.12.28 D.G Khan	15.6.58	9.9.70	Asstt Prof of Arb G.I.C. Lyallpur
71.	Mr. Ahmad Hussain	M.A. (Pol Sc)	4.4.30 Lahore	30.8.59	6.10.70	Asstt Prof of Pol Sc. G.C. Lahore
72.	Mr. Muhammad Muzaffar Shah	M.A. (Arb) II M.A. (Isl) II	8.8.29 Gujrat	12.8.58	12.10.70	Asstt Prof of Isl, G.I.C Lalamusa
73.	Mr. Nasim Ahmad	M.A. (Eco) II	1.5.34 Sargodha	18.8.58	13.10.70	Asstt Prof of Eco G.C. Islamabad
74.	Mr. Zafar Saeed	M.Sc (Phy) II	1.1.32 R.pindi	9.10.58	29.10.70	Asstt Prof of Phy G.C. Rawalpindi
75.	Mr. Safdar Hussain	M.A. (Phil) II	14.10.34 Lyallpur	25.4.58	24.11.70	Asstt Prof of Phil G.C. Jaranwala
76.	Dr. Muhammad Safdar Malik	M.Sc (Chem) II Ph.D.	2.2.32 Gujrat	1.10.68	18.12.70	Asstt Prof of Chem G.C. Rawalpindi
77.	Dr. Hamid Hassan Khan	M.Sc (Chem) II Ph.D.	3.3.32 Sargodha	9.10.58	26.12.70	Asstt Prof of Chem (on deputation to the Govt. of Saudi Arabia)
78.	Mr. Abdur Rashid Bhatti	M.Sc. (Chem) II	27.9.32 R'pindi	9.0.58	26.12.70	Asstt Prof of Chem G.C. Islamabad
79.	Dr. Sh. Abdul Hamid	M.Sc. (Phy) II	8.12.33 Multan	9.10.58	26.12.70	Asstt Prof of Phy Govt. Superior Science College, Lyallpur
80.	Mr. Muhammad Saghir Qureshi	M.Sc. (Phy) I	19.2.34 R.pindi	9.10.58	27.12.70	Asstt Prof of Phy G.C. Rawalpindi
81.	Mr. Agha Muhammad Yamin Khan	M.A. (Per) II Ph.D.	29.8.24 Lahore	4.3.58	28.12.70	Asstt Prof of Persian G.C. Lahore
82.	Mr. Muhammad Amir Razi	M.A. (Math) I	4.11.31 D. G. Khan	3.4.58	28.12.70	Asstt Prof of Math G.C. Multan

83.	Dr. Muhammad Nawaz	M.Sc. (Bot) II P.hD.	30.4.31 Sialkot	25.4.58	2.1.71	Asstt Prof of Botany G.G. Lahore
84.	Sh. Abdul Rahim	M.Sc. (Bot)	1.1.37 Lahore	24.4.58	16.1.71	Asstt Prof of Botany G.C. Sahiwal

OFFICERS WORKNG AGAINST LIEN VACANCIES

1.	Mr. Karamatullah	M.A. (Hist) II	24.4.33 Lahore	5.5.58	18.1.71	Asstt Prof of Hist G.C. Lahore
2.	Mr. Sher Muhammad Javed	M.A. (Eng) III	7.9.32 Mianwali	21.5.58	18.1.71	Asstt Prof of Eng Government Superior Science College, Multan

NASEER A. MALIK PSS—I
Section Officer (CE), Edu., Deptt :

GRADATION LIST OF DIRECTORS OF EDUCATION AS IT STOOD ON 15.11.71

Sr. No.	Name	Qualification	Date of Birth/Date of 1st domiciles	Date of entry into Govt. service	Date of apptt. in Class II/ Class I (Jr)	Date of apptt. to Clase I (Sr) a) Temp b) Substantive	Date of apptt. as Director a) Tem. b) Sub.	Present Posting
1	2		3	4	5	6	7	8
1.	Prof. Namdar Khan S.K. T.Pk.,	M.A. (Punjab) B.A. (Hons.) M.S. (Indiana Univ.)	19.1.1916 Lahore	2.10.1942	1.4.1946	a) 1.6.61 b) 18.3.52	a) 4.7.61 b) 4.7.61	Director of Education (on deputation as Education Secretary).
2.	Prof. Mohammad Rashid,	M.A. (Eco) (Pb), M.Sc., London	1.12.1919 Lahore	11.5.45	2.12.48	a) 1.4.55 b) 1.4.55	a) 4.12.67	Director of Education Now on deputation to UNESCO
3.	Dr. Abdul Latif	B.Sc. (Agr) (Pb), M.Sc. (Agr), A.A. (Bot.) Ed.D.	20.11.73 Lyallpur	8.6.48	8.6.48	a) 10.10.56 b) 13.5.58	b)	on deputation to the Government of Blauchistan as Director of Education, Quetta
4.	Qazi Mohammad Zarif	M.A., B.T., A.I.Ed.	4.3.14 Sargodha	19.11.40	8.6.53	a) 10.10.56 b) 26.6.58	a) 24.10.69 b)	Director of Education Lahore Region, Lahore
5.	Dr. I.M. Chawla,	M.A. (Math) I, D. Phil (Oxford)	1.11.17 Lahore	10.10.47	7.10.49	a) 23.9.57 b) 23.9.57	a) 25.10.69 b)	Chairman, Board of Inter & Secondary Education, Sargodha (now on leave Ex-Pakistan)

6.	Peof. Ashfaq Ali Khan M.A. (Eng)	11.2.17 Lahore	11.11.37	15.8.47	a) 7.2.58 b) 14.4.59	a) 13.10.69 b)	Chairman BISE, (now working as Member Civil Services (Appellate) Tribunal, Lahore
7.	Prof. Aziz Ahmad Sheikh B.A. (Hons) (London) M.A. (Geog) (London)	8.10.15 Sialkot	14.2.46	15.8.47	a) 8.9.59 b) 8.9.59	a) 6.10.70 b)	Director of Education Rawalpindi (on L.P.R)
8.	Dr. Safdar Hussain M.A. (Urdu) I LL. B. (Alig) Ph.D.M.A. (Per)	15.5.19 Rawalpindi	6.11.48	1.7.49	a) 19.9 59 b) 4.11.59	a) 6.10.70 b)	Chairman BISE. Sargodha
9.	Raja F.M.Majid M.A. (Arb) II M.A. (Pol. Sc) I, B.Th. R.M.A.	9.7.24 Gujranwala	17.12.53	17.12.53	a) 6.4.60 b) 1.7.61	a) 2.1.71 b)	Chairman BISE, Multan
10.	Prof. A.H. Syed M.A. (Eng), M.A. (Edu) Califormia, B.A. (Hons)	20.6.21 Gujranwala	26.11.48	29.6.52	a) 23.1.61 b) 1.7.61	a) 1.1.71 b)	Director Institute of Education & Research University of the Punjab, Lahore
11.	Prof. Mohammad Ahmad Khan, M.A., (Eng) Alig. B.A. (Hons) (London)	18.12.21 Gujrat	2.12.46	1.1.54	a) 16.9.61 b) 16.9.61	a) 2.1.71 b.	Deputy Secretary (A) Education Department
12.	Dr. Mohd. S. Sajid M.A. (Math) M.Ed. (Hons) I (Toronto) M.A. (Communication) (Hons) I (Michigan), Ph.D. (Toronto)	15.2.19 Bahawalpur	5.9.45		(a) 1.7.65		Promoted as offg D E. Now working as Director of Extension and Specialise Services Punjab Lahore
13.	Dr. Mohd Ajmal Makhdoom M.A. (Phil) Ph.D. (London)	17.9.19 Jhelum	23.9.42	5.4.54	a) 9.1.62 b) 1.6.62		Principal G.C. Lahore

PROVISIONAL GRADATION LIST OF PES I (SENIOR) OFFICERS COLLEGIATE BRANCH MEN'S SECTION CORRECTED UPTO 15.11.71

S. No.	Name and Qualification	Date of birth/home district	Date of first entry into Govt. service Class II	Date of apptt/promotion in class I (Jr) grade	Date of opptt/promotion in class I (Sr) grade (a) temporary (b) substantive	Present Posting	Remarks
1	2	3	4	5	6	7	8
	Permanent Posts 36 Temporary Posts 27						

BREAK UP

Lahore — Rawalpindi

OFFICERS WORKING AGAINST 36 PERMANENT POSTS

1.	Prof. Mohammad Rashid, M.A. (Eco) Punjab, M.Sc. London.	1.12.19 Lahore	11.5.45	2.12.48	a) 1.4.55 b) 1.4.55	Promoted as Offg. Director of Education w.e.f. 4.12.67. Now on deputation to UNESCO	
2.	Dr. L.M. Chawla, M.A. (Maths) I Punjab D. Phil (Oxford).	1.11.17 Lahore	10.10.47	7.10.49	a) 23.9.57 b) 23.9.57	Promoted as Offg. D.E. w.e.f 25.10.69 At present on leave ex-Pakistan.	
3.	Prof. Ashfaq Ali Khan, M.A. (English)	11.2.17 Lahore	11.11.37	15.8.47	a) 7.2.58 b) 14.4.59	Promoted as Offg. D.E. w.e.f. 31.10.69 Now on deputation as Member, Civil Service Tribunal, Punjab, Lahore	
4.	Prof. Aziz Ali Sheikh M.A. (Hons.) M.A. (Geog) London	8.10.15 Sialkot	14.2.42		a) 8.9.59 b) 8.9.59	Director of Education Rawalpindi Region	
5.	Dr. Safdar Hussain, M.A. (Urdu) I. LL. B. Alig II, Ph. D. M.A. (Per) II	15.5.19 Rawalpindi	6.11.49	1.7.49	a) 19.9.59 b) 4.11.59	Promoted as Offg. D.E. w.e.f. 6.10.70 Now working as Chairman BSC, Sargodha	Direct Recruit

6.	Raja F.M. Majid M.A. (Arb.) II M.A. (Pol. Sc.) I B.Th. R.M.A.	20.6.21 Gujranwala	26.11.43	26.6.52	a) 23.1.61 b) 1.7.61	Director of Education and Research University of the Punjab, Lahore	
7.	Dr. Mohammad S. Sajid, M.A. (Maths) I, M.Ed. (Hons) I. Toronto	15.2.19 Bahawalpur	5.9.39	1.3.50	a) 17.9.62 b) 1.7.63	Promoted as Offg. D.E. w.e.f. 6 10.71. Now working as Director, Education Extension & Specialized, Services, Lahore	
8.	Prof. A.H. Syed M.A. (English), M.A. (Edu) Califorina, B.A-. (Hons)	20.6.21 Gujranwala			a) 1.1.71 b) 1.7.71	E.R. Punjab University, LHR.	
9.	Prof. Mohammad Ahmad Khan, M.A. English (Alig), B.A. (Hons) London	18.12.21 Gujrat	2.12.46	1.1.54	a) 16.9.61 b) 16.9.61	Promoted as Offg. D.E w.e.f. 2.1.71 Now working as Deputy Secy : (A), Edu. Deptt.	Direct Recruit
10.	Dr. Mohammad Ajmal	17.9.19	23.9.52	5.4.54	a) 9.1.62	Principle Govt. College Lahore	
11.	Dr. Tahir Mussain, M.Sc. (Phys) I D.Phil (Oxen).	20.6.25 Lahore	1.10.48	1.4 57	a) 11.6.62 b) 11.6.62	Promoted as Off. D.E. w.e.f. 23.12.70. Now working as Deputy Secy (I), Edu. Deptt.	Direct Recruit
12.	Dr. Sultan Ali Ch.	1.8.19	16.11 43	19.6.50	a) 16.6.62	Adviser Curriculum Development Cell	
13.	Prof. Mohd Siddiq Kalim B.A. (Hons) M A. (Eng.) M.Ed., London	16.12 21 Lahore	2 10 45	2.5 52	a) 26.5.64 b) 26.11.64	Principal G T.C. Lahore	Direct Recruit
14.	Lt. Cdr. Zahur Ahmad, M.A. (Per) I, B.A. (Hons)	10.4.19 Campbellpur	12.11.43	1.5.52	a) 28.11 64 b) 30.4.65	Principal, Govt. College, Campbellpur	
15.	Capt. Abdul Karim M.A. (Pol. Sc) M.A. (Hist.)	17.9.19 Lyallpur	1.10.45	1.5.52	a) 1.12.63 b) 28.1 65	Principal G.C., Multan	
16.	Prof. Mohd. Rafiq, Toosi, M.Sc. Chem. II	17.9.17 Gujanwala	71.10.46	5.3.53	a) 21.10.64 b) 8.5.65	Principal, Govt. College, Sargodha	
17.	Mr. Mohammad Ismail, M.A. Math. I, B.A. (Hons)	15.8.21 Campbellpur	2.11.46	15 7.53	a) 13.1.65 b) 13.1.65	Principal, Govt. College Rawalpindi	
18.	Mr. Mohammad Nasir Ansari M.A. (Per) I Punjab. LL.B.	16.2.23 Bahawalpur	7.6.44	7.9.53	a) 5.1.57 b) 30.7.68	Principal Government College, Muzaffargarh	
19.	Dr. Ahsanul Islam M.Sc. (Zoo) I Ph.D. (London)	4.2.27 Lahore	5.11.53	5 11.53	a) 30.12.66 b) 18.10.68	Senior Professor of Zoology Government College, Lahore	

20. Prof. Mohammad Saeed Sheikh M.A. (Phil) I B.A. (Hons)	15.10.19 Lahore	21.11.46	16.8.53	a) 9.1.67 b) 7.1.69	Senior Professor of Philosophy Government College, Lahore	
21. Prof. Fiza-ur-Rahman M.A. (Eco) Punjab II LLB. (Pb) M.A. (Eco) Columbia B. Edu.	21.2.21 Lahore	20.11.54	20.11.54	a) 20.12.65 b) 20.12.65	Senior Professor of Economics Government College, Lahore	
22. Prof. Mohammad Rafi Anwar M.A. (Pol. Sc) III M.A. (Manchester) I	19.5.21 Sahiwal	25.10.50	25,10.50	a) 15.6.65 b) 17.1.66	Senior Professor of Philosophy Government College, Lahore	Direct Recruit
23. Sh. Abdul Hamid M.Sc. (Chem.)	12.7,14	10.11.45	25.9.52	a) 16.6 65	Principal Governmen Superior S.C. Multan	
24. Prof. M.A. Ghani M.A. (Phil)	16.4.21 Lahore	5.11.43	21.1.54	a) 15.1.67 b) 4 7.69	Principal Government College Wahdat Road, Lahore	
25. Mian Mohammad Afzal, M.A. (Eng) M.Ed. (USA)	20.12.23	26.2.48	8.3.53	a) 7.1.67 b) 8.12 69	Principal Government Training College, Lyallpur.	
26. Prof. Rafi Ullah Khan M.A. (Hist.) II B.A. Hons	12 2.21 Sargodha	12.6.45	8.12.54	a) 7.1.67 b) 25.12-69	Principal Government College Mianwali	
27. Dr. S. Razi Wasti M.A. (Hist) Pb. Ph.D. B.A. Hons (London)	17.9.29 Lahore	10.10.51	19.10.51	a) 14.2.57 b) 1.1.70	Senior Professor of History Government College, Lahore	Direct Recruit
28. Mr. Mohd. Abdul Saeed, M.A. Maths I Punjab B.A. (Hons) London Diploma in Stat. Punjab I.	20.9.29 Lahore	24.10.50	24 10.51	a) 13.2.67 b) 3.2.70	Principal Government Superior Science College, Lahore	Direct Recruit
29. Mr. Mukhtar Mahmood Qureshi), M.A. (Arb) I M.A. (Eng) II, Punjab	7.2.23 Sialkot	7.6.50	7.6.50	a) 25 2.67 b) 12.3.70	Principal, Govt. College, Lyallpur	Direct Recruit
30. Prof. Rafiq Mahmood, M.A. (Eng) II, B.A. (Hons) Punjab	10.2.25 Sialkot	1.10.48	1.10.48	a) 16.2.67 b) 19.5.70	Sr. Prof of English, Govt College, Lahore	—do—
31. Mr. Mohammad Khalil Khan M.A. (Eng) M.A. (Arb) B.A. Cantob, M.A. Cantab	4.8.26 Lahore	29.2.50	1.10.57	a) 9.9.67	Sr. Prof. of English, Govt. College, Lahore	—do—
32. Prof. Mohammad Abdul Waheed M.A. (Math.) II	15.6.16 Lahore	10.1.41	19.5.56	a) 3.6.68 b) 1.7.70	Section Officer (SB) Education Deptt.	Extension upto 14.6.72

33.	Prof. M.A. Ghani Chohan M.A. (Arb) II, LLB. B.A. (Hons)	7.12.16 Lahore	11.4.42	23.9.56	a) 2.2.70 b) 5.10.70	Principal Govt. College, Gujranwala
34.	Agha Amjad Ali, M.A. (Per) II	4.1.20 Sahiwal	27.10.43	1.4.47	a) 6.2.70 b) 9 11 70	Principal, Govt. College Sahiwal
35.	Hafiz Manzoor-ul-Haq Usmani. M.A. (Per) II, M.A. (Urdu) II, B.T. LTPHV	5.4.21 Rawalpindi	31.1.55	1.4.57	a) 1.1.70 b) 23.11.70	Deputy Director (Colleges), Directorate of Education Lahore Region, Lahore
36.	Mr. Saeed Akhtar M.A. (Geog) II, B.T.	15.7.19 D.G. Khan	1.10.45	1.4.57	a) 1.1.70 b) 28.12.70	Principal, Govt. College D. G. Khan

OFFICERS WORKING AGAINST 27 TEMPORARY POSTS

1.	Sh. Nazsr Ahmad, M.A. Eng, III, M.A. Per I.B.T. M.Sc. Washsngton	15.3.15 GujranwalI	26.11.45	1.4.57	a) 30.12.69 b)	Vice Principal C.T.C. Lahore	Extension upto 14.3.12
2.	Prof. Nazir Ahmad Awan, M.A. (Eco)	30.3.24 Lyallpur	6.12.45	1.4.57	a) 3 1.70 b)	Principal Govt. College Jaranwala	
3.	Ch. Mohammad Sadiq, M.A. Maths I	11.10.22 Multan	10.10.17	1.4.57	a) 3.1.70 b)	Senior Prof of Maths. Govt. College, Lyallpur.	
4.	Dr. Muiz-ud-Din M.A. (Math.) B.T. M.A. (Edu)	16.11.14 Sialkot	11.10.47	1.4.57	a) 30.12.69	On deputation to the U.P. Lahore	
5.	Prof. Mohammad Zia Ullah, M.A. (Geog) II	1.1.22 Gujrat	11.10.47	1.4.57	a) 7.1.70 b)	Principal Govt. College, Jhelum	
6.	Rana Rashid Ahmad M A. (Maths) B.A.	4.8.16 Gujranwala	13.10.47	1 4.57	a) 31.12.79 b)	Sr. Prof of Mathematics, G. C Rawalpindi	
7.	Dr. Ikram Ahmad Butt M.A. (Hist) Ph. D	6.9.21 Lahore	14.10.41	1.6.57	a) 16.1.71 b)	Principal Govt. College, Bhakhar	
8	Dr. Iftikhar Ahmad Ghauri M A. (Hist) Ph.D.	17.11.22 Gujrat	10.10.47	1.4.57	a) 24.11.70 b)	Principal Govt. College, Gujar Khan	
9.	Prof Mohammad Iqbal Ansari, M.A. (Hist) II, LL. B.	11.6.22 Rawalpindi	27.10.47	1.4.57	a) 4.4.70 b)	Principal Govt. College, Chakwal	
10.	Prof Ghulam Jilani Asghar, M.A (Eng) II	1.6.18 Campbellpur	18.11.47	1.4.57	a) 8.6.70 b)	Principal Govt. College, Jauharabad	
11.	Ch. Manzoor-ul-Haq, M.A. (Eco) II, LL.B.	15.1.18 Sargodha	5.1.48	1.4.57	a) 29.10.70 b)	Sr. Prof of Economics, Govt. College, Multan	

12.	Kh. Khurshid Ahmad, M.Sc. (Bot) II	13.7.22	10.10.47	1.4.57	a) 8.7.79 b)	Principal Govt. Training College, Multan
13.	Capt. Abdul Majid, M.A. Maths. I, M.A. Statistics II	16.11.17 Sialkot	26.11.45	1.4.57	a) 9.4.70 b)	Sr. Prof of Mathematics, G.C. Lahore
14.	S. Mohammad Baqir, Rizvi M.A. (Arb) II	1.6.19	28.4.48	1.4.57	a) 9.4.70	Principal Govt. College, Bahawalnagar
15.	Syed Abdul Baqi, M.Sc. (Chem) II	1.6.20 Jhang	1.10.48	1.4.57	a) 18.12.70 b)	Principal Govt. College, Jhang
16.	Mr. S.M. Hassan Jaffri M.A. (Maths) I	1.1.24 Sahiwal	1.10.48	1.4.57	a) 27.12.70 b)	Principal Govt. College, Islamabad
17.	Malik Mohammad Yar, M.A. (Geog)II	1.8.26 Multan	7.10.48	1.4.57	a) 2.1.71 b)	Section Officer (Colleges) Education Deptt.
18.	Mr. Ghulam Gilani Kamran, M.A. (Eng) II Punjab M.A. (Hons) Edin.	28.8.26 Azad Kashmir	9.40.48	1.4.57	a) 3.3.71 b)	Vice Principal, Second Shift, G.C. Lahore
19.	Mr. Khalid Masood, Qureshi M.A. (Eng) II	11.11.26 Sialkot	11.10.48	1.4.57	a) 27.1.71 b)	Principal G.C. Sheikhupura
20.	Mr. Iqbal Hussain Zaidi M.A. (Phil) II	13.4.18 Lyallpur	25.10.18	1.4.57	a) 28.12.70 b)	Principal G.C., Gujra
21.	Kh. Mohd. Saeed, M.A. (Per) II, M.B. (Urdu) II B.T.	26.2.21 Sialkot	22.1.46	1.4.57	a) 26.12.70 b)	On deputation with BISE Sargodha
22.	Mr. Mohd. Usman, M.A. (Urdu) (Alig)	15.5.29 Campbellpur	29.11.48	1.4.57	a) 18.1.71 b)	Principal G.C. Baghbanpura Lahore
23.	Mr. Alla-ud-Din M.A. (Arb) M.A. (Per)	1.1.17 Lahore	1.8.48	1.4.57	a) 26.12.70 b)	Principal G.C. Talagong
24.	Mr. S Azhar-ul-Hasan Warsi, M.A. (Urdu) B A. (Hons)	7.11.16 Rawalpindi	23.2.49	1.4.57	a) 28.12.70	Sr. Prof of Urdu G.C. Multan
25.	Mr. Faiz Ahmed M.A. (Eco) B.A., LL B.	11.3.15 Rawalpindi	23.2.49	1.4.57	a) 19.7.71	Principal G.C. Leiah.

26.	Mr. Rashid Ahmad Anwar, M.A. (Psy) II, M.A. (Phil) II	3.7.18 Lyallpur	8.3.49	1.4.57	a) 19.7.71 b)	Vice Principal G.C. Rawalpindi
27.	Mr. S Ismat Ali, M.A. (Eco) I.LL.B.I.	3.12.24 Lahore	14.3.49	1.4.57	a) 19.7.71 b)	Principal S.E. College Bahawalpur

OFFICERS WORKING AGAINST LIEN VACANCIES

1.	M. Muhammad Ayub, M.A. (Eco) II, B.A. (Hons sn Economics) II, LL. B.I.	7.12.25 Mirpur	19.4.48	1.4.57	a) 21.1.71 b)	Deputy Director (Colleges) Rawalpindi Region, Rawalpindi
2.	Mr. Baktiar Hussain Saddiqi, M.A. (Phil) I, LL.B. (Alig) I	31.7.26 Lahore	2.5.49	1.4.57	a) 22.7.71 b)	Deputy Director (Lib), Directorate of Education Extension & Specialized Services, Lahore
3.	Mr. Taqi-ud-Din Anjum, M.A. (Urdu) I	6.1.18	2.4.49	1.4.57	a) 19.7.71	Sr. Prof of Urdu G.C. Lyallpur
4.	Mr. Saghir Hasan Farooqi, M.A. (Hist) B.A. (Hons) L.T.	7.7.24 Jhang	10.5.49	1.4.57	a) 19.7.71 b)	Principal G.C. Murree
5.	Mr. Mohd. Masood Hasan Khan, M.Sc. (Chem) II	30.5.22 Sargadha	4.6.49	1.4.57	a) 19.7.71 b)	Principal G.C. Sheikhupura
6.	Prof S.M. Ashraf Ali, M.A. (Geog) III	11.4.22 Bahawalpur	9.10.45	1.4.57	a) 12.11.71 b)	Principal G.C. Rahim Yar Khan
7.	Prof Anwar Abbas Ansari, M.A. (Eco) II	25.7.25 Rawalpindi	26.6.49	1.4.57	a) 12.11.71 b)	Vice-Principal Govt. Training College, Multan
8.	Prof Aziz-ur-Rehman, M.A. (Geog)	23.4.25 Lahore	12.9.49	1.4.57	a) 12.11.71 b)	Sr. Prof of Geography G.C. Rawalpindi
9.	Dr. Hafizullah, M. Sc. (Botany) Ph. D. London, DIC London	14.2.24 Sheikhupura	24.9.49	½.4.57	a) 12.11.71	Sr. Prof of Botany, G.C. Lahore

10—15 POSTS ADVERTISED

(NASEER A. MALIK) PSS I
Section Officer (CE)

Government of the Punjab
Education Department